احوال ابدال

Marfat.com

فہرست فصول و ابواب

		از صفحہ	تا صفحہ
دیباچہ		۱	۲
مقدمہ،	جس مین حدود و قصاص اور ان کے بعض متعلقہ مسائل کا بیان ہے،	۱	۲۸
	پہلی کتاب		
	حدود کے بیان مین جو چار باب اور ایک فصل پر مشتمل ہے		
	پہلا باب،		
	حدِ سرقہ کے بیان مین جو چار فصلون پر مشتمل ہے،		
پہلی فصل	سرقہ کے معنی اور اس کے شرائط کے بیان میں،	۲۹	۴۴
دوسری فصل	ان چیزوں کے بیان میں جنکی چوری سے ہاتھ کا کاٹنا واجب ہو جاتا ہے اور ان چیزون کے بیان میں جنکی چوری سے ہاتھ کا کاٹنا واجب نہیں ہوتا اور چوری کے ثبوت کی کیفیت میں،	۴۴	۷۰
تیسری فصل	حدِ سرقہ کی کیفیت اور مال مسروقہ کے احکام کے بیان میں،	۷۰	۸۴
چوتھی فصل	ڈاکہ کے احکام کے بیان میں،	۸۴	۹۴
	دوسرا باب		
	زنا کی حد میں جو چار فصلوں پر مشتمل ہے،		
پہلی فصل	زنا کے معنی اور اس کے اقرار کی کیفیت کے بیان میں،	۹۴	۱۰۴
دوسری فصل	حدِ زنا کے جاری کرنے کی کیفیت کے بیان میں،	۱۰۵	۱۱۱
تیسری فصل	مباشرت موجب حد اور مباشرت غیر موجب حد کے بیان مین،	۱۱۱	۱۲۲

تاصفحہ	ازصفحہ		
۱۳۳	۱۲۲	شہادتِ زنا کے بیان میں،	چوتھی فصل
		تیسرا باب	
۱۴۰	۱۳۴	شراب خواری کی حد کے بیان میں	
		چوتھا باب،	
۱۵۵	۱۴۱	حدِقذف کے بیان میں،	
۱۷۵	۱۵۵	تعزیرات کے بیان میں.	فصل
		دوسری کتاب	
		جرائم کے بیان میں	
		پہلا باب،	
۱۸۸	۱۷۶	جرائم کی تعریف میں	
		دوسرا باب	
۲۲۰	۱۸۹	وجوبِ قصاص اور عدم وجوبِ قصاص کے بیان میں،	
		تیسرا باب	
۲۲۸	۲۲۱	قصاص لینے کے بارے میں	
		چوتھا باب	
۲۴۶	۲۲۹	شہادتِ قتل کے بیان میں	
۲۵۵	۲۴۷	**پانچوان باب**	
		قاتل کے اقرار اور مدعی کی تصدیق وتکذیب کے بیان میں،	

		از صفحہ	تا صفحہ
	چھٹا باب		
	مصالحت معافی اوران کی شہادت کے بیان مین،	۲۵۶	۲۷۸
	ساتوان باب		
	اعضا کے قصاص کے بیان مین،	۲۷۹	۳۰۸
	آٹھوان باب		
	دیتون کے بیان میں،	۳۰۹	۳۳۵
	نوان باب		
	زخمون کے بیان میں،	۳۳۶	۳۴۴
	دسوان باب		
	جرم کے حکم دینے اور بچون اور جنین کے بیان مین،	۳۴۵	۳۵۷
	گیارہوان باب		
	دیوار اور کنوین وغیرہ کے حوادث کے بیان میں،	۳۵۸	۳۷۹
	بارہوان باب		
	جانوروں کے جرائم کے بیان میں،	۳۸۰	۳۹۶
	تیرہوان باب		
	قسامت کے بیان میں،	۳۹۷	۴۱۵
	چودہوان باب		
	عاقلہ کے بیان میں،	۴۱۶	۴۲۷
	پندرہوان باب		
	غلاموں کے جرائم اوران جرائم کے احکام کے بیان میں جو غلاموں پر کیے جائیں	۴۲۷	۴۴۵
	فصل		
	متفرقات کے بیان میں،	۴۴۵	۴۵۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین

دیباچہ

انگریزی حکومت کے ابتدائی زمانہ میں چونکہ ایک مدت تک مسلمانوں کے تمام معاملات و مقدمات کے فیصلے فقہ حنفی کے مطابق ہوتے رہے، اور حکام و متعلقین عدالت زیادہ تر علما ہوتے تھے، اسلیے عدالتی ضرورتوں کے لحاظ سے فقہ حنفی کے اصول و قواعد کے مطابق متعدد کتابیں تصنیف ہوئیں، جنمیں یہ کتاب اختیار بھی تھی، جو ۱۲۱۲ھ میں لکھی گئی تھی، اور اس کے قلمی نسخوں کے علاوہ جو متعدد کتبخانوں میں پائے جاتے ہیں، اسکا ایک اڈیشن ٹائپ میں ۱۲۴۳ھ میں کلکتہ سے اور دوسرا ۱۲۶۷ھ میں حیدرآباد سے لیتھو میں شائع ہوا تھا،

اس کتاب کے مصنف کا نام مولنا سلامت علیخاں ہی، جو حذاقت خاں کے نام سے مشہور، اور شہر محمد آباد میں عدالت مرافعہ ثانیہ میں احکام شرعیہ کے لکھنے پر مامور تھے، اونھوں نے اس کتاب میں فقہ حنفی کے ایک حصے یعنی تعزیرات کے متعلق فقہ کی مستند کتابوں مثلاً قدوری، ہدایہ، شرح وقایہ، فتاوی قاضی خاں، فتاوی حمادیہ، فصول عمادیہ، فتاوی سراجیہ، فتاوی تاتارخانیہ، جامع الرموز اور اشباہ و النظائر وغیرہ سے تمام مسائل مختلف ابواب میں نہایت جامعیت و استقصار کیساتھ جمع کر دیے ہیں، اور ان کتابوں کی اصل عبارتیں نقل کرنے کے بعد فارسی زبان میں انکا خلاصہ بھی درج کر دیا ہی، اب اگرچہ انگریزی حکومت میں تعزیرات و حدود کے متعلق حنفی فقہ پر عمل نہیں کیا جاتا، تاہم ہندوستان میں جہاں کہیں اسلامی ریاستیں قائم ہیں وہاں تعزیرات کے متعلق بھی ایک حد تک اسلامی فقہ پر عمل کیا جاتا ہی، اسلیے جو حکام و وکلا ان ریاستوں میں کام کرتے ہیں

ان کے لئے یہ کتاب نہایت مفید ہوسکتی ہے، لیکن جہاں کہیں اس فقہ پر عمل نہیں کیا جاتا وہاں بھی اگر کوئی شخص اسلام کے تعزیری احکام کا مقابلہ تعزیرات ہند کی دفعات یا دوسرے ملکوں اور قوموں کے تعزیری احکام سے کرنا چاہے تو اس کے لیے علمی حیثیت سے یہ کتاب بہت کچھ مفید ہوسکتی ہے،

انہی فوائد کے لحاظ سے میر احمد شریف صاحب وکیل حیدرآباد نے یہ مناسب سمجھا کہ اس کتاب کا ترجمہ مزید تشریح و توضیح کیساتھ شایع کیا جائے اور اس کام کے لیے انھوں نے دار المصنفین کو موزوں و مناسب سمجھا چنانچہ انھیں کی فرمایش و اعانت سے اس کتاب کا اردو ترجمہ شایع کیا جاتا ہے،

مصنف نے کتاب میں فقہ کی جو روایتیں فقہی کتابوں کے حوالے کیساتھ درج کی تھیں وہ بعینہٖ انھیں حوالوں کیساتھ اس ترجمہ میں بھی درج کیگئی ہیں، اور ان کے سامنے سلیس اردو میں ان کا ترجمہ کردیا گیا ہے، تاکہ جو لوگ عربی زبان نہین سمجھتے وہ اس ترجمہ سے ان عبارتوں کا مطلب سمجھ سکیں، اسپر مزید اضافہ یہ کیا گیا ہے کہ ہر عبارت کی ابتدا میں نمبروار دفعات اور عنوانات قائم کردیئے گئے ہیں، جن سے اصل مسئلہ کی طرف مراجعت کرنے میں آسانیاں پیدا ہونگی،

"عبد السلام ندوی"

"دار المصنفین اعظم گڈھ"

۲۵ رمئی سنہ ۱۹۲۹ء

مقدمہ

جس میں حدود و قصاص اور ان کے بعض متعلقہ مسائل کا بیان ہے،

۱۔ حد کی تعریف،

اَلْحَدُّ فِی اللُّغَۃِ ھُوَ الْمَنْعُ مِنْہُ الْحَدَّادُ لِلْبَوَّابِ — لغت میں حد کے معنی منع کے ہیں، اسی لیے دربان کو حداد کہتے ہیں

وَفِی الشَّرِیْعَۃِ الْعُقُوْبَۃُ الْمُقَدَّرَۃُ حَقًّا — اور شریعت میں حد اس مقررہ سزا کو کہتے ہیں، جو خداوند تعالیٰ کا حق

لِلّٰہِ تَعَالٰی حَتّٰی لَا یُسَمَّی الْقِصَاصُ حَدًّا لِمَا — ہو، یہی وجہ ہے کہ قصاص کو حد نہیں کہا جاتا، کیونکہ وہ بندے کا حق ہے

اَنَّہٗ حَقُّ الْعَبْدِ وَلَا التَّعْزِیْرُ لِعَدَمِ التَّقْدِیْرِ — اور تعزیر کو بھی حد نہیں کہتے کیونکہ وہ مقررہ سزا نہیں ہے،

۲۔ حدود کی قسمیں،

اَلْحُدُوْدُ خَمْسَۃٌ حَدُّ الزِّنَا وَحَدُّ الشُّرْبِ — حد کی پانچ قسمیں ہیں، زنا کی حد، شراب نوشی کی حد، تہمت زنا

وَحَدُّ الْقَذْفِ وَحَدُّ السَّرِقَۃِ وَحَدُّ قَطْعِ — لگانے کی حد، چوری کی حد، رہزنی کی حد،

الطَّرِیْقِ (قاضی خاں)

۳۔ حد جاری کرنے کے شرائط

وَشَرْطُہٗ کَوْنُ مَنْ یُقَامُ عَلَیْہِ صَحِیْحُ الْعَقْلِ — صحیح العقل، سلیم البدن، ہوشیار اور طاقتور

سَلِيْمُ الْبَدَنِ وَكَوْنُهُ مِنْ أَهْلِ الْاِعْتِبَارِ وَالْاِعْتِقَادِ حَتّٰى لَا يُقَامُ عَلَى الْمَجْنُوْنِ وَالسَّكْرَانِ وَالْمَرِيْضِ وَضَعِيْفِ الْخِلْقَةِ إِلَّا بَعْدَ الصِّحَّةِ وَالْإِفَاقَةِ (محیط سرخسی)

آدمی پر جاری کیجاتی ہے، کیونکہ حد مجنون، مست، مریض اور کمزور آدمی پر جاری نہیں ہوتی، البتہ ان پر صحت و افاقہ کے بعد حد جاری ہوتی ہے،

۴۔ حدود کا فائدہ،

وَحِكْمَتُهُ الْأَصْلِيَّةُ الْاِنْزِجَارُ عَمَّا يَتَضَرَّرُ بِهِ الْعِبَادُ وَصِيَانَةُ دَارِ الْإِسْلَامِ عَنِ الْفَسَادِ وَالطَّهَارَةُ مِنَ الذَّنْبِ لَيْسَتْ بِحُكْمٍ أَصْلِيٍّ لِإِقَامَةِ الْحَدِّ لِأَنَّهَا تَحْصُلُ بِالتَّوْبَةِ لَا بِإِقَامَةِ الْحَدِّ وَلِهٰذَا يُقَامُ الْحَدُّ عَلَى الْكَافِرِ وَلَا طَهَارَةَ لَهُ (تبیین)

حدود کا اصلی فائدہ اُن چیزوں سے باز آنا جنسے لوگوں کو نقصان پہنچتا ہے اور فتنہ وفساد سے دارالاسلام کی حفاظت ہے، اور گناہوں کی آلائش سے پاک ہونا حدود کا اصلی فائدہ نہیں ہے کیونکہ یہ بات توبہ سے حاصل ہوتی ہے، حدود کے جاری کرنے سے حاصل نہیں ہوتی، اس لیے حد کافر پر بھی جاری ہوتی ہے حالانکہ وہ گناہ سے مطلق پاک نہیں ہوتا،

۵۔ حد جاری کرنیکا اختیار کس کو حاصل ہے؟

وَرُكْنُهُ إِقَامَةُ الْإِمَامِ أَوْ نَائِبِهِ فِي الْإِقَامَةِ (محیط سرخسی)

حد یا تو امام جاری کرسکتا ہے یا وہ شخص جو امام کی طرف سے حد جاری کرنے کے لیے اسکا قائم مقام ہو،

۶۔ حدود کے جاری کرنے میں احتیاط

اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ لِلْمُسْلِمِ مَخْرَجًا فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ فَإِنَّ الْإِمَامَ لَأَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ (الاشباہ والنظائر)

مناسب یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو مسلمانوں پر حدود جاری کرنے سے درگذر کریں اور اگر رہائی کا طریقہ مل جائے تو ان کو رہا کردیں، کیونکہ امام کا غلطی سے معاف کردینا غلطی سے سزا دینے سے بہتر ہے،

۷۔ حدود سے کیونکر درگذر کیا جا سکتا ہے

وَفِي فَتْحِ الْقَدِيرِ اجْتَمَعَ فُقَهَاءُ الْأَمْصَارِ عَلَى أَنَّ الْحُدُودَ تُدْرَءُ بِالشُّبُهَاتِ (الاشباہ والنظائر)

اور فتح القدیر میں ہے کہ اس پر ارباب شریعت کا اتفاق ہے کہ شبہ کیوجہ سے حدود سے درگذر کیا جا سکتا ہے۔

۸۔ حد کب واجب ہو جاتی ہے؟

اَلْحَدُّ لَا يَقْبَلُ الْإِسْقَاطَ مُطْلَقًا بَعْدَ ثُبُوتِ سَبَبِهِ عِنْدَ الْحَاكِمِ وَعَلَى هٰذَا يَنْبَنِي عَدَمُ جَوَازِ الشَّفَاعَةِ فِيهِ فَإِنَّهَا طَلَبُ تَرْكِ الْوَاجِبِ (منح الغفار)

حاکم کے نزدیک موجب حد کے ثابت ہو جانے کے بعد وہ ساقط نہیں ہو سکتی یہی وجہ ہے کہ حدود میں سفارش جائز نہیں ہے کیونکہ وہ ترک واجب کی خواہش ہے۔

۹۔ مدعی کے پاس سفارش کرانا۔

وَأَمَّا قَبْلَ الْوُصُولِ إِلَى الْإِمَامِ وَالثُّبُوتِ عِنْدَهُ يَجُوزُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَ الرَّافِعِ لَهُ إِلَى الْحَاكِمِ لِيُطْلِقَهُ لِأَنَّ الْحَدَّ لَمْ يَثْبُتْ كَذَا فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ (منح الغفار)

دعویٰ اور ثبوت مقدمہ سے پہلے مدعی کے پاس سفارش کرانا جائز ہے، کیونکہ حد ابھی تک ثابت نہیں ہوئی ہے، جیسا کہ فتح القدیر میں ہے۔

۱۰۔ تعزیر۔

اَلتَّعْزِيرُ هُوَ تَأْدِيبٌ دُونَ الْحَدِّ وَيَجِبُ فِي جِنَايَةٍ لَيْسَتْ مُوجِبَةً لِلْحَدِّ (النہایہ)

تعزیر اس سزا کو کہتے ہیں جو حد سے کم ہو یعنی حد کے درجہ تک نہ پہنچے اور تعزیر اس جرم میں دیجاتی ہے جو حد کا سبب نہیں ہوتا۔

۱۱۔ تعزیر حد کی طرح توبہ سے ساقط نہیں ہوتی۔

اَلتَّعْزِيرُ لَا يَسْقُطُ بِالتَّوْبَةِ كَالْحَدِّ۔ (الاشباہ والنظائر)

تعزیر توبہ کرنے سے ساقط نہیں ہوتی جسطرح حد کہ توبہ کرنے سے ساقط نہیں ہوتی۔

۱۲- حدود و تعزیر میں فرق

اَلْفَرْقُ بَیْنَ الْحُدُوْدِ وَالتَّعْزِیْرِ مِنْ وُجُوْہٍ اَحَدُھَا اَنَّ الْحَدَّ مُقَدَّرٌ وَالتَّعْزِیْرُ مُفَوَّضٌ اِلٰی رَأْیِ الْاِمَامِ وَالثَّانِیْ اَنَّ الْحَدَّ یَنْدَرِئُ بِالشُّبُھَاتِ وَالتَّعْزِیْرُ یَجِبُ مَعَ الشُّبُھَاتِ وَالثَّالِثُ اَنَّ الْحَدَّ لَا یَجِبُ عَلَی الصَّبِیِّ وَالتَّعْزِیْرُ شُرِعَ لَہٗ وَالرَّابِعُ اَنَّ الْحَدَّ یُطْلَقُ عَلَی الذِّمِّیِّ اِنْ کَانَ مُقَدَّرًا وَالتَّعْزِیْرُ لَا یُطْلَقُ عَلَیْہِ وَاِنَّمَا ھُوَ عُقُوْبَۃٌ لِاَنَّ التَّعْزِیْرَ شُرِعَ لِلتَّطْھِیْرِ وَالْکَافِرُ لَیْسَ مِنْ اَھْلِ التَّطْھِیْرِ (خزانۃ الروایہ)

حدود و تعزیر میں چند وجوہ سے فرق ہے، اوّل یہ کہ حد مقررہ سزا ہے اور تعزیر غیر مقررہ سزا ہے جو امام کی رائے پر موقوف ہے، دوم یہ کہ حد شبہہ سے ساقط ہو جاتی ہے اور تعزیر شبہہ سے ساقط نہیں ہوتی، سوم یہ کہ حد بچوں پر واجب نہیں ہوتی، اور تعزیر بچوں پر بھی جائز ہے، چہارم یہ کہ حد ایک معین سزا ہے، اور وہ مسلمانوں اور کافروں دونوں کے لیے عام ہے، اور جو غیر معین سزا مسلمانوں پر واجب ہوتی ہے اس کو تعزیر کہتے ہیں، اور کفار کے لیے اس غیر معین سزا کا نام عقوبت ہے، تعزیر نہیں کیونکہ تعزیر گناہوں سے پاک کرنے کے لیے ہے، اور کفار اہل طہارت نہیں،

۱۳- قتل کی قسمیں

اَلْقَتْلُ ثَلَاثَۃٌ عَمْدٌ وَ خَطَاءٌ وَ شِبْہُ عَمْدٍ (قاضی خاں)

قتل کی تین قسمیں ہیں بالقصد، غلطی سے، بالقصد کے مشابہ،

۱۴- وجوب قصاص کی شرط

اَلْقِصَاصُ وَاجِبٌ بِقَتْلِ کُلِّ مَحْقُوْنِ الدَّمِ عَلَی التَّابِیْدِ اِذَا قُتِلَ عَمْدًا (قدوری)

قصاص اس شخص کے مار ڈالنے سے واجب ہوتا ہے جو واجب القتل نہ ہو بشرطیکہ اس کو قصداً مار ڈالا جائے،

۱۵- قتل عمد کی تعریف

اَلْعَمْدُ ھُوَ الْقَصْدُ وَلَا یُوْقَفُ عَلَیْہِ اِلَّا

قتل عمد یہ ہے کہ کسی کو آلہ قاتلہ کے ذریعہ سے بالقصد

يدل عليه وهو استعمال الآلة القاتلة فكان متعمدًا فيه عند ذلك (ہدایہ)

مار ڈالا جائے کیونکہ عمد کے معنی ارادہ کے ہیں اور آلہ قاتلہ کا استعمال قصد کی کھلی ہوئی دلیل ہے،

۱۶۔ قصاص کس کا حق ہے،

انّ القصاص بما اجتمع فيه حقّان حقّ الله تعالى من حيث اخلاء العالم عن الفساد وحقّ العبد من حيث ينتفي الصدور (فتح القدیر)

قصاص میں دو حق جمع ہو گئے ہیں ایک خدا کا حق کہ اس سے دنیا فساد سے خالی ہوتی ہے، دوسرے بندہ کا حق کہ اس سے مقتول کے ورثاء کو تسلی حاصل ہوتی ہے،

لما عرفت انّ القصاص مشتمل على الحقّين وحقّ العبد غالب لا انّه لا حقّ لله تعالى اصلًا لتخالف المشهور (عنایہ)

لیکن قصاص میں بندے کا حق غالب ہے کیونکہ تم کو معلوم ہو چکا ہے کہ قصاص دو حقوق پر مشتمل ہے لیکن ان میں بندے کا حق غالب ہے یہ نہیں کہ اس میں خدا کا سرے سے حق ہی نہیں کیونکہ یہ مشہور روایت کے خلاف ہے

۱۷۔ حد و قصاص میں فرق،

كتب في الفوائد انّ الحدود كالقصاص الّا في سبع مسائل الاولى يجوز القضاء بعلمه في القصاص دون الحدود كما في الخلاصة الثانية انّ الحدود لا يورث والقصاص يورث، الثالثة لا يصحّ العفو في الحدود ولو كان حدّ القذف بخلاف القصاص الرابعة التقادم لا يمنع من الشهادة بالقتل بخلاف

فوائد میں لکھا ہے کہ سات مسئلہ کے سوا حد و قصاص میں کوئی فرق نہیں اول یہ کہ قاضی حدود میں اپنے علم کے بموجب فیصلہ نہیں کر سکتا، اور قصاص میں صرف قاضی کا علم کافی ہے دوم یہ کہ حدود کے دعویٰ میں وراثت جاری نہیں ہوتی اور قصاص کے دعویٰ کا حق مقتول کے وارثوں کو پہنچتا ہے سوم یہ کہ حدود میں گو وہ تہمت زنا لگانے کی حد ہو معافی صحیح نہیں ہے، اور قصاص میں مقتول کے ورثہ معافی دے سکتے ہیں، چہارم یہ کہ انقضائے مدت گواہی قتل

اَلْحُدُوْدِ اَلْخَامِسَةُ يَثْبُتُ بِالْاِشَارَةِ وَالْكِتَابِ مِنَ الْاَخْرَسِ بِخِلَافِ الْحُدُوْدِ كَمَا فِي الْهِدَايَةِ مِنْ مَسَائِلِ شَتّٰى السَّنَةِ لَا يَجُوْزُ الشَّفَاعَةُ فِي الْحُدُوْدِ وَيَجُوْزُ فِي الْقِصَاصِ اَلسَّابِعَةُ اَلْحُدُوْدُ سِوٰى حَدِّ الْقَذْفِ لَا تَتَوَقَّفُ عَلَى الدَّعْوٰى بِخِلَافِ الْقِصَاصِ لِاَنَّهُ لَا بُدَّ فِيْهِ مِنَ الدَّعْوٰى (الاشباہ والنظائر)

سے مانع نہیں ہوتی، اور حدود میں انقضائے مدت کے بعد گواہی مقبول نہیں ہوتی، پنجم یہ کہ قصاص گونگے کے اشارہ و کنایہ سے ثابت ہو جاتا ہے، اور حدود کا اقرار اگر گونگا اشارہ سے کرے تو وہ قبول نہیں کیا جاتا، ششم یہ کہ سفارش حدود میں جائز نہیں ہے، اور قصاص میں جائز ہے، ہفتم یہ کہ قصاص مقتول کے وارثوں کے دعویٰ پر موقوف ہے، اور حدود دعویٰ پر موقوف نہیں ہوتیں البتہ حدِ قذف کہ وہ دعویٰ پر موقوف ہے،

۱۸- ایک خاص معنی میں حد و قصاص میں مماثلت

اَلْقِصَاصُ كَالْحَدِّ فِي الدَّفْعِ بِالشُّبْهَةِ وَلَا يَثْبُتُ اِلَّا بِمَا ثَبَتَ بِهِ الْحَدُّ (الاشباہ والنظائر)

حد کی طرح قصاص بھی شبہ سے ساقط ہو جاتا ہے اور جس طرح حد ثابت ہوتی ہے اسی طرح قصاص بھی ثابت ہوتا ہے،

۱۹- حدود و قصاص میں ضمانت

لَا يَجُوْزُ الْكَفَالَةُ بِالنَّفْسِ فِي الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ مَعْنَاهُ لَا يُجْبَرُ عَلَيْهَا عِنْدَهُ وَقَالَا يُجْبَرُ فِيْ حَدِّ الْقَذْفِ لِاَنَّ فِيْهِ حَقَّ الْعَبْدِ وَكَذَا فِي الْقِصَاصِ

(الہدایہ)

امام ابو حنیفہ کے نزدیک حدود و قصاص میں ضمانت جائز نہیں اور صاحب ہدایہ کہتے ہیں کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ مدعا علیہ پر ضمانت کے لیے جبر کرنا جائز نہیں اور صاحبین کے نزدیک حدِ قذف میں جبر بھی جائز ہے کہ اس میں بندے کا حق ہے، اور یہی حکم قصاص کا بھی ہے،

۲۰- قصاص، حدِ قذف اور سرقہ میں ضمانت

يَجُوْزُ الْكَفَالَةُ بِالنَّفْسِ فِي الْقِصَاصِ وَ

امام ابو حنیفہ کے نزدیک، قصاص، حدِ قذف، اور سرقہ

وَحَدِّ الْقَذْفِ وَالسَّرِقَةِ عِنْدَ أَبِي حَنِيْفَةَ لٰكِنْ لَا يُجْبَرُ (محیط سرخسی)

میں ضمانت لینا جائز ہے، لیکن اس پر جبر نہیں کیا جا سکتا،

۲۱۔ مدعی کو مدعا علیہ کے ہمراہ رہنا چاہیئے۔

وَإِذَا لَمْ يُجْبَرْ عَلٰى إِعْطَاءِ الْكَفِيْلِ فَالْمُدَّعِيْ لَازَمَهٗ إِلٰى أَنْ يَقُوْمَ الْقَاضِيْ فِيْ مَجْلِسِهٖ فَإِنْ شَاءَ يُثْبِتُهٗ وَإِلَّا خَلّٰى سَبِيْلَهٗ (محیط)

چونکہ ضمانت لینے میں جبر نہیں کیا جا سکتا اس لئے مدعی کو مدعا علیہ کے ہمراہ رہنا چاہیئے تاکہ اُس کو قاضی کی عدالت میں حاضر کرے اور اپنے دعویٰ کو ثابت کرے ورنہ مدعا علیہ رہا کر دیا جایگا

۲۲۔ خود حد و قصاص میں ضمانت ناجائز ہے، یعنی ایک کی حد دوسرے پر جاری نہیں ہو سکتی،

كُلُّ حَقٍّ لَا يُمْكِنُ اسْتِيْفَاءُهٗ مِنَ الْكَفِيْلِ لَا يَصِحُّ الْكَفَالَةُ بِهٖ كَالْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ مَعْنَاهُ نَفْسُ الْحَدِّ لَا نَفْسُ مَنْ عَلَيْهِ الْحَدُّ لِأَنَّهٗ يَتَعَذَّرُ إِيْجَابُهٗ عَلَيْهِ وَهٰذَا لِأَنَّ الْعُقُوْبَةَ لَا تَجْرِيْ فِيْهَا النِّيَابَةُ (الہدایہ)

جو حق کہ ضامن سے نہیں لیا جا سکتا اس میں ضمانت بھی نہیں لیجا سکتی مثلاً حدود و قصاص کہ خود حدود و قصاص کی ضمانت جائز نہیں یہ نہیں کہ مدعا علیہ کی حاضری کی ضمانت ممنوع ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ سزا میں قائم مقامی جائز نہیں کہ ایک شخص کے عوض دوسرے کو سزا دیجائے۔

۲۳۔ جن جرائم میں تاوان واجب ہوتا ہے اس میں مدعا علیہ سے جبراً ضمانت لیجا سکتی ہو۔

ذَكَرَ شَمْسُ الْأَئِمَّةِ الْحَلْوَانِيُّ فِيْ أَدَابِ الْقَاضِيْ أَنَّ فِيْ دَعْوَى جِرَاحَةِ الْخَطَاءِ وَقَتْلِ الْخَطَاءِ وَشَيْءٍ مِنَ الْجِرَاحَاتِ الَّتِيْ لَا قِصَاصَ فِيْهِ وَكُلِّ شَيْءٍ يَجِبُ التَّعْزِيْرُ يُجْبَرُ الْمَطْلُوْبُ عَلٰى إِعْطَاءِ الْكَفِيْلِ فَإِنَّ هٰذِهِ الدَّعْوٰى وَدَعْوَى الْمَالِ عَلَى السَّوَاءِ (الہدایہ)

غلطی سے زخمی اور قتل کرنے اور اس ضرب میں جس میں قصاص واجب نہیں ہوتا بلکہ مالی تاوان عائد ہوتا ہے یا مدعا علیہ کو تعزیر دیجاتی ہے ضمانت لینے کے لیے جبر کرنا جائز ہے، کیونکہ اس کا دعویٰ اور مال کا دعویٰ برابر ہے۔

۲۴- جن حدود سے صرف خداوند تعالیٰ کا حق متعلق ہے ان میں ضمانت لینا جائز نہیں ہے

وَالْحُدُوْدُ الْخَالِصَةُ لِلّٰهِ تَعَالٰى كَحَدِّ الشُّرْبِ وَالزِّنَا وَكَحَدِّ السَّرِقَةِ عَلٰى قَوْلِ بَعْضِهِمْ فَلَا يَجُوْزُ فِيْهَا الْكَفَالَةُ وَاِنْ طَابَ نَفْسُهٗ وَلَا تَصِحُّ الْكَفَالَةُ بِالْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ

(الاشباہ والنظائر)

جو حدود خالص خداوند تعالیٰ کا حق ہیں، مثلاً شراب خواری اور زنا کی حد اور بعض کے قول کے موافق چوری کی حد اس میں ضمانت لینا جائز نہیں گو مدعا علیہ بخوشی ضامن دے۔ صاحب الاشباہ والنظائر کا قول ہے کہ حدود وقصاص میں ضمانت سرے سے جائز ہی نہیں،

۲۵- حراست

وَيُحْبَسُ فِي الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ إِذَا أَقَامَتْ الْبَيِّنَةُ حَتّٰى يَسْأَلَ عَنِ الشُّهُوْدِ فَأَمَّا قَبْلَ إِقَامَةِ الْبَيِّنَةِ فَإِنَّهٗ لَا يَحْبِسُهٗ فَإِنْ شَهِدَ شَاهِدٌ عَدْلٌ بِذٰلِكَ يَحْبِسُهٗ عِنْدَ أَبِي حَنِيْفَةَ وَعِنْدَهُمَا لَا يَحْبِسُهٗ إِلَّا فِي حَدِّ الْقَذْفِ وَالْقِصَاصِ،

(التاتارخانیہ)

حدود وقصاص میں جبتک گواہ گواہی نہ دے لیں مدعا علیہ پر حراست واجب نہیں ہوتی اور جب گواہوں نے گواہی دیدی تو مدعا علیہ قید کر دیا جائے گا، یہانتک کہ گواہوں کی عدالت ثابت ہو جائے اور اگر ایک گواہ عادل گواہی دیدے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک مدعا علیہ قید کر دیا جائے گا، اور صاحبین کے نزدیک حد قذف اور قصاص کے سوا اور جرائم میں قید نہ کیا جائے گا،

فَلَا يَسْتَحِقُّ الْوَلَدُ عَلٰى وَالِدِهِ الْحُدُوْدَ وَالْقِصَاصَ (الہدایہ)

باپ بیٹے کے دعویٰ سے قید کا مستحق نہیں ہوتا اور یہ مثل حدود وقصاص کے ہے یعنی بیٹے کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ باپ پر دعویٰ حدود وقصاص کا کرے،

۲۶- حقوق کی قسمیں

اِعْلَمْ اَنَّ الْحُقُوْقَ نَوْعَانِ حَقُّ اللّٰهِ وَحَقُّ الْعَبْدِ وَحَقُّ اللّٰهِ نَوْعَانِ نَوْعٌ مِنْهُ

جاننا چاہیے کہ حقوق کی دو قسمیں ہیں، ایک خدا کا حق دوسرے بندے کا حق، خدا کے حق کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ کہ

يكون الدعوى فيه شرطا كحد القذف وحد السرقة فهذا النوع يجوز التوكيل فيه عند ابي حنيفة ومحمد في الاثبات سواء كان الموكل حاضرا او غائبا ويجوز الاستيفاء اذا كان الموكل حاضرا ولا يجوز اذا كان غائبا ونوع منه لم يكن الدعوى فيه شرطا كحد الزنا وحد الشرب فهذا النوع لا يجوز التوكيل في اثباته ولا استيفائه (البدائع)

واما حقوق العباد فعلى نوعين نوع لا يجوز استيفائه مع الشبهة كالقصاص فيجوز التوكيل باثباته عند ابي حنيفة ومحمد واما التوكيل باستيفاء القصاص فان كان الموكل حاضرا جاز وان كان غائبا لا يجوز ونوع يجوز استيفاءه مع الشبهة كالديون والاعيان وسائر الحقوق فيجوز التوكيل بالخصومة في اثبات الدين والعين وسائر الحقوق برضاء الخصم بلا خلاف (البدائع)

جس میں دعویٰ شرط ہے، مثلاً حد قذف وحد سرقہ اور اس قسم میں وکالت مدعی کی امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک ثبوت کے لیے جائز ہے، خواہ مؤکل حاضر ہو یا نہ ہو، البتہ حد کے جاری کرنے کے لیے مؤکل کی حاضری شرط ہے، اس کا غائب ہونا جائز نہیں، دوسری وہ جس میں دعویٰ کی شرط نہیں مثلاً حد زنا اور حد شراب نوشی، اور اس قسم میں وکالت مطلقاً جائز نہیں، نہ ثبوت کے لیے نہ حد کے جاری کرنے کے لیے۔

اور حقوق عباد کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ شبہہ کی حالت میں اس کا لینا جائز نہیں، مثلاً قصاص اور اس قسم میں ثبوت دعویٰ کے لیے وکالت، امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک جائز ہے، اور اگر مؤکل حاضر ہو تو قصاص لینے کے لیے بھی وکالت جائز ہے، اور اگر حاضر نہ ہو تو جائز نہیں، دوسرے وہ کہ شبہہ کی حالت میں بھی اس کا لینا جائز ہے، مثلاً مال وغیرہ کا دعویٰ اور اس قسم میں بالاتفاق مدعاعلیہ کی رضامندی سے اس کے اثبات کے لیے وکالت جائز ہے۔

قَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ لَا یَجُوْزُ الْوَکَالَۃُ بِاِثْبَاتِ الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ بِاِقَامَۃِ الشُّهُوْدِ اَیْضًا (الہدایہ)

اور امام ابو یوسف کے نزدیک حدود و قصاص میں وکالت گو وہ اثبات دعویٰ کے لیے ہو جائز نہیں،

۲۷- حدود و قصاص میں وکالت جائز نہیں،

وَصَحَّ التَّوْکِیْلُ بِاِیْفَائِهَا وَاسْتِیْفَاءِهَا اِلَّا فِیْ حُدُوْدٍ وَقَوَدٍ اَیْ یَصِحُّ التَّوْکِیْلُ بِاِیْفَاءِ جَمِیْعِ الْحُقُوْقِ وَاسْتِیْفَائِهَا اِلَّا فِی الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ (منح الغفار)

تمام مقدمات میں وکالت جائز ہے، لیکن حدود و قصاص میں نفاذ حکم اور ثبوت کے لیے وکالت جائز نہیں۔

۲۸- تعزیر میں وکالت جائز ہے،

وَیَجُوْزُ التَّوْکِیْلُ بِالتَّعْزِیْرِ اِثْبَاتًا وَاسْتِیْفَاءً بِالْاِتِّفَاقِ وَلِلْوَکِیْلِ اَنْ یَسْتَوْفِیَ سَوَاءٌ کَانَ حَاضِرًا اَوْ غَائِبًا (البدائع)

اور تعزیر میں ثبوت و نفاذ حکم دونوں کے لیے وکالت بالاتفاق جائز ہے، مؤکل خواہ حاضر ہو خواہ غائب،

۲۹- حد قذف و قصاص میں وکیل کا اقرار صحیح نہیں ہے،

وَلَوْ اَقَرَّ الْوَکِیْلُ بِالْخُصُوْمَۃِ فِیْ حَدِّ الْقَذْفِ وَالْقِصَاصِ لَا یَصِحُّ اِقْرَارُہٗ (التبیین)

اور اگر حد قذف و قصاص میں مدعا علیہ کا وکیل اپنے مؤکل کے جرم کا اقرار کرے تو اقرار صحیح نہیں ہے،

اِذَا اَقَرَّ وَکِیْلُ الْمَطْلُوْبِ بِالدَّمِ عِنْدَ الْقَاضِیْ اَنَّ الطَّالِبَ یُطَالِبُ مُوَکِّلَهٗ بِحَقٍّ جَازَ اِقْرَارُہٗ عَلَیْهِ قِیَاسًا وَفِی الْاِسْتِحْسَانِ لَا یَجُوْزُ (المحیط)

اگر مدعا علیہ کا وکیل قاضی کے یہاں خون کے دعویٰ کا اقرار کرے کہ مدعی کا دعویٰ صحیح ہے، تو قیاساً مؤکل پر وکیل کا اقرار جائز ہے، لیکن استحساناً جائز نہیں،

۳۰۔ حدود میں اخفائے شہادت،

اَلشَّهَادَةُ فِي الْحُدُوْدِ يُخَيَّرُ فِيْهَا الشَّاهِدُ بَيْنَ السَّتْرِ وَالْاِظْهَارِ لِاَنَّهُ بَيْنَ حِسْبَتَيْنِ إِقَامَةُ الْحَدِّ وَالتَّوَقِّيْ عَنِ الْهَتْكِ وَالسَّتْرُ اَفْضَلُ (الہدایہ)

حدود میں گواہوں کو اختیار حاصل ہے کہ وہ عیب پوشی کریں یا جرم کو ظاہر کردیں، کیونکہ عیب پوشی اور ادائے شہادت دونوں نیکی کے کام ہیں البتہ پردہ پوشی افضل ہے۔

۳۱۔ مقدمات زنا میں شہادت

اَلشَّهَادَةُ فِي الزِّنَا يُعْتَبَرُ فِيْهَا اَرْبَعَةٌ مِنَ الرِّجَالِ وَلَا تُقْبَلُ فِيْهَا شَهَادَةُ النِّسَاءِ (الہدایہ)

مقدمات زنا میں چار مردوں کی گواہی معتبر ہے اور عورت کی گواہی مقبول نہیں ہے،

۳۲۔ دوسرے حدود وقصاص میں شہادت،

اَلشَّهَادَةُ بِبَقِيَّةِ الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ فَيُقْبَلُ فِيْهَا شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ وَلَا يُقْبَلُ فِيْهَا شَهَادَةُ النِّسَاءِ (القدوری)

اور دوسرے حدود وقصاص میں دو مردوں کی گواہی مقبول ہے، عورت کی گواہی مقبول نہیں ہے،

۳۳۔ گواہوں کی جانچ پڑتال،

يَقْتَصِرُ الْحَاكِمُ عَلٰى ظَاهِرِ الْعَدَالَةِ فِي الْمُسْلِمِ وَلَا يَسْأَلُ حَتّٰى يَطْعَنَ الْخَصْمُ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْمُسْلِمُوْنَ عُدُوْلٌ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا مَحْدُوْدًا فِي قَذْفٍ مِثْلُ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ وَلِاَنَّ الظَّاهِرَ هُوَ الْاِنْزِجَارُ عَمَّا هُوَ مُحَرَّمٌ فِي دِيْنِهِ وَبِالظَّاهِرِ كِفَايَةٌ

اور حاکم کو چاہئے کہ جو گواہ مسلمان ہیں ان کی ظاہری عدالت پر اکتفا کرے اور جبتک فریق ثانی کوئی عیب نہ لگائے ان کی عدالت کی تحقیقات نہ کرے کیونکہ رسول اللہ صلعم کا ارشاد ہے کہ تمام مسلمان ایک دوسرے کے حق میں عادل ہیں صرف وہ شخص جسکو تہمت زنا لگانے کے جرم میں سزا دی گئی ہو اس سے مستثنیٰ ہے حضرت عمرؓ سے بھی اسی قسم کی روایت ہے اور نیز اسلیے کہ ظاہر حالت یہ

إذ لا وصول إلى القطع إلا في الحدود والقصاص فإنه يسأل عن الشهود دلالة يحتال لإسقاطها فاشترط الاستقصاء فيها ولأن الشبهة فيه دارئة

(الهدایہ)

چیز سے باز آنا ہے جو اس کے دین میں حرام کر دیگئی ہے، اور یہی ظاہری حالت کافی ہے کیونکہ یقین کا درجہ تو حاصل نہیں ہو سکتا، البتہ حدود و قصاص میں گواہوں کی عدالت کی تحقیقات کرنی چاہیئے، کیونکہ انکے ساقط کرنے کیلئے تدبیریں کیجاتی ہیں اس لیے اس میں زیادتی استقصار شرط کیا گیا ہے، اور نیز اسلیے کہ شبہ کیوجہ سے حدود و قصاص ساقط ہو جاتے ہیں

وسأل القاضي عنهم فعدلوا في السر والعلانية حكم بشهادتهم ولم يكتف بظاهر العدالة في الحدود احتيالا للدرء (الهدایہ)

اور قاضی کو حدود میں گواہوں کی عدالت پر اکتفاء نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اوس کو چاہیے کہ خفیہ و علانیہ طور پر اُن کی عدالت کی تحقیقات کرکے نفاذ حد کا حکم دے،

۳۴ - عدالت کی تعریف،

وأحسن ما قيل في تفسير العدالة ما نقل عن أبي يوسف أن العدل في الشهادة أن يكون مجتنبا عن الكبائر ولا يكون مائلا على الصغائر ويكون صلاحه أكثر من فساده وصوابه أكثر من خطائه (نہایہ)

اور گواہوں کی عدالت یہ ہے کہ گناہ کبیرہ سے پاک ہوں اور گناہ صغیرہ کی طرف میلان نہ رکھیں اور انکی بھلائی، ان کی برائی سے اور ان کی صحت ان کی غلطی سے زیادہ ہو،

۳۵ - شہادت دینا فرض ہے،

الشهادة فرض يلزم الشهود ولا يسعهم كتمانها إذا طالبهم المدعي (الہدایہ)

جس شخص کو گواہی دینے کے لیے طلب کیا جائے اس پر گواہی دینا فرض ہے، اور جب مدعی گواہی کی درخواست کرے اسکا اخفا جائز نہیں

۳۶- شرائطِ شہادت.

مِنْهَا مَا يَرْجِعُ إِلَى الشَّاهِدِ وَهُوَ الْعَقْلُ وَالْبُلُوْغُ وَالْحُرِّيَّةُ وَالْبَصَرُ وَالنُّطْقُ وَأَنْ لَا يَكُوْنَ مَحْدُوْدًا فِي قَذْفٍ عِنْدَنَا وَأَنْ يَشْهَدَ لِلّٰهِ تَعَالَى وَلَا يَجُوْزُ الشَّهَادَةُ لِنَفْسِهِ وَلَا لِدَفْعِ ضَرَرٍ عَنْ نَفْسِهِ وَأَنْ لَا يَكُوْنَ خَصْمًا وَأَنْ يَكُوْنَ عَالِمًا بِالْمَشْهُوْدِ بِهِ وَقْتَ الْأَدَاءِ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالَى عِنْدَ أَبِي حَنِيْفَةَ لَا عِنْدَهُمَا۔ (البدائع)

اور ادائے شہادت کی شرط یہ ہے کہ عاقل، بالغ، آزاد، گویا، بینا ہو اور کبھی تہمت زنا لگانے کے جرم میں سزا یافتہ نہ ہو اور گواہی خالصۃً لوجہ اللہ دے اور اپنے نفع کے لیے، یا اپنے نقصان دور کرنے کے لیے گواہی دینا جائز نہیں ہے اور گواہ کو خود مدعی ہونا نہیں چاہیے اور جس چیز کے متعلق گواہی دے رہا ہے، گواہی دینے کے وقت اس سے واقف ہونا چاہیے، اور ادائے شہادت کے وقت خدا کو یاد کرے،

فَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ الشَّاهِدُ لَفْظَةَ الشَّهَادَةِ وَقَالَ أَعْلَمُ أَوْ أَتَيَقَّنُ لَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُ (الہدایہ)

اور گواہ کو یہ کہنا چاہیے کہ میں گواہی دیتا ہوں اور اگر وہ صرف یہ کہے کہ میں جانتا ہوں تو گواہی جائز نہ ہوگی،

فَإِذَا شَهِدَ الْأَوَّلُ وَفَسَّرَ وَقَالَ الثَّانِي أَشْهَدُ بِمَا شَهِدَ بِهِ هٰذَا فَإِنَّهُ يَكْفِي (الخلاصۃ)

اور اگر دوسرا گواہ خوب اظہار نہ دے سکے اور صرف یہ کہے کہ پہلے گواہ نے جو شہادت دی ہے میں بھی اسی پر گواہ ہوں تو اسکی شہادت مقبول ہوگی،

۳۷- غیر مقبول شہادتیں:

وَلَا شَهَادَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ وَوَلَدِ وَلَدِهِ وَلَا شَهَادَةُ الْوَلَدِ لِأَبَوَيْهِ وَأَجْدَادِهِ وَلَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ أَحَدِ الزَّوْجَيْنِ لِلْآخَرِ

باپ کی گواہی بیٹے اور پوتے کے حق میں، بیٹے کی گواہی باپ اور دادا کے حق میں، میاں بی بی کی گواہی ایک دوسرے کے حق میں، آقا کی گواہی غلام کے حق میں

وَلَا شَهَادَةُ الْمَوْلَىٰ لِعَبْدِهٖ وَلَا لِمُكَاتَبِهٖ	اور شریک کی گواہی اس چیز کے حق میں
وَلَا شَهَادَةُ الشَّرِيْكِ فِيْمَا هُوَ مِنْ شِرْكَتِهِمَا	جس میں وہ خود شریک ہے، مقبول
(قدوری)	نہیں،
وَكَذٰلِكَ اَهْلُ السِّجْنِ اِذَا شَهِدَ بَعْضُهُمْ	اور جو شخص جیل خانے میں قید ہو، اگر وہ اس
عَلَى الْبَعْضِ فِيْمَا وَقَعَ بَيْنَهُمْ فِي السِّجْنِ	مقدمہ میں جو جیل خانے ہی میں پیدا ہوا ہے، کسی قیدی
لَا تُقْبَلُ (فتح القدیر)	کے متعلق گواہی دے تو وہ جائز نہیں،
بِخِلَافِ شَهَادَةِ الذِّمِّيِّ عَلَى الْمُسْلِمِ	ذمّی کی گواہی مسلمانوں کے خلاف مقبول
لِاَنَّهٗ لَا وِلَايَةَ لَهٗ عَلَى الْمُسْلِمِ بِالْاِضَافَةِ	نہیں ہے،
اِلَيْهِ (الھدایہ)	
لَا يُقْبَلُ شَهَادَةُ الْمُخَنَّثِ وَالنَّائِحَةِ	مخنث، نوحہ گر، مغنی، دائم الخمر، مرغ باز، مرتکب
وَالْمُغَنِّيَةِ وَلَا مُدْمِنِ الشُّرْبِ عَلَى	گناہ کبیرہ (جس سے حد واجب ہوتی ہے) حمام میں ننگا
اللَّهْوِ وَلَا مَنْ يَلْعَبُ بِالطُّيُوْرِ وَلَا	ہو کر جانے والے، سود خوار، جواری، خفیف الحرکات مثلاً
مَنْ يُغَنِّيْ لِلنَّاسِ وَلَا مَنْ يَاْتِيْ بَابًا مِنَ	راستے میں پیشاب کرنے والے یا کھانا کھانے
الْكَبَائِرِ الَّتِيْ يَتَعَلَّقُ بِهَا الْحَدُّ وَلَا مَنْ	والے، بزرگان سلف کو برا بھلا کہنے والے
يَدْخُلُ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَلَا مَنْ يَاْكُلُ	کی گواہی مقبول نہیں ہے،
الرِّبٰوا وَلَا مَنْ يُقَامِرُ بِالنَّرْدِ وَالشَّطْرَنْجِ	
وَلَا مَنْ يَفْعَلُ الْاَفْعَالَ الْمُسْتَقْبَحَةَ كَالْبَوْلِ	
عَلَى الطَّرِيْقِ وَالْاَكْلِ عَلَى الطَّرِيْقِ وَلَا	
يُقْبَلُ شَهَادَةُ مَنْ يُظْهِرُ سَبَّ السَّلَفِ	
(قدوری)	

اَلشَّاعِرُ اِنْ كَانَ يَهْجُوْ لَمْ يُقْبَلْ شَهَادَتُهٗ وَاِنْ كَانَ يَمْدَحُ وَكَانَ اَغْلَبُ مَدْحِهٖ الصِّدْقُ قُبِلَتْ (تاتارخانیہ)

جو شاعر لوگوں کی ہجو کرے اس کی گواہی مقبول نہیں ہے۔ اور اگر مدح کرے اور اس کی مدح زیادہ تر سچ ہو تو اس کی گواہی مقبول ہے،

وَلَا لِاَجِيْرٍ لِمَنْ اِسْتَاجَرَهٗ (الهداية)

اجیر کی گواہی مستاجر کے حق میں جائز نہیں،

۳۸- گواہ کا شہادت سے رجوع-

وَلَا يَصِحُّ الرُّجُوْعُ اِلَّا بِحَضْرَةِ الْحَاكِمِ۔ (قدوری)

گواہوں کا رجوع اس وقت صحیح ہو سکتا ہے جب حاکم کے سامنے اپنی گواہی سے رجوع کریں،

فَاِنْ رَجَعَا قَبْلَ الْحُكْمِ بِهَا سَقَطَتْ وَلَا ضَمَانَ وَاِنْ رَجَعَا بَعْدَهٗ لَمْ يُفْسَخْ مُطْلَقًا بِخِلَافِ ظُهُوْرِ الشَّاهِدِ عَبْدًا اَوْ مَحْدُوْدًا فِيْ قَذْفٍ (منح الغفار)

اگر گواہوں نے قاضی کے فیصلہ سے پیشتر رجوع کیا تو ان کی گواہی ساقط ہو جائیگی اور کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر قاضی کے فیصلے کے بعد رجوع کیا تو قاضی کا فیصلہ منسوخ نہ ہوگا، اور اگر قاضی کے فیصلہ کے بعد معلوم ہوا کہ گواہ غلام یا تہمت زنا لگانے کے جرم میں سزایاب ہیں تو قاضی کا فیصلہ منسوخ ہو جائیگا

عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ اِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ عَلٰى رَجُلٍ بِمَالٍ فَقَبْلَ اَنْ يَقْضِيَ الْقَاضِيْ بِشَهَادَتِهِمَا شَهِدَ اٰخَرَانِ عَلَى الرُّجُوْعِ مِنْ شَهَادَتِهِمَا فَقَبْلَ اَنْ يَقِفَ فِيْ اَمْرِهِمَا لَا يَسَعُ الْقَاضِيَ اَنْ يَحْكُمَ بِشَهَادَتِهِمَا (محیط)

امام ابو یوسف کے نزدیک اگر ایک مقدمہ میں گواہوں نے گواہی دی ہو اور ابھی تک اس میں قاضی نے فیصلہ نہیں کیا ہے کہ دوسرے دو آدمیوں نے شہادت دی کہ انہوں نے اپنی گواہی سے رجوع کیا، تو قاضی کو بغیر تحقیقات کے گواہوں کے بیان کے موافق فیصلہ نہیں کرنا چاہئے،

وَاَمَّا حُكْمُهٗ فَاِيْجَابُ التَّعْزِيْرِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ سَوَاءٌ رَجَعَ قَبْلَ الْقَضَاءِ

جو گواہ فیصلہ سے پہلے یا فیصلہ کے بعد اپنی گواہی سے رجوع کرے اس پر تعزیر بلا تاوان عائد ہوتی

بِشَهَادَتِهِ أَوْ بَعْدَ الْقَضَاءِ بِهَا وَالضَّمَانُ مَعَ التَّعْزِيْرِ إِنْ رَجَعَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَكَانَ الْمَشْهُوْدُ بِهِ مَالًا وَقَدْ أَزَالَهُ بِغَيْرِ عِوَضٍ (السراج الوہاج)

اور اگر قاضی کے فیصلہ کے بعد رجوع کرے، اور جس چیز کے متعلق شہادت دی ہے وہ مال ہو اس پر تعزیر اور اس قدر مال کا تاوان عائد ہوگا جس قدر اس کی گواہی سے بلاعوض ضائع ہوا ہے،

۳۹- جھوٹی شہادت،

إِذَا شَهِدَ بِزُوْرٍ عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ رح أَنَّهُ لَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُ أَبَدًا إِلَّا أَنَّهُ لَا تُعْرَفُ تَوْبَتُهُ (الجوہرہ)

جس گواہ نے جھوٹی گواہی دی، جب تک اسکی توبہ کا حال معلوم نہ ہو اس کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

۴۰- تمادی کی حالت میں شہادت،

فَإِنْ شَهِدُوْا وَالْحَدُّ مُتَقَادِمٌ لَمْ يُحَدَّ سِوَى حَدِّ الْقَذْفِ،

اگر گواہوں نے ایسے مقدمہ میں شہادت دی جس کی سزا میں تمادی عارض ہوگئی ہے تو مدعا علیہ پر سزا عائد نہ ہوگی بجز حد قذف کے کہ اس میں تمادی نہیں ہے،

۴۱- مدت تمادی،

عَنْ مُحَمَّدٍ رح أَنَّهُ قَدَّرَهُ بِشَهْرٍ لِأَنَّ مَا دُوْنَهُ عَاجِلٌ وَهُوَ رِوَايَةٌ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ رح وَهُوَ الْأَصَحُّ، (ہدایہ)

حدود میں ایک ماہ کی مدت مقرر ہے بالاتفاق اور ایک ماہ کی مدت سے زیادہ میں تمادی ہو جاتی ہے،

۴۲- احکام تمادی،

وَفِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ إِذَا شَهِدَ الشُّهُوْدُ بِسَرِقَةٍ أَوْ بِشُرْبِ خَمْرٍ أَوْ بِزِنًا بَعْدَ حِيْنٍ

اگر چوری، شراب نوشی، اور زنا کے مقدمہ میں گواہ انقضائے مدت کے بعد گواہی دیں تو حد عائد نہ ہوگی

لَمْ يُؤْخَذْ بِهِ وَضَمِنَ السَّرِقَةَ (ہدایہ)	البتہ مال مسروقہ دلوا دیا جائے گا،
وَلَوْ أَقَرَّ مَعَ التَّقَادُمِ حُدَّ (مع الغفار)	اگر مدعا علیہ بعد انقضائے مدت کے خود اقرار جرم کرے تو حد شرعی جاری ہوجائیگی

۴۳۔ چوری کے مقدمہ میں عورت کی شہادت

لَا شَهَادَةَ لِلنِّسَاءِ فِي السَّرِقَةِ فِي حَقِّ الْقَطْعِ	چوری کے مقدمہ میں ہاتھ کاٹنے کے بارے میں عورتوں
وَيُقْبَلُ فِي حَقِّ الضَّمَانِ (تاتارخانیہ)	کی گواہی مقبول نہیں ہے، اور تاوان کے حق میں مقبول ہے

۴۴۔ نسوانی معاملات میں عورت کی شہادت

وَيُقْبَلُ فِي الْوِلَادَةِ وَالْبَكَارَةِ وَالْعُيُوبِ	ولادت، بکارت، اور عورتوں کے ان عیوب کے متعلق
بِالنِّسَاءِ فِي مَوْضِعٍ لَا يَطَّلِعُ الرَّجُلُ عَلَيْهِ	جو ایسے مقامات پر ہوں جنسے مرد واقف نہ ہوسکتے
شَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ (الہدایہ)	ہوں ایک عورت کی گواہی مقبول ہے۔

۴۵۔ شہادت کے ثبوت کے لیے شہادت

اَلشَّهَادَةُ عَلَى الشَّهَادَةِ جَائِزَةٌ فِي كُلِّ حَقٍّ	گواہوں کی گواہی دوسرے گواہوں کی گواہی کے ثبوت
لَا يَسْقُطُ بِشُبْهَةٍ وَهٰذَا اِسْتِحْسَانٌ	کے لیے اُن چیزوں میں جائز ہے جو شبہ سے ساقط نہیں
فَلَا يُقْبَلُ فِيمَا يَنْدَرِءُ بِالشُّبُهَاتِ كَالْحَدِّ	ہوتیں، لیکن حدود و قصاص میں جائز نہیں کہ وہ شبہ
وَالْقِصَاصِ (المحیط)	سے ساقط ہو جاتے ہیں،

۴۶ کیا حدود میں قاضی کا علم فیصلہ کے لیے حجت ہو سکتا ہے؟

وَعِلْمُ الْقَاضِي لَيْسَ بِحُجَّةٍ فِي الْحُدُوْدِ	حدود میں قاضی کا علم ثبوت دعویٰ کی دلیل نہیں ہے
بِاِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ وَاِنْ كَانَ الْقِيَاسُ يَقْتَضِي	گو از روئے قیاس وہ قابل اعتبار ہے۔
اِعْتِبَارَهُ (الکافی)	
اَمَّا فِي الْحُدُوْدِ الْخَالِصَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى	ان حدود میں جو خالص خدا کا حق ہیں مثلاً حد شرب خواری

نعم حدّ الزّنا والسّرقة وشرب الخمر يقضي بعلمه قياسا ولا يقضي بعلمه استحسانا وفي شرح الطحاوي الّا في السّرقة فانّه يقضي بالمال دون القطع (تاتارخانيه)

حد زنا، اور حد سرقہ قاضی کا علم قیاساً فیصلہ کی بنیاد ہو سکتا ہے لیکن استحساناً نہیں ہو سکتا، اور سرقہ میں قاضی کے علم سے مال مسروقہ عائد ہو جاتا ہے، ہاتھ کاٹنا واجب نہیں ہوتا،

الامام يقضي بعلمه بحدّ القذف والقصاص والتعزير (سراجیہ)

حد قذف، قصاص، اور تعزیرات میں حاکم اپنے علم کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے،

۴۷- کیا قاضی کی شہادت مدعا علیہ کے اقرار کے متعلق قابل تسلیم ہے؟

واعلم انّ اخبار القاضي عن اقرار رجل بشيء لا يخلو امّا انّ يكون الاخبار عن اقرار بشيء يصحّ رجوعه كالحدّ في باب الزّنا والسّرقة وشرب الخمر وفي هذا الوجه لا يقبل قول القاضي بالاجماع وامّا انّ يكون الاخبار عن اقرار بشيء لا يصحّ رجوعه عنه كالقصاص وحدّ القذف وسائر الحقوق التي هي للعباد وفي هذا الوجه قبل قوله

(محیط)

جن معاملات میں مدعا علیہ کا رجوع کرنا اپنے اقرار سے جائز ہے، مثلاً زنا، چوری، اور شراب نوشی کے مقدمات میں ان میں اگر قاضی اقرار کا گواہ ہو تو اس کی شہادت مقبول نہیں ہے، لیکن جن معاملات میں اپنے اقرار سے مدعا علیہ کا رجوع کرنا جائز نہیں ہے مثلاً قصاص، حد قذف اور دوسرے حقوق میں ان معاملات میں اگر قاضی اقرار کا گواہ ہو تو اس کی شہادت مقبول ہے،

۴۸- کیا حدود و قصاص میں قاضی کا خط معتبر ہے؟

وَلَا يُقْبَلُ كِتَابُ الْقَاضِي فِي الْحُدُودِ وَالْقِصَاصِ لِأَنَّ فِيهِ شُبْهَةَ الْبَدَلِيَّةِ فَصَارَ كَالشَّهَادَةِ عَلَى الشَّهَادَةِ ۔ (ہدایہ)

حدود وقصاص میں قاضی کا خط کے ذریعہ سے شہادت دینا قابل قبول نہیں ہے کیونکہ اس میں یہ شبہہ ہے کہ کسی دوسرے کا لکھا ہوا ہے اس لیے اس کی حالت اس شہادت کی ہے جو کسی شہادت پر دی گئی ہو

۴۹۔ عورت کا فیصلہ

يَجُوزُ قَضَاءُ الْمَرْأَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي الْحُدُودِ وَالْقِصَاصِ (ہدایہ)

عورت کا فیصلہ تمام چیزوں میں جائز ہے، البتہ حدود وقصاص میں عورت کا فیصلہ جائز نہیں ہے۔

۵۰۔ حدود وقصاص میں پنچ کا فیصلہ جائز نہیں ہے

لَا يَجُوزُ التَّحْكِيمُ فِي الْحُدُودِ وَالْقِصَاصِ

اگر فریقین حدود وقصاص میں کسی کو پنچ مقرر کریں تو اس کا فیصلہ جائز نہیں ہے

۵۱۔ قاضی کے لیے فیصلہ کرنے کے شرائط کیا ہیں؟

يَنْبَغِي لِلْقَاضِي أَنْ يَقْضِيَ بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى وَيَنْبَغِي أَنْ يَعْرِفَ مَا فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى مِنَ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ وَيَنْبَغِي أَنْ يَعْرِفَ مِنَ النَّاسِخِ مَا هُوَ مُحْكَمٌ وَمَا هُوَ مُتَشَابِهٌ وَمَا فِي تَأْوِيلِهِ اخْتِلَافٌ كَالْأَقْرَاءِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى يَقْضِي بِمَا جَاءَ عَنْ نَبِيِّهِ صلعم وَيَنْبَغِي أَنْ يَعْرِفَ النَّاسِخَ وَالْمَنْسُوخَ مِنَ الْأَخْبَارِ وَإِنِ اخْتَلَفَ فِيهِ الْأَخْبَارُ يَأْخُذُ بِمَا هُوَ أَشْبَهُ وَيَمِيلُ اجْتِهَادُهُ إِلَيْهِ وَيَجِبُ أَنْ يَعْلَمَ الْمُتَوَاتِرَ

قاضی کا فیصلہ قرآن مجید کے موافق ہونا چاہیے، اور اس کو قرآن مجید کے ناسخ ومنسوخ سے واقف ہونا چاہیے، اور ناسخ کے متعلق اس کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ کونسا محکم ہے کونسا متشابہ ہے، اور کس کی تاویل میں اختلاف ہے، اگر اس کو قرآن مجید کا فیصلہ نہ ملے تو حدیث کے موافق فیصلہ کرے اور اس کو حدیث کے ناسخ ومنسوخ سے بھی واقفیت حاصل کرنی چاہیے، اور اگر اس کو مختلف حدیثیں ملیں تو ان حدیثوں کے موافق فیصلہ کرے جو مرجح ہوں، اور اس کے اجتہاد کا میلان انہی کی طرف ہو اور اس کو متواتر، مشہور اور اخبار احاد اور مراتب

وَالْمَشْهُوْرُ وَمَا كَانَ مِنْ اَخْبَارِ الْاٰحَادِ
وَيَجِبُ اَنْ يَّعْلَمَ مَرَاتِبَ الرِّوَايَةِ (محیط)

روایت کا علم بھی ہونا چاہیے،

وَاِنْ كَانَتْ حَادِثَةٌ لَمْ تَرِدْ فِيْهَا
سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم يَقْضِيْ فِيْهَا
بِمَا اَجْمَعَ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
لِاَنَّ الْعَمَلَ بِاِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ وَاجِبٌ فَاِنْ
كَانَتِ الصَّحَابَةُ فِيْهَا مُخْتَلِفِيْنَ يَجْتَهِدُ فِيْ
ذٰلِكَ وَرَجَّحَ قَوْلَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ بِاِجْتِهَادِهٖ
اِذَا كَانَ مِنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ وَلَيْسَ لَهٗ
اَنْ يُّخَالِفَهُمْ جَمِيْعًا بِاِخْتِرَاعِ قَوْلٍ ثَالِثٍ

(محیط)

اور اگر مقدمہ میں حدیث نہ ملے تو صحابہ کے اجماع
کے موافق فیصلہ کرے اور اگر خود صحابہ میں اختلاف ہو
تو ایسی حالت میں اگر قاضی مجتہد ہو تو اجتہاد کر کے
قول مرجح کے مطابق فیصلہ کرے اور قاضی کو یہ
حق حاصل نہیں ہے کہ تمام صحابہ کی مخالفت کر کے
ایک تیسرے قول کے مطابق فیصلہ کرے،

فَاِنْ كَانَ شَيْءٌ لَمْ يَاْتِ بِهٖ مِنَ الصَّحَابَةِ
قَوْلٌ وَكَانَ فِيْهِ اِجْمَاعُ التَّابِعِيْنَ قَضٰى
بِهٖ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ اِخْتِلَافٌ بَيْنَهُمْ رَجَّحَ
قَوْلَ بَعْضِهِمْ وَقَضٰى بِهٖ (محیط سرخسی)

اور اگر اُس کو صحابہ کا قول نہ ملے تو موافق اجماع
تابعین کے فیصلہ کرے اور اگر تابعین میں اختلا
ہو تو اجتہاد کر کے کسی تابعی کے قول کو ترجیح د
اور اس کے مطابق فیصلہ کرے،

وَمَا خَالَفَ الْاَئِمَّةَ الْاَرْبَعَةَ مُخَالِفٌ
لِلْاِجْمَاعِ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ خِلَافٌ لِغَيْرِهِمْ

(الاشباہ والنظائر)

اور قاضی کو ائمہ اربعہ کی مخالفت نہیں کرنی
گو وہ مسئلہ مختلف فیہ ہو،

وَاِذَا اتَّفَقَ اَصْحَابُنَا فِيْ شَيْءٍ

جس مسئلہ میں امام ابوحنیفہ رح اور صاحبین

اَبُوْحَنِيْفَةَ رح وَاَبُوْيُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رح لَا يَنْبَغِيْ لِلْقَاضِيْ اَنْ يُّخَالِفَهُمْ بِرَائِهٖ

(محیط سرخسی)

یعنی امام محمد اور قاضی ابو یوسف متفق ہوں قاضی کو اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے۔

اَلْفَتْوٰى عَلَى الْاِطْلَاقِ عَلٰى قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح ثُمَّ بِقَوْلِ اَبِيْ يُوْسُفَ ثُمَّ بِقَوْلِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيْ ثُمَّ بِقَوْلِ زُفَرَ بْنِ الْهُذَيْلِ ثُمَّ بِقَوْلِ حَسَنِ بْنِ زِيَادٍ وَقِيْلَ اِذَا كَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ فِيْ جَانِبٍ وَصَاحِبَاهُ فِيْ جَانِبٍ فَالْمُفْتِيْ بِالْخِيَارِ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ وَاِذَا لَمْ يَكُنِ الْمُفْتِيْ مُجْتَهِدًا مِنَ الْقُنْيَةِ الْفَتْوٰى فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِالْقَضَاءِ عَلٰى قَوْلِ اَبِيْ يُوْسُفَ رح قَالَ الْاِمَامُ السَّرْخَسِيْ فِيْ كِتَابِ الْاِقْرَارِ الْاِحْتِيَاطُ الْاَخْذُ بِقَوْلِ اَبِيْ يُوْسُفَ رح وَمَشَائِخُنَا اَخَذُوْا بِقَوْلِهٖ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِالْقَضَاءِ وَ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ اِثْنَانِ فِيْهِمَا اَبُوْحَنِيْفَةَ يَأْخُذُ بِقَوْلِهِمَا وَلَا يُشْكِلُ (الحاویہ)

عموماً فتویٰ امام ابو حنیفہ کے قول کے مطابق دینا چاہیے، اس کے بعد قاضی ابو یوسف، پھر امام محمد پھر امام زفر پھر حسن بن زیاد کے قول کے مطابق، اور بعضوں کا قول ہے کہ اگر امام ابو حنیفہ ایک طرف اور صاحبین دوسری طرف ہوں تو مفتی کو یہ اختیار ہے کہ ان میں ایک کا قول اختیار کرے لیکن پہلا قول صحیح ہے، اور جب مفتی مجتہد نہ ہو تو جس مسئلہ کا تعلق قضاء سے ہے، اس میں فتویٰ قاضی ابو یوسف کے قول کے مطابق ہوگا، اور اور امام سرخسی کا قول ہے کہ احتیاطاً قاضی کا حکم امام ابو یوسف کے قول کے مطابق ہوگا، اور اگر صاحبین میں اختلاف ہو تو مفتی کو چاہیے کہ جس کا قول امام ابو حنیفہ کے قول کے موافق ہو اُس کو اختیار کرے۔

وَاِنْ خَالَفَ اَبَا حَنِيْفَةَ صَاحِبَاهُ فِيْ ذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ اخْتِلَافُهُمْ اخْتِلَافَ

اگر صاحبین کا اختلاف امام ابو حنیفہ کے ساتھ اس بنا پر ہو کہ زمانہ بدل گیا ہے، تو مفتی کو چاہیے

عَصْرٍ وَزَمَانٍ يَاخُذُ بِقَوْلِ صَاحِبَيْهِ لِتَغَيُّرِ اَحْوَالِ النَّاسِ وَفِي الْمُزَارَعَةِ وَالْمُعَامَلَةِ اِخْتَارَ قَوْلَهُمَا لِاِجْمَاعِ الْمُتَاَخِّرِيْنَ عَلٰى ذٰلِكَ (الحاویہ)

کہ صاحبین کا قول اختیار کرے کیونکہ اختلاف زمانہ سے لوگوں کے حالات بدل جاتے ہیں، اور متاخرین کا اس پر اتفاق ہے کہ مزارعت و معاملات میں صاحبین کا قول قابل اختیار ہے،

وَلَوْ لَمْ يُوْجَدِ الرِّوَايَةُ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَصْحَابِهٖ وَوُجِدَ مِنَ الْمُتَاَخِّرِيْنَ يَقْضِيْ بِهٖ وَلَوِ اخْتَلَفَ الْمُتَاَخِّرُوْنَ فِيْهِ يَخْتَارُ وَاحِدًا مِنْ ذٰلِكَ وَلَوْ لَمْ يُوْجَدْ عَنِ الْمُتَاَخِّرِيْنَ يَجْتَهِدُ فِيْهِ بِرَأْيِهٖ اِذَا كَانَ يَعْرِفُ وُجُوْهَ الْفِقْهِ وَيُشَاوِرُ الْفُقَهَاءَ فِيْهِ وَفِيْ شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ ثُمَّ اِذَا قَضٰى بِالْاِجْتِهَادِ فَاِنْ خَالَفَ النَّصَّ لَا يَجُوْزُ قَضَاءُهٗ وَاِنْ لَمْ يُخَالِفِ النَّصَّ لٰكِنَّهٗ رَاٰى بَعْدَ ذٰلِكَ رَاْيًا اٰخَرَ لَا يُبْطِلُ مَا مَضٰى (تاتارخانیہ)

اور قاضی جس مسئلہ میں امام ابوحنیفہ اور صاحبین کا قول نہ پائے، متاخرین کے قول پر عمل کرے، اور اگر خود متاخرین میں اختلاف ہو تو ان میں ایک کا قول اختیار کرلے، اور اگر مسئلہ میں متاخرین کا قول نہ پائے، اور قاضی خود مجتہد ہو تو اپنی رائے کے موافق فیصلہ کرے، اور فقہاء سے مشورہ کرے اور قاضی کا فیصلہ اگر نص کے مخالف ہو تو جائز نہیں اور اگر نص کے مخالف نہ ہو اور فیصلہ کرنے کے بعد اپنے اجتہاد سے دوسرا فیصلہ کرے تو جو فیصلہ پہلے کر چکا ہے، وہ منسوخ نہ ہوگا،

وَاِنْ وَقَعَ الْاِخْتِلَافُ بَيْنَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ شَاوَرَهُمْ نَظَرَ اِلٰى اَقْرَبِ الْاَقَاوِيْلِ عِنْدَهٗ مِنَ الْحَقِّ وَاَمْضٰى عَلٰى ذٰلِكَ بِاجْتِهَادِهٖ اِذَا كَانَ مِنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ

اور اگر قاضی نے جن لوگوں سے مشورہ کیا خود ان میں اختلاف پیدا ہوا تو ان میں جس کے قول کو صحیح سمجھے اس کے مطابق فیصلہ کرے، اور قائل کی کبرسنی اور کثرت اشخاص کا لحاظ نہ کرے

20609

وَلَا يُعْتَبَرُ فِي ذَٰلِكَ كِبَرُ السِّنِّ وَكَثْرَةُ الْعَدَدِ

(محیط)

۵۲۔ مجتہد کی تعریف،

وَالْاَصَحُّ مَا قِيْلَ فِي حَدِّ الْمُجْتَهِدِ اَنْ يَكُوْنَ	مجتہد وہ شخص ہے، جو قرآن و حدیث اور ان کے
قَدْ حَاوَى عِلْمَ الْكِتٰبِ وَوُجُوْهَ مَعَانِيْهِ	وجوہات کے علم کا ماہر ہو اور قیاس میں
وَعِلْمَ السُّنَّةِ بِطُرُقِهَا وَمُتُوْنِهَا وَوُجُوْهَ مَعَانِيْهَا	صحیح رائے رکھتا ہو، لوگوں کے عادات
وَاَنْ يَكُوْنَ مُصِيْبًا فِي الْقِيَاسِ عَالِمًا	واخلاق سے واقف ہو،
بِعُرْفِ النَّاسِ، (الکافی)	

۵۳۔ قاضی کے لیے فقہاء کا مشورہ قبول کرنا ضروری نہیں ہوتا

وَاِنْ كَانَ الْقَاضِيْ يُشَاوِرُ قَوْمًا مِنْ اَهْلِ	اگر مشورہ میں فقہاء ایک طرف، اور قاضی کی رائے
الْفِقْهِ فَاتَّفَقُوْا عَلٰى شَيْئٍ وَرَاَى الْقَاضِيْ	دوسری طرف ہو تو قاضی کے لیے فقہاء کی رائے
بِخِلَافِ رَاْيِهِمْ فَالْقَاضِيْ لَا يَتْرُكُ رَاْيَ	کا اختیار کرنا ضروری نہیں ہے، البتہ اگر ان میں
نَفْسِهٖ فَاِنِ اتَّهَمَ الْقَاضِيْ رَاْيَهٗ لِمَا اَنَّ	کسی رائے کو اپنی رائے سے بہتر سمجھے تو اس کی
ذٰلِكَ الرَّجُلَ اَفْضَلُ وَاَفْقَهُ عِنْدَهٗ لَمْ	رائے کو اختیار کر سکتا ہے ورنہ اس کو اپنی رائے
يَذْكُرْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةَ بِعَيْنِهَا وَذَكَرَ فِي كِتَابِ	کے موافق فیصلہ کرنا چاہیے۔
الْحُدُوْدِ قَالُوْا قَضٰى بِرَاْيِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ	
وَاِنْ لَمْ يَتَّهِمِ الْقَاضِيْ رَاْيَهٗ لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ	
اَنْ يَتْرُكَ رَاْيَ نَفْسِهٖ وَلَا يَقْضِيْ بِرَاْيِ	
غَيْرِهٖ (محیط)	

۵۴ - قاضی اپنے ظن غالب پر عمل کر سکتا ہے،

يَجِبُ اَنْ يُعْلَمَ بِاَنَّ الْعَمَلَ بِغَالِبِ الرَّاْيِ جَائِزٌ فِي الدِّيَانَاتِ وَفِي بَابِ الْمُعَامَلَاتِ وَكَذٰلِكَ الْعَمَلُ بِغَالِبِ الرَّاْيِ فِي الدِّمَاءِ جَائِزٌ۔ (الحمادیہ)

جاننا چاہیے کہ دینی امور، معاملات، اور جرائم شرعیہ میں اپنے ظن غالب پر عمل کرنا جائز ہے،

۵۵ - ظن غالب کی تعریف،

وَاَمَّا اَكْبَرُ الرَّاْيِ وَغَالِبُ الظَّنِّ فَهُوَ الطَّرَفُ الرَّاجِحُ اِذَا اَخَذَ بِهِ الْقَلْبُ وَهُوَ الْمُعْتَبَرُ عِنْدَ الْفُقَهَاءِ (الاشباہ والنظائر)

ظن غالب یہ ہے کہ دل اس کو قبول کرے اور طرف راجح رکھتا ہو،

۵۶ - حالت نشہ میں زنا اور چوری کا حکم،

اَلسَّكْرَانُ اِذَا سَرَقَ اَوْزَنٰى يُحَدُّ وَلَوْ اَقَرَّ بِالزِّنَا وَالسَّرِقَةِ لَا يُحَدُّ (درّ المختار)

اگر کوئی شخص نشہ کی حالت میں زنا یا چوری کرے تو حد اس پر عائد ہوگی، اور اگر نشہ کی حالت میں زنا یا چوری کا اقرار کرے تو حد اس پر عائد نہ ہوگی۔

۵۷ - حدود میں اقرار سے رجوع کرنے کا حکم،

فَحَدُّ الزِّنَا وَشُرْبِ الْخَمْرِ وَالسَّرِقَةِ خَالِصُ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى يَصِحُّ الرُّجُوْعُ عَنْهَا بَعْدَ الْاِقْرَارِ فَيَكُوْنُ التَّقَادُمُ فِيْهِ مَانِعًا وَحَدُّ الْقَذْفِ فِيْهِ حَقُّ الْعَبْدِ لِمَا فِيْهِ مِنْ دَفْعِ الْعَارِ عَنْهُ وَلِهٰذَا لَا يَصِحُّ الرُّجُوْعُ عَنْهُ بَعْدَ الْاِقْرَارِ وَالتَّقَادُمُ غَيْرُ مَانِعٍ فِي حُقُوْقِ

زنا، شراب نوشی اور چوری کی حد میں کہ خداوند تعالیٰ کا حق ہے اقرار کے بعد رجوع کرنا صحیح ہے، اور تمادی کا عارض ہونا حد کی گواہی کا مانع ہے، اور تہمت زنا لگانے کے دعویٰ میں جو بندے کا حق ہے اقرار کے بعد رجوع کرنا صحیح نہیں ہے، اور تمادی کا عارض ہونا مانع شہادت نہ ہوگا،

الْعِبَادِ (ہدایہ)

۵۸۔ دعوی قصاص میں مدعا علیہ کے انکار کا حکم،

وَمَنِ ادَّعَىٰ قِصَاصًا عَلَىٰ غَيْرِهِ فَجَحَدَ اُسْتُحْلِفَ بِالْاِجْمَاعِ ثُمَّ اِذَا نَكَلَ عَنِ الْيَمِيْنِ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ يَلْزَمُهُ الْقِصَاصُ وَاِنْ نَكَلَ فِي النَّفْسِ حُبِسَ حَتّٰى يَحْلِفَ اَوْ يُقِرَّ هٰذَا عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رح لَزِمَهُ الْاَرْشُ فِيْهِمَا (ہدایہ)

دعوی قصاص میں اگر مدعا علیہ انکار کرے تو اس پر اجماعاً قسم واجب ہوتی ہے، اور اگر وہ قسم نہ کھائے تو اعضائے جسم کے مقدمہ میں مدعا علیہ پر قصاص واجب ہوگا اور قتل کے مقدمہ میں قید کر دیا جائیگا، یہاں تک کہ وہ قسم کھائے یا قتل کا اقرار کرے یہ امام ابو حنیفہ کی رائے ہے، اور صاحبین کے نزدیک اعضائے جسم اور قتل دونوں کے مقدمہ میں اگر مدعا علیہ منکر ہو تو اس پر دیت عائد ہوگی

وَلَا يُحَلَّفُ عِنْدَهُمْ فِيْ حَدٍّ هُوَ خَالِصُ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى كَحَدِّ الزِّنَا وَالشُّرْبِ وَالسَّرِقَةِ اَوْ مُغَلَّبُ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى كَحَدِّ الْقَذْفِ فَاِنَّ حَقَّ الْعَبْدِ فِيْهِ مَغْلُوْبٌ (جامع الرموز)

اور مقدمہ حد زنا، شراب خواری، چوری اور اتہام زنا میں اگر مدعا علیہ انکار کرے تو اس پر قسم عائد نہ ہوگی،

وَيُسْتَحْلَفُ السَّارِقُ فَاِنْ نَكَلَ ضَمِنَ وَلَمْ يُقْطَعْ (ہدایہ)

اور چوری کے مقدمہ میں ملزم قسم کھائے اور اگر قسم نہ کھائے تو مال کا تاوان ادا کرے، لیکن اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا،

۵۹۔ جرائم میں مصالحت،

وَالصُّلْحُ جَائِزٌ عَنْ دَعْوَى الْاَمْوَالِ وَالْمَنَافِعِ وَجِنَايَةِ الْعَمْدِ وَالْخَطَاءِ وَلَا يَجُوْزُ عَنْ دَعْوَى الْحَدِّ (قدوری)

مال، منافع، اور ان جرائم میں جو بالقصد یا غلطی سے کئے گئے ہوں صلح جائز ہے، لیکن حدود کے دعوی میں صلح جائز نہیں ہے،

وَصُلْحُ الْمُكْرَہِ لَا یَجُوْزُ (محیط سرخسی) — اور جو صلح زبردستی سے کرائی جائے وہ جائز نہیں ہے،

۶۰۔ جبر،

اَلْاِکْرَاہُ لَا یَتَحَقَّقُ اِلَّا مِنَ السُّلْطَانِ فِیْ قَوْلِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَعِنْدَھُمَا یَتَحَقَّقُ الْاِکْرَاہُ مِنْ کُلِّ مُتَغَلِّبٍ یَقْدِرُ عَلٰی تَحَقُّقِ مَا ھَدَّدَ وَالْفَتْوٰی عَلٰی قَوْلِھِمَا (قاضی خاں)

امام ابوحنیفہ کے نزدیک صرف حاکم کا جبر جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک ہر طاقتور آدمی کا جبر جو اپنی دھمکی کے عمل میں لانے کی طاقت رکھتا ہو، جائز ہے، اور فتوے صاحبین کے قول پر ہے،

وَلَوْ اُکْرِہَ لِیُقِرَّ بِحَدٍّ اَوْ قِصَاصٍ فَاَقَرَّ کَانَ بَاطِلًا (قاضی خاں)

اور اگر ملزم جبراً حد یا قصاص کا اقرار کرے تو اس کا اقرار ناجائز ہوگا،

۶۱۔ جماع کا حکم،

وَکُلُّ حُکْمٍ یَتَعَلَّقُ بِالْوَطْیِ لَا یُعْتَبَرُ فِیْہِ الْاِنْزَالُ لِکَوْنِہٖ تَبْعًا (الاشباہ والنظائر)

اور شریعت کا جو حکم وطی کے ساتھ متعلق ہے، اس میں انزال کی شرط نہیں ہے کیونکہ اصل چیز وطی ہے اور انزال اسکا تابع ہے،

۶۲۔ ضعیف الخلقت آدمی کے حد مارنے کا طریقہ،

رَجُلٌ وَجَبَ عَلَیْہِ الْحَدُّ وَھُوَ ضَعِیْفُ الْخِلْقَۃِ فَخِیْفَ عَلَیْہِ الْھَلَاکُ اِذَا ضُرِبَ یُجْلَدُ جَلْدًا مِقْدَارَ مَا یَتَحَمَّلُ (الحماویہ)

جس شخص پر حد واجب ہوئی ہے اگر وہ اس قدر ضعیف الخلقت ہو کہ مضبوط کوڑے کی ضرب سے اسکی ہلاکت کا خوف ہو تو اس کو ایسے کوڑے لگانے چاہئیں جنکا وہ متحمل ہو،

۶۳۔ غلام کی حد،

وَنِصْفُ حَدِّ الْعَبْدِ اَیْ جَلْدُہٗ لِلزِّنَا وَالْقَذْفِ وَالشُّرْبِ فَلَا یَرِدُ بِمَا لَا یَتَنَصَّفُ مِنَ الْقَطْعِ وَالْقَتْلِ لِلسَّرِقَۃِ وَقَطْعِ الطَّرِیْقِ (جامع الرموز)

کوڑے کی جو سزا کہ غلام پر بوجہ زنا، تہمت زنا اور شراب خواری کے عائد ہوتی ہے آزاد آدمی کی حد کے نصف ہوگی البتہ چوری اور ڈاکہ کی وجہ سے جو ہاتھ کاٹنے اور قتل کرنے کی جو سزا عائد ہوتی ہے وہ نصف نہ ہوگی

فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ (ہدایہ)

اور آزاد کی بہ نسبت غلام کی نصف سزا خداوند تعالیٰ کے اس قول سے ثابت ہے جس میں فرمایا ہے کہ لونڈیوں کو آزاد اور پاکدامن عورتوں کے نصف سزا دیجائیگی

۴۶۔ ان حدود کے اجتماع کا حکم جو خالص خداوند تعالیٰ کا حق ہیں

اَلْحُدُوْدُ الْخَالِصَةُ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَتٰى اجْتَمَعَتْ تَدَاخَلَتْ اِذَا كَانَ الْجِنْسُ وَاحِدًا (محیط) مَنْ قَذَفَ اَوْ زَنٰى اَوْ شَرِبَ غَيْرَ مَرَّةٍ فَحُدَّ فَهُوَ لِذٰلِكَ كُلِّهٖ (محیط)

جو حدود خالص خداوند تعالیٰ کا حق ہیں اگر ایک شخص پر ایک قسم کی متعدد حدیں جمع ہو جائیں تو وہ ایک جنس کی ہونگی ایک حد سے سب میں داخل ہو جائینگی یعنی وہ شخص صرف ایک حد کا مستحق ہوگا مثلاً اگر کسی نے چند بار تہمت زنا لگائی، یا چند بار زنا کیا یا چند بار شراب پی تو اس پر ایک ہی سزا عائد ہو گی۔

وَاِنِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى وَاحِدٍ اَجْنَاسٌ مُخْتَلِفَةٌ بِاَنْ قَذَفَ وَزَنٰى وَسَرَقَ وَشَرِبَ يُقَامُ عَلَيْهِ الْكُلُّ وَلَا يُوَالٰى بَيْنَهُمَا خِيْفَةَ الْهَلَاكِ بَلْ يُنْتَظَرُ حَتّٰى يَبْرَأَ مِنَ الْاَوَّلِ فَيُبْدَأُ بِحَدِّ الْقَذْفِ اَوَّلًا لِاَنَّ فِيْهِ حَقَّ الْعَبْدِ ثُمَّ الْاِمَامُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ يَبْدَأُ بِحَدِّ الزِّنَا وَاِنْ شَاءَ بِالْقَطْعِ وَيُؤَخِّرُ حَدَّ الشُّرْبِ وَلَوْ كَانَ مَعَ هٰذَا جِرَاحَةٌ تُوْجِبُ الْقِصَاصَ يُبْدَأُ بِالْقِصَاصِ ثُمَّ حَدِّ الْقَذْفِ ثُمَّ الْاَقْوٰى فَالْاَقْوٰى (التبیین)

وَحَدُّ الشُّرْبِ اٰخِرُهَا لِثُبُوْتِهٖ بِالْاِجْتِهَادِ مِنَ الصَّحَابَةِ (الاشباہ والنظائر)

اگر کسی شخص پر مختلف سزائیں ایک ساتھ عائد ہو جائیں مثلاً ایک شخص نے تہمت زنا لگائی، زنا اور چوری کی اور شراب پی تو اس پر ان تمام جرموں کی سزائیں عائد ہونگی لیکن تمام سزائیں ایک ساتھ نہ دینی چاہئے کہ اس میں ہلاکت کا خوف ہے بلکہ ایک سزا دیکر اس قدر توقف کرنا چاہئے کہ وہ اچھا ہو جائے پھر دوسری سزا دینی چاہئے۔ البتہ پہلے تہمت زنا لگانے کی سزا دینی چاہئے کہ اس سے بندے کا حق متعلق ہے اس کے بعد سزا کی تقدیم و تاخیر میں امام کو اختیار ہے البتہ شرابخواری کی سزا سب کے آخر میں دینی چاہئے۔ اور اگر ایسی ضرب لگا بیکا جرم ہو جس سے قصاص ہو تو سزاؤں کے ساتھ جمع ہو جائے تو پہلے قصاص لینا چاہئے پھر بہ ترتیب مذکور اور سزائیں دی جائیں

اور شراب خواری کی سزا میں اسلئے تاخیر کی جاتی ہے کہ وہ صحابہ کے اجماع سے ثابت ہوئی ہے۔

اِذَا اجْتَمَعَ قَتْلُ الْقِصَاصِ وَالرِّدَّةِ وَالزِّنَا يَنْبَغِي تَقْدِيْمُ الْقِصَاصِ مُطْلَقًا لِحَقِّ الْعَبْدِ (الاشباہ والنظائر)

اگر ایک ساتھ قصاص، مرتد ہونے اور زنا کرنے کی وجہ سے قتل کی سزا عائد ہو تو قصاص کو مقدم کرنا چاہئے۔

وَلَوِ اجْتَمَعَ التَّعْزِيْرُ وَالْحُدُوْدُ قُدِّمَ التَّعْزِيْرُ عَلَى الْحُدُوْدِ فِي الْاِسْتِيْفَاءِ (الاشباہ)

اگر حدود کے ساتھ تعزیر جمع ہو جائے تو تعزیر کو مقدم کریں کیونکہ تعزیر بندے کا حق ہے۔

۶۵- سزاؤں کی کیفیت۔

اَشَدُّ الضَّرْبِ التَّعْزِيْرُ ثُمَّ حَدُّ الزِّنَا ثُمَّ حَدُّ الْقَذْفِ (النہر الفائق)

تعزیر میں ضرب قوی لگانی چاہئے اور حد زنا میں کوڑوں کی ضرب تعزیر سے نرم ہونی چاہئے اور شراب خواری کی حد اس سے بھی نرم اور تہمت زنا لگانے کی سزا سب سے نرم ہوتی ہے

۶۶- حد یا تعزیر سے ہلاک ہو جانے کا حکم۔

مَنْ حَدَّهُ الْاِمَامُ اَوْ عَزَّرَهُ فَمَاتَ فَدَمُهُ هَدْرٌ (ہدایہ)

اگر امام کسی پر حد جاری کرے یا اس کی تعزیر کرے اور وہ اس کے صدمہ سے ہلاک ہو جائے تو اس کا خون رائگاں جائیگا۔

اَلْوَاجِبُ لَا يَتَقَيَّدُ بِوَصْفِ السَّلَامَةِ وَالْمُبَاحُ يَتَقَيَّدُ بِهِ فَلَا ضَمَانَ لَوْ سَرَى قَطْعُ الْقَاضِي اِلَى النَّفْسِ وَكَذَا لَوْ مَاتَ الْمُعَزَّرُ (الاشباہ والنظائر)

جو سزا شرعاً واجب ہوتی ہے اس میں ذات کی سلامتی کی شرط نہیں ہے، اور جو سزا مباح ہے اس میں ذات کی سلامتی کی شرط ہے چنانچہ قاضی اگر کسی کا عضو کاٹے یا اس کو سزا دے اور وہ اس کے صدمہ سے مر جائے تو اس کا تاوان عائد نہ ہوگا۔

۶۷- مستامن کافروں پر کونسی سزا واجب ہوتی ہے؟

لَا حَدَّ عَلَى الْمُسْتَامِنِ وَالْمُسْتَامِنَةِ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح اِلَّا حَدُّ الْقَذْفِ، (العنایہ)

مستامن کافر مرد اور مستامن کافرہ عورت پر حد زنا اور حد شراب نوشی عائد نہیں ہوتی، البتہ تہمت زنا لگانے کی سزا عائد ہوتی ہے۔

۶۸۔ کیا سب سے بالاتر امام پر حد جاری کیجا سکتی ہے؟

كُلُّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْإِمَامُ الَّذِي لَيْسَ فَوْقَهُ إِمَامٌ يَجِبُ بِهِ الْحَدُّ كَالزِّنَا وَالسَّرِقَةِ وَالشُّرْبِ وَالْقَذْفِ لَا يُؤْخَذُ بِهِ إِلَّا الْقِصَاصَ فَإِنَّهُ إِذَا قَتَلَ إِنْسَانًا أَوْ أَتْلَفَ مَالَ إِنْسَانٍ يُؤْخَذُ بِهِ،

اگر ایسا امام جس کے اوپر کوئی دوسرا امام نہ ہو چوری کرے شراب پیے، یا تہمت زنا لگائے، تو اس پر حد جاری نہ ہوگی البتہ قتل عمد میں اس پر قصاص اور مال کے تاوان میں مال اس پر عائد ہوگا،

پہلی کتاب

حدود کے بیان میں

جو چار باب اور ایک فصل پر مشتمل ہے

پہلا باب

حد سرقہ کے بیان میں

جو چار فصلوں پر مشتمل ہے،

پہلی فصل

سرقہ کے معنی اور اس کے شرائط کے بیان میں،

۶۹۔ سرقہ کی لغوی تعریف

اَلسَّرِقَةُ فِي اللُّغَةِ أَخْذُ الشَّيْءِ مِنْ غَيْرِهِ

لغت میں چوری کے معنی یہ ہیں کہ دوسرے کا مال

عَلٰی سَبِیْلِ الْخُفْیَۃِ وَالْاِسْتِتَارِ (ہدایہ)

خفیہ طور پر لے لیا جائے،

۷۰۔ سرقہ کی شرعی تعریف،

وَفِی الشَّرْعِ اَخْذُ الْعَاقِلِ الْبَالِغِ نِصَابًا مُحْرَزًا اَوْمَا فِیْ قِیْمَۃِ نِصَابٍ مِلْکًا لِلْغَیْرِ لَا شُبْہَۃَ لَہٗ عَلٰی وَجْہِ الْخُفْیَۃِ (الاختیار شرح مختار)

اور شریعت میں چوری کے معنی یہ ہیں کہ عاقل بالغ نصاب محفوظ کو یا اس چیز کو جو نصاب کی قیمت رکھتی ہو، دوسرے کی اس ملک سے جس میں اسکو کسی قسم کا شبہہ نہ ہو خفیہ طور پر لے،

۷۱۔ چوری حکم

اِذَا سَرَقَ الْعَاقِلُ الْبَالِغُ عَشَرَۃَ دَرَاہِمَ اَوْ مَا یَبْلُغُ قِیْمَتُہٗ عَشَرَۃَ دَرَاہِمَ مَضْرُوْبَۃً مِنْ حِرْزٍ لَا شُبْہَۃَ فِیْہِ وَجَبَ الْقَطْعُ (ہدایہ)

اور شریعت میں چوری کے معنی یہ ہیں کہ عاقل، بالغ نصاب محفوظ کو یا اس چیز کو جو نصاب کی قیمت رکھتی ہو، دوسرے کی اس ملک سے جسمیں اسکو کسی قسم کا شبہہ نہ ہو خفیہ طور پر لیلے

۷۲۔ چوری کا نصاب،

اَقَلُّ النِّصَابِ فِی السَّرِقَۃِ عَشَرَۃُ دَرَاہِمَ مَضْرُوْبَۃً بِوَزْنِ سَبْعَۃٍ جِیَادٍ (العنایہ)

چوری کا نصاب دس ڈھلے ہوئے درہم ہے، جس کا وزن کامل سات مثقال ہے،

فَلَوْ سَرَقَ تِبْرًا وَزْنُہٗ عَشَرَۃٌ دَرَاہِمَ اَوْ مَتَاعًا قِیْمَتُہٗ عَشَرَۃُ دَرَاہِمَ غَیْرَ مَضْرُوْبَۃٍ فَاِنَّہٗ لَا یُقْطَعُ فِیْہِ عَلَی الصَّحِیْحِ، (البحر الرائق)

اگر کسی نے چاندی یا سونے کا ڈلا چرایا جسکا وزن بے ڈھلے ہوئے، دس درہم کے برابر ہو، یا ایسی چیز چرائی جس کی قیمت بے ڈھلے ہوئے دس درہم کے برابر ہو تو ہاتھ کاٹنا واجب نہ ہوگا،

۷۳۔ چوری کے مال کی قیمت کی تعیین،

وَاِذَا وَجَبَ تَقْوِیْمُ الْمَسْرُوْقِ بِعَشَرَۃِ دَرَاہِمَ یُقَوَّمُ بِاَعَزِّ النُّقُوْدِ (محیط)

چوری شدہ مال کی قیمت بہترین قسم کے درہم سے لگانی چاہیئے،

Marfat.com

۷۴۔ قیمت کی تعیین کیونکر ہونی چاہیے۔

وَیَثْبُتُ الْقِیْمَةُ بِقَوْلِ رَجُلَیْنِ عَدْلَیْنِ لَهُمَا مَعْرِفَةٌ بِالْقِیَمِ (التبیین)

اور قیمت دو عادل مرد کی تعیین سے جو تجویز قیمت میں مہارت رکھتے ہوں ثابت ہوتی ہے۔

۷۵۔ نصاب کا اعتبار چور کے حق میں کیا جاتا ہے۔

وَإِنَّمَا یُعْتَبَرُ کَمَالُ النِّصَابِ فِیْ حَقِّ السَّارِقِ وَکَذٰلِكَ إِذَا سَرَقَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ مِنْ عَشَرَةِ أَنْفُسٍ مِنْ کُلِّ نَفْسٍ دِرْهَمٌ مِنْ بَیْتٍ وَاحِدٍ یُقْطَعُ۔ (محیط)

کمال نصاب کا اعتبار چور کے حق میں ہے، مالک کے حق میں نہیں ہے اس لیے اگر دس شخصوں کے دس درم ایک جگہ جمع ہوں اور ان کو ایک شخص چرائے تو اسکا ہاتھ کاٹا جائے گا،

۷۶۔ مال مسروقہ کی قیمت میں کمی بیشی کا حکم

وَیُعْتَبَرُ أَنْ تَکُوْنَ قِیْمَةُ السَّرِقَةِ یَوْمَ السَّرِقَةِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَکَذٰلِكَ یَوْمَ الْقَطْعِ وَلَوْ کَانَتْ قِیْمَتُهٗ یَوْمَ السَّرِقَةِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَانْتَقَصَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِنْ کَانَ نُقْصَانُ الْقِیْمَةِ لِنُقْصَانِ الْعَیْنِ یُقْطَعُ وَإِنْ کَانَ نُقْصَانُ الْقِیْمَةِ لِنُقْصَانِ السِّعْرِ لَا یُقْطَعُ فِیْ ظَاهِرِ الرِّوَایَةِ (محیط)

مال مسروقہ کی قیمت چوری کے دن اور ہاتھ کاٹنے کے دن یکساں ہونی چاہئے، اگر چوری کے دن اشئی قیمت دس درم ہو، پھر کم ہو جائے تو اگر چور نے مال میں نقصان کر دیا ہے، تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور اگر نرخ بازار کم ہو گیا ہے تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا۔

۷۷۔ رات اور دن کی چوری میں فرق

إِنْ کَانَتِ السَّرِقَةُ نَهَارًا اعْتُبِرَتِ الْخُفْیَةُ ابْتِدَاءً وَانْتِهَاءً وَإِنْ کَانَتْ لَیْلًا اعْتُبِرَتْ ابْتِدَاءً فَقَطْ (النہر الفائق)

اگر دن میں چوری کیجائے تو چوری کی ابتدا سے مال کے لیجانے کے آخری وقت تک خفا معتبر ہو، اور اگر رات میں چوری کیجائے تو صرف ابتدا میں اخفا معتبر ہو گا۔

حتى اذا نقب البيت على سبيل الخفية ولا ستسرار ليلا ثم اخذ المال على سبيل المقاتلة والمكابرة جهارا من المالك بان يستيقظ المالك ودخل عليه بالسلاح و قاتل معه لما منعه من اخذ المال فانه يقطع اما لو كابرة نهارا بان نقب البيت على سبيل الخفية ودخل البيت ثم اخذ المال مكابرة ومغالبة لا يقطع

(محیط سرخسی)

اگر ایک چور نے خفیہ طور پر رات کو گھر میں نقب لگائی پھر مال کو لے چلا تو صاحب خانہ جاگ گیا اور چور لڑ بھڑ کر مال کو لے گیا تو اسکا ہاتھ کاٹا جائیگا، اور اگر خفیہ طور پر دن کو نقب لگائی، پھر مال کو صاحب خانہ سے لڑ بھڑ کر لیگیا تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۸۰- حفاظت کی تعریف اور اس کے احکام،

والحرز على ضربين حرز بالمكان كالبيوت والخيم وكل هذه يكون حرزا وان لم يكن حافظ سواء سرق من ذلك وهو مفتوح الباب او لا باب له لان البناء يقصد به الاحراز الا انه لا يجب القطع الا بالاخراج بخلاف المحرز بالحافظ حيث يجب القطع فيه بمجرد الاخذ وحرز بالحافظ لمن جلس في الطريق او في الصحراء او في المسجد وعنده متاعه فهو محرز اذا كان

حفاظت کی دو قسمیں ہیں، ایک مکان مثلاً گھر یا خیمہ کی حفاظت اور ان مقامات پر اگر کوئی نگہبان نہ ہو تو دروازہ بند ہو یا کھلا ہو ہر حالت میں حفاظت ثابت ہو جائے گی کیونکہ یہ سب چیزیں حفاظت ہی کے لیے بنائی گئی ہیں، لیکن ان مقامات سے جب تک چور مال کو باہر نہ نکال لائے، ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، دوسری حفاظت بذریعہ نگہبان کے ہوتی ہے، اور اس میں صرف مال کے لینے سے ہاتھ کا کاٹنا واجب ہو جاتا ہے، مثلاً یہ کہ مال صحرا، راہ یا مسجد میں

الحافظُ قريبًا منه اما اذا بعُد فليس بحافظٍ وحدُّ القرب ان يكون بحيث يراه ويحفظ ولا فرق بين ان يكون الحافظ مستيقظًا او نائمًا والمتاع تحته او عنده هو الصحيح (شرح الوقایہ)	اور ایک نگہبان مال کے پاس یا اس کے قریب اتنے فاصلے پر ہو کہ مال کو دیکھ سکے، اور اگر مال اسکی نگاہ سے دور ہو تو وہ نگہبان نہ ہوگا، اور نگہبان کا جاگنا، یا سونا یا مال کا اس کے پاس یا اسکے نیچے ہونا سب برابر ہے،
وفي الحرز بالمكان لا يعتبر الاحراز بالحافظ وهو الصحيح (الہدایہ)	اور حفاظت مکانی میں نگہبان کی حفاظت کا اعتبار نہیں ہے، اور یہی صحیح ہے،
او جمع متاعه في صحراء ولم ينم عليه وانما نام عنده فسرق منه يقطع اذا نام حيث يراه ويحفظ (محیط سرخسی)	اگر مال صحرا میں ہو اور نگہبان اس کے نزدیک اتنے فاصلے پر سویا ہوا ہو کہ اس کو دیکھ سکتا ہو اور اس کی حفاظت کر سکتا ہو تو اگر کوئی اسکو چرائے تو اسکا ہاتھ کاٹا جائیگا،
ويشترط ان تكون الحرز واحدًا فلو سرق نصابًا من منزلين مختلفين فلا قطع (البحر الرائق)	اور حفاظت مکانی میں شرط یہ ہے کہ بقدر نصاب کے ایک مکان سے لے اور اگر بقدر نصاب کے دو مکان سے لے تو ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا،
ولا بد ان يخرجه مرة واحدة فلو اخرج بعضه ثم دخل واخرج باقيه لا يقطع (نہر الفائق)	نیز یہ بھی شرط ہے کہ چور نصاب کو ایکبار حفاظت سے باہر نکالے، اور اگر تھوڑا سا ایکبار اور بقیہ دوسرے بار نکالے تو اس کا ہاتھ کاٹا نہ جائیگا،
ولا بد ان يخرجه ظاهرًا حتى لو بلع دينارًا في الحرز وخرج به لا يقطع (بحر الرائق)	اور یہ ضرور ہے کہ نصاب کو علانیہ باہر نکالے یعنی اگر حلق میں نگلکر نکالے تو اس سے ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا،
ما كان محرزًا بالابنية فاذن له في دخوله فسرق هذا المأذون في الدخول	اگر ایک شخص کو کسی مکان میں آمد و رفت کی اجازت ہو تو اس مکان کا مال اس کے حق میں محفوظ نہیں ہے،

شيئاً لم يقطع ولم يكن حرزاً في حقه وإن
كان ثمة حافظ أو كان صاحب المنزل
قائماً عليه وما كان من هذه الأبنية
يدخل بلا إذن متى شاء ولا يمنع عنه
والفناء في البرية واحد يصير محرزاً
بحافظ ذلك كالمسجد والطريق (الایضاح)

گر اس مال کا کوئی نگہبان ہو، اور جس مکان میں تمام
لوگوں کو آمد و رفت کی عام اجازت ہو وہ صحرا کا حکم رکھتی
ہے، یعنی اگر نگہبان مال کے پاس ہو تو وہ محفوظ ہے
اور اگر نگہبان نہ ہو تو محفوظ نہیں ہے، مثلاً مسجد اور
رہگذر،

ولا قطع على من سرق من حمام
أو من بيت أذن للناس في دخوله
لوجود الإذن عادة أو حقيقة في دخول
فاختل الحرز ويدخل في ذلك حوانيت
التجار والخانات إلا إذا سرق منها
ليلاً لأنها بنيت لإحراز المال وإنما
الإذن يختص بالنهار (ہدایہ)

اگر کوئی شخص حمام میں یا ان مقامات میں جنہیں آمد
رفت کی عام اجازت ہو مثلاً دکان اور سرائے میں
چوری کرے تو اگر دن میں چوری کی ہے تو ہاتھ
کاٹا نہ جائیگا، اور اگر رات میں چوری کی ہو تو ہاتھ کاٹا
جائیگا، کیونکہ رات کو ان میں آمد و رفت کی اجازت
نہیں ہے،

إذا سرق من الحمام ليلاً قطع و
بالنهار لا ولو اعتاد الناس في دخول
الحمام بعض الليل فهو كالنهار (الاختيار شرح
المختار)

اگر حمام میں کوئی رات کو چوری کرے تو ہاتھ کاٹا
جائیگا اور اگر دن کو چوری کرے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا
اور اگر اس حمام میں کسی وقت رات کو بھی لوگ آتے
ہوں تو رات کی چوری میں بھی ہاتھ نہ کاٹا جائیگا اور رات اور دن کا حکم
ایک ہی ہے

عن أبي حنيفة إن سرق ثوباً
من تحت رجل في الحمام يقطع كما لو سرق

امام ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص حمام میں
ایک ایسے شخص کا کپڑا چرائے، جسکو اس نے اپنے نیچے رکھا ہو تو

من المسجد متاعا وصاحبه عنده، و عندهما لا يقطع وهو ظاهر المذهب وعليه الفتوى. (الکافی)

اسکا ہاتھ کاٹا جائیگا جبکہ اس شخص کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے جس نے مسجد میں سے ایک شخص کا اسباب چرایا جبکو اس نے اپنے پاس رکھا تھا لیکن صاحبین کے نزدیک اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور صاحبین ہی کے قول پر فتویٰ ہے،

ومن سرق من المسجد متاعا وصاحبه عنده يحفظه قطع ولو سرق من السطح ما يساوي نصابا يقطع (خلاصہ)

اگر کسی نے مسجد سے ایسا مال چرایا جسکا مالک اس کے پاس اسکی نگہبانی کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا، اور اگر کوٹھے سے اسقدر مال چرایا جو نصاب کے برابر ہو تو اسکا ہاتھ کاٹا جائیگا،

قال مشائخنا كل شيء معتبر بحرز مثله كما اذا سرق الدابة من الاصطبل او الشاة من الحظيرة فانه يقطع واذا سرق الدراهم او الحلي من هذه المواضع لا يقطع وفي الكرخي ما كان حرزا لنوع فهو حرز لكل نوع حتى جعلوا شريحة البقال وقواصر التمر حرزا للدراهم والدنانير واللؤلؤ قال هو الصحيح (السراج الوہاج)

بعضوں کا قول ہے کہ ایک مخصوص چیز کی حفاظت گاہ دوسری چیز کی حفاظت گاہ نہیں ہوتی مثلاً اگر کوئی شخص اصطبل سے کسی کا گھوڑا چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا لیکن اگر اصطبل سے کوئی دوسری چیز چرائے تو اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا لیکن کرخی کا قول ہے کہ جو حفاظت گاہ کسی خصوص چیز کی ہو وہ ہر چیز کی حفاظت گاہ ہے مثلاً خرمے کا ٹوکرا درم و دینار اور موتی کی بھی حفاظت گاہ ہے،

من سرق سرقة فلم يخرجها من الدار لم يقطع وهذا اذا كانت الدار صغيرة بحيث لا يستغني اهل المنازل من الانتفاع بصحن الدار وان كانت كبيرة وفيها مقاصير اي حجر ومنازل و في كل مقصورة سكان ويستغني اهل المنازل

چور جب تک مال کو گھر سے باہر نہ نکالے اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا پس اگر گھر چھوٹا ہے اور اس کا صحن سکونت کے کام آتا ہے، تو وہ بھی حفاظت گاہ قرار دیا جائیگا، اور اگر حویلی بڑی ہے، اس میں متعدد مکانات ہیں اور صحن سے اس کے رہنے والوں کو اس سے زیادہ فائدہ نہیں جتنا گلی سے ہوتا ہے، تو اس کا صحن حفاظت گاہ نہ ہوگا پس اگر چور

عن الانتفاع بصحن الدار وانما ینتفعون به انتفاع السکة فسرق رجل من مقصورة واخرجه الی صحن الدار قطع ولو سرق بعض اهل المقاصر من مقصورة شیئا یقطع، (الکافی)

اس حویلی کے صحن میں مکان سے مال باہر نکال لایا تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، اگر اس کے ایک مکان کے رہنے والے نے اسی کے دوسرے مکان میں چوری کی تو اسکا ہاتھ بھی کاٹا جائے گا،

ولو اخذ السارق فی الحرز قبل ان یخرجه وقد حمله او لم یحمله فلا قطع علیه ولو رمی الی صاحب له خارج الحرز فاخذ المرمی الیه فلا قطع علی واحد منهما ولو ناول صاحبه من وراء الجدار ولم یخرج به هو قال ابو حنیفة لا قطع علی واحد منهما وقال ابو یوسف ومحمد یقطع الداخل لا یقطع الخارج ان لم یدخل یده الی الحرز ولو کان الخارج ادخل یده فی الحرز فاخذها من الداخل فلا قطع علی واحد منهما فی قول ابی حنیفة وقال ابو یوسف اقطعهما (فتاوی قاضی خان)

اگر چور نے گھر میں گھس کر مال اٹھایا اور ابھی باہر نہیں لایا تھا کہ گرفتار ہو گیا تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، اور اگر چور نے مال کو لیکر اپنے اس ساتھی کی طرف جو گھر سے باہر کھڑا تھا پھینک دیا تو ان دونوں میں سے کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، اور اگر مال کو اپنے ہاتھ میں لیکر دیوار کے اوپر سے اپنے ساتھی کے حوالہ کر دیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور صاحبین کا قول ہے کہ اگر اپنے ہاتھ کو حفاظت گاہ سے باہر نکال کر اپنے ساتھی کے حوالہ کیا ہو تو چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا لیکن اس کے ساتھی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اگر اس کے ساتھی نے ہاتھ کو حفاظت گاہ کے اندر ڈال کر مال کو لیا تو امام ابو یوسف کے نزدیک دونوں کا ہاتھ کاٹا جائیگا

ولو وضع الداخل المال عند النقب ثم خرج واخذ لم یذکر محمد رح والصحیح

اگر چور نقب لگا کر حفاظت گاہ میں گیا اور مال کو نقب کے پاس چھوڑ کر باہر آیا، پھر مال کو نقب کے

انه لا يقطع (النهاية)

پاس سے لے گیا تو اس کا ہاتھ کاٹا نہ جائیگا،

ولو سرق مالا من حرز فدخل آخر الحرز وحمل السارق والمال معه قطع المحمول خاصة (السراج الوہاج)

اگر کسی نے مکان کے اندر جا کر مال لیا اور دوسرا شخص مکان کے اندر گھسکر چور کو مال کیساتھ اٹھا کر باہر لایا تو چوری کی حد اس شخص پر جاری کیجائیگی جو مال کو حفاظت گاہ سے باہر لایا ہے،

وان ألقاه في الطريق ثم خرج فأخذه هذا على وجهين ان رمى به في الطريق بحيث يراه ثم خرج فأخذه قطع وان رمى به بحيث لا يراه فلا قطع عليه ان اخرج واخذه (السراج الوہاج)

اگر چور نے مال کو حفاظت گاہ سے اٹھا کر راستے میں پھینکدیا اور خود باہر آکر مال کو لیا تو اگر ایسی جگہ پھینکا ہے جسکو وہ گھر کے اندر سے دیکھتا تھا تو اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا ورنہ نہیں،

وسارق دخل مع حمار منزلا فجمع الثياب وحملها ثم خرج من المنزل وذهب الى منزله فخرج الحمار بعد ذلك وجاء الى منزله لم يقطع وكذا لو علق على طائر شيئا وترك في المنزل فطار الى منزله فأخذ منه (السراجیہ)

اگر ایک چور کسی کے ساتھ گھر میں گھسا اور مال کو جانور پر لاد دیا یا کسی پرند کے گلے میں باندھ دیا اور خود اس گھر سے چلتا ہوا اور اس کے بعد وہ جانور یا چڑیا مال کو لیکر نکلیں پھر چور نے ان سے مال کو لے لیا تو چور کا ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا،

ولو نقب البيت ثم خرج ولم يأخذ شيئا ثم جاء في ليلة اخرى فدخل شيئا ان كان صاحب البيت قد علم بالنقب ولم يسده او كان النقب

اگر ایک چور کسی کے گھر میں نقب لگا کر چلا گیا اور کچھ نہ لیا، پھر دوسری رات کو آکر گھر میں گھسا اور مال لیگیا تو اگر مالک مکان نے نقب سے واقف ہو کر اس کو بند نہیں کیا یا نقب ایسی جگہ لگائی گئی تھی جسکو راہگیر دیکھتے تھے

ظاهراً يراه الطارقون وهي كذلك
فلا قطع عليه والا قطع،

(السراج الوهاج)

اور نقب کو کسی نے بند نہیں کیا تو اس حالت میں چور کا ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا، ورنہ کاٹا جائیگا،

ومن نقب البيت وادخل يده فيه
فاخذ شيئًا لم يقطع وهذا عند ابي حنيفة
ومحمد ومن اصحابنا من قال في هذه
المسئلة هذا المحمول على البيت الكبير
الذي يمكن الدخول فيه من النقب
اما اذا كان صغيرًا لا يمكن دخوله
من النقب فادخل يده فيه واخذ
المال قطع اجماعًا وان ادخل يده
في صندوق الصيرفي او في كم غيره
فاخذ المال قطع (السراج الوهاج)

اگر ایک چور نے گھر میں نقب لگائی، اور ہاتھ اندر ڈال کر مال نکال لیا تو امام ابو حنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، لیکن یہ اس صورت میں ہے جب مکان اس قدر بڑا ہو کہ آدمی اس میں گھس سکے اور اگر مکان اس قدر چھوٹا ہو کہ نقب کے راستے سے نہ جا سکین تو اس صورت میں بالاتفاق ہاتھ کاٹا جائیگا، اور اگر ہاتھ کو صندوق یا کسی کی آستین میں ڈال کر مال نکال لیا تو ہاتھ کاٹا جائے گا،

اذا كان باب الدار مفتوحًا
فدخل نهارًا وسرق لا يقطع ولو دخل
ليلًا من باب الدار وكان الباب مفتوحًا
او مردودًا بعد ما صلى الناس العشاء
وسرق خفية او مكابرة ومعه سلاح
او لا وصاحب الدار يعلم به او لا

اگر گھر کا دروازہ کھلا ہوا ہو اور ایک چور دن کو جاکر چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، اور اگر رات کو دروازہ کھلا ہوا ہو اور لوگ آمد و رفت رکھتے ہوں، اور چور بعد نماز عشاء کے جاکر خفیہ طور پر زبردستی سے چوری کرے، خواہ اس کے پاس ہتھیار ہو یا نہ ہو، مالک مکان کو معلوم ہو یا نہ ہو اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا

قُطِعَ وَلَوْ دَخَلَ اللِّصُّ دَارَ اِنْسَانٍ مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُوْنَ وَيَجِيْئُوْنَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ النَّهَارِ.

اگر کسی کے گھر میں کوئی شخص رات کے ابتدائی حصہ میں گھسے، جب لوگ آمد و رفت رکھتے ہوں تو اس کا حکم دن کا حکم ہوگا،

(المحیط)

وَفِی الْبَقَّالِیْ اِنَّهٗ لَا قَطْعَ فِی الْمَوَاشِیْ فِی الْمَرْعٰی وَاِنْ كَانَ مَعَهَا الرَّاعِیْ لِاَنَّ الرَّاعِیْ يُنَصَّبُ لِاَجْلِ الرَّعْیِ لَا لِاَجْلِ الْحِفْظِ فَلَا يَصِيْرُ مُحْرَزًا بِالرَّاعِیْ فَاِنْ كَانَ سِوَی الرَّاعِیْ مَنْ يَحْفَظُهَا يَجِبُ الْقَطْعُ وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰی. (الذخیرہ)

اگر کوئی شخص مویشی کو چراگاہ سے چرائے تو اسکا ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا، گو چرواہا اس کے پاس ہو کیونکہ چرواہے کا کام مویشی کی حفاظت نہیں ہے بلکہ اکی خدمت ہو، اس لیے اس صورت میں وہ محفوظ مال نہ ہوگا، لیکن اگر چرواہے کے سوا کوئی دوسرا شخص نگہبان ہو تو ہاتھ کاٹا جائے گا،

وَاِذَا سَرَقَ مِنَ الْقِطَارِ بَعِيْرًا لَا يُقْطَعُ وَيَسْتَوِیْ اَنْ يَّكُوْنَ مَعَهٗ سَائِقٌ وَقَائِدٌ وَاِنْ كَانَا حَافِظَيْنِ لَهٗ لِاَنَّ الْمَالَ اِنَّمَا يَصِيْرُ مُحْرَزًا بِالْحَافِظِ اِذَا كَانَ قَصْدُهُ الْحِفْظَ وَاَمَّا اِذَا كَانَ قَصْدُهٗ شَيْئًا اٰخَرَ وَالْحِفْظُ يَحْصُلُ بِطَرِيْقِ التَّبَعِيَّةِ فَلَا حَتّٰی لَوْ كَانَ مَعَ الْقِطَارِ اَحَدٌ لِلْحِفْظِ يُقْطَعُ (الذخیرہ)

اگر کوئی شخص قطار سے کوئی اونٹ چرائے تو اسکا ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا گو اس کے ساتھ ہانکنے والے موجود ہوں کیونکہ ہانکنے والوں کا ارادہ حفاظت کرنے کا نہیں ہوتا، اور حفاظت اسی وقت تسلیم کیجا سکتی ہے، جب نگہبان حفاظت کا ارادہ رکھتا ہو، اگر کوئی دوسرا آدمی اور کاموں کے لیے ساتھ ہو اور حفاظت طبعًا ہو جائے تب بھی ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا لیکن جس وقت ہانکنے والوں کیساتھ دوسرا آدمی قطار کے ساتھ حفاظت کیلئے موجود ہو اس وقت ہاتھ کاٹا جائیگا،

وَلَوْ سَرَقَ الْمَدْفُوْنَ فِي الْمَفَازَةِ يُقْطَعُ
(خزانۃ الروایۃ)

اگر مال میدان میں دفن ہو اور کوئی اس کو چرائے تو اسکا ہاتھ کاٹا جائے گا،

(۷۹) کن لوگوں کے مال کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا،

وَمَنْ سَرَقَ مِنْ اَبَوَيْهِ وَاِنْ عَلَا اَوْ وَلَدِهٖ وَاِنْ سَفَلَ اَوْ ذِيْ مُحَرَّمٍ مِنْهُ كَالْاَخِ وَالْاُخْتِ وَالْعَمِّ وَالْخَالِ وَالْخَالَةِ وَالْعَمَّةِ لَا يُقْطَعُ وَلَوْ سَرَقَ مِنْ بَيْتِ ذِيْ رَحِمٍ مَتَاعَ غَيْرِهٖ يُقْطَعُ،
(فتح القدیر)

اگر کوئی شخص اپنے باپ یا دادا، یا ماں یا دادی یا اولاد یا دوسرے ذی محرم مثلاً بھائی، بہن، پھوپھی، خالہ اور ماموں کا مال چرائے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا کیونکہ وہ اس کے حق میں مال محفوظ نہیں ہے، اگر دوسرے کے مال کو اپنے محرمات کے گھر سے چرائے، تو اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا،

وَاِذَا سَرَقَ اَحَدُ الزَّوْجَيْنِ مِنَ الْاٰخَرِ لَمْ يُقْطَعْ،
(غایۃ البیان)

اگر میاں بیوی ایک دوسرے کا مال چرائیں تو ہاتھ کاٹا نہیں جائے گا، کیونکہ ان میں سے کسی کا مال دوسرے کے لیے محفوظ نہیں ہے،

وَلَوْ سَرَقَ الْعَبْدُ مِنْ مَوْلَاهُ لَا يُقْطَعُ وَكَذٰلِكَ لَوْ سَرَقَ مِنْ اَبِ مَوْلَاهُ اَوْ ذِيْ رَحِمٍ مُحَرَّمٍ مِنْهُ اَوْ مِنْ اِمْرَأَةِ مَوْلَاهُ وَكُلُّ مَالَا يُقْطَعُ لِلْمَوْلٰى بِسَرِقَتِهٖ فَعَبْدُهٗ بِمَنْزِلَتِهٖ
(محیط سرخسی)

اگر کسی کا غلام اس کا یا اس کے باپ کا، یا اس کے دوسرے ذی محرم کا یا اسکی بیوی کا مال چرائے، تو اس کا ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا اور کلیہ یہ ہے کہ جس شخص کے مال کی چوری سے آقا کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا، اسکی چوری سے اس کے غلام کا ہاتھ بھی نہیں کاٹا جاتا،

وَلَا قَطْعَ عَلَى الضَّيْفِ اِذَا سَرَقَ مِمَّنْ اَضَافَهٗ
(الہدایہ)

اگر مہمان میزبان کا مال چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا، کیونکہ وہ اس کے حق میں مال محفوظ نہیں ہے،

۸۰۔ چوروں کی جماعت کا حکم

وَلَوْ كَانُوْا جَمَاعَةً وَالسَّارِقُ بَعْضُهُمْ قُطِعُوْا إِنْ أَصَابَ كُلًّا مِنْهُمْ نِصَابٌ وَهٰذَا اِسْتِحْسَانٌ سَوَاءٌ خَرَجُوْا مَعَهُ مِنَ الْحِرْزِ أَوْ بَعْدَهُ فِيْ فَوْرِهٖ أَوْ خَرَجَ هُوَ بَعْدَهُمْ فِيْ فَوْرِهِمْ ۔ (النہر الفائق)

اگر چند آدمی گھر میں گھسے لیکن ان میں بعضوں نے چوری کی اور مال اسقدر ہے کہ ہر ایک کو بقدر نصاب مل سکتا ہے تو سب کا ہاتھ کاٹا جائے گا، خواہ سب ایک ساتھ گھر سے باہر نکلے یا آگے پیچھے، لیکن فی الفور، توقف کے بعد،

وَلَوْ كَانَ فِيْهِمْ صَغِيْرٌ أَوْ مَجْنُوْنٌ أَوْ مَعْتُوْهٌ أَوْ ذِيْ رَحِمٍ مُحَرَّمٍ مِنَ الْمَسْرُوْقِ مِنْهُ لَمْ يُقْطَعْ أَحَدٌ (النہر الفائق)

اگر ان میں کوئی مجنون، یا نابالغ، یا بے عقل یا مالک مکان کے اقربا محرم سے ہو تو ان میں کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۸۱۔ ہاتھ کاٹنے میں غلام اور آزاد برابر ہیں،

اَلْعَبْدُ وَالْحُرُّ فِي الْقَطْعِ سَوَاءٌ (الہدایہ)

آزاد اور غلام دونوں کا حکم ایک ہے یعنی انمیں سے جو بھی کسی دوسرے کا مال چرائے، اُسکا ہاتھ کاٹا جائیگا،

۸۲۔ چوری کا دعویٰ کیونکر کرنا چاہیے،

يُسْتَحَبُّ لِلْمُدَّعِيْ أَنْ يَّدَّعِيَ بِلَفْظِ الْأَخْذِ دُوْنَ السَّرِقَةِ (السراجیہ)

مناسب یہ ہو کہ مدّعی اس طرح دعویٰ کرے کہ فلاں شخص نے میرا مال لیا ہے، یہ نہ کہے کہ میرا مال چرایا ہے،

۸۳۔ چوری کے دعویٰ میں وراثت جاری ہوتی ہے،

لَوْ سَرَقَ رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ثُمَّ مَاتَ الْمَسْرُوْقُ مِنْهُ فَوَرَثَتُهُ عَشَرَةٌ نَفَرٌ كَانَ لَهُمْ أَنْ يَّقْطَعُوا السَّارِقَ فِيْ سَرِقَتِهٖ

اگر چوری کے بعد مال کا مالک مرجائے تو اس کے تمام وارثوں کی درخواست سے چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر کوئی وارث حاضر نہ ہو تو ہاتھ نہ کاٹا جائے گا،

فَاِنْ غَابَ بَعْضُهُمْ لَمْ يُقْطَعِ السَّارِقُ حَتّٰى يَحْضُرُوْا جَمِيْعًا (محیط سرخسی)

۸۴۔ وکیل کے ذریعہ سے چور کی گرفتاری کا حکم،

وَلَوْ وَكَّلَ رَجُلًا يَطْلُبُ كُلَّ حَقٍّ لَهُ فَاَخَذَ سَارِقًا فَاَقَرَّ بِسَرِقَةِ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ مِنْ مُوَكِّلِهِ اَنْ يُطَالِبَ بِمَا اَقَرَّ بِهِ مِنَ الْمَالِ وَلَا اَقْطَعُهُ وَلَوْ حَضَرَ الْمُوَكِّلُ بَعْدَ الْقَضَاءِ لِلْوَكِيْلِ عَلَيْهِ بِالْعَشَرَةِ لَمْ يُقْطَعْ، (محیط سرخسی)

اگر کسی نے تمام معاملات کے لیے ایک شخص کو وکیل بنایا اور وکیل نے اپنے مؤکل کے مال کے چور کو گرفتار کیا اور وہ چور چوری کا اقرار کرتا ہے، تو وکیل مال اس سے لے سکتا ہے لیکن چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اگر قاضی کے فیصلہ کے بعد خود مؤکل حاضر ہو تب بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۸۵۔ مالک مکان چور کو مار ڈال سکتا ہے،

اَللِّصُّ اِذَا دَخَلَ دَارَ رَجُلٍ وَاَخَذَ الْمَتَاعَ وَاَخْرَجَهُ فَلَهُ اَنْ يَقْتُلَ وَفِيْ نَوَادِرِ ابْنِ سَمَاعَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ رح اَللِّصُّ اِذَا كَانَ يَنْقُبُ الْبَيْتَ فَرَاٰهُ صَاحِبُ الْبَيْتِ وَصَاحَ بِهِ فَهَرَبَ قَتَلَهُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ فِيْ نَوَادِرِ ابْنِ رُسْتُمَ اِذَا رَاٰهُ يَنْقُبُ بَيْتَهُ فَقَتَلَهُ يَغْرَمُ دِيَتَهُ وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَسَعُهُ قَتْلُهُ وَلَا يَغْرَمُ دِيَتَهُ (محیط سرخسی)

اگر ایک چور نے کسی کے گھر میں گھسکر چوری کی اور مال کو لے کر روانہ ہوا تو مالک مال تعاقب کرکے چور کو مار ڈال سکتا ہے، اگر چور نے کسی کے مکان میں نقب لگائی اور صاحب خانہ کے چلانے سے بھاگ گیا تو صاحب خانہ چور کو مار ڈال سکتا ہے، اگر بغیر چلائے ہوئے مار ڈالے تو امام محمد رح کے نزدیک اس پر خونبہا واجب ہوتا ہے اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک کچھ واجب نہیں ہوتا،

وَفِيْ جِنَايَاتِ الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ رَجُلٌ

اگر چور ہتھیار سمیت کسی کے گھر میں گھسا اور چوری

دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ بِسِلَاحٍ فَسَرَقَ ثُمَّ أَخْرَجَ السَّرِقَةَ مِنَ الدَّارِ فَاتَّبَعَهُ الرَّجُلُ وَقَتَلَهُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ قَالُوا أَرَادَ هٰهُنَا إِذَا كَانَ لَا يَقْدِرُ عَلَى اسْتِرْدَادِ السَّرِقَةِ إِلَّا بِالْقَتْلِ ،

کر کے باہر نکل آیا اور صاحب خانہ نے اس کا تعاقب کیا، اس حالت میں اگر اس کو نظر آتا ہے کہ چور بغیر مار ڈالنے کے مال کو نہیں دیتا تو وہ اس کو مار ڈال سکتا ہے ،

اَلسَّارِقُ إِذَا صَاحَ بِهِ رَبُّ الْمَالِ فَهَرَبَ لَا يَحِلُّ لِصَاحِبِ الْمَالِ أَنْ يَتْبَعَهُ وَيَضْرِبَهُ إِلَّا إِذَا ذَهَبَ بِمَالِهِ فَيَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتْبَعَهُ وَيَضْرِبَهُ بِالسِّلَاحِ حَتَّى يُلْقِيَ مَالَهُ (المحيط)

اگر صاحب خانہ کے چلانے سے چور بھاگ جائے تو صاحب مال کو یہ حق نہیں ہے کہ تعاقب کر کے اس کو مارے اور اگر چور اس کے مال کو لیکر بھاگ جائے تو صاحب خانہ کو تعاقب کرنے اور ہتھیار مارنے کا حق حاصل ہے تاکہ چور مال کو پھینک دے ،

وَأَمَّا أَنَّهُ لَوْ لَمْ يَصِحْ بِهِ لِيَتْرُكَ مَا أَخَذَهُ وَيَذْهَبَ فَقَتَلَهُ كَانَ عَلَيْهِ الْقِصَاصُ (المغنی)

اگر صاحب خانہ نے آواز نہیں دی تاکہ چور مال کو چھوڑ کر بھاگ جائے اور چور کو مار ڈالا تو اس پر قصاص واجب ہوگا۔

لِصٌّ مَعْرُوفٌ بِالسَّرِقَةِ وَجَدَهُ رَجُلٌ يَذْهَبُ فِي حَوَائِجِهِ غَيْرَ مَشْغُولٍ بِالسَّرِقَةِ لَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَقْتُلَهُ وَلٰكِنَّهُ يَأْخُذُهُ وَيَأْتِي بِهِ الْإِمَامَ فَيَحْبِسُهُ (الظهيرية)

اگر ایک مشہور چور راستے میں چلا جا رہا ہے اور اس وقت چوری نہیں کرتا تو کسی کو اس کے مار ڈالنے کا حق حاصل نہیں ہے، البتہ اس کو گرفتار کر کے حاکم کے پاس لا سکتا ہے تاکہ حاکم اس کو قید کرے ،

فصل

اُن چیزوں کے بیان میں جنکی چوری سے ہاتھ کا کاٹنا واجب ہو جاتا ہے، اور اُن چیزوں کے بیان میں جنکی چوری سے ہاتھ کا کاٹنا واجب نہیں ہوتا اور چوری کے ثبوت کی کیفیت میں،

۸۶۔ جلد خراب ہونے والی چیزیں

لَا يُقْطَعُ فِيمَا يَتَسَارَعُ اِلَى الْفَسَادِ كَاللَّبَنِ وَاللَّحْمِ وَالْفَوَاكِهِ الرَّطْبَةِ ، (الهدایہ)

جو چیزیں جلد خراب ہو جاتی ہیں، جیسے دودھ، گوشت، تر میوے ان کی چوری میں ہاتھ کاٹا نہیں جاتا

۸۷۔ خشک میوے

اَمَّا الْفَاكِهَةُ الْيَابِسَةُ الَّتِي تَبْقَى فِي اَيْدِي النَّاسِ كَالْجَوْزِ وَاللَّوْزِ فَاِنَّهُ يُقْطَعُ فِيهَا اِذَا كَانَتْ مُحْرَزَةً (السراج الوہاج)

اور خشک میوہ جو جلد خراب نہیں ہوتا جیسے بادام اور اخروٹ اگر حفاظت میں ہو تو اس کی چوری سے ہاتھ کا کاٹنا واجب ہو جاتا ہے،

۸۸۔ جو کھانے جلد خراب نہیں ہوتے

وَاِنْ كَانَ طَعَامًا لَا يَتَسَارَعُ اِلَيْهِ الْفَسَادُ وَهُوَ مُحْرَزٌ قُطِعَ (الذخیرہ)

اور پکا ہوا کھانا جو جلد خراب نہ ہو اگر محفوظ ہو تو اسکی چوری میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے،

۸۹۔ اگر چاندی کے برتن میں دودھ وغیرہ ہو

وَلَوْ سَرَقَ اِنَاءَ فِضَّةٍ قِيمَتُهُ مِائَةٌ وَفِيهِ نَبِيذٌ اَوْ طَعَامٌ لَا يَبْقَى اَوْ لَبَنٌ لَا يُقْطَعُ وَاِنَّمَا يَنْظُرُ اِلَى مَا فِي الْاِنَاءِ

اگر ایک ایسا برتن چرائے، جس کی قیمت سو درہم ہو اور اس میں دودھ شیرۂ انگور یا ایسا کھانا ہو جو جلد خراب ہو جاتا ہے تو ہاتھ کاٹا نہیں جائے گا، کیونکہ حکم

(السراج الوہاج)

انہیں چیزوں سے ہے جو برتن کے اندر ہیں۔

۹۰۔ ہاتھ کاٹنے کا قاعدہ کلیہ

إِذَا وَقَعَتِ السَّرِقَةُ عَلَى شَيْئَيْنِ أَحَدُهُمَا مَا يَجِبُ الْقَطْعُ فِيهِ وَالْآخَرُ مَا لَا يَجِبُ فَالْأَصْلُ فِيهِ أَنَّ الْمَقْصُودَ بِالسَّرِقَةِ إِذَا كَانَ مِمَّا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ وَيَبْلُغُ نِصَابًا يُقْطَعُ بِالْإِجْمَاعِ وَإِنْ كَانَ مَا هُوَ الْمَقْصُودُ بِالسَّرِقَةِ مَا لَا قَطْعَ فِيهِ لَا يُقْطَعُ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرُهُ مِمَّا يُقْطَعُ وَيَبْلُغُ نِصَابًا هٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح

اگر کوئی شخص دو چیزیں چرائے جنمیں سے ایک میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور دوسرے میں نہیں کاٹا جاتا تو یہ دیکھنا چاہیے کہ اگر چوری اس چیز کی مقصود تھی جسمیں ہاتھ کاٹا جاتا ہے، اور وہ نصاب کی قیمت رکھتی ہے تو ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر وہ چیز چرانا مقصود تھا جسمیں ہاتھ کاٹا نہیں جاتا تو گو اس کے ساتھ وہ چیز بھی شامل ہو جسمیں ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور نصاب کی قیمت رکھتی ہے، لیکن ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا۔

(محیط)

۹۱۔ صراحی جسمیں پانی ہو

سَرَقَ قُمْقُمَةً فِيهَا مَاءٌ يُسَاوِي عَشَرَةً لَا يُقْطَعُ وَلَوْ شَرِبَ الْمَاءَ الَّذِي فِي الْإِنَاءِ فِي الدَّارِ ثُمَّ أَخْرَجَهُ فَارِغًا قُطِعَ

(العتابیہ)

اگر کسی نے ایک صراحی جسکی قیمت بقدر نصاب کے ہے اور اس میں پانی بھرا ہوا ہے مع پانی کے چرائی تو اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، اور اگر پانی پینے کے بعد صراحی کو حفاظت کی جگہ سے باہر نکالا تو ہاتھ کاٹا جائیگا۔

۹۲۔ قحط سالی میں کھانا چرانے کا حکم۔

إِذَا سَرَقَ طَعَامًا وَالسَّنَةُ سَنَةُ قَحْطٍ لَا يَجِبُ الْقَطْعُ سَرَقَهُ سَوَاءٌ كَانَ طَعَامًا

اگر کوئی شخص قحط سالی میں کھانا چرائے تو ہاتھ کاٹا نہ جائیگا، کھانا خواہ جلد خراب ہونیوالا ہو یا نہ ہو، حفاظت

يَتَسَارَعُ إِلَى الْفَسَادِ أَوْ لَا يَتَسَارَعُ وَسَوَاءٌ كَانَ مُحْرَزًا أَوْ لَمْ يَكُنْ۔ (الذخیرہ) — میں ہو یا نہ ہو،

۹۳۔ شکر،

وَلَا يُقْطَعُ فِي السُّكَّرِ إِجْمَاعًا (ہدایہ) — اور شکر کی چوری میں بالاتفاق ہاتھ نہ کاٹا جائے گا،

۹۴۔ شراب،

وَالْخَمْرُ لَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ (السراج الوہاج) — اور شراب کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

وَلَوْ سَرَقَ ذِمِّيٌّ مِنْ ذِمِّيٍّ خَمْرًا لَمْ يُقْطَعْ۔ (الایضاح) — اگر ذمی نے ذمی کی شراب چرائی تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۹۵۔ شراب کا برتن،

وَإِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الْحِرْزِ ثُمَّ أَخْرَجَ الظَّرْفَ وَهُوَ مِمَّا يُقْطَعُ فِي سَرِقَتِهِ قُطِعَ (الذخیرہ) — اگر شراب کو حفاظت گاہ میں پیکر اس کے برتن کو جو نصاب کی قیمت رکھتا تھا چرا کر باہر نکالا تو ہاتھ کاٹا جائے گا،

۹۶۔ رب و جلاب،

لَا قَطْعَ فِي الرُّبِّ وَالْجُلَّابِ (عینی شرح کنز) — رب اور جلاب کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائیگا،

۹۷۔ سرکہ و شہد،

وَفِي الْخَلِّ وَالْعَسَلِ يُقْطَعُ اِتِّفَاقًا، (شرح مجمع البحرین) — بالاتفاق سرکہ اور شہد کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائیگا،

۹۸۔ گیہوں، جو، آٹا، ستو، گھی، خرما، اسباب، لباس، فرش، لوہے پیتل اور سیسے کے برتن،

وَكَذَا إِذَا سَرَقَ حِنْطَةً أَوْ شَعِيرًا أَوْ دَقِيقًا — گیہوں، جو، آٹا، ستو، گھی، اور خرما کی چوری میں ہاتھ

اَوْ سَوِيقًا اَوْ سَمْنًا اَوْ تَمْرًا اَوْ زَيْتًا فَاِنَّهٗ يُقْطَعُ وَكَذَا يُقْطَعُ فِي الْاَمْتِعَةِ الْمَلْبُوْسَةِ وَالْمَفْرُوْشَةِ وَجَمِيْعِ الْاَوَانِيْ مِنَ الْحَدِيْدِ وَالشُّفْرِ وَالرَّصَاصِ، (السراج الوہاج)	کاٹا جاے گا، نیز، اسباب، لباس، فرش، لوہے، پیتل، اور سیسے کے برتن کی چوری میں ہاتھ کاٹا جاے گا،

۹۹- روئی، اون اور کپڑا

وَكَذَا اِذَا سَرَقَ قُطْنًا اَوْ كَتَّانًا اَوْ صُوْفًا قُطِعَ (السراج الوہاج)	روئی، کپڑے، اور اون کی چوری سے بھی ہاتھ کاٹا جاے گا،

۱۰۰- زعفران، آبنوس، عنبر وغیرہ،

وَيُقْطَعُ فِي الزَّعْفَرَانِ وَالْاٰبَنُوْسِ وَالْعَنْبَرِ وَالْوَسْمَةِ وَالْكَتَمِ (العنایہ)	زعفران، آبنوس، عنبر، وسمہ اور کتم کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائیگا،

۱۰۱- مہندی، ترکاری، تازہ پھول، بھوسا، پانی،

وَلَا قَطْعَ فِي الْحِنَّاءِ وَلَا فِي الْبُقُوْلِ وَالرَّيْحَانِ الرَّطْبِ وَلَا قَطْعَ فِي التِّبْنِ وَالْمَاءِ، (العنایہ)	مہندی، ترکاری، تازہ پھول، خشک گھاس اور پانی کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جاے گا،

۱۰۲- جانوروں کے سینگ، اور باغ کے درخت،

قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ لَا قَطْعَ فِي الْقُرُوْنِ مَعْمُوْلَةً كَانَتْ اَوْ غَيْرَ مَعْمُوْلَةٍ وَاِذَا سَرَقَ نَخْلَةً بِاَصْلِهَا اَوْ شَجَرَةً بِاَصْلِهَا مِنْ بُسْتَانٍ وَاِنْ سَاوِيْ عَشَرَةً لَا قَطْعَ فِيْهَا	امام ابوحنیفہ کے نزدیک جانوروں کے سینگ کی چوری میں ہاتھ کاٹا نہیں جاے گا، خواہ اسکی کوئی چیز بنی ہوئی ہو یا نہ بنی ہو، نیز درخت کو اوسکی جڑ کے ساتھ چوری کرنے میں بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

(السراج الوہاج) | گر اس کی قیمت دس درم ہو،

۱۰۳۔ ہاتھی دانت اور اونٹ کی ہڈی

رُوِیَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّہٗ لَا یُقْطَعُ فِی الْعَاجِ مَالَمْ یُعْمَلْ مِنْہُ شَیْئٌ وَقَالَ اَصْحَابُنَا یَجِبُ اَنْ لَا یُقْطَعُ فِیْ مَعْمُوْلِ الْعَاجِ وَغَیْرِ مَعْمُوْلِہٖ لِاَنَّہٗ مُخْتَلَفٌ فِیْ کَوْنِہٖ مَالًا قَالُوْا یَجِبُ اَنْ یَکُوْنَ ھٰذَا الْجَوَابُ مِنْ عِظَامِ الْجَمَلِ لَا یُقْطَعُ فِیْ غَیْرِ مَعْمُوْلِہٖ لِاَنَّہٗ یُوْجَدُ مُبَاحًا وَیُقْطَعُ فِیْ مَعْمُوْلِہٖ لِاَنَّ الصَّنْعَۃَ تَغْلِبُ عَلَیْہِ فَصَارَ کَالْخَشَبِ اِذَا عُمِلَ

(الایضاح)

امام محمدؒ کے نزدیک ہاتھی دانت کی چوری میں جبتک اس سے کوئی چیز نہ بنائی جائے ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اکثر علماء کے نزدیک کسی صورت میں بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا کیونکہ اس کی مالیت میں اختلاف ہے، اور اونٹ کی ہڈی کی چوری میں اگر اس سے کوئی چیز نہیں بنائی گئی ہے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا کیونکہ دارالاسلام میں اونٹ کی ہڈی مباح ہے، لیکن اگر اس سے کوئی چیز بنائی گئی ہو تو ہاتھ کاٹا جائیگا کیونکہ اس پر صنعت غالب ہوجاتی ہے اور لکڑی کی چوری کا بھی یہی حکم ہے،

۱۰۴۔ شکار کے جانور،

وَلَا قَطْعَ فِیْ سَرِقَۃِ الصَّیْدِ وَحْشِیًّا کَانَ اَوْ غَیْرَ وَحْشِیٍّ سَوَاءٌ کَانَ صَیْدَ الْبَرِّ اَوِ الْبَحْرِ (تاتارخانیہ)

اور شکار کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا خواہ وہ وحشی ہو یا غیر وحشی، تری کا ہو یا خشکی کا۔

۱۰۵۔ باز، کتا، چیتا، مرغ، بط، کبوتر وغیرہ،

لَا قَطْعَ فِی الْبَازِیْ وَالصَّقْرِ وَسَائِرِ الطُّیُوْرِ وَلَا فِی الْوُحُوْشِ وَلَا فِی الْکَلْبِ وَالْفَھْدِ وَلَا فِی الدُّجَاجِ وَالْبَطِّ وَالْحَمَامِ (الترتاشی)

حیوانات وحوش وطیور مثل باز، کتا، چیتا، مرغ، بط اور کبوتر وغیرہ کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۰۶۔ کتا جس کے گلے میں قیمتی طوق ہو،

فِی الْمُنْتَقیٰ اِذَا سَرَقَ کَلْباً فِیْ عُنُقِہٖ طَوْقٌ قِیْمَتُہٗ مِائَۃُ دِرْہَمٍ لَمْ اُقْطَعْہُ (ذخیرہ)

اگر کوئی شخص ایسا کتا چرائے، جسکے گلے میں سونے کا طوق جسکی قیمت سو درہم ہو تو اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا ،

۱۰۷۔ سونے چاندی کا ڈھول، اور سونے چاندی کے بت ،

لَا قَطْعَ فِیْ طَبْلِ الذَّہَبِ وَالْفِضَّۃِ وَکَذَا الصَّنَمُ مِنَ الذَّہَبِ وَالْفِضَّۃِ وَاَمَّا الدَّرَاہِمُ الَّتِیْ عَلَیْہِ تِمْثَالٌ فَاِنَّہٗ یُقْطَعُ بِسَرِقَتِہَا لِاَنَّہَا لَیْسَتْ مُعَدَّۃً لِلْعِبَادَۃِ (الجوہرۃ النیرہ)

اگر کوئی شخص سونے چاندی کا ڈھول یا سونے چاندی کا بت چرائے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، اور اگر ایسا درہم چرائے جسکے اوپر تصویر ہو تو ہاتھ کاٹا جائیگا کیونکہ درہم پرستش کی چیز نہیں ہے ،

۱۰۸۔ شطرنج اور نرد

وَلَا سَرِقَۃَ فِی الشِّطْرَنْجِ وَاِنْ کَانَ مِنْ ذَہَبٍ وَالنَّرْدُ کَذٰلِکَ (محیط)

اگر کوئی شخص شطرنج یا نرد چرائے تو گو وہ سونے چاندی کا ہو لیکن اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا ،

۱۰۹۔ باجہ اور لہو و لعب کی چیزیں ،

لَا قَطْعَ فِی الطَّنْبُوْرِ وَالدُّفِّ وَالْمِزْمَارِ وَکُلِّ شَیْءٍ لِلْمَلَاہِیْ (السراج الوہاج)

طنبور، دف اور دوسری قسم کی لہو و لعب کی چیزوں کے چرانے سے ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا ،

۱۱۰۔ قرآن اور کتابیں ،

لَا قَطْعَ فِیْ سَرِقَۃِ الْمُصْحَفِ وَاِنْ کَانَ عَلَیْہِ حِلْیَۃٌ یُسَاوِیْ اَلْفَ دِرْہَمٍ وَکَذَا لَا قَطْعَ فِیْ کُتُبِ الْفِقْہِ وَالنَّحْوِ وَاللُّغَۃِ وَالشِّعْرِ (السراج الوہاج)

اگر کوئی شخص قرآن چرائے، تو گو وہ ہزار درہم کے جزدان میں ہو لیکن اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، یہی حکم فقہ، نحو، لغت اور شعر کی کتابوں کی چوری کا ہے ،

۱۱۱- سادہ کاغذ

وَلَوْ سَرَقَ الْجِلْدَ وَالْاَوْرَاقَ قَبْلَ الْكِتَابَةِ يُقْطَعُ (محیط سرخسی)

اگر کوئی شخص کتاب کی جلد یا کاغذ چرائے جس میں کچھ لکھا نہ ہو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا،

۱۱۲- آزاد لڑکا جو زیور پہنے ہوئے ہو،

لَا قَطْعَ عَلٰى سَارِقِ الصَّبِيِّ الْحُرِّ وَاِنْ كَانَ عَلَيْهِ حُلِيٌّ لِاَنَّ الْحُرَّ لَيْسَ بِمَالٍ وَمَا عَلَيْهِ مِنَ الْحُلِيِّ تَبَعٌ لَهٗ وَلِاَنَّهٗ تَنَاوَلَ فِي اَخْذِ الصَّبِيِّ اِسْكَاتَهٗ اَوْ حَمْلَهٗ اِلٰى مُرْضِعَتِهٖ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ يُقْطَعُ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ حُلِيٌّ هُوَ نِصَابٌ (ہدایہ)

اگر کوئی شخص آزاد لڑکے کو چرائے، تو گو اس کے جسم پر زیورات ہوں اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، کیونکہ آزاد آدمی مال نہیں ہے، اور اس کے جسم کے زیورات اسی کے تابع ہیں، لیکن امام ابو یوسفؒ کہتے ہیں کہ اگر اس کے زیورات کی قیمت بقدر نصاب کے ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا،

۱۱۳- جوان غلام،

لَا يُقْطَعُ بِعَبْدٍ كَبِيْرٍ اَيْ مُتَمَيِّزٍ عَنْ نَفْسِهٖ وَلَوْ نَائِمًا اَوْ مَجْنُوْنًا اَوْ اَعْجَمِيًّا لِاَنَّهٗ لَيْسَ بِسَرِقَةٍ بَلْ اِمَّا غَصَبٌ اَوْ خِدَاعٌ (النہر الفائق)

اگر کوئی شخص جوان غلام کو چرائے، تو گو وہ خواب میں ہو یا مجنون ہو، یا زباندان نہ ہو لیکن اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، کیونکہ یہ چوری نہیں ہے، بلکہ یا غصب ہے یا فریب،

۱۱۴- نابالغ غلام

وَيُقْطَعُ فِيْ سَرِقَةِ الْعَبْدِ الصَّغِيْرِ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُمَيِّزٍ وَلَا مُعَبِّرٍ عَنْ نَفْسِهٖ بِالْاِجْمَاعِ (فتح القدیر)

نابالغ غلام کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا،

قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ لَا يُقْطَعُ وَاِنْ كَانَ صَغِيْرًا لَا يَعْقِلُ وَلَا يَتَكَلَّمُ اِسْتِحْسَانًا لِاَنَّهٗ آدَمِيٌّ مِنْ وَجْهٍ وَمَالٌ مِنْ وَجْهٍ وَلَهُمَا اَنَّهٗ مَالٌ مُطْلَقٌ لِكَوْنِهٖ مُنْتَفَعًا بِهٖ (ہدایہ)	اور امام ابو یوسف کے نزدیک چھوٹے غلام کی چوری میں بھی ہاتھ کاٹا نہیں جائے گا۔

۱۱۵۔ ایک کپڑا جسکی جیب میں دس درہم ہوں اور خریطہ اور تھیلہ وغیرہ

وَلَوْ سَرَقَ ثَوْبًا لَا يُسَاوِيْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَوَجَدَ فِيْ جَيْبِهٖ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ مَضْرُوْبَةً وَلَمْ يَعْلَمْ بِهَا لَمْ يُقْطَعْ وَاِنْ كَانَ يَعْلَمُ بِهَا فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَلَوْ سَرَقَ جِرَابًا فِيْهِ مَالٌ اَوْ جُوَالِقًا فِيْهِ مَالٌ اَوْ كِيْسًا فِيْهِ مَالٌ قُطِعَ (مبسوط)	اگر کوئی شخص ایسا کپڑا چرائے جسکی قیمت دس درم سے کم ہو اور اسکی جیب میں دس درم ہو تو اگر وہ شخص درم سے ناواقف ہو تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، اور اگر واقف ہوگا تو ہاتھ کاٹا جائیگا، اور اگر خریطہ یا تھیلی مع مال کے چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۱۱۶۔ کفن

اَمَّا اِذَا سَرَقَ الْكَفَنَ مِنْ تَابُوْتٍ مِنَ الْقَافِلَةِ لَا يُقْطَعُ فِي الْاَصَحِّ (الکافی)	اگر کوئی شخص قافلہ کے تابوت سے کفن چرائے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

۱۱۷۔ کفن گھسوٹ کا حکم

وَلَا قَطْعَ عَلَى النَّبَّاشِ وَهٰذَا عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَالشَّافِعِيُّ عَلَيْهِ الْقَطْعُ (ہدایہ)	امام ابو حنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک کفن گھسوٹ کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، لیکن امام ابو یوسف اور امام شافعیؒ کے نزدیک کاٹا جائے گا۔

۱۱۸۔ قبر میں سے درہم و دینار وغیرہ کی چوری،

وَلَوْ سَرَقَ مِنَ الْقَبْرِ دَرَاهِمَ اَوْ دَنَانِيْرَ اَوْ شَيْئًا غَيْرَ الْكَفَنِ لَمْ يُقْطَعْ بِالْاِجْمَاعِ ، (السراج الوہاج)

اگر کوئی شخص قبر میں سے درم یا دینار یا اور کوئی چیز چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا نہیں جائے گا،

۱۱۹۔ مال غنیمت، یا بیت المال میں سے چوری،

وَلَا قَطْعَ عَلٰى مَنْ سَرَقَ مِنَ الْمَغَانِمِ وَلَا عَلٰى مَنْ سَرَقَ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ حُرًّا كَانَ اَوْ عَبْدًا (النهاية)

اگر کوئی شخص (خواہ وہ آزاد ہو یا غلام) مال غنیمت یا بیت المال سے چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۲۰۔ دوسرے چور کا مال مسروقہ کو چرانا،

وَكَذَا لَوْ سَرَقَهُ مِنْهُ سَارِقٌ اٰخَرُ لَمْ يَكُنْ لَهٗ وَلَا لِرَبِّ الْمَالِ اَنْ يَقْطَعَ السَّارِقَ الثَّانِيْ (محیط سرخسی)

اگر کوئی شخص مال مسروقہ کو چور کے گھر سے چرا لے تو دوسرے چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۲۱۔ ایسا مال جس میں چور کی شرکت ہو

وَلَا يُقْطَعُ فِيْ مَالٍ لِلسَّارِقِ فِيْهِ شِرْكَةٌ (التبيين)

اور جس مال میں چور کی شرکت ہو اسکی چوری میں اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۲۲۔ ہاتھ کاٹنے کے بعد دوبارہ پھر اسی مال کی چوری،

وَاِذْ قُطِعَتْ يَدُ السَّارِقِ وَرُدَّ الْمَتَاعُ عَلٰى صَاحِبِهٖ ثُمَّ سَرَقَهٗ مَرَّةً اُخْرٰى لَا يُقْطَعُ عِنْدَنَا اِسْتِحْسَانًا (المبسوط)

اگر ایک مال کے چرانے سے کسی چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا اور مال صاحب مال کو واپس کر دیا گیا، پھر دوبارہ اسی چور نے اسی مال کو چرایا تو اس کا ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا

وَالْاَصْلُ اَنَّهٗ اِذَا لَمْ تَتَبَدَّلِ الْعَيْنُ وَ كَانَ بِحَالِهٖ لَا يُقْطَعُ ثَانِيًا عِنْدَنَا وَاِنْ تَبَدَّلَ عَيْنُهٗ قُطِعَ كَمَا كَانَ قُطْنًا فَصَارَ غَزْلًا اَوْ غَزْلًا فَصَارَ ثَوْبًا فَاِنَّهٗ يُقْطَعُ بِالْاِجْمَاعِ،

(شرح الطحاوی)

قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب تک مال اپنی اصلی حالت میں ہو اور اس میں کوئی تبدیلی نہ ہو دوسرے بار کی چوری میں ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا اور اگر مال کی اصلی صورت بدل جائے مثلاً یہ کہ روئی سوت ہو جائے، یا سوت سے کپڑا بن دیا جائے اس حالت میں دوسری مرتبہ کے چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا،

۱۲۳- پہلے مال کے ساتھ دوسرا مال بھی دوبارہ چرانا،

وَلَوْ سَرَقَ مِائَةً فَقُطِعَتْ يَدُهٗ فِيْهَا وَرَدَّ اِلٰى مَالِكِهَا ثُمَّ سَرَقَهَا ثَانِيًا لَمْ يُقْطَعْ وَاِنْ سَرَقَهَا مَعَ مِائَةٍ اُخْرٰى يُقْطَعُ رِجْلُهٗ سَوَاءٌ كَانَتَا مَخْلُوْطَتَيْنِ اَوْ مُمَيَّزَتَيْنِ (الظہیریہ)

اگر ایک مال کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹا گیا اور صاحب مال نے اپنا مال واپس لے لیا، پھر اسی مال کو اسی شخص نے چرایا تو اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اگر اسکے ساتھ دوسرا مال بھی چرایا تو اس صورت میں اسکا پاؤں کاٹا جائیگا۔

۱۲۴- لکڑی، گھاس، بانس، ہرتال وغیرہ

لَا يُقْطَعُ فِيْمَا يُوْجَدُ تَافِهًا مُبَاحًا فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ كَالْخَشَبِ وَالْحَشِيْشِ وَالْقَصَبِ وَالسَّمَكِ وَالزَّرْنِيْخِ وَالْمَغْرَةِ وَالنُّوْرَةِ وَيَدْخُلُ فِي السَّمَكِ الْمَالِحُ وَالطَّرِيُّ (ہدایہ)

جو چیزیں کہ دارالاسلام میں بے رتبہ دستیاب ہیں مثلاً لکڑی، گھاس، بانس، نمکین اور غیر نمکین مچھلی، ہرتال گیرو، چونا ان کی چوری سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۲۵- دروازہ، کرسی، تخت،

وَاِنْ جُعِلَ مِنَ الْخَشَبِ الَّذِيْ لَا يُقْطَعُ فِيْهِ بَابًا اَوْ كُرْسِيًّا اَوْ سَرِيْرًا يَجِبُ الْقَطْعُ بِسَرِقَتِهٖ (محیط)

اور اگر لکڑی سے کوئی چیز مثلاً دروازہ یا کرسی یا تخت بنایا جائے تو اسکی چوری سے ہاتھ کاٹا جائے گا،

۱۲۶- ہلکا، بھاری، اور دروازے میں لگا ہوا کواڑ،

إِنَّمَا يُقْطَعُ فِي الْأَبْوَابِ إِذَا كَانَتْ فِي الْحِرْزِ وَكَانَتْ خَفِيفَةً لَا يَثْقُلُ حَمْلُهَا عَلَى الْوَاحِدِ لِأَنَّهُ لَا يُرْغَبُ فِي سَرِقَةِ الثَّقِيلِ مِنَ الْأَبْوَابِ وَإِنْ كَانَتْ مُرَكَّبَةً عَلَى الْبَابِ لَا يُقْطَعُ فِيهَا۔ (التبیین)

اگر دروازہ حفاظت میں ہو اور اس قدر ہلکا ہو کہ ایک آدمی اس کو اٹھا سکتا ہو، تو اس کی چوری سے ہاتھ کاٹا جائیگا کیونکہ بھاری دروازوں کی چوری نہیں کیجاتی اور اگر دروازہ مکان میں لگا ہوا ہو تو اس کی چوری سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۲۷- جواہرات، تیل، خوشبو، مشک اور عود وغیرہ،

وَيُقْطَعُ فِي الْجَوَاهِرِ كُلِّهَا وَالْأَدْهَانِ وَالطِّيبِ وَالْمِسْكِ وَالْعُودِ وَكَذَا إِذَا سَرَقَ قُطْنًا أَوْ كَتَّانًا أَوْ صُوفًا (السراج الوہاج)

جواہرات، تیل، خوشبو، مشک، عود، روئی، اون اور کپڑے کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا،

۱۲۸- سونا، چاندی، موتی، فیروزہ،

فَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَاللُّؤْلُؤُ وَالْفَيْرُوزَجُ فَقَدْ رَوَى هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ إِذَا سَرَقَهَا عَلَى الصُّورَةِ الَّتِي تُوجَدُ مُبَاحَةً وَهِيَ الْمُخْتَلِطَةُ بِالْحَجَرِ وَالتُّرَابِ لَا يَجِبُ الْقَطْعُ وَفِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ يَجِبُ الْقَطْعُ عَلَى كُلِّ حَالٍ (محیط)

سونا، چاندی، موتی اور فیروزہ اگر اپنی اصل صورت میں ہوں، یعنی خاک پتھر میں ملے جلے ہوں تو انکی چوری سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور ظاہر روایت میں ہر صورت میں ہاتھ کاٹا جائے گا،

۱۲۹- ساکھو، نیزہ، آبنوس، صندل، زمرد و یاقوت وغیرہ،

وَيُقْطَعُ بِالسَّاجِ وَالْقَنَاءِ وَالْأَبْنُوسِ

ساکھو، نیزہ، آبنوس، صندل، زمرد اور یاقوت

وَالصَّنْدَلِ وَفِي الْفُصُوْصِ الْخُضْرِ وَالْيَاقُوْتِ وَالزَّبَرْجَدِ (الکافی)

کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا،

۱۳۰۔ شیشہ

وَفِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ فِي الزُّجَاجِ اَنَّهُ لَا يُقْطَعُ (فتح القدیر)

اور شیشہ کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۳۱۔ چوری کا ثبوت،

اَلسَّرِقَةُ اِنَّمَا تَظْهَرُ بِاَحَدِ الْاَمْرَيْنِ اِمَّا بِالْبَيِّنَةِ اَوْ بِالْاِقْرَارِ فَاِنْ كَانَ ظُهُوْرُهَا بِالْاِقْرَارِ فَالْقَاضِيْ يَسْئَلُهُ عَنْ مَاهِيَّةِ السَّرِقَةِ فَاِنْ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَالْقَاضِيْ يَسْئَلُهُ عَنِ الْمَسْرُوْقِ فَاِنَّ الْمَسْرُوْقَ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَالًا لَا يُوْجِبُ الْقَطْعُ بِسَرِقَتِهِ فَاِنْ بَيَّنَ جِنْسَ الْمَالِ يَسْئَلُهُ عَنْ مِقْدَارِ الْمَالِ هٰذَا اِذَا كَانَ الْمَسْرُوْقُ غَائِبًا عَنْ مَجْلِسِ الْقَضَاءِ فَاِنْ كَانَ حَاضِرًا فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ وَيَدَّعِيْهِ الْمَسْرُوْقُ مِنْهُ فَاَقَرَّ السَّارِقُ فَالْقَاضِيْ لَا يَحْتَاجُ اِلَى السُّؤَالِ عَنِ الْمَسْرُوْقِ وَعَنْ مِقْدَارِهِ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلَى الْمَسْرُوْقِ فَاِنْ اَمْكَنَ اِيْجَابُ الْقَطْعِ بِسَرِقَتِهِ اَوْجَبَهُ

چوری کا ثبوت یا تو گواہوں سے ہوتا ہے یا اقرار سے اگر اقرار سے ثبوت ہو تو قاضی کو مدعا علیہ سے پوچھنا چاہیے کہ چوری کیا ہے؟ اگر اس نے بیان کر دیا تو یہ پوچھنا چاہئے کہ کونسا مال چرایا؟ اگر اس نے مال کی جنس بھی بیان کر دی تو یہ پوچھنا چاہیے کہ مال کس قدر ہے؟ اور یہ سب سوالات اس صورت میں کرنے چاہئیں جب مال موجود نہ ہو، لیکن اگر مال موجود ہو اور مدعی دعویٰ کرے اور چور اقرار کرے تو مال کی مقدار اور جنس کا سوال ضروری نہیں ہے، البتہ اس کو یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ ہاتھ کاٹنے کے قابل ہے یا نہیں؟ نیز اسکو یہ بھی پوچھنا چاہئے کہ مال کیونکر لیا؟ کس جگہ سے لیا؟ لیکن مدت دراز وقت کا گو تمادی کا احتمال ہو سوال نہیں کرنا چاہئے اس کے بعد

وَإِلَّا فَلَا ثُمَّ يَسْأَلُهُ كَيْفَ سَرَقَ ثُمَّ يَسْأَلُهُ عَنِ الْمَكَانِ وَلَا يَسْأَلُهُ عَنِ الْوَقْتِ وَإِنِ احْتَمَلَ تَقَادُمَ الْعَهْدِ ثُمَّ يَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْرُوقِ مِنْهُ فَإِذَا بَيَّنَ ذٰلِكَ الْآنَ يَقْضِي الْقَاضِيْ عَلَيْهِ بِالْقَطْعِ وَيَكْتَفِيْ بِالْإِقْرَارِ مَرَّةً وَاحِدَةً عِنْدَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ ؒ

مدعی سے سوال کرنا چاہیے، پس اگر اس نے ان تمام چیزوں کو بیان کر دیا تو قاضی کو چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دینا چاہیے اور امام ابوحنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک چور کا اقرار ایک ہی بار کافی ہے،

(محیط)

وَيَجِبُ الْقَطْعُ بِإِقْرَارِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَهٰذَا عِنْدَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ ؒ وَقَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ لَا تُقْطَعُ إِلَّا بِإِقْرَارِ مَرَّتَيْنِ ، (ہدایہ)

اگر چور ایک بار اقرار کرے تو امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اس کا ہاتھ کاٹ لیا جائیگا، لیکن امام یوسف کے نزدیک دو بار کے اقرار کے بعد ہاتھ کاٹا جائیگا،

۱۳۲ - بچے کا اقرار صحیح نہیں

وَلَا يَصِحُّ إِقْرَارُ الصَّبِيِّ وَالصَّبِيَّةِ بِالسَّرِقَةِ (محیط)

اگر چھوٹا لڑکا یا لڑکی چوری کا اقرار کرے تو وہ صحیح نہیں ہے،

۱۳۳ - اگر مال مسروقہ کسی کے حوالے کر دیا ہے اور وہ اس کی تکذیب کرتا ہے تو چور کا قول معتبر نہیں

وَإِذَا قَالَ السَّارِقُ سَرَقْتُهُ مِنْ فُلَانٍ وَأَوْدَعْتُهُ إِلَى الَّذِيْ فِيْ يَدِهِ أَوْ وَهَبْتُهُ لَهُ أَوْ غَصَبَ مِنِّيْ وَكَذَّبَهُ ذُو الْيَدِ قُطِعَ وَلَمْ يُصَدَّقْ عَلَيْهِ (التاتارخانیہ)

اگر چور نے چوری کا اقرار کر کے کہا کہ میں نے مال کو فلاں شخص کے سپرد کر دیا یا اس پر ہبہ کر دیا یا اس نے بجبر مجھ سے چھین لیا لیکن وہ شخص اس کی تکذیب کرتا ہے ایسی حالت میں چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور اسکے قول کا اعتبار نہ ہوگا

۱۳۴- اگر اقرار کے ساتھ صاحب مال کا نام نہیں بتاتا تو ہاتھ نہ کاٹا جائیگا،

اِذَا اَقَرَّ فَقَالَ سَرَقْتُ هٰذِهِ الدَّرَاهِمَ وَ لَا اَدْرِیْ لِمَنْ هِیَ اَوْ قَالَ لَا اَعْرِفُ صَاحِبَهَا لَمْ يُقْطَعْ (ذخیرہ)

اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے اس مال کو چرایا ہے لیکن مال کے مالک کو نہیں جانتا تو اس کا ہاتھ کاٹا نہ جائیگا،

۱۳۵- امام کو اقرار نہ کرنے کی تعلیم دینی چاہیے

وَيُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يُلَقِّنَ حَتّٰی لَا يُقِرَّ بِالسَّرِقَةِ (الظہیریۃ)

اور امام کو مناسب یہ ہے کہ چور کو یہ سکھائے کہ وہ چوری کا اقرار نہ کرے،

۱۳- امام کو اقرار سے پھر جانے کی تعلیم دینی چاہیے

وَيَنْبَغِیْ لِلْاِمَامِ اَنْ يُلَقِّنَ الْمُقِرَّ الرُّجُوْعَ اِحْتِيَالًا لِلدَّرْءِ وَاِذَا رَجَعَ عَنِ الْاِقْرَارِ صَحَّ فِی الْقَطْعِ وَلَا يَصِحُّ فِی الْمَالِ (الاختیار شرح المختار)

اور مناسب یہ ہے کہ امام چور کو یہ سکھلائے کہ اپنے اقرار سے پھر جائے اور سزا سے بچنے کا حیلہ پیدا ہو جائے اور جس وقت چور اقرار کے بعد انکار کرتا ہے تو اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا لیکن مال

۱۳۷- اگر چور چرانے کے بجائے یہ کہے کہ میں نے مال لیا ہے تو اسکا ہاتھ کاٹا نہ جائیگا

رَجُلٌ اِدَّعٰی عَلٰی رَجُلٍ اَنَّهٗ سَرَقَ مِنْهُ كَذَا فَقَالَ گرفتہ ام ضَمِنَ الْمَالَ وَلَا يُقْطَعُ وَ لَوْ اَقَرَّ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالسَّرِقَةِ (الصغریٰ)

اگر چور اپنے اقرار میں یہ کہے کہ میں نے مال کو لیا ہے تو گو اس کے بعد اقرار کرے کہ میں نے مال کو چرایا ہے لیکن اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۳۸- چوری کے دو اقرار کرنے والوں میں سے اگر ایک کہے کہ یہ میرا مال ہے تو کسی کا ہاتھ کاٹا نہ جائے گا،

رَجُلَانِ اَقَرَّا بِالسَّرِقَةِ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا هُوَ مَالِیْ لَا يُقْطَعُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا (محیط)

اگر دو شخص چوری کا اقرار کریں پھر اقرار کے بعد ان میں سے ایک شخص کہے کہ یہ مال میرا ہے ان میں سے کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۳۹- چوری کے متعدد اقرار کرنے والوں میں اگر کوئی اقرار سے پھر جاے تو کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

وَلَوْ اَقَرَّ اَرْبَعَةٌ بِسَرِقَةٍ فَرَجَعَ اِثْنَانِ فَلَا قَطْعَ وَكَذَا لَوْ اَقَرَّ اِثْنَانِ فَرَجَعَ اَحَدُهُمَا (العتابیہ)

اگر چار شخص چوری کا اقرار کریں اور ان میں سے دو شخص اپنے اقرار سے پھر جائیں یا دو شخص چوری کا اقرار کریں اور ایک ان میں سے اپنے قول سے پھر جاے تو کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۴۰- اگر ایک شخص چوری کا اقرار کرے اور دوسرا کہے کہ اس نے نہیں میں نے چرایا ہے تو صاحب مال جس کو چور کہیگا اس کا ہاتھ کاٹا جاے گا،

وَلَوْ اَقَرَّ بِالسَّرِقَةِ فَقَالَ الْاٰخَرُ بَلْ سَرَقْتُهَا اَنَا دُوْنَهُ يُقْطَعُ مَنْ صَدَّقَهُ الْمَسْرُوْقُ مِنْهُ (العتابیہ)

اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے چوری کی اور دوسرا کہے تنہا میں نے چوری کی اس حالت میں مالک مال جسکو چور کہے اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا،

۱۴۱- اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے دوسرے شخص کے ساتھ مل کر مال چرایا ہے تو اقرار کرنے والے کا ہاتھ کاٹ لیا جاے گا،

وَلَوْ اَقَرَّ اَنَّهٗ سَرَقَ هُوَ وَفُلَانٌ مِنْ فُلَانٍ اَلْفَ دِرْهَمٍ قُطِعَ الْمُقِرُّ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْاُخْرٰى وَهُوَ قَوْلُهُمَا وَلَا يُنْتَظَرُ حُضُوْرُ شَرِيْكِهٖ (الظہیریہ)

اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے اور میرے فلاں ساتھی نے متفق ہو کر فلاں شخص کا مال چرایا ہے تو اقرار کرنیوالے کا ہات کاٹ لیا جائیگا، اور اس کے شریک کے حاضر ہونے پر موقوف نہ رہے گا،

۱۴۲- اگر دوسرا اقرار کرکے پھر گیا تو پہلے اقرار کرنے والے کا ہاتھ بھی نہ کاٹا جائیگا،

وَلَوْ صَدَّقَهُ فُلَانٌ ثُمَّ رَجَعَ سَقَطَ الْقَطْعُ بِالْاِتِّفَاقِ عَنِ الْمُقِرِّ (العتابیہ)

اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے اور فلاں شخص نے چوری کی ہے اور دوسرے نے اقرار کرکے پھر انکار کر دیا تو پہلے مقر کا ہاتھ بھی کاٹا نہ جائیگا،

Marfat.com

۱۴۳۔ چور سے انکار کی صورت میں قسم لیجائے گی اور اگر اس نے قسم سے انکار کیا تو مال کا تاوان دلوایا جائیگا

وَلَوْ ادَّعٰی عَلٰی رَجُلٍ بِسَرِقَةٍ فَاَنْكَرَ اُسْتُحْلِفَ فَاِنْ اَبٰی اَنْ يَّحْلِفَ لَمْ يُقْطَعْ وَ يَضْمَنُ الْمَالَ (السراج الوہاج)

اگر ایک شخص ایک شخص پر چوری کا دعوی کرے اور مدعا علیہ منکر ہو تو مدعا علیہ کو حلف دیا جائیگا اگر وہ حلف نہ دے گا تو اس کو تاوان مال کا دینا پڑیگا، اوسکا ہاتھ نہ کاٹا جاے گا،

۱۴۴۔ اقرار کے بعد انکار کا حکم

وَلَوْ اَقَرَّ بِذٰلِكَ اِقْرَارًا ثُمَّ رَجَعَ عَنْ اِقْرَارِهٖ وَاَنْكَرَ لَمْ يُقْطَعْ وَيَضْمَنُ (السراج الوہاج)

اگر ایک شخص چوری کا اقرار کرکے مکر گیا تو اوسکا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا بلکہ مال کا تاوان لیا جاے گا،

۱۴۵۔ مالک مال کی حاضری اور دعوی کے بغیر محض اقرار سے چور کا ہاتھ کاٹا نہ جائیگا،

وَلَوْ اَقَرَّ اَنَّهٗ سَرَقَ مَالَ الْغَائِبِ تَوَقَّفَ الْقَطْعُ عَلٰی حُضُوْرِهٖ وَمُخَاصَمَتِهٖ. (منح الغفار)

اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے فلاں شخص کا مال چرایا ہے تو جبتک مالک مال حاضر ہو کر دعوی نہ کرے اسکا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا،

۱۴۶۔ اگر کسی نے بچے یا گونگے کے ساتھ چوری کا اقرار کیا تو اس کا ہاتھ کاٹا نجاے گا،

وَاِذَا اَقَرَّ اَنَّهٗ سَرَقَ مَعَ هٰذَا الصَّبِيِّ وَمَعَ اَخْرَسٍ لَا يُقْطَعُ ۔ (محیط سرخسی)

اگر ملزم اقرار کرے کہ میں نے اس بچے یا اس گونگے کے ساتھ چوری کی ہو تو اسکا ہاتھ نہ کاٹا جاے گا،

۱۴۷۔ اگر سو درہم کی چوری کے اقرار سے پھر کر صرف ایک درہم کی چوری کا اقرار کیا تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا صرف دو سو درہم تاوان میں دلاے جائیں گے،

وَلَوْ قَالَ سَرَقْتُ مِائَتَيْنِ بَلْ مِائَةً لَمْ يُقْطَعْ وَيَضْمَنُ الْمِائَتَيْنِ لِاَنَّهٗ اَقَرَّ بِسَرِقَتِهٖ

اگر مدعی نے دو سو درہم کی چوری کا دعوی کیا اور مدعی علیہ نے اقرار کیا کہ میں نے دو سو درہم چرالے، پھر دوبارہ اس نے

وَرَجَعَ هُمَا فَوَجَبَ الضَّمَانُ وَلَمْ يَجِبِ الْقَطْعُ وَلَمْ يَصِحَّ الْإِقْرَارُ بِالْمِائَةِ إِذْ لَا يَدَّعِيهَا الْمَسْرُوقُ مِنْهُ ۔ (فتح القدیر)

کہا کہ میں نے ایک سو درہم چرائے، تو ایسی حالت میں اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا لیکن دو سو درہم دینا پڑیگا کیونکہ دو سو درہم کے انکا مال کا انکار ہے اور وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ مدعی اسکا دعوی نہیں کرتا۔

۱۴۸۔ چوری کے دو اقرار کرنے والوں کی مختلف حالتیں اور ان کا حکم

وَلَوْ اَقَرَّ اَحَدُهُمَا فَقَالَ سَرَقْتُهُ اَنَا وَفُلَانٌ مِنْ فُلَانٍ هٰذَا الثَّوْبَ الَّذِي فِي اَيْدِيهِمَا ذَكَرَ مُحَمَّدٌ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةَ فِي الْاَصْلِ وَجَعَلَهَا عَلٰی وَجْهَيْنِ اَمَّا اِنْ صَدَّقَهُ الْاٰخَرُ وَفِي هٰذَا الْوَجْهِ يُقْطَعَانِ بِالْاِجْمَاعِ وَاِنْ كَذَّبَهُ الْاٰخَرُ فَهُوَ عَلٰی وَجْهَيْنِ الْاَوَّلُ اَنْ يَقُوْلَ لَمْ اَسْرِقْ اَنَا وَالثَّوْبُ ثَوْبُنَا وَفِي هٰذَا الْوَجْهِ لَا قَطْعَ عَلٰی وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْاِجْمَاعِ وَاَمَّا اَنْ يَقُوْلَ لَمْ اَسْرِقْ وَلَا اَعْرِفُ الثَّوْبَ وَفِي هٰذَا الْوَجْهِ اِخْتَلَفُوْا قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٌ يُقْطَعُ الْمُقِرُّ وَالْمُنْكِرُ لَا يُقْطَعُ اِجْمَاعًا ۔ (المحیط)

اگر دو شخص مدعا علیہ ہوں اور ان میں ایک اقرار کرے کہ میں نے اور دوسرے مدعا علیہ نے اس مال کو چرایا ہے اور دوسرا مدعا علیہ بھی چوری کا اقرار کرتا ہے تو دونوں کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر دوسرا مدعا علیہ انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ مال میرا ہے تو کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اگر کہتا ہے کہ میں اس مال کو نہیں جانتا تو اس کا ہاتھ تو نہیں کاٹا جائیگا لیکن پہلے مدعا علیہ کے متعلق جس نے اقرار کیا ہے، علماء کا اختلاف ہے امام ابو حنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک اقرار کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور انکار کرنے والے کا ہاتھ بالاتفاق نہیں کاٹا جائے گا،

۱۴۹۔ چوری کے دو مدعیوں میں سے ایک کی چوری کے اقرار کے بعد انکار کا حکم

وَفِي الْمُنْتَقٰی لَوْ قَالَ سَرَقْتُ مِنْ هٰذَا عَشَرَةَ دَرَاهِمَ لَا بَلْ سَرَقْتُهَا مِنْ هٰذَا قَالَ

اگر دو شخص مدعی ہوں اور ان میں ہر ایک دس درہم . . . .

اَصَمْتُهٗ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَشْرَۃً وَلَا یُقْطَعُ۔ (الظہیریہ)

کسی چوری کا دعویٰ کرے اور مدعا علیہ اقرار کرے کہ میں نے اس سے دس درم چرایا ہے اور پھر کہے کہ اس کے دس درم میں نے نہیں چرائے ہیں بلکہ دوسرے مدعی کے چرائے ہیں اس صورت میں ہر ایک کو دس درم تاوان اس کو دینا پڑیگا اور ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا کیونکہ اس کے حق میں اقرار سے رجوع ہوا اور دوسرے کے حق میں انکار کے بعد اقرار ہے اور مال کے متعلق یہ صحیح نہیں ہے۔

۱۵۰۔ مدعی اور چور کے دعویٰ اور اقرار میں اختلاف کا حکم

وَلَوْ اَقَرَّ بِالسَّرِقَۃِ فَادَّعَی الْمَالِکُ الْغَصَبَ اَوْ عَلَی الْعَکْسِ فَلَا قَطْعَ وَضَمِنَ (العتابیہ)

اگر مدعا علیہ چوری کا اقرار کرے اور مالک غصب کا دعویٰ کرے یا مدعا علیہ غصب کا اقرار کرے اور مالک چوری کا دعویٰ کرے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا مال دلوایا جائیگا

۱۵۱۔ چور کے انکار کی صورت میں امام کو اپنے ظن غالب پر عمل کرنا چاہیئے۔

وَالْمُدَّعٰی عَلَیْہِ بِسَرِقَۃٍ اِذَا اَنْکَرَ السَّرِقَۃَ حُکِیَ عَنِ الْفَقِیْہِ اَبِیْ بَکْرِ الْاَعْمَشِ اَنَّ الْاِمَامَ یَعْمَلُ فِیْہِ بِاَکْبَرِ رَأْیِہٖ فَاِنْ کَانَ اَکْبَرُ رَأْیِہٖ اَنَّہٗ سَارِقٌ وَاَنَّ الْمَالَ عِنْدَہٗ عَاقَبَہٗ وَیَعْزِرُہٗ ذٰلِکَ وَعَامَّۃُ الْمَشَائِخِ عَلٰی اَنَّ لِلْاِمَامِ اَنْ یُعَزِّرَہٗ کَمَا رَاٰہُ الْاِمَامُ یَمْشِیْ مَعَ السُّرَّاقِ۔ (الذخیرہ)

اگر مدعا علیہ چوری کا انکار کرے اور امام کا ظن غالب یہ ہو کہ اس نے چوری کی ہے اور مال اس کے نزدیک ہے تو اسکو یہ حق حاصل ہے کہ اس کی سزا کرے اور مال اس سے واپس دلوائے اور اکثر علما کی رائے یہ ہے کہ امام کے لیے اپنے ظن غالب سے تعزیر دینا جائز ہے، مثلاً اس صورت میں کہ کسی شخص کو چوروں کے ہمراہ جاتے ہوئے دیکھے

۱۵۲۔ دھمکی سے چوری کا اقرار

لَوْ اَقَرَّ بِالتَّهْدِيْدِ لَا يُقْطَعُ

اگر کوئی شخص دھمکی سے چوری کا اقرار کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔

(الحمادیہ)

۱۵۳۔ جبریہ اقرار۔

وَاِذَا اَقَرَّ بِالسَّرِقَةِ مُكْرَهًا فَاِقْرَارُهٗ بَاطِلٌ وَمِنَ الْمُتَاَخِّرِيْنَ مَنْ اَفْتٰى بِصِحَّتِهٖ

اگر مدعا علیہ زبردستی سے چوری کا اقرار کرے تو اس کا اقرار صحیح نہیں ہے لیکن متاخرین کے نزدیک صحیح ہے۔

۱۵۴۔ چوری کے دعویٰ میں مدعی کے گواہ اور مدعا علیہ کی قسم کافی ہے، اور مار پیٹ جائز نہیں

اِدَّعٰى عَلٰى اٰخَرَ سَرِقَةً كَانَ عَلَى الْمُدَّعِيْ الْبَيِّنَةُ وَعَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ الْيَمِيْنُ وَالضَّرْبُ خِلَافُ الشَّرْعِ وَلَا يُفْتٰى بِهٖ لِاَنَّ الْفَتْوٰى يَجِبُ اَنْ يُطَابِقَ الشَّرْعَ ۔

اگر کوئی شخص کسی پر چوری کا دعویٰ کرے تو مدعی کو چاہیے کہ گواہوں سے ثابت کرے ورنہ مدعا علیہ کو حلف دینا ہوگا اور مار پیٹ سے اقرار کرانا خلافِ شریعت ہے۔

۱۵۵۔ متاخرین کے نزدیک امام مار پیٹ سے بھی چوری کی تحقیقات کر سکتا ہے۔

حُكِيَ اَنَّ عِصَامَ بْنَ اَبِيْ يُوْسُفَ دَخَلَ حَيَاذَ بْنَ قَيْلَةَ وَكَانَ اَمِيْرَ بَلْخَ فَاُتِيَ بِسَارِقٍ وَقَدْ اَنْكَرَ فَقَالَ الْاَمِيْرُ لِعِصَامٍ اَيُّ شَيْءٍ يَجِبُ فَقَالَ عِصَامٌ عَلَى الْمُدَّعِيْ الْبَيِّنَةُ وَعَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ الْيَمِيْنُ فَقَالَ الْاَمِيْرُ هَاتُوْا بِالسَّوْطِ وَالْعَقَّابِيْنَ فَمَا ضَرَبَ عَشَرَةً حَتّٰى اَقَرَّ وَاَخْرَجَ السَّرِقَةَ فَقَالَ عِصَامٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا رَاَيْتُ جَوْرًا اَشْبَهَ

بیان کیا جاتا ہے کہ عصام بن ابی یوسف حیاذ بن قیلہ کے پاس جو بلخ کے امیر تھے گئے اور ان کے پاس ایک چور جو چوری کا منکر تھا حاضر کیا گیا امیر نے عصام سے کہا کہ کیا چیز واجب ہے؟ عصام نے کہا کہ مدعی پر گواہ اور مدعا علیہ پر قسم امیر نے کہا کوڑا اور سزا دینے والوں کو بلاؤ تو اس نے صرف دس کوڑے مارے تھے کہ اس نے اقرار کیا اور چوری کا مال حاضر کر دیا، عصام نے کہا کہ سبحان اللہ ایسا ظلم جو انصاف کے مشابہ ہو اس سے زیادہ میں

بالعدل من هذا. (الكافی)

نہیں دیکھا،

۱۵۶- اقرار و شہادت سے چوری ثابت ہو جانے کے بعد مجرم کے بھاگنے کا حکم۔

إذا أقرَّ بالسرقة ثم هرب لا يُتبَع وإن كان في فوره بخلاف ما إذا شهد عليه الشهود بالسرقة ثم هرب فإنه يُتبَع في فوره ويُقطَع. (المحيط)

اگر مدعا علیہ چوری کا اقرار کرے اور پھر بھاگ جائے تو ہاتھ کاٹنے کے لیے اوس کا پیچھا کرنا اور اوس کو گرفتار کرنا جائز نہیں ہے، بخلاف اس کے اگر گواہ گواہی دیں اور مدعا علیہ بھاگ جائے تو اس کو فی الفور گرفتار کرکے اس کا ہاتھ کاٹ سکتے ہیں،

۱۵۷- اقرار پر گواہی دینے کے بعد اگر مجرم خاموش ہو یا انکار کرے تو اُسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

شهدوا على إقراره وهو ساكت أو منكر لا يُقطَع (التاتارخانية)

اگر گواہ اقرار کی گواہی دیں اور مدعا علیہ چپ ہو یا انکار کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔

۱۵۸- چوری کی شہادت کے شرائط،

وإن كان ظهور السرقة بالشهادة فإنه يُشترط شهادة رجلين عدلين ولا يُكتفى شهادة النساء بانفرادهن لا في حق القطع ولا في حق المال وأما شهادة النساء مع الرجل فهي مقبولة في حق المال عندنا وغير مقبولة في حق القطع وكذا الشهادة على الشهادة تُقبل على المال

اگر چوری کا ثبوت گواہوں سے ہو تو شرط یہ ہے کہ دو گواہ عادل ہوں اور صرف عورتوں کی گواہی نہ ہاتھ کاٹنے کے متعلق مقبول ہے نہ مال کے حق میں البتہ عورت کی گواہی مرد کے ساتھ مال کے حق میں مقبول ہے اور ہاتھ کاٹنے کے حق میں مقبول نہیں ہے اور گواہی پر گواہی دینا مال کے حق میں مقبول ہے اور ہاتھ کاٹنے کے متعلق مقبول نہیں ہے

وَلَا تُقْبَلُ عَلَى الْقَطْعِ. (المحیط)

۱۵۹- گواہوں سے جرح اور ان کی عدالت کی تحقیقات

وَإِذَا شَهِدَ رَجُلَانِ عَدْلَانِ بِذٰلِكَ فَالْقَاضِي يَقْبَلُ الشَّهَادَةَ عَلَى الْمَالِ وَالْقَطْعِ جَمِيعًا وَيَسْأَلُ الشَّاهِدَيْنِ عَنْ مَاهِيَّةِ السَّرِقَةِ ثُمَّ يَسْأَلُهُمَا عَنِ الْمَسْرُوقِ عَنْ جِنْسِهِ وَعَنْ مِقْدَارِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ حَاضِرًا فِي الْمَجْلِسِ فَأَمَّا إِذَا كَانَ حَاضِرًا فِي الْمَجْلِسِ لَا يَسْأَلُهُمَا عَنِ الْمَسْرُوقِ جِنْسًا وَقَدْرًا وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى السَّرِقَةِ عَلَى نَحْوِ مَا قُلْنَا فِي فَصْلِ الْإِقْرَارِ وَيَسْأَلُهُمَا عَنِ الْمَكَانِ وَالْوَقْتِ وَالْمَسْرُوقِ مِنْهُ أَيْضًا فَإِذَا بَيَّنَا جُمْلَةَ ذٰلِكَ وَعَرَفَ الْقَاضِي الشُّهُودَ بِالْعَدَالَةِ قَضَى عَلَيْهِ بِالْقَطْعِ وَإِنْ لَمْ يَعْرِفِ الشُّهُودَ بِالْعَدَالَةِ فَإِنَّهُ لَا يَقْضِي بِالْقَطْعِ مَا لَمْ يَعْرِفْ عَنْ حَالِ الشُّهُودِ بِالسُّؤَالِ عَنِ الْمُزَكِّي وَيَحْبِسُ السَّارِقَ إِلَى أَنْ يَظْهَرَ (عدالتہم)

اگر دو گواہ عادل چوری کی گواہی دیں تو قاضی کو چاہیے کہ مال اور چوری دونوں کے متعلق ان کی گواہی کو قبول کرے اور ان سے سوال کرے کہ چوری کی حقیقت کیا ہے؟ اور اگر مال موجود نہ ہو تو پوچھے کہ کونسا مال، اور کس مقدار میں چرایا؟ اور اگر مال موجود ہو تو دیکھے کہ وہ ہاتھ کاٹنے کے قابل ہے یا نہیں؟ اور نیز قاضی اُن سے پوچھے کہ کس جگہ سے کس وقت، اور کس کا مال چرایا؟ جب گواہ تمام مراتب بیان کر دیں اور قاضی جان لے کہ گواہ عادل ہیں تو چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے اور اگر قاضی گواہوں کو نہیں پہچانتا تو جب تک اُن کی عدالت ثابت نہ ہو جائے ہاتھ کاٹنے کا حکم نہ دے اور چور کو مقید رکھے یہاں تک کہ گواہوں کی عدالت ظاہر ہو جائے۔

۱۶۰- گواہوں سے چوری کے ثبوت کے بعد ہاتھ کاٹنے کے وقت مدعی کی موجودگی ضروری ہے۔

فَإِنْ ثَبَتَ عَدَالَةُ الشُّهُودِ بَعْدَ مَا حُبِسَ الْمَشْهُودُ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ الْمَسْرُوقُ

گواہوں کی عدالت کے ثابت ہونے کے بعد اگر مدعی حاضر ہو تو قاضی چور کے ہاتھ کاٹنے کا

مِنْهُ حَاضِرٌ يَقْضِيْ الْقَاضِيْ بِالْقَطْعِ وَإِنْ كَانَ غَائِبٌ لَا يَقْضِيْ بِالْقَطْعِ. (المحيط)

حکم دے، اور اگر حاضر نہ ہو تو حکم نہ دے،

۱۶۱۔ گواہوں کے فاسق، اندھے، مرتد اور پاگل ہونے کا اثر

وَأَمَّا إِذَا فَسَقَا أَوْ عَمِيَا أَوْ ارْتَدَّا أَوْ ذَهَبَ عُقُوْلُهُمَا فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ الْقَضَاءِ يَمْنَعُ الْقَضَاءَ وَإِنْ حَدَثَتْ هٰذِهِ الْعَوَارِضُ بَعْدَ الْقَضَاءِ قَبْلَ الْإِمْضَاءِ فَإِنَّهُ يَمْنَعُ الْإِمْضَاءَ (المحيط)

اگر گواہی دینے کے بعد اور قاضی کے فیصلہ سے پہلے گواہ، فاسق، یا اندھے، یا مرتد یا پاگل ہو جائیں تو قاضی کو چاہیے کہ ان کی گواہی پر فیصلہ نہ کرے اور اگر قاضی کے فیصلے کے بعد اور اس کے نافذ ہونے سے پہلے یہ حادثہ گواہوں پر پیش آئے، تو قاضی کو چاہیے کہ فیصلہ نافذ نہ کرے،

۱۶۲۔ گواہوں کو شہادت میں چرانے کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

وَيُسْتَحَبُّ لِلشُّهُوْدِ أَنْ يَشْهَدُوْا بِلَفْظِ الْأَخْذِ دُوْنَ السَّرِقَةِ أَوْ يَقُوْلُوْا هٰذَا الْمَالُ لِلْمُطَالِبِ (السراجیہ)

گواہوں کے لیے مناسب یہ ہے کہ گواہی اس طور پر دیں کہ مدعا علیہ نے مال لیا ہے یہ نہ کہیں کہ مال کو چرایا ہے یا یہ کہیں یہ مال مدعی کا ہے،

۱۶۳۔ دو شخصوں کے متعلق چوری کی شہادت جنمیں ایک مفرور تھا اور ان کے مختلف احکام

إِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ عَلَى رَجُلَيْنِ أَنَّهُمَا سَرَقَا مِنْ فُلَانٍ وَبَيَّنَا السَّرِقَةَ وَأَحَدُ الْمَشْهُوْدِ عَلَيْهِ غَائِبٌ لَمْ يُوْجَدْ وَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ فَعَلَى قَوْلِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ الْآخِرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ

اگر گواہوں نے گواہی دی کہ دو آدمیوں نے متفق ہو کر فلاں شخص کا مال چرایا اور دونوں نے چوری کی تشریح بیان کر دی لیکن ملزموں میں سے ایک مفرور ہو گیا اس حالت میں جو ملزم حاضر ہے قاضی اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیگا اور اگر اس کے بعد جو ملزم مفرور ہو گیا تھا

يُقطَعُ الحاضِرُ فَإن جاءَ الغائبُ فقدمه رَبُّ المالِ إلى القاضِي فالقاضِي يأمُرُهُ بإعادةِ البيِّنةِ (المحيط)

حاضر ہوا تو مدعی کو چاہیے کہ پھر گواہوں کو اُسکے مقابلے میں شہادت دینے کے لیے حاضر کرے ،

۱۶۴- ایک گاے کی چوری میں اس کے رنگ کے متعلق گواہوں کا اختلاف اور اس کا اثر

إذا شهدَ شاهِدانِ على رجلٍ أنَّهُ سرقَ بقرةً واختلفا في لونِها قُطِعَ عندَ أبي حنيفةَ خِلافاً لهُما، (الكافي)

اگر گواہ گاے کے مقدمہ کی چوری میں اس کے رنگ کے متعلق اختلاف کریں تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک ملزم کا ہاتھ کاٹا جاے گا، لیکن صاحبین رح کے نزدیک ان کی گواہی مقبول نہیں ،

۱۶۵- مدعی کا گاے کے رنگ کی تعیین کرنا اور گواہ کا اس رنگ سے اختلاف کرنا ۔

ولو أنَّ المسروقَ منهُ عيَّنَ لونَها حمراءَ فقالَ أحدُهما سوداءَ لم يُقطَعْ إجماعاً (فتح القدير)

اگر مدعی نے رنگ معین کر دیا تو جو گواہ اس کے مخالف رنگ بیان کریگا بالاتفاق اُس کی گواہی مقبول نہ ہوگی ،

۱۶۶- مال مسروقہ کی جنس میں گواہوں کا اختلاف ۔

ولو شهِدَ أحدُهما أنَّهُ سرقَ بقرةً والآخرُ أنَّهُ سرقَ حِماراً لا يُقبَلُ، (المحيط)

اگر گواہ جنس میں اختلاف کریں مثلاً ایک گاے کی شہادت دے اور دوسرا گدھے کی تو اُن کی گواہی مقبول نہیں ،

۱۶۷- صاحب مال کا چوری سے انکار اور گواہوں کی شہادت اس کے مال کی چوری پر

إذا شهدَ شاهِدانِ على رجلٍ بالسَّرِقةِ من شخصٍ بعينِهِ والمشهودُ لهُ يُنكِرُ السَّرِقةَ

اگر گواہ گواہی دیں کہ اس چور نے فلاں شخص کا مال چرایا ہے اور وہ شخص اپنے مال کی چوری کا انکار

لَا قَطْعَ عَلَی السَّارِقِ، (الحاویہ)

کرے تو ملزم کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۶۸- گواہوں کا ملزم کی تعیین میں اختلاف،

وَاِذَا شَہِدَ اِثْنَانِ اَنَّہٗ سَرَقَ ھٰذَا المَالَ مِنْ ھٰذَا الرَّجُلِ وَشَہِدَ اٰخَرَانِ اَنَّہٗ سَرَقَ ھٰذَا الاٰخَرُ وَالمَسْرُوْقُ مِنْہُ یَدَّعِی السَّرِقَۃَ عَلَی الاَوَّلِ فَاِنَّہٗ لَا یُقْطَعُ الاَوَّلُ (محیط سرخسی)

اگر دو گواہ گواہی دیں کہ فلاں ملزم نے مال کو چرایا اور دو دوسرے گواہ گواہی دیں کہ فلاں دوسرے ملزم نے مال کو چرایا لیکن صاحب مال ملزم اوّل پر چوری کا دعویٰ کرتا ہے اس حالت میں ملزم اوّل کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۶۹- ہاتھ کاٹنے کے بعد گواہوں کا شہادت سے پھر جانا،

وَاِذَا شَہِدَ شَاہِدَانِ عَلٰی رَجُلٍ بِسَرِقَۃِ اَلْفِ دِرْہَمٍ بِعَیْنِہٖ قُطِعَتْ یَدُہٗ ثُمَّ رَجَعَا ضَمِنَا دِیَۃَ الیَدِ فِیْ مَالِہِمَا وَلَا قِصَاصَ عَلَیْہِمَا عِنْدَنَا وَضَمِنَا الاَلْفَ اَیْضًا لِاَنَّہُمَا اَتْلَفَاہُ عَلَی المَشْہُوْدِ عَلَیْہِ وَکَذٰلِکَ کُلُّ قِصَاصٍ فِیْ نَفْسٍ اَوْ دُوْنَہَا (المبسوط)

اگر گواہوں نے ایک شخص کے متعلق ہزار درہم معین کے چرانے کی گواہی دی اور اس کا ہاتھ کاٹ لیا گیا پھر اپنی گواہی سے رجوع کر گئے تو اس کے ہاتھ کی دیت ان کو دینا پڑے گی نیز وہ لوگ ہزار درم بھی اس کو ادا کرینگے، کیونکہ انہی کی گواہی کی وجہ سے اس کے یہ ہزار درم ضائع ہوئے یہی حکم اُن گواہوں کا بھی ہے جنکی گواہی سے جان کا یا اعضا کا قصاص لازم آئے، پھر وہ اپنی گواہی سے پھر جائیں یعنی ان پر دیت واجب ہوگی،

۱۷۰- دو چوریوں کی شہادت دے کر گواہوں کا ایک چوری کی شہادت سے پھر جانا،

وَلَوْ شَہِدَا عَلَیْہِ بِسَرِقَتَیْنِ فَقُطِعَتْ

اگر گواہ ایک ملزم پر دو چوریوں کی گواہی دیں

يَدُهٗ ثُمَّ رَجَعَا عَنْ اَحَدِهِمَا فَلَا ضَمَانَ — اور اس کا ہاتھ کاٹ لیا جائے پھر ایک چوری کی گواہی سے پھر جائیں تو ان پر اس کے ہاتھ کا

(العتابیہ) — تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۷۱۔ بااختیار غلام پر چوری کے اقرار کی شہادت اور اس کا حکم

وَاِنْ كَانَ الشُّهُوْدُ شَهِدُوْا عَلٰى اِقْرَارِ الْمَاذُوْنِ بِسَرِقَةِ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ فَالْقَاضِيْ يَقْضِيْ بِالْمَالِ وَلَا يَقْضِيْ بِالْقَطْعِ فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح۔ (الذخیرہ)

اگر گواہ ایسے غلام کے متعلق جسکو تصرف کرنے کی اجازت دیگئی ہو دس درم کے چوری کرنے کے اقرار کی گواہی دیں تو قاضی اس سے مال دلائے گا اور امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے قول کے مطابق اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۷۲۔ بے اختیار غلام پر آقا کی غیر حاضری میں چوری کی شہادت

وَلَوْ شَهِدُوْا عَلٰى عَبْدٍ مَحْجُوْرٍ بِسَرِقَةِ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ اَوْ اَكْثَرَ وَكَانَ مَوْلَاهُ غَائِبًا فَالْقَاضِيْ لَا يَقْضِيْ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ لَا بِالْقَطْعِ وَلَا بِالْمَالِ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح (الذخیرہ)

اگر گواہ ایسے غلام کے متعلق جو تصرف کرنے سے روک دیا گیا ہو دس درم یا اس سے زیادہ چوری کرنے کی گواہی دیں اگر آقا اس کا غائب ہو تو اوس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، نہ مال دلوایا جائے گا،

۱۷۳۔ گواہوں کا ایک مجرم کے خلاف شہادت دیکر پھر انکار کرنا اور دوسرے گواہ پر الزام لگانا،

شَهِدَا فَقُطِعَ ثُمَّ قَالَا بَلِ الْاٰخَرُ لَا يُقْطَعُ وَضَمِنَا الدِّيَةَ لِلْاَوَّلِ وَلَوْ شَهِدَا اٰخَرَانِ عَلٰى رُجُوْعِهِمَا لَا يُقْبَلُ وَيُقْطَعُ، (اتاتارخانیہ)

اگر دو شخصوں نے چوری کی گواہی دی اور ملزم کا ہات کاٹ لیا گیا، پھر گواہوں نے کہا کہ اس ملزم نے چوری نہیں کی ہو بلکہ دوسرے شخص نے چوری

کی ہے اس صورت میں دوسرے شخص کا ہاتھ نہیں کاٹا
جائیگا اور پہلے ملزم کے ہاتھ کی دیت گواہوں کے
ذمہ عائد ہوگی اور اگر دو گواہ گواہوں کے رجوع
پر گواہی دیں تو وہ مقبول نہیں ہوگی اور چور کا ہاتھ
کاٹ لیا جائے گا،

۱۷۴۔ با اختیار غلام پر چوری کی شہادت اور اس کے ہاتھ کاٹنے اور تاوان مال کا حکم،

وَاِذَا شَہِدَ الشُّہُوْدُ عَلٰی عَبْدٍ مَاذُوْنٍ لَہٗ بِسَرِقَۃِ عَشَرَۃِ دَرَاہِمَ وَالْعَبْدُ یَجْحَدُ فَاِنْ کَانَ مَوْلَاہُ حَاضِرًا قُطِعَ عِنْدَہُمْ جَمِیْعًا وَھَلْ یُضَمَّنُ اِنْ کَانَ اسْتَھْلَکَھَا لَا یُضَمَّنُ وَاِنْ کَانَتْ قَائِمَۃً رَدَّھَا عَلَی الْمَسْرُوْقِ مِنْہُ وَاِنْ کَانَ مَوْلَاہُ غَائِبًا لَا یُقْطَعُ الْعَبْدُ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَمُحَمَّدٍ رح وَیُضَمَّنُ السَّرِقَۃَ (الذخیرہ)

اگر گواہ ایک ایسے غلام کے متعلق جسکو تصرف کی اجازت دیگئی ہو دس درم کے چوری کی گواہی دیتے ہیں اور غلام انکار کرتا ہے تو اگر اس کا آقا موجود ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور اگر مال مسروقہ کو تلف کر دیا ہوگا تو اس کا تاوان اس پر عائد نہ ہوگا اور اگر مال موجود ہے تو مدعی کے حوالہ کر دیا جائیگا اور اگر غلام کا آقا موجود نہ ہوگا تو ملزم کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا اور مال کا تاوان اس پر عائد ہوگا،

۱۷۵۔ بے اختیار غلام پر چوری کے اقرار کی شہادت قابلِ تسلیم نہیں،

وَاِنْ کَانَ الشُّہُوْدُ شَہِدُوْا عَلٰی اِقْرَارِ الْعَبْدِ الْمَحْجُوْرِ بِالسَّرِقَۃِ فَالْقَاضِیْ لَا یَقْبَلُ ھٰذِہِ الْبَیِّنَۃَ اَصْلًا سَوَاءٌ کَانَ الْمَوْلٰی حَاضِرًا اَوْ غَائِبًا (الذخیرہ)

اگر گواہوں نے ایک ایسے غلام کے متعلق جسکو تصرف کرنے کی اجازت نہ دیگئی ہو یہ گواہی دی کہ اسنے چوری کا اقرار کیا ہو تو گواہی ان کی مقبول نہیں ہوگی اسکا آقا حاضر ہو یا نہ ہو،

تیسری فصل

حدِ سرقہ کی کیفیت اور مالِ مسروقہ کے احکام کے بیان میں

۱۷۶۔ قاضی اگر حدِ سرقہ نہ جاری کرے تو گنہگار رہے،

سارقٌ وجب علیہ القطع فرُفع الی القاضی فلم یقطعہ یصیر اثما لتقصیرہ فی حق اللہ تعالیٰ (الحمادیہ)

اگر ایک شخص پر شرعی شرائط کے موافق حدِ سرقہ واجب ہو جائے اور قاضی اوس کا اجراء نہ کرے تو گنہگار ہے،

۱۷۷۔ ہاتھ کاٹنے کے لیے مدّعی کا دعویٰ اور اس کی حاضری ضرور ہے،

لا یُقطعُ السارقُ الّا ان یحضر المسروقُ منہ فیطالب بالسرقۃ (الہدایہ)

جب تک کہ صاحبِ مال حاضر نہ ہو اور دعویٰ چوری کا نہ کرے چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۷۸۔ ہاتھ کاٹنے کے لیے ادائے شہادت کے وقت مدّعی کی حاضری اور اس کا مطالبۂ مال ضروری ہے

وطلبُ المسروقِ منہ شرطُ القطع مطلقاً ای طلبُہ المال فلا قطع بدونہ لانّ الخصومۃ شرطٌ لظہورہا وکذا حضورُہ ای حضورُ المسروقِ منہ عند الاداء ای اداء الشہادۃ و عند القطع (منح الغفار)

ہاتھ کاٹنے کے لیے یہ شرط ہے کہ مالک چور سے مال کا مواخذہ کرے اور نیز یہ شرط ہے کہ صاحبِ مال ہاتھ کاٹنے اور شہادت دینے کے وقت موجود ہو،

۱۷۹- ہاتھ کاٹنا قرآن مجید سے ثابت ہے،

وَالْاَصْلُ فِيْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا (الہدایہ)

چور کے ہاتھ کا کاٹنا نص قرآنی سے ثابت ہے،

۱۸۰- مال کا ہر محافظ چور کے ہاتھ کاٹنے کا دعویٰ کر سکتا ہے،

اَلْمُسْتَوْدِعُ وَالْغَاصِبُ وَصَاحِبُ الرِّبٰوا وَالْمُسْتَعِيْرُ وَالْمُسْتَاجِرُ وَالْمُضَارِبُ وَالْمُسْتَبْضِعُ وَالْقَابِضُ عَلٰى سَوْمِ الشِّرَاءِ وَالْمُرْتَهِنُ وَكُلُّ مَنْ لَهٗ يَدٌ حَافِظَةٌ سِوَى الْمَالِكِ كَالْاَبِ وَالْوَصِيِّ اَنْ يَقْطَعُوا السَّارِقَ مِنْهُمْ وَيُقْطَعُ بِخُصُوْمَةِ الْمَالِكِ فِي السَّرِقَةِ مِنْ هٰؤُلَاءِ اِلَّا اَنَّ الرَّاهِنَ اِنَّمَا يُقْطَعُ بِخُصُوْمَتِهٖ حَالَ قِيَامِ الرَّهْنِ مِنْ بَعْدِ قَضَاءِ الدَّيْنِ۔ (الکافی)

اگر ایک شخص نے کسی کا مال بطریق امانت یا غصب یا سود یا عاریت یا اجارہ یا مضاربت یا سرمایہ یا بارادۂ خرید یا رہن لیا اور کسی نے اس مال کو چرا لیا تو ان سب کو چور کے ہاتھ کاٹنے کا حق حاصل ہے اور دوسرے لوگ بھی جو مالک مال کے سوا مال کی حفاظت کریں مثلاً باپ یا وصی چور کا ہاتھ کاٹ سکتے ہیں، نیز اس مال کا مالک بھی چور سے ہاتھ کاٹنے کا مطالبہ کر سکتا ہے، البتہ راہن کو چاہیے کہ پہلے قرض ادا کرے پھر ہاتھ کاٹنے کا مطالبہ کرے۔

۱۸۱- چور کا مال کو واپس کرنا اور اس کے مختلف احکام۔

مَنْ سَرَقَ سَرِقَةً وَرَدَّهَا عَلَى الْمَالِكِ قَبْلَ الْاِرْتِفَاعِ اِلَى الْحَاكِمِ لَمْ يُقْطَعْ فَاِنْ رَدَّهَا بَعْدَ سَمَاعِ الْبَيِّنَةِ وَالْقَضَاءِ يُقْطَعُ وَقَبْلَ الْقَضَاءِ يُقْطَعُ اِسْتِحْسَانًا

مقدمہ کے دائر ہونے سے پہلے اگر چور مال صاحب مال کو واپس کر دے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور اگر گواہوں کی گواہی اور قاضی کے فیصلہ کے بعد مال مالک کو واپس کرے تو ہاتھ کاٹا جائیگا اور

أَوْ رَدَّهَا عَلَىٰ وَلَدِهِ أَوْ ذِي رَحِمِهِ
إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي عِيَالِ الْمَسْرُوقِ مِنْهُ
يُقْطَعُ وَإِنْ كَانَ فِي عِيَالِهِ لَا يُقْطَعُ وَكَذَا
لَوْ رَدَّ عَلَى امْرَأَتِهِ أَوْ عَبْدِهِ أَوْ أَجِيرِهِ
مُشَاهَرَةً أَوْ مُسَانَهَةً وَلَوْ دَفَعَ إِلَى
وَالِدِهِ أَوْ جَدِّهِ أَوْ وَالِدَتِهِ أَوْ جَدَّتِهِ
وَلَيْسُوا فِي عِيَالِهِ لَا يُقْطَعُ،

(الكافي)

اور اگر قاضی کے فیصلہ سے پہلے مال صاحب مال
کو واپس کردے تو استحساناً ہاتھ کاٹا جائیگا اگر مالک
کے لڑکے یا اس کے کسی قرابتدار کو مال واپس دے
تو اگر وہ مالک کی کفالت میں نہ ہوں تو ہاتھ کاٹا جائیگا
اور اگر وہ مالک کی کفالت میں ہوں تو ہاتھ نہیں
کاٹا جائیگا اور اگر مالک کی بی بی یا غلام یا نوکر کو مال واپس
دے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اگر مالک کے ماں باپ
یا دادا اور دادی کو مال واپس دے اور وہ سب اسکی
کفالت میں ہوں تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۸۲- متعدد چوریوں کے بعد چور کی گرفتاری اور اس کی سزا،

قَالَ مُحَمَّدٌ رَجُلٌ سَرَقَ غَيْرَ مَرَّةٍ فَحُدَّ
حَدًّا فَهُوَ لِذَٰلِكَ كُلِّهِ لِأَنَّ الْحُدُودَ
الْخَالِصَةَ لِلّٰهِ تَعَالَىٰ مَتَى اجْتَمَعَتْ تَدَاخَلَتْ
إِذَا كَانَ الْجِنْسُ وَاحِدًا لِأَنَّ الْمَقْصُودَ
مِنْ إِقَامَةِ الْحَدِّ الزَّجْرُ عَنْ مُبَاشَرَةِ
سَبَبِهِ بِخِلَافِ مَا لَوْ أُقِيمَ الْحَدُّ مَرَّةً ثُمَّ
سَرَقَ ثَانِيًا لِأَنَّا تَيَقَّنَّا أَنَّ الزَّجْرَ لَمْ يَحْصُلْ
بِالْأَوَّلِ،

(المحيط)

اگر ایک شخص نے چند بار چوری کی اور گرفتار ہوا تو
ایک حد اس پر جاری ہوگی یعنی تمام چوریوں کی پاداش
میں اسکا ایک ہاتھ کاٹا جائے گا، کیونکہ حد جاری کرنے
کا مقصد یہ ہے کہ برے کام سے روکے بخلاف اس
شخص کے جس نے ایک بار چوری کی اور حد اس پر
جاری کیگئی، پھر اس نے چوری کی تو دوسرے بار
بھی اس پر حد جاری ہوگی، کیونکہ یہ یقینی طور پر معلوم
ہوگیا کہ پہلی حد نے اس کو برے کام سے نہیں روکا
اس لیے وہ دوسرے مرتبہ چوری کا مرتکب ہوا

Marfat.com

۱۸۳- اگر چور نے دو شخصوں کا مال چرایا تو سزا کے وقت دونوں کی موجودگی ضروری ہے

وَلَوْ سَرَقَ مِنْ رَجُلَيْنِ لَمْ يُقْطَعْ بِغَيْبَةِ أَحَدِهِمَا (العتابيه)

اگر چور نے دو شخصوں کا مال چرایا تو جس وقت دونوں مال کے مالک حاضر ہونگے چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا، اور اگر ان میں سے ایک غائب ہو تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۸۴- چور کی مفروری کا حکم،

وَإِذَا حُكِمَ عَلَيْهِ بِالْقَطْعِ بِشُهُودٍ فِي السَّرِقَةِ ثُمَّ انْفَلَتَ أَوْ لَمْ يَكُنْ حُكِمَ عَلَيْهِ حَتَّى انْفَلَتَ فَأُخِذَ بَعْدَ زَمَانٍ لَمْ يُقْطَعْ وَإِنِ اتَّبَعَهُ الشُّرَطُ فَأَخَذُوهُ مِنْ سَاعَتِهِ قُطِعَتْ يَدُهُ (المبسوط)

جب گواہ چوری کی گواہی دیچکے اور چور ہاتھ کاٹنے کے حکم سے پہلے یا اس کے حکم کے بعد بھاگ گیا پھر چند دنوں کے بعد گرفتار ہوا تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور اگر فی الفور لوگوں نے اس کو گرفتار کر لیا تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا،

۱۸۵- ہاتھ کاٹنے کا طریقہ

وَتُقْطَعُ يَمِينُ السَّارِقِ مِنَ الزَّنْدِ وَتُحْسَمُ فَالْقَطْعُ لِمَا تَلَوْنَاهُ مِنْ قَبْلُ وَالْيَمِينُ بِقِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمِنَ الزَّنْدِ لِأَنَّ الْإِسْمَ يَتَنَاوَلُ الْيَدَ إِلَى الْإِبْطِ وَهٰذَا الْمَفْصَلُ عَنِ الرُّسْغِ يَتَضَمَّنُ بِهِ كَيْفَ وَقَدْ صَحَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَطْعِ السَّارِقِ مِنَ الزَّنْدِ وَالْحَسْمِ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاقْطَعُوهُ وَاحْسِمُوهُ

چوری کی حد یہ ہے کہ چور کا داہنا ہاتھ کلائی سے کاٹا جائے اس کے بعد اوسکی کلائی کو تیل سے داغ دیں، ہاتھ کا کاٹنا تو کلام اللہ سے ثابت ہے، اور داہنے ہاتھ کا کاٹنا حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ کی قرات سے ثابت ہوا، اور کلائی کا داغنا رسول اللہ صلعم کے حکم کے موافق ہے کیونکہ اگر نہ داغیں تو چور کے ہلاک ہو جانے کا خوف ہے اور حد جرم سے روکنے کے لیے جاری کیجاتی ہے، نہ ہلاک کرنے کے لئے،

ولانه لو لم يحسم يفضي الى التلف والحد زاجر لا متلف (الهداية)

١٠٦- ہاتھ کے داغنے میں تیل کا خرچ چور دیگا،

وثمن الزيت وكلفة الحسم على السارق عندنا (البحر الرائق)

اور کلائی کے داغنے میں جو کچھ تیل وغیرہ صرف ہوگا اس کے مصارف چور کے ذمہ ہونگے،

١٠٧- اگر دائیں ہاتھ میں نقص ہو تب بھی وہی کاٹا جائیگا،

ولو كانت يده اليمنى شلاء او ناقص الاصابع يقطع في ظاهر الرواية (التبيين)

اگر اس کا دایاں ہاتھ شل ہو یا اس کے انگلیوں میں کوئی نقص ہو تب بھی وہی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

١٠٨- کن حالتوں میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور کن حالتوں میں کاٹا جائے گا،

وان كان السارق اشل اليد اليسرى او اقطع او مقطوع الرجل اليمنى لم يقطع وكذا اذا كانت رجله اليمنى شلاء لما قلنا وكذلك ان كانت ابهامه اليسرى مقطوعة او شلاء والاصبعان منها سوى الابهام فان كانت اصبع واحدة سوى الابهام مقطوعة او شلاء قطع (الهداية)

اگرچہ چور کا بایاں ہاتھ شل ہو یا کٹا ہوا ہو یا اسکا داہنا پاؤں کٹا ہوا یا شل ہو تو اس کا داہنا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا اور یہی حکم اس حالت میں بھی ہے جب کہ چور کے بائیں ہاتھ کا انگوٹھا شل ہو یا کٹا ہوا ہو یا انگوٹھے کے سوا اوسکی دو انگلیاں شل یا کٹی ہوئی ہوں اور اگر انگوٹھے کے سوا ایک انگلی ناقص ہو تو اس کا داہنا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

وان كان رجله اليمنى مقطوعة الاصابع فان كان يستطيع القيام والمشي عليها قطعت يده وان كان لا يستطيع

اگر اوسکے داہنے پاؤں کی انگلی کٹی ہوئی ہو تو اگر اس سے وہ کھڑا ہو سکتا یا چل پھر سکتا ہے تو اوسکا ہاتھ کاٹ سکتے ہیں اور اگر چل پھر نہیں سکتا تو ا

Marfat.com

اَنْ یَمْشِیَ عَلَیْہِمَا لَمْ یُقْطَعْ — نہیں کاٹ سکتے۔

(المبسوط)

۱۸۹- دوسری مرتبہ کی چوری میں بایاں پانوں کاٹا جائے گا، اور تیسری بار سزا ئے قید ہوگی،

وَاِنْ سَرَقَ ثَانِیًا قُطِعَتْ رِجْلُہُ الْیُسْرٰی	اگر چور کے داہنے ہاتھ کو کاٹ لیں اس کے بعد پھر
وَاِنْ سَرَقَ ثَالِثًا لَمْ یُقْطَعْ وَخُلِّدَ فِی السِّجْنِ	چوری کرے تو اس کے بائیں پانوں کو کاٹیں
حَتّٰی یَتُوْبَ ھٰذَا اسْتِحْسَانٌ وَیُعَزَّرُ اَیْضًا	اور اگر پھر چوری کرے تو سزا دیں اور مقید
ذَکَرَہُ الْمَشَائِخُ (الہدایہ)	رکھیں تاکہ چوری سے توبہ کرے۔

۱۹۰- حد کے بعد چور کو مقید رکھا جائیگا،

اَلسَّارِقُ بَعْدَ الْحَدِّ یُحْبَسُ لِیَتُوْبَ	چور کو حد جاری کرنے کے بعد مقید رکھیں
(الہدایہ)	تاکہ توبہ کرے۔

۱۹۱- امام چور کو سیاسۃً قتل بھی کرسکتا ہے،

وَلِلْاِمَامِ اَنْ یَقْتُلَہٗ سِیَاسَۃً لِسَعْیِہٖ فِی	اور امام اس کو سیاسۃً قتل بھی کرسکتا ہے
الْاَرْضِ بِالْفَسَادِ (السراجیہ)	کیونکہ وہ فتنہ پردازی کرتا ہے،

۱۹۲- چوری اور قصاص کی سزاؤں کا اجتماع چور کے ہاتھ میں

وَاِذَا اجْتَمَعَ فِیْ یَدِہٖ قَطْعٌ فِی السَّرِقَۃِ	اگر چور کے ہاتھ سے دو حق متعلق ہو جائیں ایک
وَالْقِصَاصِ بُدِأَ بِالْقِصَاصِ وَضَمِنَ	قصاص دوسرے حدِ سرقہ تو پہلے قصاص لینا
السَّرِقَۃَ فَاِنْ قُضِیَ بِالْقِصَاصِ فَعُفِیَ عَنْہُ	چاہیے اور چوری میں مال کا تاوان دلانا چاہیے
صَاحِبُہٗ اَوْصَالَحَہٗ قُطِعَتْ یَدُہٗ	لیکن اگر مدعی قصاص کے فیصلہ کے بعد معاف

فِي السَّرِقَةِ (المبسوط) | کر دے یا صلح کرے تو اسوقت اسکا ہاتھ چوری کی حد میں کاٹا جائے گا

۱۹۳- جلاد کا قصداً بایاں ہاتھ کاٹنا اور اس کا حکم

إِذَا قَالَ الْحَاكِمُ لِلْجَلَّادِ اقْطَعْ يَمِينَ هٰذَا فِي سَرِقَةٍ سَرَقَهَا فَقَطَعَ يَسَارَهُ عَمْدًا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ رح وَلٰكِنْ يُؤَدَّبُ (فتح القدير)

اگر حاکم نے جلاد کو حکم دیا کہ اس کا دایاں ہاتھ کاٹے لیکن جلاد نے قصداً اس کا بایاں ہاتھ کاٹ لیا تو امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک جلاد پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا البتہ اسکی تادیب کیجائے گی،

۱۹۴- جلاد کا غلطی سے بایاں ہاتھ کاٹنا اور اس کا حکم

وَلَوْ قَطَعَهُ خَطَاءً لَا يَضْمَنُ إِجْمَاعًا، (المصفى)

اور اگر جلاد نے اس کا بایاں ہاتھ غلطی سے کاٹ لیا تو بالاتفاق اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۹۵- اگر جلاد نے قصداً بایاں ہاتھ کاٹا تو اس پر دیت واجب ہوگی،

وَقَالَا لَا شَيْءَ عَلَيْهِ فِي الْخَطَاءِ وَيَضْمَنُ فِي الْعَمْدِ، (الهدایہ)

اور صاحبین کے نزدیک اگر جلاد نے قصداً بایاں ہاتھ کاٹ لیا تو اس پر دیت عائد ہوگی، اور غلطی سے بایاں ہاتھ کاٹنے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۹۶- جلاد کا دونوں ہاتھ کاٹنا اور اس کا حکم

وَإِنْ قَطَعَ يَدَيْهِ جَمِيعًا صَارَتِ الْيُمْنٰى بِالسَّرِقَةِ وَضَمِنَ الْجَلَّادُ لِلسَّارِقِ يَدَهُ الْيُسْرٰى، (المحیط)

اگر جلاد نے چور کا دونوں ہاتھ کاٹ لیا تو دایاں ہاتھ چوری کے جرم میں محسوب ہوگا اور بائیں ہاتھ کی دیت جلاد پر عائد ہوگی،

۱۹۷- اگر چور نے خود بایاں ہاتھ کٹوایا تو جلاد پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ أَخْرَجَ السَّارِقُ يَسَارَهُ وَقَالَ هٰذِهِ | اگر چور نے خود بایاں ہاتھ نکال کر کہا کہ یہ دایاں

يُمنىٰ لَا يَضمَنُ بِالاِتِّفَاقِ لِاَنَّهٗ قَطَعَهٗ بِاَمرِہٖ (الہدایہ)

ہاتھ ہے تو جلاد پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۹۸ - اگر جلاد کے سوا کسی اور نے چور کا بایاں ہاتھ کاٹا تو اس پر بھی تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ قَطَعَ غَيْرُ الجَلَّادِ يَسَارَہٗ لَا يَضمَنُ اَيضًا هُوَ الصَّحِيحُ (الہدایہ)

اگر جلاد کے سوا کسی اور نے چور کا بایاں ہاتھ کاٹ لیا تو اس پر بھی کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۹۹ - اگر حاکم نے مجملاً ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور جلاد نے بایاں ہاتھ کاٹ لیا تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ قَالَ لَہٗ اِقْطَعْ يَدَ هٰذَا فَقَطَعَ اليَسَارَ لَا يَضمَنُ بِالاِتِّفَاقِ، (فتح القدیر)

اور اگر حاکم نے مجملاً جلاد کو حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹے اور جلاد نے بایاں ہاتھ کاٹ لیا تو بالاتفاق اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۲۰۰ - اگر چور کا دایاں ہاتھ نہ ہو تو بایاں پاؤں کاٹا جائیگا،

لَوْ كَانَتْ يَمِينُ السَّارِقِ مَعْدُومَةً قُطِعَتْ رِجْلُہُ اليُسْرٰى (العنایہ)

اور اگر چور کا داہنا ہاتھ نہ ہو تو اس کا بایاں پاؤں کاٹا جائے گا،

۲۰۱ - سخت سردی اور گرمی میں اگر ہلاکت کا خوف ہو تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

وَاِذَا ثَبَتَ السَّرِقَةُ فِي البَرْدِ الشَّدِيدِ اَوِ الحَرِّ الشَّدِيدِ الَّذِي يُخَافُ عَلَيْہِ المَوْتُ اِنْ قُطِعَ حُبِسَ حَتّٰى يَنْكَشِفَ الحَرُّ وَالبَرْدُ وَاِذَا كَانَ لَا يُخَافُ عَلَيْہِ المَوْتُ اِنْ قُطِعَ لَمْ يُؤَخَّرْ (المبسوط)

اگر چوری سخت جاڑے یا سخت گرمی میں ثابت ہوئی جبمیں ہاتھ کاٹنے سے موت کا اندیشہ ہے، تو چور کو مقید رکھیں تاکہ ہوا بدل جاے اور اگر ہاتھ کاٹنے میں موت کا اندیشہ نہ ہو تو دیری نہ کریں،

۲۰۲ - قاضی کے فیصلہ کے بعد مدعی کی معافی بیکار ہے،

وَلَوْ اَمَرَ الْاِمَامُ بِقَطْعِ سَارِقٍ فَعَفَى الْمَسْرُوْقُ مِنْهُ كَانَ عَفْوُهُ بَاطِلًا (الایضاح)

جب امام نے چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیدیا اس کے بعد اگر مدعی نے اسکو معاف کر دیا تو اس کی معافی بیکار ہے۔

۲۰۳- ہاتھ کاٹنے کے حکم کے بعد اگر مدعی نے ہبہ یا بیع کے ذریعہ سے چور کو مال سپرد کر دیا، تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

اِذَا قَضٰى عَلٰى رَجُلٍ بِالْقَطْعِ فِيْ سَرِقَةٍ فَوَهَبَهَا لَهُ الْمَالِكُ وَسَلَّمَهَا اِلَيْهِ اَوْ بَاعَهَا مِنْهُ لَا يُقْطَعُ (فتح القدیر)

اگر قاضی نے چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیدیا اس کے بعد صاحب مال نے مال کو چور پر ہبہ کر کے اس کے سپرد کر دیا یا اس کے ہاتھ بیچ دیا تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۲۰۴- اگر مال مسروقہ کو غصب کر کے ایک شخص نے صاحب مال کو تاوان دیدیا تو چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا

وَلَوْ غَصَبَهُ مِنْهُ رَجُلٌ وَضَمِنَ الْغَاصِبُ سَقَطَ الْقَطْعُ (العنایہ)

اگر کسی دوسرے شخص نے مال کو چور سے غصب کر لیا اور غصب کرنے کے بعد مالک مال کو تاوان دیدیا تو چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا

۲۰۵- چور کے ہاتھ کاٹنے کے بعد اگر مال موجود ہے تو صاحب مال کو دیدیا جائیگا،

وَاِذَا قُطِعَ السَّارِقُ وَالْعَيْنُ بَاقِيَةٌ فِيْ يَدِهٖ رُدَّتْ عَلٰى صَاحِبِهَا لِبَقَائِهَا عَلٰى مِلْكِهٖ (الہدایہ)

اگر چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا اور مال بعینہ موجود ہے تو وہ مالک مال کو دلا دیا جائے گا،

۲۰۶- اگر مال ضائع ہو گیا تو چور کو تاوان دینا نہیں پڑیگا،

وَاِنْ كَانَتْ هَالِكَةً لَمْ يَضْمَنْهَا وَكَذَا اِذَا كَانَتْ مُسْتَهْلَكَةً فِي الْمَشْهُوْرِ لِاَنَّهُ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الضَّمَانِ وَالْقَطْعِ عِنْدَنَا (السراج الوہاج)

اگر چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا اور اس کے بعد مال ضائع ہو گیا یا چور نے اس کو ضائع کر دیا تو چور کو مال کا تاوان دینا نہیں پڑیگا کیونکہ ہاتھ کا کاٹنا اور مال کا تاوان دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے،

Marfat.com

۲۰۷- متعدد اشخاص کی چوری، اس کی سزا اور سب کے مال کا تاوان،

وَمَنْ سَرَقَ سَرِقَاتٍ فَقُطِعَ فِي أَحَدِهَا فَهُوَ لِجَمِيعِهَا وَلَا يَضْمَنُ شَيْئًا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَالَا يَضْمَنُ كُلَّهَا إِلَّا الَّتِي قُطِعَ لَهَا وَمَعْنَى الْمَسْئَلَةِ إِذَا حَضَرَ أَحَدُهُمْ فَإِذَا حَضَرُوا جَمِيعًا وَقُطِعَتْ يَدُهُ بِخُصُومَتِهِمْ لَا يَضْمَنُ شَيْئًا بِالْاتِّفَاقِ فِي السَّرِقَاتِ كُلِّهَا،

(الہدایہ)

اگر ایک شخص نے چند آدمیوں کا مال چرایا تو ان سب چوریوں کی پاداش میں صرف اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور کسی کے مال کا تاوان اس پر عائد نہ ہوگا یہ امام ابو حنیفہ کا مذہب ہے، اور صاحبین کے نزدیک یہ صورت اس وقت ہو کہ مال کے تمام مالک حاضر ہوں اور ان سب کے دعوی سے ہاتھ کاٹا جائے اور اگر بعض ان میں سے حاضر نہ ہوں تو ان کے مال کا تاوان چور پر باقی رہے گا،

۲۰۸- ہاتھ کاٹنے سے پہلے مال کے ضائع ہونے کا حکم،

وَإِنْ كَانَ الْهَلَاكُ وَالْاسْتِهْلَاكُ قَبْلَ قَطْعِ يَدِهِ إِنْ قَالَ الْمَالِكُ أُضَمِّنُهُ لَا يُقْطَعُ عِنْدَنَا وَإِنْ قَالَ أَنَا أَخْتَارُ الْقَطْعَ يُقْطَعُ وَلَا ضَمَانَ عِنْدَنَا،

(المحیط)

اگر چور کے ہاتھ کاٹنے سے پہلے مال ضائع ہو گیا یا خود چور نے ضائع کر دیا تو اگر صاحب مال، مال کا تاوان مانگے گا تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، اور اگر ہاتھ کے کاٹنے کا خواستگار ہو گا تو مال کا تاوان چور پر عائد نہ ہوگا،

۲۰۹- مال مسروقہ کا کوئی شخص بذریعہ چور کے ہبہ یا بیع کے مالک نہیں ہو سکتا،

وَإِذَا مَلَكَ السَّارِقُ الْمَسْرُوقَ مِنْ رَجُلٍ بِبَيْعٍ أَوْ هِبَةٍ أَوْ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ وَكَانَ ذَلِكَ قَبْلَ الْقَطْعِ أَوْ بَعْدَهُ فَتَمْلِيكُهُ

اگر چور نے مال مسروقہ کو کسی پر ہبہ کر دیا یا کسی کے ہاتھ بیچ دیا تو مال صاحب مال کو دلوائیں گے۔ اور مشتری نے جو قیمت دی ہو چور سے لیگا، اور اگر مال بیع

بَاطِلٌ وَيُرَدُّ الْمَسْرُوقُ عَلَى الْمَسْرُوقِ مِنْهُ وَيَرْجِعُ الْمُشْتَرِي عَلَى السَّارِقِ بِالثَّمَنِ الَّذِي دَفَعَهُ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَ هَلَكَ فِي يَدِ الْمُشْتَرِي أَوْ فِي يَدِ الْمَوْهُوبِ لَهُ فَلَا ضَمَانَ عَلَى الْمُشْتَرِي وَلَا عَلَى السَّارِقِ هٰكَذَا رَوَى أَبُو يُوسُفَ وَإِنْ كَانَ الْمُشْتَرِي أَوِ الْمَوْهُوبُ لَهُ اسْتَهْلَكَهُ فَلِلْمَالِكِ أَنْ يُضَمِّنَهُ ثُمَّ يَرْجِعُ الْمُشْتَرِي عَلَى السَّارِقِ بِالثَّمَنِ الَّذِي دَفَعَهُ وَلَا يَرْجِعُ عَلَيْهِ بِالْقِيمَةِ

(المحیط)

ہو گیا ہے تو کسی پر تاوان عائد نہ ہوگا، اور اگر مال کو مشتری یا موہوب لہٗ نے ضائع کیا ہے تو صاحبِ مال کو مال کا تاوان دینگے اور مشتری نے جو قیمت چور کو دی ہے اس سے واپس لے گا،

۲۱۰۔ اگر کسی نے غصباً چور سے مال چھین لیا اور وہ چور کے ہاتھ کاٹنے کے بعد ضائع ہو گیا، تو اس کا کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ غَصَبَ إِنْسَانٌ مِنَ السَّارِقِ فَهَلَكَ فِي يَدِ الْغَاصِبِ بَعْدَ الْقَطْعِ فَلَا ضَمَانَ لِلسَّارِقِ وَلَا ضَمَانَ لِلْمَالِكِ أَيْضًا،

(الایضاح)

اگر چور سے کسی دوسرے شخص نے مال کو غصب کر لیا اور چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا اور ہاتھ کاٹنے کے بعد مال غاصب کے ہاتھ میں ضائع ہو گیا تو مال کا تاوان نہ غاصب کو دینا ہوگا نہ چور کو،

۲۱۱۔ اگر ایک شخص کی متعدد چوریوں میں سے ایک چوری کی پاداش میں چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا تو بقیہ چوریوں کا تاوان اس پر عائد نہ ہوگا،

۲۱۱- اگر ایک شخص کی متعدد چوریوں میں سے ایک چوری کی پاداش میں چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا تو بقیہ چوریوں کا تاوان اوس پر عائد ہوگا،

وَاِذَا سَرَقَ النُّصُبَ مِنْ وَاحِدٍ مِرَارًا فَخُوْصِمَ فِیْ بَعْضِ النُّصُبِ وَقُطِعَ لَا یَضْمَنُ بَاقِیَ النُّصُبِ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ خِلَافًا لَھُمَا

(غایۃ البیان)

اگر ایک شخص نے کسی کے مال سے چند نصاب چند بار میں چرایا اور مالک نے ایک چوری کی پاداش میں اوسکا ہاتھ کاٹ لیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دوسرے نصابوں کا تاوان چور پر عائد نہ ہوگا، اور صاحبین کے نزدیک دوسرے نصابوں کا تاوان اوس پر عائد ہوگا،

۲۱۲- مال مسروقہ کے عیب دار بنانے کا حکم

اِذَا سَرَقَ ثَوْبًا فَشَقَّہٗ فِی الدَّارِ نِصْفَیْنِ ثُمَّ اَخْرَجَہٗ فَاِنْ کَانَ لَا یُسَاوِیْ عَشَرَۃً بَعْدَ مَا شَقَّہٗ لَمْ یُقْطَعْ بِالْاِتِّفَاقِ بِخِلَافِ مَا لَوْ شَقَّہٗ بَعْدَ الْاِخْرَاجِ فَانْتَقَصَتْ قِیْمَتُہٗ مِنَ النِّصَابِ بِذٰلِکَ وَاِذَا شَقَّ فِی الْحِرْزِ ثُمَّ اَخْرَجَہٗ وَھُوَ یُسَاوِیْ عَشَرَۃً فَاِنْ کَانَ ھٰذَا التَّعْیِیْبُ یُمَکِّنُ نُقْصَانًا یَسِیْرًا فَعَلَیْہِ الْقَطْعُ بِالْاِتِّفَاقِ وَاَمَّا اِذَا کَانَ النُّقْصَانُ فَاحِشًا فَاِنْ اخْتَارَ رَبُّ الْمَالِ اَخْذَ الثَّوْبِ وَتَضْمِیْنَ النُّقْصَانِ فَعَلَیْہِ الْقَطْعُ

اگر ایک چور نے کپڑا چرا کر مالک مکان کے گھر میں پھاڑ دیا پھر اس کو حفاظت سے باہر لایا لیکن پھاڑنے کے بعد اوسکی قیمت دس درم نہیں رہی تو چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور اگر حفاظت سے باہر لانے کے بعد پھاڑا اور اس سے اوسکی قیمت گھٹ گئی تو ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور اگر چور نے حفاظت گاہ میں کپڑے کو پھاڑ کر باہر نکالا اور ابھی تک اوسکی قیمت دس درم ہو تو اگر پھاڑنے سے کم نقصان ہوا ہو تو بالاتفاق اوسکا ہاتھ کاٹا جائیگا، اور اگر زیادہ نقصان ہوا ہو تو اگر صاحب مال کپڑے کو

وَاِنْ اخْتَارَ اَنْ يُضَمِّنَهُ قِيمَةَ الثَّوْبِ وَسَلَّمَ لَهُ الثَّوْبَ فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَبُوْيُوْسُفَ لَا يُقْطَعُ فِي الْوَجْهَيْنِ جَمِيعًا،

(المبسوط)

مع تاوان نقصان کے لے لیگا تو چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر پوری قیمت لیکر کپڑا چور کے حوالہ کر دیگا تو ہاتھ نہ کاٹا جائے گا، اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک کسی صورت میں بھی ہاتھ نہ کاٹا جائیگا،

۲۱۳۔ مال مسروقہ میں کم یا زیادہ نقصان پہنچانے کا معیار

وَاخْتَلَفُوْا فِي الْفَرْقِ بَيْنَ الْفَاحِشِ وَالْيَسِيْرِ وَالصَّحِيْحُ اَنَّ الْفَاحِشَ مَا يَفُوْتُ بِهٖ بَعْضُ الْعَيْنِ وَبَعْضُ الْمَنْفَعَةِ وَالْيَسِيْرُ مَا لَا يَفُوْتُ بِهٖ شَيْءٌ مِنَ الْمَنْفَعَةِ بَلْ يُعَيَّبُ بِهٖ فَقَطْ (البحر الرائق)

زیادہ نقصان یہ ہے کہ مال کا کچھ حصہ اور منفعت کا کچھ حصہ باقی نہ رہے، اور کم نقصان یہ ہو کہ منفعت باقی رہے اور مال عیب دار ہو جائے،

۲۱۴۔ چور کا مال مسروقہ کو ضائع کرنا اور اس کا حکم،

وَاِذَا كَانَ الشَّقُّ اِتْلَافًا فَلَهٗ تَضْمِيْنُ جَمِيْعِ الْقِيْمَةِ مِنْ غَيْرِ خِيَارٍ وَيَمْلِكُ السَّارِقُ الثَّوْبَ وَلَا يُقْطَعُ وَحَدُّ الْاِتْلَافِ اَنْ يَنْقُصَ اَكْثَرَ مِنْ نِصْفِ الْقِيْمَةِ،

(التبیین)

اور اگر پھاڑنے سے مال ضائع ہو جائے تو چور پر اسکی قیمت عائد ہو گی اور کپڑا اس کی ملک ہو جائیگا، اور اسکا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا، اور ضائع ہونے کے معنی یہ ہیں کہ قیمت نصف سے کم رہ جائے،

۲۱۵۔ چور کو کپڑا قطع کروا لینے کے بعد واپس دینا ہوگا،

وَاِذَا قُطِعَتْ يَدُ السَّارِقِ وَقَدْ قَطَعَ الثَّوْبَ قَمِيْصًا وَلَمْ يَخِطْهُ يُرَدُّ عَلَى الْمَسْرُوْقِ مِنْهُ

(المبسوط)

اگر چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا بعد اس نے کپڑے کو قطع کروا لیا ہے، لیکن ابھی تک سلوایا نہیں ہے تو کپڑا صاحب مال کو واپس دلوایا جائیگا،

۲۱۶۔ لیکن ہاتھ کاٹنے کے بعد سلا ہوا کپڑا واپس نہ دینا ہو گا،

وَلَوْ سَرَقَ ثَوْبًا فَقَطَعَهُ وَخَاطَهُ يَكُوْنُ لَهُ بَعْدَ الْقَطْعِ وَلَا ضَمَانَ بِالْاِجْمَاعِ ،

(العنایہ)

اگر کپڑے کو چور نے قطع کروا کے سلوا لیا اور اس کا ہاتھ کاٹ لیا گیا تو سلا ہوا کپڑا چور کا حق ہو گا اور اسکو تاوان نہ دینا پڑے گا ،

٢١٧- اگر چور نے کپڑے کو سرخ رنگ میں رنگ دیا تو ہاتھ کاٹنے کے بعد نہ اس سے کپڑا واپس کیا جائیگا نہ اس کو تاوان دینا پڑیگا ،

سَرَقَ ثَوْبًا فَصَبَغَهُ اَحْمَرَ فَقُطِعَ يَدُهُ لَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ الثَّوْبُ وَلَمْ يُضَمَّنْ قِيْمَةَ الثَّوْبِ هٰذَا عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ رح

(الکافی)

اگر چور نے کپڑے کو چرا کر سرخ رنگ دیا اس کے بعد چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا تو کپڑا اس سے واپس نہ لینگے اور قیمت کا تاوان بھی اس پر عائد نہ ہو گا ،

٢١٨- لیکن ہاتھ کاٹنے کے بعد اگر کپڑے کو سرخ رنگ دیا تو چور کو وہ واپس دینا پڑیگا ،

وَلَوْ صَبَغَهُ بَعْدَ الْقَطْعِ يُرَدُّهٗ

(البحر الرائق)

اور اگر چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا اس کے بعد اس نے کپڑے کو سرخ رنگدیا تو کپڑا صاحب مال کو واپس دیدیا جائیگا ،

٢١٩- اگر ہاتھ کاٹنے سے پہلے یا اس کے بعد کپڑے کو سیاہ رنگ میں رنگا ہے تو چور کو وہ واپس دینا پڑے گا ،

وَاِنْ صَبَغَهُ السَّارِقُ اَسْوَدَ ثُمَّ قُطِعَ اَوْ قُطِعَ ثُمَّ صَبَغَهُ اَسْوَدَ يُؤْخَذُ مِنْهُ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَعِنْدَ اَبِيْ يُوْسُفَ هٰذَا وَالْاَوَّلُ سَوَاءٌ

(فتح القدیر)

اگر چور نے کپڑے کو ہاتھ کاٹنے سے پہلے یا اس کے بعد سیاہ رنگ میں رنگدیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اسکو صاحب مال کو دلائیں گے، اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک سرخ و سیاہ دونوں رنگ برابر ہیں یعنی

اگر ہاتھ کاٹنے کے بعد کپڑے کو رنگا ہے تو صاحب مال کو دلوائیں گے، اور اگر ہاتھ کاٹنے سے پہلے رنگا ہے تو نہیں دلوائینگے

۲۲۰۔ چور کا مال میں تغیر پیدا کرنا اور مالک مال کو اس کے واپس دلانے کا معیار،

فَاِنْ کَانَ الْمَسْرُوْقُ دَرَاہِمَ فَسَبَکَہَا اَوْ صَاغَہَا قُلْباً کَانَ لِلْمَسْرُوْقِ مِنْہُ اَنْ یَاْخُذَہٗ فَاِنْ کَانَتِ السَّرِقَۃُ صُفْراً فَجَعَلَہٗ قُمْقُمَۃً اَوْ حَدِیْداً فَجَعَلَہٗ دِرْعاً یَاْخُذُہٗ وَکَذٰلِکَ کُلُّ شَیْئٍ مِنَ الْعُرُوْضِ وَغَیْرِہَا اِذَا کَانَ غُیِّرَ عَنْ حَالِہٖ فَاِنْ کَانَ التَّغَیُّرُ بِالنُّقْصَانِ فَلِلْمَسْرُوْقِ مِنْہُ اَنْ یَاْخُذَہٗ،

(المبسوط)

اگر چور نے درم چرا کے گلا ڈالا یا ان کے کھوٹے سکے ڈھال لیے تو مالک اس سے لے سکتا ہے، اور اگر پیتل کو چرا کر صراحی بنا ڈالا یا لوہے کو چرا کر زرہ بنا ڈالی تو وہ صاحب مال کو واپس نہ ہو گا یہی حکم تمام اسباب کا ہے، یعنی اگر چور نے اس کی اصلیت کو بدل دیا ہو تو اگر بدلنے سے نقصان ہوا ہے تو وہ مالک کا حق ہے۔

چوتھی فصل
ڈاکہ کے احکام میں،

۲۲۱۔ ڈاکہ زنی کے شرائط،

اِعْلَمْ اَنَّ لِلْقُطَّاعِ الطَّرِیْقِ الَّذِیْنَ لَہُمْ اَحْکَامٌ مَخْصُوْصَۃٌ شَرَائِطُ اَحَدُہَا اَنْ تَکُوْنَ لَہُمْ شَوْکَۃٌ وَمَنْعَۃٌ بِحَیْثُ لَمْ یَکُنْ لِلْمَارَّۃِ الْمُقَاوَمَۃُ مَعَہُمْ وَ

جاننا چاہیئے کہ ڈاکوؤں کے لیے چند مخصوص شرائط ہیں اوّل یہ کہ ان کو اس قدر طاقت حاصل ہو کہ مسافر انکا مقابلہ نہ کر سکیں اور وہ مسافروں پر خواہ مسلح ہو کر خواہ لاٹھی سے، خواہ بڑے پتھر سے ڈاکہ ڈالیں،

قطعوا عليهم الطريق سواء كان بالسلاح أو بالعصا الكبيرة أو الحجر أو غيرها والثانية أن يكون خارج الأمصار بعيدا عنها وفي الينابيع لا يكون بين القريتين ولا بين المصرين ولا بين المدينتين ويكون بينهم وبين المصر مسيرة ثلاثة أيام ولياليها هكذا في ظاهر الرواية وعن أبي يوسف إذا كان بينهم وبين المصر أقل من مسيرة سفر أو قطعوا الطريق ليلا أجري عليهم حكم قطاع الطريق وعليه الفتوى والثالثة أن يكون ذلك في دار الإسلام والرابعة أن يوجد جميع ما شرط في السرقة الصغرى ويشترط أن يكون القطاع كلهم أجانب في حق أصحاب المال من أهل وجوب القطع والخامسة أن يظفر بهم الإمام قبل التوبة ورد الأموال إلى أربابها (التاتارخانية)

دوم یہ کہ شہر کے باہر ڈاکہ ڈالیں اور شہر ان سے تین دن اور تین رات کی مسافت کے فاصلہ پر ہو، اور امام ابو یوسف کے نزدیک اگر فاصلہ مسافت سفر سے کم ہو اور شہر میں رات کے وقت اگر ڈاکہ ڈالیں تب بھی ان پر ڈاکوؤں کا حکم جاری ہوگا اور انھی کے قول پر فتویٰ ہے، سوم یہ کہ ڈاکہ دارالاسلام میں ڈالیں نہ کہ دارالحرب میں، چہارم یہ کہ ڈاکہ میں معمولی چوری کی تمام شرطیں پائی جانی چاہئیں، اور ڈاکو کو صاحب مال سے اجنبی ہونا چاہیے، پنجم یہ کہ ڈاکو کو توبہ کرنے، اور صاحب مال کے پاس مال پہنچنے سے پہلے گرفتار ہونا چاہیے۔

۲۲۲- ڈاکہ زنی کی حد کے ساقط ہونے کے اسباب۔

وَبِمَا يَسْقُطُ حَدُّ السَّارِقِ مِنْ شُبْهَةِ الْمِلْكِ وَالْاَهْلِيَةِ دُوْنَ شُبْهَةِ الْحِرْزِ وَالْخُفْيَةِ لِاَنَّهُمَا لَيْسَا بِشَرْطٍ هٰهُنَا۔ (البحر الرائق)	جن چیزوں سے چوری کی حد ساقط ہوتی ہے انہی سے ڈاکہ زنی کی حد بھی ساقط ہوتی ہے، مثلاً ملک وغیرہ کے شبہ سے۔ البتہ حفاظت کے احکام اور خفیہ طور پر مال کا لینا ڈاکہ زنی میں شرط نہیں ہے۔

۲۲۳۔ مستامن پر ڈاکہ ڈالنے سے حد واجب نہیں ہوتی۔

وَشَرْطُهُ اَنْ يَكُوْنَ الْمَاخُوْذُ مَالَ مُسْلِمٍ اَوْ ذِمِّيٍّ لِتَكُوْنَ الْعِصْمَةُ مُؤَبَّدَةً وَلِهٰذَا لَوْ قَطَعَ الطَّرِيْقَ عَلَى الْمُسْتَامِنِ لَا يَجِبُ الْقَطْعُ (الہدایہ)	اور شرط یہ ہے کہ ڈاکو مسلمان یا ذمی کا مال لیں اسلیے اگر مستامن پر ڈاکہ ڈالیں تو ان پر حد واجب نہ ہوگی۔

۲۲۴۔ مسلمانوں اور مستامنوں کے مخلوط قافلہ پر ڈاکہ ڈالنے کے احکام

وَاِذَا قَطَعُوْا الطَّرِيْقَ عَلٰى قَافِلَةٍ عَظِيْمَةٍ فِيْهَا مُسْلِمُوْنَ وَمُسْتَامِنُوْنَ اُقِيْمَ الْحَدُّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْقَتْلُ وَاَخْذُ الْمَالِ وَقَعَ عَلٰى اَهْلِ الْحَرْبِ خَاصَّةً فَحِيْنَئِذٍ لَا يَجِبُ الْحَدُّ كَمَا لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ غَيْرُهُمْ (النہایہ)	اگر ایک بڑے قافلہ پر جس میں مسلمان اور مستامن دونوں ہوں ڈاکہ ڈالیں تو ڈاکوؤں پر حد جاری ہوگی البتہ جس صورت میں قتل و غارتگری صرف اہل حرب پر واقع ہو اس صورت میں حد واجب نہ ہوگی۔

۲۲۵۔ ڈاکہ کی سزا قرآن مجید سے ثابت ہے

وَالْاَصْلُ فِيْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ	ڈاکہ کی حد نص قرآنی سے ثابت ہے اور وہ یہ ہے کہ ان کو قتل کیا جائے، سولی پر چڑھا دیا جائے اور

يسعون في الأرض فسادا أن يقتلوا أو يصلبوا أو تقطع أيديهم وأرجلهم من خلاف أو ينفوا من الأرض ذالك لهم خزي في الدنيا ولهم في الآخرة عذاب عظيم والمراد منه والله أعلم التوزيع على الأحوال (الہدایہ)

ایک ہاتھ اور اس کے الٹا پاؤں کاٹ ڈالا جائے اور ان کو قید رکھا جائے اور حد اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ مال پر ہاتھ لگاتے ہیں،

۲۲۶۔ ڈاکہ ڈالنے سے پہلے ڈاکوؤں کی گرفتاری کا حکم

وإذا خرج جماعة ممتنعين أو واحد يقدر على الامتناع فقصدوا قطع الطريق فأخذوا قبل أن يأخذوا مالا أو يقتلوا نفسا حبسهم الإمام حتى يحدثوا التوبة (الہدایہ)

اگر سرکشوں کی ایک با اقتدار جماعت، یا ایک شخص جو سرکشی کی طاقت رکھتا ہے، ڈاکہ زنی کے لیے نکلے، اور قتل وغارتگری سے پہلے گرفتار ہو جائے، تو اس صورت میں امام کو چاہیے کہ ان کو قید کرے تاکہ وہ توبہ کریں،

حبسهم الإمام حتى يتوبوا بعد ما يعزرون (الکافی)

نیز یہ بھی جائز ہے کہ امام ان کو تعزیرا سزا دے اور قید رکھے تاکہ ڈاکہ زنی سے توبہ کریں،

۲۲۷۔ محض تخویف کی سزا

ولو خوفوا ولم يقتلوا ولم يأخذوا المال فإنه يعزر ويودع في السجن حتى يحدث التوبة ويظهر فيه سيماء رجل صالح أو يموت فيه (السراجیہ)

اگر ڈاکوؤں نے صرف آدمیوں کو ڈرایا، لیکن نہ کسی کو قتل کیا نہ کسی کا مال لیا تو ان پر تعزیر اور قید واجب ہے تاکہ توبہ کریں یا قید خانے میں مر جائیں۔

۲۲۸۔ ڈاکہ زنی کی سزا کا نصاب،

وَاِنْ اَخَذُوْا مَالًا مَعْصُوْمًا بِاَنْ يَكُوْنَ مَالَ مُسْلِمٍ اَوْ ذِمِّيٍّ وَالْمَاخُوْذُ اِذَا قُسِمَ عَلٰى جَمَاعَتِهِمْ اَصَابَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا اَوْ مَا يَبْلُغُ قِيْمَتُهٗ ذٰلِكَ قَطَعَ الْاِمَامُ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ (المحیط)

اگر ڈاکوؤں نے مسلمانوں یا ذمیوں کا مال لوٹا اور مال اس قدر ہے کہ اگر ڈاکوؤں پر تقسیم کیا جائے تو ہر ایک کا حصہ یا اس حصے کی قیمت بقدر نصاب یا نصاب سے زائد ہو تو اس صورت میں امام ڈاکوؤں کا ایک ہاتھ اور ایک پانوں کاٹ سکتا ہے، یعنی داہنا ہاتھ اور بایاں پانوں،

۲۲۹۔ ڈاکہ زنی کی حد،

وَالْمُرَادُ قَطْعُ الْيَدِ الْيُمْنٰى وَالرِّجْلِ الْيُسْرٰى كَيْلَا يُؤَدِّيْ اِلٰى تَفْوِيْتِ جِنْسِ الْمَنْفَعَةِ (الهدایہ)

اور کاٹنے کا مطلب یہ ہے کہ داہنا ہاتھ اور بایاں پانوں ڈاکو کا کاٹا جائے،

۲۳۰۔ ڈاکوؤں سے زخموں کی دیت نہ لیجائے گی،

وَاِنْ اَخَذُوا الْمَالَ وَجَرَحُوْا قُطِعُوْا مِنْ خِلَافٍ وَيَبْطُلُ حُكْمُ الْجِرَاحَاتِ سَوَاءٌ كَانَ عَمْدًا اَوْ خَطَاءً (السراج الوہاج)

اگر ڈاکوؤں نے مال بھی لوٹا اور آدمیوں کو بھی زخمی کیا تو ان کا ایک ہاتھ اور ایک پانوں کاٹا جائیگا اور زخم کا تاوان ان پر عائد نہ ہوگا،

۲۳۱۔ ڈاکوؤں کی سزائے قتل کو ورثۂ مقتول معاف نہیں کرسکتے،

وَاِنْ قَتَلُوْا وَلَمْ يَاْخُذُوْا مَالًا قَتَلَهُمُ الْاِمَامُ حَدًّا فَاِنْ عَفَى الْاَوْلِيَاءُ عَنْهُمْ لَمْ يَلْتَفِتِ الْاِمَامُ اِلٰى عَفْوِهِمْ (القدوری)

اگر ڈاکوؤں نے قتل کیا اور مال نہیں لیا تو امام کو چاہیے کہ ڈاکوؤں کو قتل کرے اور یہ قتل حد ہوگا قصاص نہ ہوگا اس لیے اگر مقتول کے ورثہ اس کو معاف کر دیں تو امام اسکو قتل ہی کرے گا

Marfat.com

۲۳۲- لاٹھی پتھر تلوار سب کے قتل کا حکم یکساں ہے،

وَالْقَتْلُ اِنْ كَانَ بِعَصًا اَوْ بِحَجَرٍ اَوْ بِسَيْفٍ فَهُوَ سَوَاءٌ لِاَنَّهُ يَقَعُ قَطْعًا لِلطَّرِيْقِ بِقَطْعِ الْمَارَّةِ (الہدایہ)

قتل خواہ لاٹھی سے ہو، خواہ پتھر یا تلوار سے حکم سب کا ایک ہے کیونکہ ڈاکہ زنی ان سب سے ہو سکتی ہے۔

۲۳۳- قتل کرنے اور مال لینے کی دونوں سزائیں ایک ساتھ بہ ترتیب دیجا سکتی ہیں،

وَاِنْ قَتَلُوْا وَاَخَذُوا الْمَالَ اِنْ شَاءَ الْاِمَامُ قَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ ثُمَّ قَتَلَهُمْ وَصَلَبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ صَلَبَهُمْ وَاِذَا اَرَادَ الصَّلْبَ فَفِيْ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ يُصْلَبُ حَيًّا وَيُبْعَجُ بَطْنُهُ بِرُمْحٍ لِيَمُوْتَ (الکافی)

اگر ڈاکوؤں نے قتل بھی کیا اور مال بھی لوٹا، تو اس حالت میں امام کو اختیار ہے کہ پہلے انکا دایاں ہاتھ اور بایاں پانوں کاٹے پھر ان کو قتل کرے اور چاہے تو سولی دے، اور سولی دینے کا طریقہ یہ ہے کہ زندہ سولی پر چڑھا دے اور پیٹ میں نیزہ مارے یہانتک کہ وہ مر جائیں،

۲۳۴- ڈاکوؤں کی سولی کے احکام؛

وَالصَّحِيْحُ اَنَّهُ يُتْرَكُ مَصْلُوْبًا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ثُمَّ يُخَلِّيْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَهْلِهِ لِيَنْزِلُوْهُ وَيَدْفِنُوْهُمْ (الکافی)

اور تین روز تک لاش کو سولی پر رہنے دے اس کے بعد ڈاکو کے اقربا کو لاش کے دفن کرنے کی اجازت دے،

وَلَا يُصْلَبُ اَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِاَنَّهُ يَتَغَيَّرُ بَعْدَ هٰذَا فَيَتَاَذّٰى النَّاسُ بِهِ (الہدایہ)

اور تین روز سے زیادہ دار پر نہ رہنے دے، تاکہ لوگوں کو اس کے سڑنے سے اذیت نہ ہو سکے،

۲۳۵- اگر ڈاکوؤں میں سے ایک نے بھی قتل کیا تو سزا پوری جماعت کو ہوگی،

وَاِنْ بَاشَرَ الْقَتْلَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ اُجْرِيَ الْحَدُّ عَلٰى جَمَاعَتِهِمْ (القدوری)

اور اگر ڈاکوؤں کی جماعت سے ایک شخص بھی قاتل ہوگا تو حدِ شرعی تمام ڈاکوؤں پر جاری ہوگی،

۲۳۶- ڈاکوؤں کی جماعت میں لڑکے اور مجنون وغیرہ کی شرکت کا حکم،

وَاِنْ كَانَ فِيْهِمْ صَبِيٌّ اَوْ مَجْنُوْنٌ اَوْ ذِيْ رَحِمٍ مُحَرَّمٍ مِنَ الْمَقْطُوْعِ عَلَيْهِ سَقَطَ الْحَدُّ عَنِ الْبَاقِيْنَ وَصَارَ الْقَتْلُ اِلَى الْاَوْلِيَاءِ اِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْهُ وَاِنْ شَاءُوْا عَفَوْا عَنْهُ. (القدوری)

اور اگر ڈاکوؤں کی جماعت میں کوئی لڑکا یا مجنون یا اس شخص کا ذی رحم محرم ہو جس پر ڈاکہ ڈالا گیا ہو تو باقی ڈاکوؤں پر حد واجب نہ ہوگی اور قصاص کا لینا مقتول کے ورثہ کے اختیار میں ہوگا،

۲۳۷- ڈاکوؤں کی جماعت میں گونگے کی شرکت کا حکم،

وَكَذَا اِذَا كَانَ فِيْهِمْ اَخْرَسُ (المحیط)

اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جبکہ ایک گونگا شخص ڈاکوؤں کے گروہ میں ہو یعنی ان میں سے کسی پر حد واجب نہ ہوگی،

۲۳۸- ڈاکوؤں کی جماعت میں عورتوں کی شرکت کا حکم

وَلَوِ اشْتَرَكَ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ فِيْ قَطْعِ الطَّرِيْقِ لَا قَطْعَ عَلَيْهِمْ فِيْ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ (خزانۃ المفتین)

اور اگر عورتیں ڈاکوؤں کی جماعت میں شریک ہوں تو ان میں سے کسی کا ہاتھ پاؤں نہیں کاٹا جائے گا،

۲۳۹- صرف عورتوں کی ڈاکہ زنی کا حکم،

عَشَرَةُ نِسْوَةٍ قَطَعْنَ الطَّرِيْقَ فَقَتَلْنَ وَاَخَذْنَ الْمَالَ قُتِلْنَ وَضُمِّنَّ الْمَالَ (تتر)

اگر ڈاکو صرف عورتیں ہوں اور انھوں نے قتل بھی کیا اور لوٹا بھی تو امام ان سب کو قتل کریگا اور ان سے مال لوٹوائیگا

۲۴۰- حد جاری ہونے کے بعد ڈاکوؤں پر مال کا تاوان عائد نہیں ہوتا،

وَاِذَا قُتِلَ قَاطِعُ الطَّرِيْقِ اَوْ قُطِعَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانُ الْمَالِ (المحیط)

جب ڈاکوؤں پر حد جاری کیجاتی ہے تو اُن پر تاوان مال عائد نہیں ہوتا،

۲۴۱- نیز حد جاری ہونے کے بعد قتل وزخم کا تاوان بھی عائد نہیں ہوتا،

وَكَذَا لَا يُضْمَنُ مَا قَتَلَ وَمَا جَرَحَ، (التبیین)

نیز حد جاری ہونے کے بعد ڈاکوؤں پر قتل کرنے اور زخمی کرنے کا تاوان بھی عائد نہیں ہوتا،

۲۴۲- اگر ڈاکوؤں نے صرف زخمی کیا ہے تو اون سے زخم کا قصاص اور تاوان لیا جائیگا،

اِنْ لَمْ يَقْطَعِ الْقَاطِعُ وَلَمْ يَاخُذْ مَالًا وَقَدْ جَرَحَ اُقْتُصَّ مِنْهُ فِيْمَا فِيْهِ الْقِصَاصُ وَاُخِذَ الْاَرْشُ فِيْمَا فِيْهِ الْاَرْشُ وَذٰلِكَ اِلَى الْاَوْلِيَاءِ، (الہدایہ)

اگر ڈاکوؤں نے کسی کو قتل نہیں کیا اور مال نہیں لوٹا البتہ زخمی کیا تو اس صورت میں ان پر قصاص عائد ہوگا یعنی جو چیز قابلِ قصاص ہوگی اسکا قصاص لیا جائیگا اور جو چیز کہ قابلِ دیت ہوگی اسکی دیت دلوائی جائیگی اور یہ سب اُسکا حق ہوگا جس کو زخم لگایا گیا ہو،

۲۴۳- مال لوٹنے کے بعد ڈاکہ زنی سے توبہ کرنے کا حکم،

اِذَا اَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا غَيْرَهُ فَاِنْ جَاءَ تَائِبًا قَبْلَ اَنْ يُؤْخَذَ فَعَلَيْهِ اَنْ يَّرُدَّ مَا اَخَذَ وَضَمَانُهُ اِنْ هَلَكَ (السراجیہ)

اگر ڈاکوؤں نے صرف مال لوٹا اور کچھ نہیں کیا اس کے بعد ڈاکہ زنی سے توبہ کرلی، پھر گرفتار ہوئے، تو اس صورت میں اسکو چاہیئے کہ جس مال کو مال واپس دیدے اور جو مال ضائع ہوچکا ہے اس کا تاوان ادا کرے،

۲۴۴- اگر ڈاکو نے ڈاکہ زنی کے بعد توبہ کرکے اپنے اہل وعیال کے ساتھ سکونت اختیار کرلی تو اُسپر حد جاری نہ ہوگی،

وَاِذَا قَطَعَ الطَّرِيْقَ وَاَخَذَ الْمَالَ ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ وَاَقَامَ فِيْ اَهْلِهٖ زَمَانًا لَمْ يُقِمِ الْاِمَامُ عَلَيْهِ الْحَدَّ اِسْتِحْسَانًا (المبسوط)

اگر ڈاکو نے ڈاکہ ڈال کر اور مال کو لوٹ کر ڈاکہ زنی چھوڑ دی اور اپنے بال بچوں کیساتھ چند دنوں سکونت اختیار کی اس پر استحساناً حد واجب نہ ہوگی،

۲۴۵۔ قتل عمد کے بعد توبہ کرنے پر گرفتاری کا حکم،

وَاِنْ اُخِذَ بَعْدَ مَا تَابَ وَقَدْ قَتَلَ عَمْدًا فَاِنْ شَاءَ الْاَوْلِيَاءُ قَتَلُوْهُ وَاِنْ شَاؤُوْا عَفَوْا وَيَجِبُ الضَّمَانُ اِذَا هَلَكَ فِيْ يَدِهٖ اَوِ اسْتَهْلَكَهٗ (الهدايه)

اگر ڈاکو توبہ کرنے کے بعد گرفتار ہوا، اور ڈاکہ زنی کے بعد قصداً قتل کیا ہو تو مقتول کے ورثاء کو اختیار ہے کہ معاف کریں یا قاتل کو قتل کریں اور اس پر مال کا تاوان بھی عائد ہوگا،

۲۴۶۔ شریک قافلہ کا بعض شرکاء قافلہ پر ڈاکہ ڈالنا،

وَاِذَا قَطَعَ بَعْضُ الْقَافِلَةِ الطَّرِيْقَ عَلَى الْبَعْضِ لَمْ يَجِبِ الْحَدُّ (الهدايه)

اگر شریک قافلہ نے دوسرے شریک قافلہ پر ڈاکہ ڈالا تو اس پر حد شرعی واجب نہ ہوگی،

۲۴۷۔ ڈاکہ زنی کا ثبوت

وَيَثْبُتُ قَطْعُ الطَّرِيْقِ بِالْاِقْرَارِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَيُقْبَلُ رُجُوْعُ الْقَاطِعِ كَمَا فِي السَّرِقَةِ الصُّغْرٰى يَسْقُطُ الْحَدُّ وَلَوْ اُخِذَ بِالْمَالِ كَانَ اَقَرَّ بِهٖ مَعَهٗ وَبِالْبَيِّنَةِ بِشَهَادَةِ اثْنَيْنِ عَلٰى مُعَايَنَةِ الْقَطْعِ اَوِ الْاِقْرَارِ فَلَوْ شَهِدَ اَحَدُهُمَا بِالْمُعَايَنَةِ وَالْاٰخَرُ عَلٰى اِقْرَارِهِمْ بِهٖ لَا يُقْبَلُ (فتح القدير)

اور ڈاکہ ایکبار کے اقرار سے ثابت ہوجاتا ہے اور اقرار کے بعد اگر ڈاکو انکار کرے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی، لیکن مال کے حق میں اسکا انکار صحیح نہیں ہے، نیز ڈاکہ زنی دو گواہوں سے بھی ثابت ہوتی ہے جو مشاہدۂ ڈاکہ زنی کی شہادت دیں یا دو گواہوں کے ذریعہ سے جو ڈاکہ زنی کے اقرار پر گواہی دیں، لیکن اگر ایک شخص چشمدید گواہ ہو اور ایک شخص اقرار کی گواہی دے تو وہ مقبول نہیں ہے،

۲۴۸۔ وارث کی عدم موجودگی میں ڈاکوؤں پر حد جاری نہیں ہو سکتی،

وَلَوْ شَهِدُوْا اَنَّهُمْ قَطَعُوْا عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ عُرْضِ النَّاسِ وَلَهٗ وَلِيٌّ يُعْرَفُ اَوْ لَا يُعْرَفُ لَا يُقِيْمُ الْحَدَّ عَلَيْهِمْ اِلَّا بِحَضْرٍ مِّنَ الْخَصْمِ

(فتح القدیر)

اگر گواہ گواہی دیں کہ ڈاکوؤں نے فلاں شخص پر ڈاکہ ڈالا ہے، اور اس کا وارث موجود ہے، تو جبتک وارث حاضر نہ ہوگا ڈاکوؤں پر حد جاری نہ ہوگی،

۲۴۹۔ جنکا مال لوٹا گیا ہے اُن کے ہمراہ اور لوگ ڈاکوؤں سے جنگ کر سکتے ہیں،

لَوْ اَنَّ لُصُوْصًا اَخَذُوْا مَتَاعَ قَوْمٍ فَاسْتَغَاثُوْا بِقَوْمٍ وَخَرَجُوْا فِيْ طَلَبِهِمْ وَكَانَ اَرْبَابُ الْمَتَاعِ مَعَهُمْ حَلَّ قِتَالُهُمْ،

(فتح القدیر)

اگر ڈاکوؤں نے ایک شخص کا مال لوٹا، اور وہ چند آدمیوں کو جمع کرکے ڈاکوؤں کی تلاش میں نکلا تو صاحب مال کے ہمراہ ہونے کی حالت میں اُن سب کے لیے یہ جائز ہے کہ ڈاکوؤں کے ساتھ جنگ و جدال کریں،

۲۵۰۔ صاحب مال ڈاکوؤں سے جنگ اور ان کو قتل کر سکتا ہے،

وَيَجُوْزُ لِلرِّجَالِ اَنْ يُّقَاتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَبْلُغْ نِصَابًا وَيَقْتُلُ مَنْ يُّقَاتِلُهٗ عَلَيْهِ

(فتح القدیر)

اور لوگوں کے لیے یہ جائز ہے کہ اپنے مال کے لیے گو وہ نصاب سے کم ہو جنگ کریں، اور جو شخص ان کے مال کے لوٹنے کے لیے جنگ کرتا ہے اس کو قتل کریں،

دوسرا باب

زنا کی حد میں جو چار فصلوں پر مشتمل ہے

پہلی فصل

زنا کے معنی اور اس کے اقرار کی کیفیت کے بیان میں

۲۵۱- زنا کی تعریف،

اَلزِّنَا وَطْئُ مُكَلَّفٍ نَاطِقٍ طَائِعٍ فِيْ قُبُلٍ مُشْتَهَاةٍ خَالٍ عَنْ مِلْكٍ وَشُبْهَتِهٖ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ أَوْ تَمْكِيْنُهٗ مِنْ ذٰلِكَ أَوْ تَمَكُّنُهَا، (منح الغفار)

زنا یہ ہے کہ ایک عاقل بالغ، جو گونگا اور مجبور نہ ہو دارالاسلام میں ایک ایسی عورت کی شرمگاہ میں کرے جو صاحب شہوت ہو یعنی نابالغ اور مردہ نہ ہو اور ملک اور ملک کے شبہہ سے خالی ہو خواہ مرد عورت کو اپنے اوپر قادر کرلے یا عورت مرد کو

۲۵۲- زنا کے لیے دخول شرط ہے،

وَلَوْ لَمْ يَدْخُلِ الْحَشَفَةَ لَمْ يُحَدَّ لِاَنَّهٗ مُلَامَسَةٌ (جامع الرموز)

اگر سر ذکر کو عورت کی شرمگاہ میں داخل نہ کرے تو حد واجب نہیں ہوتی کیونکہ وہ زنا نہیں ہے بلکہ لمس و مساس ہے،

۲۵۳- لڑکے اجنبی یا منکوحہ عورت کیساتھ لواطت کرنے میں حد زنا واجب نہیں ہوتی،

وَلَوْ لَاطَ بِغُلَامٍ أَوْ أَجْنَبِيَّةٍ أَوْ مَنْكُوْحَةٍ لَمْ يُحَدَّ (الشمنی)

اگر کوئی شخص لڑکے یا بیگانہ عورت، یا اپنی بی بی کیساتھ اغلام کرے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی،

۲۵۴- اگر بی بی یا لونڈی سے مباشرت کیجائے جو کسی وجہ سے ناجائز ہو تو حد واجب نہ ہوگی،

وَاِذَا كَانَ الْوَطْيُ بِمِلْكِ النِّكَاحِ اَوْ بِمِلْكِ الْيَمِيْنِ وَالْحُرْمَةُ بِعَارِضٍ اَمْرٍ فَذٰلِكَ لَا يُوْجِبُ الْحَدَّ نَحْوَ الْحَائِضِ وَالنُّفَسَاءِ

(المحیط)

اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ بی بی یا لونڈی کیساتھ مباشرت کرے اور وہ کسی دوسرے امر عارض کی وجہ سے حرام ہو مثلاً حیض و نفاس تو اس صورت میں حد واجب نہ ہوگی،

۲۵۵- کن عورتوں کی مباشرت سے حد واجب نہیں ہوتی،

وَكَذَا اِذَا وَطِئَ الرَّجُلُ جَارِيَةَ ابْنِهٖ اَوْ جَارِيَةَ مُكَاتَبِهٖ اَوْ جَارِيَةَ عَبْدِهِ الْمَاذُوْنِ الْمَدْيُوْنِ اَوِ الْجَارِيَةَ مِنَ الْمَغْنَمِ بَعْدَ الْاِحْرَازِ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ فِيْ حَقِّ الْغَازِيْ لَا يَكُوْنُ زِنَا لِشُبْهَةِ مِلْكِ الْيَمِيْنِ وَكَذَا اِذَا وَطِئَ امْرَأَةً تَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ شُهُوْدٍ اَوْ اَمَةً تَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوْلَاهَا اَوْ وَطِئَ عَبْدٌ امْرَأَةً تَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوْلَاهُ اَوْ وَطِئَ الرَّجُلُ مَنْ تَزَوَّجَهَا عَلٰى حُرَّةٍ لِشُبْهَةِ مِلْكِ النِّكَاحِ وَكَذَا اِذَا وَطِئَ الْاِبْنُ جَارِيَةَ اَبِيْهِ عَلٰى اَنَّهَا تَحِلُّ لَهٗ لِشُبْهَةِ الْاِشْتِبَاهِ۔

(النہایہ)

اگر کوئی شخص اپنے لڑکے کی لونڈی یا اپنے غلام کی لونڈی یا اس لونڈی سے جو دار الاسلام میں قیمۃً لائی گئی ہو مباشرت کرے تو اس کو زنا نہیں کہیں گے کیونکہ اس میں شبہہ ملک یمین کا ہو، اگر کوئی شخص ایسی عورت سے مباشرت کرے جسکو وہ بغیر گواہوں کے نکاح میں لایا ہو، یا کسی شخص کی لونڈی کے ساتھ جس کو اس کے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح میں لایا ہو یا کسی کا غلام ایسی عورت کیساتھ مباشرت کرے جسکو وہ اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح میں لایا ہو یا کوئی شخص ایسی لونڈی کے ساتھ مباشرت کرے جس کو وہ اپنے نکاح میں لایا ہو لیکن پہلے سے اس کے ایک آزاد عورت ہو تو یہ زنا نہیں ہے کیونکہ اس میں ملک کا شبہہ ہے۔

۲۵۶- زنا میں شبہہ کی قسمیں اور اس کی تشریحات۔

فَالشُّبْهَةُ ثَلَاثَةٌ مِنْهَا مَا يُمْنَعُ الْحَدَّ وَاِنْ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّهَا عَلَيَّ حَرَامٌ وَالثَّانِيَةُ مِنْهَا مَالَا يَمْنَعُ الْحَدَّ وَاِنْ قَالَ ظَنَنْتُ اَنَّهَا تَحِلُّ لِي وَالثَّالِثَةُ مَا يَمْنَعُ الْحَدَّ اِنْ قَالَ ظَنَنْتُ اَنَّهَا تَحِلُّ لِي وَيَجِبُ الْحَدُّ اِنْ قَالَ اَنَّهَا حَرَامٌ۔

شبہ کی تین قسمیں ہیں، ایک تو یہ کہ گو حرام سمجھکر زنا کا مرتکب ہوا ہو لیکن اس پر حد عائد نہ ہوگی، دوسرے یہ کہ اگر حلال جان کر زنا کا مرتکب ہوا ہوگا تو حد واجب ہوگی، تیسرے یہ کہ اگر حلال سمجھ کر مرتکب زنا ہوا تو حد واجب نہ ہوگی اور اگر حرام سمجھ کر مرتکب ہوا تو اس پر حد واجب ہوگی،

رَجُلٌ زَنٰی بِجَارِيَةِ ابْنِهٖ وَابْنِ ابْنِهٖ وَاِنْ سَفَلَ لَا حَدَّ عَلَيْهِ وَاِنْ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي (قاضی خاں)

اگر کوئی شخص حرام سمجھ کر اپنے لڑکے یا پوتے پڑپوتے کی لونڈی سے زنا کرے تب بھی اس پر حد واجب نہ ہوگی،

بِقِيَامِ الدَّلِيْلِ النَّافِي الْحُرْمَةَ كَمَا يَخْفٰى (جامع الرموز)

کیونکہ اوس کی عدم حرمت حکم شرعی سے ثابت ہے،

وَاِنْ وَطِئَ جَارِيَةَ اَخِيْهِ اَوْ عَمِّهٖ وَقَالَ ظَنَنْتُ اَنَّهَا تَحِلُّ لِي حُدَّ (البحر)

اگر کسی نے اپنے بھائی یا چچا کی لونڈی کے ساتھ گو حلال سمجھکر وطی کی لیکن اس پر حد واجب ہوگی،

وَلَوْ وَطِئَ اِمْرَاَةَ ابْنِهٖ عَنْ اَبِي حَنِيْفَةَ رح فِي الْمُجَرَّدِ اِنْ قَالَ ظَنَنْتُ اَنَّهَا تَحِلُّ لِي لَا يُحَدُّ وَاِنْ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّهَا حَرَامٌ حُدَّ، (قاضی خاں)

اگر کسی نے حلال سمجھکر اپنی بہو سے وطی کی تو اس پر حد عائد نہ ہوگی اور اگر اس نے کہا کہ میں نے اس کو حرام سمجھا تھا تو اس پر حد عائد ہوگی،

وَشَرْطُ الْعِلْمِ بِالتَّحْرِيْمِ حَتّٰی لَوْ لَمْ يَعْلَمْ بِالْحُرْمَةِ لَمْ يَجِبِ الْحَدُّ لِلشُّبْهَةِ (محیط سرخسی)

اور زنا کی شرط یہ ہے کہ زانی حرام سمجھکر اوس کا مرتکب ہو اور جس جگہ حرام نہ سمجھے شبہ کی وجہ سے حد واجب نہ ہوگی،

۲۵۷۔ زنا کا ثبوت،

وَالزِّنَا يَثْبُتُ بِالْبَيِّنَةِ أَوِ الْإِقْرَارِ وَالْمُرَادُ ثُبُوتُهُ عِنْدَ الْإِمَامِ، (الہدایہ)

اور زنا گواہوں کی گواہی یا اقرار سے ثابت ہوتا ہے لیکن یہ ثبوت امام کے پاس ہوگا کیونکہ امام کے علاوہ دوسرے کے پاس گواہوں سے اور اقرار سے کسی طرح زنا ثابت نہ ہوگا،

۲۵۸۔ زنا کے گواہوں کی تعداد،

فَالْبَيِّنَةُ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَةٌ مِنَ الشُّهُوْدِ عَلٰى رَجُلٍ أَوِ امْرَأَةٍ بِالزِّنَا (الہدایہ)

اور زنا کے ثبوت کے لیے چار مردوں کی گواہی درکار ہے، چاہے مرد کے حق میں ہو یا عورت کے،

۲۵۹۔ زنا کا اقرار قاضی کے پاس معتبر ہے،

وَلَا يُعْتَبَرُ إِقْرَارُهُ عِنْدَ غَيْرِ الْقَاضِيْ مَنْ لَا وِلَايَةَ لَهُ فِيْ إِقَامَةِ الْحُدُوْدِ وَلَوْ كَانَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ حَتّٰى لَا تُقْبَلُ الشَّهَادَةُ عَلَيْهِ لِذٰلِكَ (التبیین)

اگر زانی قاضی کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے پاس جسکو حد جاری کرنے کا اختیار نہ ہو چار بار بھی اقرار زنا کرے تو اُس کا اقرار معتبر نہیں، اسی لیے اس کے اقرار پر گواہی بھی مقبول نہیں ہے،

۲۶۰۔ مرد اور عورت دونوں زنا کے اقرار سے پھر سکتے ہیں،

اَلْمَرْأَةُ وَالرَّجُلُ فِيْ قَبُوْلِ الرُّجُوْعِ سَوَاءٌ (التبیین)

اقرار سے انکار مرد اور عورت دونوں کا یکساں مقبول ہے،

۲۶۱۔ زنا کے ثبوت میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں،

كَذَا فِيْ ظُهُوْرِ الزِّنَا بِالْبَيِّنَةِ وَالْإِقْرَارِ (فتح القدیر)

زنا کے ثبوت میں خواہ اقرار سے ہو یا گواہوں سے مرد اور عورت دونوں برابر ہیں،

۲۶۲- زنا کا اقرار صراحۃً ہونا چاہیئے، اس لئے گونگے کا اقرار اشارہ سے معتبر نہیں،

وَلَابُدَّ اَنْ يَكُوْنَ الْاِقْرَارُ صَرِيْحًا وَلَا يَظْهَرُ كِذْبُهُ فَلَا يُحَدُّ الْاَخْرَسُ لَوْ اَقَرَّ بِكِنَايَةٍ اَوْ اِشَارَةٍ وَكَذَا لَا تُقْبَلُ الشَّهَادَةُ عَلَيْهِ لِاحْتِمَالِ اَنْ يَدَّعِيَ شُبْهَةً، (النهر الفائق)

اور اقرار صراحۃً ہونا چاہئے، اور کسی طرح اس کا جھوٹا ہونا ثابت نہ ہونا چاہیئے، اسی لیے اگر گونگا آدمی کنایۃً یا اشارہ سے اقرار کرے لیکن اس پر حد جاری نہ ہوگی، اور نیز گونگے آدمی کے زنا کرنے پر گواہی بھی مقبول نہیں ہے کیونکہ یہ احتمال ہے کہ وہ شبہہ کا دعویٰ کرے،

۲۶۳- گونگی عورت اور گونگے مرد سے زنا کے اقرار پر حد واجب نہ ہوگی،

وَلَوْ اَقَرَّ اَنَّهُ زَنٰى بِخَرْسَاءَ اَوْ هِيَ اَقَرَّتْ بِاَخْرَسَ لَا حَدَّ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، (فتح القدير)

اگر ایک مرد اقرار کرے کہ میں نے ایک گونگی عورت سے زنا کیا یا ایک عورت اقرار کرے کہ میں نے گونگے مرد سے زنا کیا تو کسی پر حد واجب نہ ہوگی،

۲۶۴- مجنون مرد اور لڑکے کیساتھ عورت کے اقرار زنا پر حد واجب نہ ہوگی،

وَلَوْ اَقَرَّتْ اَنَّهَا زَنَتْ بِمَجْنُوْنٍ اَوْ صَبِيٍّ فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا (الایضاح)

اگر ایک عورت اقرار کرے کہ میں نے ایک مجنون مرد یا لڑکے کیساتھ زنا کیا ہے تو کسی پر حد واجب نہ ہوگی

۲۶۵- مجنونہ عورت اور قابل مباشرت لڑکی سے مرد کے اقرار زنا پر حد واجب ہوگی،

وَلَوْ اَقَرَّ اَنَّهُ زَنٰى بِمَجْنُوْنَةٍ اَوْ صَبِيَّةٍ يُجَامَعُ مِثْلُهَا فَعَلَيْهِ الْحَدُّ (الایضاح)

اگر مرد اقرار کرے کہ میں نے ایک مجنونہ عورت سے یا ایسی لڑکی سے جو قابل جماع ہو زنا کیا تو اس پر حد واجب ہوگی

۲۶۶- اقرار میں فریق ثانی کی تصدیق ضروری ہے ورنہ حد واجب نہ ہوگی،

وَلَابُدَّ اَيْضًا اَنْ لَا يُكَذِّبَهُ الْاٰخَرُ حَتّٰى لَوْ اَقَرَّ بِالزِّنَا فَكَذَّبَتْهُ اَوْ هِيَ اَقَرَّتْ فَكَذَّبَهَا

اور یہ بھی ضروری ہے کہ فریق ثانی اس کے اقرار کی تکذیب نہ کرے مثلاً اگر ایک مرد نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں عورت کے ساتھ

فَلَا حَدَّ عَلَيْهِمَا عِنْدَ الْاِمَامِ، | زنا کیا ہے اور وہ عورت اس کی تکذیب کرتی ہے یا ایک عورت نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں مرد کیساتھ زنا کیا ہے اور وہ مرد اس کی تکذیب کرتا ہے تو کسی پر حد واجب نہ ہوگی،

(النہر الفائق)

۲۶۷- بے پہچانی ہوئی عورت یا غائب عورت کیساتھ زنا کے اقرار پر حد واجب ہوگی،

وَاِذَا اَقَرَّ اَنَّهٗ زَنٰی بِاِمْرَأَةٍ لَا یَعْرِفُهَا حُدَّ وَکَذَا اِذَا اَقَرَّ اَنَّهٗ زَنٰی بِفُلَانَةٍ وَهِیَ غَائِبَةٌ یُحَدُّ اِسْتِحْسَانًا، | اگر ایک مرد نے اقرار کیا کہ میں نے ایک ایسی عورت کیساتھ زنا کیا جسکو میں نہیں پہچانتا تو حد واجب ہوگی اور اگر کہے کہ میں نے فلاں عورت کیساتھ زنا کیا ہے اور وہ عورت غائب ہو تو استحساناً حد واجب ہوگی،

(فتح القدیر)

۲۶۸- اگر مرد اور عورت کے اقرار زنا میں فریق ثانی نکاح کا مدعی ہے تو حد واجب نہ ہوگی،

قَالَ مُحَمَّدٌ فِی جَامِعِ الصَّغِیْرِ رَجُلٌ اَقَرَّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ اَنَّهٗ زَنٰی بِفُلَانَةٍ وَفُلَانَةٌ تَقُوْلُ تَزَوَّجَنِیْ اَوْ اَقَرَّتِ الْمَرْأَةُ بِالزِّنَا بِفُلَانٍ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَفُلَانٌ یَقُوْلُ تَزَوَّجْتُهَا فَلَا حَدَّ عَلٰی وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَعَلَیْهِ الْمَهْرُ وَلَا بُدَّ اَنْ یَکُوْنَ الْاِقْرَارُ فِیْ حَالَةِ الصَّحْوِ حَتّٰی لَوْ اَقَرَّ فِیْ حَالَةِ السُّکْرِ لَا یُحَدُّ، | اگر کسی نے چار بار اقرار کیا کہ میں نے فلاں عورت کیساتھ زنا کیا اور عورت کہتی ہے کہ اس نے میرے ساتھ نکاح کیا تھا یا عورت اقرار زنا کرے اور مرد کہے کہ میں نے اس کیساتھ نکاح کیا ہے تو ان میں سے کسی پر حد واجب نہ ہوگی اور مہر واجب ہوگا، اور اقرار ہوشیاری کی حالت میں ہونا چاہئے اگر کسی نے حالت نشہ میں اقرار کیا تو حد واجب نہ ہوگی،

(البحر الرائق)

۲۶۹- اقرار زنا کے شرائط اور اس کی تفریعات،

وَالْاِقْرَارُ اَنْ یُقِرَّ الْبَالِغُ الْعَاقِلُ عَلٰی نَفْسِهٖ | اور شرط اقرار کی یہ ہے کہ عاقل بالغ چار بار چار مجلس میں

بالزنا اربع مرات فی اربعة مجالس من مجالس المقر كلما اقر ردّه القاضی (الهدایہ)

اپنے زنا کا اقرار کرے اور ہر بار قاضی اس کے اقرار کو رد کرے ،

ولنا حدیث ماعز فانه علیه السلام اخر الاقامة الی ان تم الاقرار منه اربع مرات فی اربع مجالس

(الهدایہ)

اور قاضی کو چاہیے کہ زانی کے چار اقرار تک چار مجلس میں حد جاری کرنے میں تاخیر کرے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کے حق میں تاخیر فرمائی ،

فان اقر اربع مرات فی مجلس واحد فهو بمنزلة اقرار واحد (الجواهر النیرة)

اگر چار بار ایک مجلس میں اقرار کرے تو وہ بمنزلہ ایک اقرار کے ہوگا ،

واختلاف مجالس المقر بالزنا شرط عندنا (الفتح)

اور اقرار کنندہ کی مجلس کا اختلاف شرط ہے ، نہ کہ قاضی کی مجلس کا اختلاف ،

والاختلاف بان یرده القاضی كلما اقر فیذهب حتی یغیب عن بصر القاضی ثم یجیء فیقر ۔

(الکافی)

اور اقرار کنندہ کی مجلس کا اختلاف یہ ہے کہ ہر بار اقرار کرے اور قاضی اس کے اقرار کو رد کرے اور اسکو اپنے سامنے سے دور کرے تاکہ قاضی کی نظر سے غائب ہو اور پھر واپس آئے اور اقرار کرے اسی طرح تین بار عمل کرے اور چوتھی دفعہ قبول کرلے ،

ولو اقر كل یوم مرة او كل شهر مرة فانه یحد (الظهیریہ)

اور اگر ہر روز اقرار کرے یا ہر مہینے میں اقرار کرے اور اس طرح چار اقرار تمام ہوجائیں تو اس پر حد عائد ہوگی ،

۲۷ ۔ اقرار زنا سے پھر جانا معتبر ہے ،

وان رجع المقر عن اقراره قبل اقامة الحد او فی وسطه قبل رجوعه وخلی

اور اگر حد جاری ہونے سے پہلے یا حد جاری ہونے کے درمیان میں اپنے اقرار سے پھر جائے تو یہ مقبول ہوگا

سَبِيْلَهٗ (الهدايه)

اور اس کو چھوڑ دینگے،

۲۷۱- امام کو اقرار سے پھر جانے کی تلقین کرنی چاہیے،

وَيَنْبَغِيْ لِلْاِمَامِ اَنْ يُلَقِّنَ الْمُقِرَّ الرُّجُوْعَ وَهُوَ اَنْ يَقُوْلَ لَعَلَّكَ لَمَسْتَهَا اَوْ قَبَّلْتَ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَاعِزٍ لَعَلَّكَ لَمَسْتَهَا اَوْ قَبَّلْتَهَا (الهدايه)

اور امام کو چاہیے کہ اس کو یہ سکھلائے اور یہ کہے کہ تم نے اس کو گود میں لیا ہوگا یا اس کا بوسہ لیا ہوگا تاکہ اپنے اقرار سے پھر جائے جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ماعز سے کہا تھا،

وَقَالَ فِي الْاَصْلِ وَيَنْبَغِيْ لِلْاِمَامِ اَنْ يَقُوْلَ لَعَلَّكَ تَزَوَّجْتَهَا اَوْ وَطِئْتَهَا بِشُبْهَةٍ (الهدايه)

اور امام کو یہ کہنا چاہیے کہ شاید تم نے اس سے نکاح کیا ہوگا یا شبہہ سے مباشرت کی ہوگی،

وَيَنْبَغِيْ لِلْاِمَامِ اَنْ يَزْجُرَ الْمُقِرَّ مِنَ الْاِقْرَارِ وَيُظْهِرَ الْكَرَاهَةَ وَيَاْمُرَ بِتَنْحِيَتِهٖ (المحيط)

اور امام کو یہ مناسب ہے کہ اقرار پر اس کو جھڑکی دے اور کراہت ظاہر کرے اور اقرار کنندہ کو قید کرے،

۲۷۲- امام کو اقرار زنا کی جانچ پڑتال کرنا چاہیے،

فَاِذَا اَقَرَّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ نَظَرَ فِيْ حَالِهٖ فَاِنْ عَرَفَ اَنَّهٗ صَحِيْحُ الْعَقْلِ وَاَنَّهٗ مِمَّنْ يَجُوْزُ اِقْرَارُهٗ يَسْاَلُهٗ عَنِ الزِّنَا بِمَا هُوَ وَكَيْفَ هُوَ وَبِمَنْ زَنٰى وَاَيْنَ زَنٰى لِاحْتِمَالِ الشُّبْهَةِ فِيْ ذٰلِكَ، (محيط سرخسی)

اگر چار بار اقرار کرے تو قاضی اس کو دیکھے گا اگر اس کو صحیح العقل اور اقرار کے جائز ہونے کے قابل پائیگا تو اس سے دریافت کریگا کہ زنا کیا ہے؟ اور تم نے کیونکر زنا کیا؟ اور کس سے زنا کیا؟ اور کہاں زنا کیا؟ تاکہ کوئی شبہہ باقی نہ رہ جائے،

قِيْلَ لَا يَسْاَلُهٗ عَنِ الزَّمَانِ لِاَنَّ

بعضوں کا قول ہے کہ زنا کے وقت کا سوال نہ کرے

تَقَادُمُ الْعَهْدِ يَمْنَعُ الشَّهَادَةَ دُوْنَ الْاِقْرَارِ وَالْاَصَحُّ اَنَّهُ يَسْأَلُهُ لِاحْتِمَالِ اَنَّهُ زَنٰى فِیْ صِبَاهُ فَاِذَا بَيَّنَ ذٰلِكَ وَظَهَرَ زِنَاهُ سَأَلَهُ عَنِ الْاِحْصَانِ فَاِذَا قَالَ اَنَّهُ مُحْصَنٌ سَأَلَهُ عَنِ الْاِحْصَانِ مَا هُوَ فَاِنْ وَصَفَهُ شَرَائِطَهُ حُكِمَ بِرَجْمِهٖ، (التبیین)	کیونکہ انقضائے مدت گواہی سے مانع ہے، اقرار سے مانع نہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ سوال مدت زنا کا بھی کرنا چاہیئے، کیونکہ اگر اس نے زنا بچپن میں کیا ہو گا تو حد عائد نہ ہو گی اور جب وقت جواب تمام ہو قاضی کو اس سے یہ پوچھنا چاہیئے کہ وہ محصن ہے یا نہیں؟ اگر وہ کہے کہ میں محصن ہوں تو اس سے یہ پوچھے کہ احصان کیا ہے؟ پس اگر احصان کے شرائط بیان کرے تو قاضی اس کے سنگسار کرنے کا حکم دیدے،

۲۷۳- اگر مقر احصان کا منکر ہو اور گواہ احصان کی شہادت دیں تو مقر سنگسار کیا جائے گا،

وَاِنْ قَالَ الْمُقِرُّ لَسْتُ بِمُحْصِنٍ وَشَهِدَ عَلَيْهِ الشُّهُوْدُ بِالْاِحْصَانِ رَجَمَ الْاِمَامُ (المحیط)	اور اگر اقرار کنندہ کہے کہ میں محصن نہیں ہوں لیکن گواہ اس کے احصان پر گواہی دیں تو امام اوس کو سنگسار کرے گا،

۲۷۴- زنا کے معاملہ میں احصان کی تعریف،

وَاِحْصَانُ الرَّجْمِ اَنْ يَكُوْنَ حُرًّا عَاقِلًا بَالِغًا مُسْلِمًا قَدْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً حُرَّةً نِكَاحًا صَحِيْحًا وَدَخَلَ بِهَا وَهُمَا عَلٰى صِفَةِ الْاِحْصَانِ (الکافی)	اور سنگساری کرنے کے لیے احصان یہ ہے کہ آزاد، بالغ، اور مسلمان ہو اور آزاد عورت کے ساتھ صحیح نکاح کیا ہو اور اس کے ساتھ ہم بستر ہوا ہو، اور دونوں اسی وصف احصان پر ہوں،

۲۷۵- احصان کا ثبوت کیونکر ہوتا ہے

وَاِنْ اَتٰى امْرَأَتَهٗ فِیْ دُبُرِهَا لَا يَكُوْنُ	اگر کوئی شخص کسی عورت کیساتھ اغلام کرے تو وہ محصن

مُحْصِنًا وَيَثْبُتُ الْإِحْصَانُ بِالْإِقْرَارِ أَوْ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ أَوْ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ،

نہ ہوگا اور احصان یا تو اقرار سے ثابت ہوتا ہے یا دو مرد یا ایک مرد اور ایک عورت کی گواہی سے،

(خزانۃ المفتین)

۲۷۶- اقرار زنا کے بعد بھاگ جانے اور احصان کے انکار کرنے کا حکم،

لَوْ هَرَبَ رَجُلٌ وَلَمْ يَرْجِعْ لَمْ يَتَعَرَّضْ لَهُ، وَلَوْ ثَبَتَ عَلَى الزِّنَا وَرَجَعَ عَنِ الْإِحْصَانِ قُبِلَ مِنْهُ وَلَمْ يُرْجَمْ وَجُلِدَ

(الایضاح)

اگر کوئی شخص اقرار زنا کے بعد بھاگ جائے تو گو وہ اپنے اقرار سے پھر نہ گیا ہو لیکن اسکا تعاقب نہیں کرنا چاہئے اور اگر زنا کے اقرار پر قائم رہے، اور احصان کے اقرار سے پھر جائے تو وہ مقبول ہے، اور قاضی اس کو سنگسار نہ کرے گا اور صرف درے لگائے گا،

۲۷۷- جس شخص کو سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، وہ اگر اقرار زنا سے پھر گیا اور اس کو کسی نے قتل کر دیا تو جب تک قاضی اس کے سنگسار کرنے کا حکم موقوف نہ کر دے اس پر قصاص واجب نہ ہوگا،

وَفِي الْمُنْتَقَى رَجُلٌ أَقَرَّ بِالزِّنَا وَهُوَ مُحْصِنٌ فَأَمَرَ الْقَاضِي بِرَجْمِهِ فَذَهَبُوا بِهِ لِيَرْجُمُوهُ فَرَجَعَ عَمَّا أَقَرَّ بِهِ فَقَتَلَهُ رَجُلٌ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُبْطِلِ الْقَاضِي عَنْهُ الرَّجْمَ فَإِنْ أَبْطَلَ عَنْهُ الرَّجْمَ ثُمَّ قَتَلَهُ رَجُلٌ قُتِلَ بِهِ

(محیط سرخسی)

ایک محصن شخص نے زنا کا اقرار کیا اور قاضی نے اس کے سنگسار کرنے کا حکم دیا اور لوگ اس کو سنگسار کرنے کے لیے لے گئے، اور وہ اپنے اقرار سے پھر گیا اور کسی نے اس کو مار ڈالا تو جب تک قاضی اس کے اقرار سے پھر جانے کو قبول کر کے اس کی سنگساری کو موقوف نہ کریگا، قاتل پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر قاضی نے اس کی سنگساری موقوف کر دی پھر اس کے بعد کسی نے اس کو مار ڈالا تو قاتل پر قصاص عائد نہ ہوگا،

۲۷۸۔ اگر زانی کہتا ہے کہ جس عورت سے اس پر زنا کا الزام لگایا گیا ہے وہ اس کی بی بی ہے، تو یہ دعویٰ بلا گواہ قبول کر لیا جائے گا اور اس سے حد ساقط ہو جائے گی،

اِدَّعَى الزَّانِي اَنَّهَا زَوْجَتُهٗ سَقَطَ الْحَدُّ عَنْهُ وَاِنْ كَانَتْ زَوْجَةَ الْغَيْرِ وَلَا يُكَلَّفُ اِقَامَةَ الْبَيِّنَةِ (منح الغفار)

اگر زانی کہے کہ یہ عورت میری بی بی ہے تو گو وہ کسی دوسرے کی بی بی ہو لیکن اس سے حد ساقط ہو جائیگی اور اس سے گواہ طلب نہ ہوگا،

۲۷۹۔ مسلمان اور ذمی اور غلام کا اقرارِ زنا یکساں حیثیت رکھتا ہے،

وَالذِّمِّيُّ وَالْعَبْدُ فِي الْاِقْرَارِ بِالزِّنَا كَالْحُرِّ الْمُسْلِمِ مَاذُوْنًا كَانَ اَوْ مَحْجُوْرًا (المبسوط)

اقرار کے معاملہ میں ذمی مثل مسلمانوں کے ہے اور غلام کا اقرار آزاد کے اقرار کے مثل ہے،

۲۸۰۔ غلام کے اقرارِ زنا میں آقا کی موجودگی ضروری نہیں ہے،

وَلَا يُشْتَرَطُ حَضْرَةُ الْمَوْلٰى فِي الْاِقْرَارِ وَيُشْتَرَطُ فِي الشَّهَادَةِ لِاَنَّ لَهٗ طَعْنَ الشُّهُوْدِ (خزانۃ المفتیین)

اور غلام کے اقرار میں اس کے آقا کا حاضر ہونا شرط نہیں ہے اور اگر گواہ غلام کے زنا کرنے پر گواہی دیں تو آقا کا حاضر ہونا شرط ہے کیونکہ آقا کو یہ حق ہے کہ گواہوں پر جرح کرے،

۲۸۱۔ اقرارِ زنا اور شہادتِ زنا کے بعد خصی اور عنین پر حد واجب ہوگی،

وَاِنْ اَقَرَّ الْخَصِيُّ بِالزِّنَا اَوْ شَهِدَتْ عَلَيْهِ الشُّهُوْدُ حُدَّ وَكَذَا الْعِنِّيْنُ (فتاویٰ قاضی خاں)

جس شخص کے خصیہ نہ ہو یا اس کو استادگی نہ ہوتی ہو اگر زنا کا اقرار کرے یا گواہ اس کے زنا پر گواہی دیں تو اس پر حد واجب ہوگی،

دوسری فصل

حدِ زنا کے جاری کرنے کی کیفیت کے بیان میں

۲۸۲- حدِ زنا میں عورت اور مرد کا حکم ایک ہے،

اَلرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ فِی ذٰلِكَ سَوَاءٌ فَإِنْ كَانَ كُلٌّ مِنْهُمَا مُحْصَنًا يُرْجَمُ وَإِلَّا فَعَلَى الْكُلِّ الْجَلْدُ أَوْ أَحَدُهُمَا مُحْصَنًا فَعَلَى الْمُحْصَنِ الرَّجْمُ وَعَلَى الْآخَرِ الْجَلْدُ،

(فتح القدیر)

حدِ زنا میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں یعنی اگر دونوں محصن ہیں تو دونوں کو سنگسار کیا جائیگا اور اگر دونوں غیر محصن ہیں تو دونوں کو کوڑے لگائے جائیں گے اور اگر ان میں ایک محصن ہے تو اس کو سنگسار کیا جائیگا، اور دوسرے کو کوڑے لگائے جائیں گے،

۲۸۳- حدِ زنا جاری کرنے کا طریقہ،

وَإِذَا وَجَبَ الْحَدُّ وَكَانَ الزَّانِي مُحْصَنًا رَجَمَهُ بِالْحِجَارَةِ حَتّٰى يَمُوتَ لِأَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رَجَمَ مَاعِزًا وَقَدْ أُحْصِنَ

(الہدایہ)

جس وقت حدِ زنا واجب ہوا اور زانی محصن ہو اسکو سنگسار کریں گے یہانتک کہ وہ مرجائے اور حدِ زنا میں محصن کا سنگسار کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ثابت ہے،

وَيُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَأْمُرَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ بِأَنْ يَحْضُرُوا لِإِقَامَةِ الرَّجْمِ

(الشمنی)

اور امام کے لیے مناسب یہ ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کو یہ حکم دے کہ سب زانی کو سنگسار کریں،

وَيَنبَغِي لِلنَّاسِ اَنْ يَصُفُّوْا عِنْدَ الرَّجْمِ كَصُفُوْفِ الصَّلٰوةِ كُلَّمَا رَجَمَ قَوْمٌ تَاَخَّرُوْا وَتَقَدَّمَ غَيْرُهُمْ فَرَجَمُوْا،

(البحر الرائق)

اور مناسب یہ ہے کہ لوگ صف بستہ ہوں اور جو لوگ سنگسار کر چکیں وہ پیچھے ہٹ جائیں اور دوسرے سنگسار کرنے کے لیے آگے بڑھیں،

وَاِذَا حَكَمَ الْقَاضِي عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَاءِ وَالرَّجْمِ بِشَهَادَةِ الشُّهُوْدِ وَاَذِنَ لِلنَّاسِ ذُكِرَ فِي الْكِتَابِ اَنَّهُ لَا يَنْفَعُهُمْ ذٰلِكَ مَا لَمْ يُعَايِنُوْا اَدَاءَ الشَّهَادَةِ اَوْ يَشْهَدَ بِهٖ عَدْلَانِ اٰخَرَانِ سِوَى الْقَاضِي عِنْدَهُمْ

(قاضی خاں)

اگر قاضی گواہوں کی گواہی سے زانی کو سنگسار کرنے کا حکم دیدے، تو جبتک لوگ گواہوں کو گواہی دیتے ہوے نہ دیکھ لیں یا قاضی کے علاوہ ایک دوسرا عادل گواہ گواہوں کی گواہی پر گواہی نہ دیدے اون کو زانی کے سنگسار کرنے کا حق نہیں ہے،

وَاِذَا وَجَبَ الرَّجْمُ بِالشَّهَادَةِ يَجِبُ الْبِدَايَةُ مِنَ الشُّهُوْدِ ثُمَّ مِنَ الْاِمَامِ ثُمَّ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَوِ امْتَنَعَ الشُّهُوْدُ عَنِ الْاِبْتِدَاءِ سَقَطَ الْحَدُّ عَنِ الْمَشْهُوْدِ عَلَيْهِ وَلَا يُحَدُّوْنَ هُمْ لِاَنَّ امْتِنَاعَهُمْ لَيْسَ صَرِيْحًا فِي رُجُوْعِهِمْ

(فتح القدیر)

جس وقت گواہوں کی گواہی سے سنگسار کرنا فرض ہوجاے تو گواہوں کا یہ فرض ہے کہ پہلے زانی کو سنگسار کریں اس کے بعد امام پھر دوسرے آدمی، اور اگر گواہ سنگسار کرنے میں پیش قدمی کرنا قبول نہ کریں تو حد زنا ساقط ہوجائیگی اور گواہوں پر بھی حد واجب نہ ہوگی کیونکہ سنگساری میں پیش قدمی نہ کرنا اس بات کی دلیل صریح نہیں ہے کہ وہ اپنی گواہی سے پھر گئے ہیں،

وَكَذَا اِذَا امْتَنَعَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ،

اور اگر ایک گواہ بھی سنگساری کرنے میں پیش قدمی

(التبیین) کرنا پسند نہ کرے تب بھی حدِ زنا ساقط ہو جائے گی،

۲۸۴۔ گواہوں کی موت اور غیوبت سے حدِ زنا ساقط ہو جاتی ہے،

وَمَوْتُ الشُّهُوْدِ اَوْ وَاحِدٍ هُمْ مُسْقِطٌ وَكَذَا اِذَا غَابُوْا اَوْ غَابَ اَحَدُهُمْ فِيْ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ (فتح القدیر)

اگر گواہوں میں سے کوئی مرگیا یا غائب ہو گیا تو حدِ زنا ساقط ہو جاتی ہے،

۲۸۵۔ جو چیزیں گواہوں کو شہادت کی اہلیت سے نکال دیتی ہیں انکے پیش آنے سے بھی حد ساقط ہو جاتی ہے

وَكَذَا يَسْقُطُ الْحَدُّ بِاِعْرَاضِ مَا يُخْرِجُ الشُّهُوْدَ عَنْ اَهْلِيَّةِ الشَّهَادَةِ كَمَا لَوْ ارْتَدَّ اَحَدُهُمْ اَوْ عُمِيَ اَوْ اَخْرَسَ اَوْ فَسَقَ اَوْ قَذَفَ فَحُدَّ وَلَا فَرْقَ فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ كَوْنِهٖ قَبْلَ الْقَضَاءِ اَوْ بَعْدَهٗ قَبْلَ اِقَامَةِ الْحَدِّ

(فتح القدیر)

نیز حدِ زنا ایسی چیز کے عارض ہو جانے سے ساقط ہو جاتی ہے جو گواہوں کو شہادت کا اہل باقی نہ رکھے مثلاً یہ کہ کوئی گواہوں سے مرتد یا اندھا یا گونگا ہو جائے یا گناہ کبیرہ کرے یا کسی پر زنا کی تہمت لگائے اور پھر اس پر حدِ شرعی جاری ہو جائے، اور یہ عوارض خواہ قاضی کے حکم سے پہلے پیش آئیں یا بعد دونوں کا اثر یکساں ہوگا البتہ ان کو حدِ زنا کے جاری ہونے سے پیشتر واقع ہونا چاہیے،

۲۸۶۔ اقرارِ زنا کے بعد سنگسار کرنے کا طریقہ،

وَاِنْ كَانَ مُقِرًّا اِبْتَدَأَ الْاِمَامُ ثُمَّ النَّاسُ وَيُغَسَّلُ وَيُكَفَّنُ وَيُصَلّٰى عَلَيْهِ.

(الایضاح)

اگر زنا کا ثبوت اقرار سے ہو تو امام سنگسار کرنے میں پیشدستی کرے اس کے بعد دوسرے لوگ سنگسار کریں سنگسار کرنے کے بعد غسل دیں اور اسپر نماز جنازہ پڑھیں،

۲۸۷۔ زانی غیر محصن کی حد اور اس کا طریقہ،

وَاِنْ لَمْ یَکُنْ مُحْصَنًا وَکَانَ حُرًّا فَحَدُّہٗ مِأَۃُ جَلْدَۃٍ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِی فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا مِأَۃَ جَلْدَۃٍ اِلَّا اَنَّہٗ اِنْتَسَخَ فِیْ حَقِّ الْمُحْصَنِ فَبَقِیَ فِیْ حَقِّ غَیْرِہٖ مَعْمُوْلَۃً (الہدایہ)	اور اگر زانی محصن نہ ہو اور آزاد ہو تو اس کی حد سو کوڑا ہے اور وہ نص قرآنی سے ثابت ہے،
یَأْمُرُ الْاِمَامُ بِضَرْبِہٖ بِسَوْطٍ لَا عُقْدَۃَ عَلَیْہِ ضَرْبًا مُتَوَسِّطًا بَیْنَ الْجَرْحِ الْمُبَرِّحِ وَغَیْرِ الْمُؤْلِمِ وَلَا یَجُوْزُ التَّعَدِّیْ عَنْ حَدٍّ قَدَّرَہُ الشَّرْعُ، (الکافی)	اور امام کو ایسے کوڑے سے مارنے کا حکم دینا چاہئے جو گرہ دار نہ ہو اور ضرب متوسط درجہ کی ہو یعنی نہ بہت سخت ہو نہ بہت ہلکی،

۲۸۸۔ زانی غلام کی حد،

وَاِنْ کَانَ عَبْدًا جَلَدَہٗ خَمْسِیْنَ (الہدایہ)	اگر زانی غلام ہو تو حد اس کی پچاس کوڑے ہو گی،
وَیُضْرَبُ مُتَفَرِّقًا عَلٰی جَمِیْعِ اَعْضَائِہٖ مَا خَلَا الْفَرْجَ وَالْوَجْہَ وَالرَّاسَ (العنایۃ)	شرمگاہ، چہرہ اور سر کے سوا ضرب تمام بدن پر متفرق طریقہ سے لگانا چاہیے،

۲۸۹۔ مرد اور عورت کے حد مارنے کے مختلف طریقے

وَیُضْرَبُ فِی الْحُدُوْدِ کُلِّھَا قَائِمًا غَیْرَ مَمْدُوْدٍ لِقَوْلِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَیُضْرَبُ الرِّجَالُ فِی الْحُدُوْدِ قِیَامًا وَالنِّسَاءُ قُعُوْدًا، (الہدایہ)	اور حدود میں مرد کو کھڑا کر کے اور عورت کو بٹھا کر کوڑے مارنا چاہیے،

٢٩٠- مریض کی حد

وَالمَرِيضُ إِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ الحَدُّ إِنْ كَانَ الحَدُّ رَجْمًا يُقَامُ عَلَيْهِ لِلْحَالِ وَإِنْ كَانَ جَلْدًا لَا يُقَامُ عَلَيْهِ حَتَّى يَتَمَاثَلَ أَيْ يَبْرَءَ وَ يَصِحَّ إِلَّا إِذَا كَانَ مَرِيضًا وَقَعَ اليَأْسُ عَنْ بُرْئِهِ فَحِينَئِذٍ يُقَامُ عَلَيْهِ (الظهيريه)

اور اگر مریض پر حد رجم واجب ہو تو اس پر فوراً جاری کریں اور اس کی صحت کا انتظار نہ کریں اور اگر حد تازیانہ واجب ہو تو انتظار کریں تاکہ وہ صحت پاے، اس کے بعد حد جاری کریں، مگر جسوقت اسکی صحت سے ناامیدی ہو فوراً اپر تازیانہ جاری کریں ۔

٢٩١- نفساء اور حائضہ عورت کی حد

وَالنُّفَسَاءُ فِي إِقَامَةِ الحَدِّ عَلَيْهِ بِمَنْزِلَةِ المَرِيضَةِ وَالحَائِضُ بِمَنْزِلَةِ الصَّحِيحَةِ حَتَّى لَا يُنْتَظَرُ خُرُوجُهَا مِنَ الحَيْضِ (الظهيريه)

اور جو عورت حالتِ نفاس میں ہو اس کا حکم مریضہ کا ہے، یعنی نفاس سے فارغ ہونے کے بعد اس پر حد جاری کریں گے اور جو عورت حیض میں ہو وہ بمنزلہ صحیح کے ہے یعنی اُسکے حیض سے فارغ ہونے کا انتظار نہ کرینگے،

٢٩٢- حاملہ عورت کی حد

الحَامِلُ إِذَا زَنَتْ لَا تُحَدُّ حَالَةَ الحَمْلِ سَوَاءٌ كَانَ حَدُّهَا جَلْدًا أَوْ رَجْمًا لَكِنْ تُحْبَسُ الحَامِلُ إِنْ كَانَ ثَبَتَ زِنَاهَا بِالبَيِّنَةِ إِلَى أَنْ تَلِدَ ثُمَّ إِذَا وَلَدَتْ يُنْظَرُ إِنْ كَانَتْ مُحْصَنَةً تُرْجَمُ حِينَ تَضَعُ وَلَدَهَا وَهٰذَا ظَاهِرُ الرِّوَايَةِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ مُحْصَنَةٍ تُرِكَتْ حَتَّى

حاملہ عورت اگر زنا کرے تو حالتِ حمل میں اس پر حد جاری نہ کرینگے خواہ حد کوڑے کی ہو یا سنگساری کی البتہ اگر زنا گواہوں سے ثابت ہوا ہوگا تو اس کو وضع حمل تک مقید رکھیں گے اس کے بعد دیکھیں گے اگر وہ محصنہ ہوگی تو سنگسار کرینگے اور اگر غیر محصنہ ہوگی تو توقف کریں گے یہانتک کہ اس کے نفاس کا زمانہ گذر جائے اس کے بعد اس کو درہ لگائیں گے،

تَخْرُجَ مِنْ نِفَاسِهَا ثُمَّ يُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ

(غاية البيان)

وَعَنْ اَبِيْ حَنِيْفَة رح اَنَّهٗ يُؤَخِّرُهٗ اِلٰى اَنْ يَسْتَغْنِيَ وَلَدُهَا عَنْهَا اِذَا لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ يَقُوْمُ بِتَرْبِيَتِهٖ لِاَنَّ فِي التَّاخِيْرِ صِيَانَةُ الْوَلَدِ عَنِ الضِّيَاعِ ،

اگر کوئی شخص اس کے بچے کی پرورش کرنے والا نہ ہو تو اس حد تک تاخیر کریں کہ اس کا بچہ اس سے بے نیاز ہو جائے، کیونکہ اس صورت میں بچے کی ضائع ہونے سے حفاظت ہو گی،

(الهداية)

وَاِنْ ثَبَتَ الْحَدُّ بِالْاِقْرَارِ لَا تُحْبَسُ لٰكِنْ يُقَالُ لَهَا اِذَا وَضَعْتِ فَارْجِعِيْ فَاِذَا وَضَعَتْ وَرَجَعَتْ فَاِنَّهَا يُقَامُ الرَّجْمُ عَلَيْهَا اِذَا كَانَ لِلْوَلَدِ مَنْ يَقُوْمُ بِاِرْضَاعِهٖ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ يُنْظَرُ اِلٰى اَنْ يَنْفَطِمَ وَلَدُهَا ،

اگر حاملہ عورت کا زنا اس کے اقرار سے ثابت نہ ہو تو اس کو مقید نہ رکھیں گے بلکہ اس سے کہدینگے کہ بعد وضع حمل کے حاضر ہو، اگر بعد وضع حمل کے وہ حاضر ہو اور محصنہ ہو تو اس کو سنگسار کرینگے بشرطیکہ کوئی اس کے بچے کا دودھ پلانے والا ہو ورنہ توقف کریں گے تاکہ اسکا بچہ دودھ چھوڑ دے ۔

(الظهيرية)

ثُمَّ الْحُبْلٰى تُحْبَسُ اِلٰى اَنْ تَلِدَ اِنْ كَانَ الْحَدُّ ثَابِتًا بِالْبَيِّنَةِ كَيْلَا تَهْرُبَ بِخِلَافِ الْاِقْرَارِ لِاَنَّ الرُّجُوْعَ عَنْهُ عَامِلٌ فَلَا يُفِيْدُ الْحَبْسُ

جس وقت حاملہ عورت پر زنا گواہوں سے ثابت ہو وضع حمل تک اس کو مقید رکھیں گے تاکہ بھاگ نہ جائے لیکن اگر حاملہ عورت زنا کا اقرار کرے تو اس کو قید میں رکھنا مفید نہ ہو گا کیونکہ اس کا اقرار سے پھر جانا مقبول ہے،

(الهداية)

۲۹۳- زانی کو ایک ساتھ سنگسار اور کوڑا نہیں لگا سکتے اور نہ قید کر سکتے البتہ سیاسۃً ایسا ہو سکتا ہے،

وَلَا یُجْمَعُ بَیْنَ جَلْدٍ وَرَجْمٍ وَلَا بَیْنَ جَلْدٍ وَنَفْیٍ اِلَّا سِیَاسَۃً۔ (فتح القدیر)

جس وقت حدِ زنا میں سنگسار کرنا واجب ہو اس کے ساتھ درہ لگانے کی حد شامل نہ کریں گے اور جس وقت درہ لگانے کی حد واجب ہو زانی کو مقید نہ کرینگے البتہ سیاسۃً اسکو مقید

۲۹۴- سخت گرمی اور سخت سردی میں کوڑا نہیں لگایا جا سکتا

وَلَا یُقَامُ الْحَدُّ فِی الْحَرِّ الشَّدِیْدِ وَالْبَرْدِ الشَّدِیْدِ (تاتارخانیہ)

اور کوڑے لگانے کی حد سخت سردی اور سخت گرمی کے زمانے میں جاری نہ کرینگے،

تیسری فصل

مباشرت موجب حد اور مباشرت غیر موجب حد کے بیان میں،

۲۹۵- شبہہ سے حدِ زنا واجب نہیں ہوتی،

وَیُدْرَءُ اَیْ یُدْفَعُ الْحَدُّ عَنِ الْوَاطِیِٔ بِالشُّبْھَۃِ (جامع الرموز)

اگر کوئی شخص شبہہ کے ساتھ مباشرت کرے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی۔

۲۹۶- شبہہ کی قسمیں،

اَلشُّبْھَۃُ مَا یُشْبِہُ الثَّابِتَ وَلَیْسَ بِثَابِتٍ وَھِیَ اَنْوَاعٌ شُبْھَۃٌ فِی الْفِعْلِ وَتُسَمّٰی شُبْھَۃَ اِشْتِبَاہٍ وَھِیَ اَنْ یَّظُنَّ غَیْرَ دَلِیْلِ الْحِلِّ دَلِیْلًا وَھُوَ یَتَحَقَّقُ فِیْ حَقِّ

اور شبہہ یہ ہے جو ثابت کے مشابہ ہو اور وہ ثابت نہ ہو اور شبہہ کی چند قسمیں ہیں ایک شبہہ فعل ہے اور اس کو شبہہ اشتباہ بھی کہتے ہیں اور اس کے معنی یہ ہیں کہ مجرم ایسی دلیل کو جو حلال کی دلیل نہ ہو حلت

مَنْ اِشْتَبَهَ عَلَيْهِ دُوْنَ مَنْ لَمْ يَشْتَبِهْ عَلَيْهِ فَلَا بُدَّ مِنَ الظَّنِّ لِيَتَحَقَّقَ الْاِشْتِبَاهُ فَاِنْ ادَّعٰى اَنَّهٗ ظَنَّ اَنَّهَا حَلَالٌ لَهٗ لَمْ يُحَدَّ وَاِنْ لَمْ يَدَّعِ حُدَّ وَشُبْهَةٌ فِي الْمَحَلِّ وَتُسَمّٰى شُبْهَةً حُكْمِيَّةً وَذَا لِقِيَامِ دَلِيْلِ الْحِلِّ فِي الْمَحَلِّ وَامْتَنَعَ عَمَلُهٗ لِمَانِعٍ فَيُعْتَبَرُ شُبْهَةٌ فِي حَقِّ الْكُلِّ وَلَا يَتَوَقَّفُ ثُبُوْتُهَا عَلٰى ظَنِّ الْجَانِيْ وَدَعْوَاهُ الْحِلَّ فَالْحَدُّ يَسْقُطُ بِالنَّوْعَيْنِ	کی دلیل خیال کرے اور وہ ایسے شخص کے حق میں مقبول ہے جس کو شبہہ واقع ہوا اور جس کو شبہہ واقع نہ ہوا کے حق میں مقبول نہیں ہے اس لیے اگر وہ حلت کے شبہہ کا دعویٰ کرے اس پر حد عائد نہ ہوگی اور اگر شبہہ کا دعویٰ نہ کرے تو حد واجب ہوگی، دوسرا شبہہ محل ہے اور اس کو شبہہ حکمیہ بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ شبہہ حکم شرعی سے ثابت ہے، یعنی حلت کی دلیل محل ہو لیکن عمل اس پر ممنوع ہو، اسی لیے وہ ہر شخص کے حق میں معتبر ہے اور اس کا ثبوت مجرم کے گمان اور اس دعویٰ پر جو وہ حلت کے متعلق کرتا ہے موقوف نہیں ہے، اور حد زنا شبہہ فعل اور شبہہ محل دونوں میں ساقط ہوجاتی ہے،
(الکافی)	

۷۹۷ - شبہات کے مواقع

فَشُبْهَةُ الْفِعْلِ فِيْ ثَمَانِيَةِ مَوَاضِعَ جَارِيَةُ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ وَزَوْجَتِهٖ وَالْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَجَارِيَةُ الْمَوْلٰى فِيْ حَقِّ الْعَبْدِ وَالْجَارِيَةُ الْمَرْهُوْنَةُ فِيْ حَقِّ الْمُرْتَهِنِ فِيْ رِوَايَةِ كِتَابِ الْحُدُوْدِ فَفِيْ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ لَا حَدَّ عَلَيْهِ اِذَا	شبہہ فعل آٹھ جگہ ہوتا ہے، ایک باپ کی لونڈی میں دوسرے ماں کی لونڈی میں تیسرے بی بی کی لونڈی میں چوتھے اس بی بی میں جو تین طلاق پاکر عدت میں بیٹھی ہو پانچویں اس بی بی میں جو مال پر طلاق پاکر عدت میں بیٹھی ہو، چھٹے ام ولد میں جس کے آقا نے اسکو آزاد کر دیا ہو اور وہ عدت میں ہو، ساتویں آقا کی

قَالَ ظَنَنْتُ اَنَّهَا تَحِلُّ لِيْ وَلَوْ قَالَ عَلِمْتُ
اَنَّهَا عَلَيَّ حَرَامٌ وَجَبَ الْحَدُّ وَالشُّبْهَةُ فِي
الْمَحَلِّ فِيْ سِتَّةِ مَوَاضِعَ جَارِيَةِ اِبْنِهٖ وَ
الْمُطَلَّقَةُ طَلَاقًا بَائِنًا بِالْكِنَايَاتِ وَالْجَارِيَةُ
الْمَبِيْعَةُ فِيْ حَقِّ الْبَائِعِ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ وَ
الْمَمْهُوْرَةُ فِيْ حَقِّ الزَّوْجِ قَبْلَ الْقَبْضِ وَ
الْمُشْتَرَكَةُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ غَيْرِهٖ وَالْمَرْهُوْنَةُ
فِيْ حَقِّ الْمُرْتَهِنِ فِيْ رِوَايَةِ كِتَابِ الرَّهْنِ
فَفِيْ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ لَا يَجِبُ الْحَدُّ وَاِنْ
قَالَ عَلِمْتُ اَنَّهَا عَلَيَّ حَرَامٌ

(الہدایہ)

لونڈی اسکے غلام کے حق میں، آٹھویں کتاب حدود کی بعض
روایتوں کے مطابق رہن شدہ لونڈی مرتہن کے حق میں،
پس ان صورتوں میں اگر مجرم کہے کہ میں نے ان سب عورتوں
کو حلال سمجھا تھا تو اسپر حد واجب نہ ہوگی اور اگر کہے کہ میں نے حرام سمجھا تھا
تو اس صورت میں اسپر حد واجب ہوگی اور شبہہ محل
چھ جگہ ہے ایک لڑکے کی لونڈی باپ کے حق میں، دوسرے
وہ عورت جس نے طلاق بائن کنایۃً پائی ہو تیسری وہ
لونڈی جو بیچ دی گئی ہو اور ابھی اس پر خریدار کا قبضہ نہ کرایا گیا ہو
بائع کے حق میں، چوتھے وہ لونڈی جو بی بی کی مہر میں دی گئی
ہو لیکن ابھی بی بی نے اس پر قبضہ نہ کیا ہو، پانچویں وہ لونڈی
جو مشترک ہو شریک کے حق میں، چھٹے وہ لونڈی جو رہن کر دی گئی ہو
کتاب الرہن کی بعض روایتوں کے موافق مرتہن کے حق میں
تو ان صورتوں میں گو مجرم نے انکو حرام سمجھا ہو لیکن حد واجب نہ ہوگی۔

۲۹۰۔ شبہہ کی ایک اور قسم۔

وَشُبْهَةٌ فِي الْعَقْدِ فَاِنَّ الْعَقْدَ اِذَا وُجِدَ
حَلَالًا كَانَ اَوْ حَرَامًا مُتَّفَقًا عَلٰى تَحْرِيْمِهٖ
اَوْ مُخْتَلَفًا فِيْهِ عَلِمَ الْوَاطِئُ اَنَّهٗ حَرَامٌ اَوْ
لَمْ يَعْلَمْ لَا يُحَدُّ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح
وَعِنْدَهُمَا اِذَا نَكَحَ نِكَاحًا مُجْمَعًا عَلٰى تَحْرِيْمِهٖ

شبہہ کے اقسام میں ایک شبہہ عقد کا ہے یعنی زانی کا نکاح کرنا
سقوط حد کا سبب ہوتا ہے خواہ نکاح حلال ہو یا حرام اسکی
حرمت متفق علیہ ہو یا مختلف فیہ اور مباشرت کرنیوالا
اسکی حرمت سے واقف ہو یا نہ ہو، یہ امام ابوحنیفہ رح کی
رائے ہے، لیکن صاحبین کے نزدیک جو نکاح بالاتفاق

فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِشُبْهَةٍ وَيُحَدُّ اِنْ عَلِمَ بِالتَّحْرِيْمِ وَاِلَّا لَا (الکافی)

حرام ہو وہ موجب شبہہ نہیں ہے، پس اگر حرام سمجھکر نکاح کیا تو حد واجب ہوگی، ورنہ حد واجب نہ ہوگی،

۲۹۹- اس شبہہ کی تفریعات،

وَلَوْ تَزَوَّجَ بِذِيْ رَحِمٍ مُحَرَّمٍ نَحْوَ الْبِنْتِ وَالْاُخْتِ وَالْاُمِّ وَالْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ وَجَامَعَهَا لَا حَدَّ عَلَيْهِ فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح وَاِنْ قَالَ عَلِمْتُهَا اَنَّهَا عَلَيَّ حَرَامٌ وَعِنْدَ صَاحِبَيْهِ اِنْ عَلِمَ بِالْحُرْمَةِ يَجِبُ الْحَدُّ وَاِنْ لَمْ يَعْلَمْ لَا يَجِبُ (قاضی خاں)

اگر کسی نے اپنی ذی رحم محرم مثلاً لڑکی، بہن، ماں، پھوپھی اور خالہ کے ساتھ نکاح کر کے جماع کیا تو نزدیک امام ابو حنیفہؒ کے حد زنا واجب نہ ہوگی گو ایسا حرام سمجھکر کیا ہو اور نزدیک صاحبینؒ کے اگر حرام سمجھکر زنا کیا تو حد واجب ہوگی، اور اگر حرام نہیں سمجھا تو حد واجب نہ ہوگی،

وَمَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً لَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا فَوَطِئَهَا لَا يَجِبُ الْحَدُّ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلٰكِنَّهُ يُوْجَعُ عُقُوْبَةً اِذَا كَانَ عَلِمَ بِذٰلِكَ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رح عَلَيْهِ الْحَدُّ اِذَا كَانَ عَالِمًا بِذٰلِكَ، (الہدایہ)

جو شخص ایسی عورت کو نکاح میں رکھے جسکا نکاح اس پر حلال نہیں ہے، اور اس نے اس کے ساتھ مباشرت کی تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس پر حد واجب نہ ہوگی البتہ اگر حرام سمجھ کر مباشرت کی تو اس کو تعزیر دیجائیگی اور صاحبین کے نزدیک اگر حرام سمجھکر اس کے ساتھ مباشرت کی تو اس پر حد واجب ہوگی،

اَوْ جَمَعَ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اَوْ تَزَوَّجَ بِمَحَارِمِهٖ (جامع الرموز)

یہی اختلاف اس شخص کے متعلق ہے جس نے دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کیا یا محرمات کو نکاح میں لایا،

۳۰۰۔ اگر زانی سے بوجہ شبہ کے حد ساقط ہو جاتی ہے تو زانیہ سے بھی ساقط ہو جاتی ہے،

ثُمَّ الْاَصْلُ اَنَّ الْحَدَّ مَتٰى سَقَطَ عَنْ اَحَدِ الزَّانِيَيْنِ لِلشُّبْهَةِ سَقَطَ عَنِ الْاٰخَرِ لِلشَّرِكَةِ (السراج الوہاج)

اصل یہ ہے کہ جس وقت زانی اور زانیہ میں سے شبہ کی وجہ سے کسی ایک سے حد ساقط ہو جاتی ہے، دوسرے پر بھی حد واجب نہیں ہوتی،

۳۰۱۔ جو شخص حاضر ہے اگر اقرار زنا کرے تو اس پر حد واجب ہو جائیگی،

وَلَوْ كَانَ اَحَدُهُمَا غَائِبًا فَقَالَ الْحَاضِرُ عَلِمْتُ اَنَّهَا عَلَيَّ حَرَامٌ حُدَّ الْحَاضِرُ، (قاضی خاں)

اگر دونوں زانیوں میں سے ایک غائب ہو اور جو موجود ہے وہ یہ اقرار کرے کہ میں نے حرام سمجھ کر زنا کا ارتکاب کیا تو اس پر حد واجب ہو جائے گی،

۳۰۲۔ صرف شبہ کے دعویٰ سے حد ساقط ہو جاتی ہے،

اَلْاَصْلُ اَنَّهٗ مَتٰى ادَّعٰى شُبْهَةً وَاَقَامَ الْبَيِّنَةَ عَلَيْهَا سَقَطَ الْحَدُّ فَبِمُجَرَّدِ الدَّعْوٰى يَسْقُطُ اَيْضًا اِلَّا الْاِكْرَاهَ لَا يَسْقُطُ الْحَدُّ حَتّٰى يُقِيْمَ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْاِكْرَاهِ، (البحر الرائق)

جب زانی نے شبہ کا دعویٰ کیا اور اس کو ثابت کر دیا تو حد ساقط ہو جائے گی، اسی طرح صرف شبہ کے دعویٰ سے بھی حد ساقط ہو جاتی ہے، البتہ اگر اس نے زبردستی کا دعویٰ کیا تو جب تک جبر کو ثابت نہ کرے گا حد ساقط نہ ہوگی،

۳۰۳۔ اندھیری رات میں ایک عورت کو اپنے بستر پر پا کر اپنی عورت سمجھ کر زنا کرنا موجب حد ہے،

رَجُلٌ وَجَدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ اِمْرَأَةً وَلَهٗ امْرَأَةٌ قَدِيْمَةٌ فَجَامَعَ الَّتِيْ وَجَدَهَا فِيْ فِرَاشِهٖ وَقَالَ ظَنَنْتُ اَنَّهَا امْرَأَتِيْ قَالُوْا لَا يُقْبَلُ قَوْلُهٗ وَعَلَيْهِ الْحَدُّ (قاضی خاں)

اگر کسی نے اندھیری رات میں ایک اجنبی عورت کو اپنے بستر پر پایا اور گمان کیا کہ اس کی قدیم عورت ہے اور اس کے ساتھ مباشرت کی تو اس پر حد واجب ہوگی،

۳۰۴- ایک عورت سے زنا کرکے یہ کہنا میں نے اس کو خریدا ہے حد ساقط ہونے کا سبب ہے،

وَاِذَا زَنٰی بِامْرَأَۃٍ ثُمَّ قَالَ اشْتَرَیْتُہَا لَا حَدَّ عَلَیْہِ سَوَاءٌ کَانَتْ حُرَّۃً اَوْ اَمَۃً

(المحیط)

اگر ایک شخص ایک عورت کے ساتھ مباشرت کرے اور اس کے بعد کہے کہ میں نے اس کو خریدا ہے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی خواہ وہ آزاد ہو یا لونڈی،

۳۰۵- اگر عورت کو معاوضہ دیکر زنا کیا جائے تو حد واجب نہیں ہوتی،

وَلَوِ اسْتَاجَرَ امْرَأَۃً لِیَزْنِیَ بِہَا فَزَنٰی بِہَا لَا یُحَدُّ فِیْ قَوْلِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح وَاِنِ اسْتَاجَرَ لِلْخِدْمَۃِ فَزَنٰی بِہَا یُحَدُّ وَاِنْ لَمْ یَدَّعِ،

(قاضی خاں)

اگر کسی شخص نے زنا کرنے کے لیے ایک عورت کو اجارۃً لیا اور اس سے زنا کیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اُس پر حد واجب نہ ہوگی اور اگر دوسرے کام کے لیے اس سے اجارۃً معاملہ کیا پھر اس کے ساتھ زنا کیا تو اس پر حد واجب ہوگی،

۳۰۶- البتہ تعزیر و قید کی سزا واجب ہوگی اور اگر متعہ کے لیے روپیہ دیا تو حد ساقط ہو جائیگی،

اَوِ اسْتَاجَرَ امْرَأَۃً لِیَزْنِیَ بِہَا اَوْ لِیَطَأَہَا اَوْ قَالَ خُذِیْ ہٰذِہِ الدَّرَاہِمَ لِاَطَأَکِ اَوْ قَالَ مَکِّنِّیْ بِکَذَا فَفَعَلَتْ لَمْ یُحَدَّ وَزَادَ فِی النَّظْمِ وَلَہَا مَہْرُ مِثْلِہَا وَیُوْجَبَانِ عُقُوْبَۃً وَیُحْبَسَانِ حَتّٰی یَتُوْبَا وَقَالَا یُحَدَّانِ کَمَا لَوْ اَعْطَاہَا مَالًا بِغَیْرِ شَرْطٍ بِخِلَافِ مَا اِذَا قَالَ خُذِیْ ہٰذِہِ الدَّرَاہِمَ لِاَتَمَتَّعَ بِکِ لِاَنَّ الْمُتْعَۃَ کَانَتْ سَبَبَ

اگر کسی نے زنا کرنے کے لیے ایک عورت کو اجارۃً حاصل کیا یا کسی عورت کو مباشرت کرنے کے لیے روپیہ دیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حد واجب نہ ہوگی اور نظم میں مذکور ہے کہ وہ عورت کو مہر مثل دیگا اور دونوں کو تعزیری سزا دیجائیگی اور ان کو مقید رکھیں گے یہاں تک کہ توبہ کریں اور صاحبین کے نزدیک دونوں پر حد واجب ہوگی جیسا کہ اس صورت میں واجب ہوتی ہے، جب ان کو روپیہ بلا شرط دے البتہ اگر متعہ کرنے

الا اباحة فی الابتداء فبقیت شبهة (التمرتاشی)

کے لیے عورت کو روپیہ دیا تو اس صورت میں حد واجب نہ ہوگی کیونکہ متعہ ابتداء میں جائز تھا اس لیے اس کے حق میں باعثِ شبہ ہو سکتا ہے۔

۳۰۷- مجنون اور لڑکے کی مباشرت زنا نہیں ہے۔

وطئ المجنون والصبی العاقل لا یکون زنا لان فعلهما لا یوصف بالحرمة (محیط سرخسی)

مجنون اور لڑکے کی مباشرت زنا نہیں ہے کیونکہ ان کے فعل کو حرام نہیں کہتے۔

۳۰۸- گونگے پر حدِ زنا واجب نہیں ہوتی

فی الاصل لا یؤخذ الاخرس بحد الزنا ولا بشیء من الحدود وان اقر به بالاشارة او کنایة او شهدت به الشهود علیه (المحیط)

گونگا شخص گو اقرار سے اشارہ کرے یا گواہ اس کے زنا کی گواہی دیں لیکن اس پر حد واجب نہ ہوگی۔

۳۰۹- دیوانی اور کمسن عورت سے زنا کرنے پر صرف مرد پر حد واجب ہوگی۔

ان زنی صحیح بمجنونة او صغیرة یجامع مثلها حد الرجل خاصة وهذا بالاجماع (الهدایہ)

اگر صحیح العقل آدمی مجنونہ عورت یا کمسن عورت کیسا جو قابلِ مباشرت ہو زنا کرے تو صرف مرد پر حد واجب ہوگی۔

۳۱۰- بستر پر ایک عورت کو پاکر وطی کرنے سے حد واجب ہوتی ہے۔

ومن وجد امرأة علی فراشه فوطئها فعلیه الحد (القدوری)

اگر کسی شخص نے اپنے بستر پر ایک عورت کو پایا اور اس کے ساتھ مباشرت کی تو اس پر حد واجب ہوگی۔

۳۱۱- اس حالت میں اندھے کا بھی یہی حکم ہے، البتہ اگر اس نے آواز دی اور اجنبیہ عورت نے کہا کہ میں تمہاری بیوی ہوں تو حد واجب نہ ہوگی،

وَكَذَا اِذَا كَانَ اَعْمٰى لِاَنَّهٗ يُمْكِنُهُ التَّمْيِيْزُ بِالسُّؤَالِ وَغَيْرِهٖ اِلَّا اِذَا دَعَاهَا فَاَجَابَتْ اَجْنَبِيَّةٌ وَقَالَتْ اَنَا زَوْجَتُكَ فَوَاقَعَهَا لِاَنَّ الْاِخْبَارَ دَلِيْلٌ، (الہدایہ)

ایک اندھے نے اگر اجنبی عورت کو اپنے بستر پر پاکر مباشرت کر لی تو اس پر بھی حد واجب ہوگی، البتہ جس وقت اس نے اس کو آواز دی اور اجنبیہ نے کہا کہ میں تمہاری بی بی ہوں تو اس صورت میں اس پر حد واجب نہ ہوگی،

۳۱۲- اندھے کا اقرارِ زنا مقبول ہے، البتہ اندھے کے متعلق زنا کی گواہی غیر مقبول ہے،

وَالْاَعْمٰى اِذَا اَقَرَّ بِالزِّنَا فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْبَصِيْرِ فِيْ حُكْمِ الْاِقْرَارِ وَلَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ الشُّهُوْدُ بِالزِّنَا لَا يُقْبَلُ (منح الغفار)

اندھا اگر زنا کا اقرار کرے تو وہ اس اقرار میں آنکھ والے کے برابر ہے، لیکن اگر گواہ اندھے کے متعلق زنا کی گواہی دیں تو وہ مقبول نہیں ہے،

۳۱۳- اگر عورت چت لیٹے ہوئے آدمی سے بیٹھ کر خود مباشرت کرے تو دونوں پر حد واجب ہوگی،

رَجُلٌ اِسْتَلْقٰى عَلٰى قَفَاهُ فَجَاءَتْ امْرَاَةٌ وَقَعَدَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى قَضَتْ حَاجَتَهَا وَجَبَ عَلَيْهِمَا الْحَدُّ (الظہیریہ)

اگر کوئی شخص چت لیٹ جائے اور ایک عورت اس کے اوپر بیٹھ کر اپنی خواہش پوری کرے تو دونوں پر حد واجب ہوگی،

۳۱۴- سوئی ہوئی عورت سے زنا کرنے پر حد واجب ہوتی ہے،

وَكَذَا اِذَا زَنٰى بِنَائِمَةٍ يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ (محیط سرخسی)

اگر عورت سوئی ہوئی ہو اور مرد اس کے ساتھ مباشرت کرے تو مرد پر حد واجب ہوگی،

۳۱۵- اگر عورت سوئے ہوئے مرد سے زنا کرنا چاہے تو کسی پر حد واجب نہ ہوگی،

وَلَوْ مَكَّنَتْ نَفْسَهَا مِنَ النَّائِمِ لَا يَجِبُ عَلَيْهِمَا الْحَدُّ (محیط سرخسی)

اگر عورت ایک سوئے ہوئے آدمی کو اپنے اوپر قادر کرے تو ان میں سے کسی پر حد واجب نہ ہو گی،

۳۱۶۔ اگر بادشاہ نے کسی سے بجبر زنا کرایا تو اس پر حد واجب ہو گی،

مَنْ اَكْرَهَ السُّلْطَانُ حَتّٰى زَنَا فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ (فتح القدیر)

اگر بادشاہ نے کسی کو زنا پر مجبور کیا تو اس پر حد واجب نہ ہو گی،

۳۱۷۔ صاحبین کے نزدیک دوسرے کے جبر کا بھی یہی حکم ہے

وَاِنْ اَكْرَهَ غَيْرُ السُّلْطَانِ قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رح لَا يُحَدُّ (فتح القدیر)

اگر بادشاہ کے سوا کسی اور نے کسی کو زنا پر مجبور کیا تو صاحبین کے نزدیک اس پر حد واجب نہ ہو گی

۳۱۸۔ اگر عورت سے بجبر زنا کیا جائے تو اس پر حد واجب نہ ہو گی،

وَالْمَرْأَةُ لَوْ اُكْرِهَتْ فَمَكَّنَتْ لَمْ تُحَدَّ بِالْاِجْمَاعِ وَمَعْنَى الْمُكْرَهَةِ اَنْ تَكُوْنَ مُكْرَهَةً اِلٰى وَقْتِ الْاِيْلَاجِ (خزانۃ الفتاوی)

اگر کسی نے کسی عورت کے ساتھ زنا بالجبر کیا تو اس پر حد واجب نہ ہو گی بالاتفاق، اور جبر کے معنی یہ ہیں کہ دخول کے وقت تک جبر قائم رہے،

۳۱۹۔ سقوطِ حد میں عورت اور مرد کا فرق،

لِمُحَمَّدٍ رح وَهُوَ الْفَرْقُ اَنَّ الْاَصْلَ فِيْ بَابِ الزِّنَا فِعْلُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةُ تَابِعَةٌ عَلٰى مَا نَذْكُرُهُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَامْتِنَاعُ الْحَدِّ فِيْ حَقِّ الْاَصْلِ يُوْجِبُ اِمْتِنَاعَهٗ فِيْ حَقِّ الطَّبْعِ اَمَّا الْاِمْتِنَاعُ فِيْ حَقِّ الطَّبْعِ لَا يُوْجِبُ الْاِمْتِنَاعَ فِيْ حَقِّ الْاَصْلِ (الہدایہ)

امام محمد کے نزدیک زنا کے معاملے میں مرد کا فعل اصل ہے اور عورت اسکی تابع ہے، اس لیے جب حد اصل پر واجب نہ ہو گی تو تابع پر بھی واجب نہ ہو گی بخلاف اس کے اگر حد تابع پر ممکن نہ ہو گی تو یہ ضرور نہیں کہ اصل پر بھی ممکن نہ ہو،

۳۲۰۔ ایک مجبور شخص نے ایک راضی عورت سے زنا کیا تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس پر حد واجب ہو گی، اور امام محمدؒ کے نزدیک نہیں، اگر مجنون یا لڑکے نے راضی عورت سے زنا کیا تو کسی پر حد واجب نہ ہو گی

وَاِذَا زَنٰی الْمُکْرَہُ بِالْمُطَاوِعَۃِ تُحَدُّ الْمُطَاوِعَۃُ عِنْدَہٗ وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ لَا تُحَدُّ وَاِذَا زَنٰی الصَّبِیُّ وَالْمَجْنُوْنُ بِامْرَاَۃٍ وَقَدْ طَاعَتْہُ فَلَا حَدَّ عَلَیْہِ وَلَا عَلَیْہَا۔

(الہدایہ)

اگر ایک مجبور شخص نے غیر مجبورہ عورت کیساتھ زنا کیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک عورت پر حد واجب ہو گی اور امام محمد کے نزدیک واجب نہ ہو گی اور اگر لڑکے یا مجنون نے ایسی عورت کے ساتھ زنا کیا جو راضی ہو تو ان میں سے کسی پر حد واجب نہ ہو گی،

۳۲۱۔ مردہ عورت سے زنا کرنے کا حکم

رَجُلٌ زَنٰی بِامْرَاَۃٍ مَیِّتَۃٍ اِخْتَلَفُوْا فِیْہِ قَالَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ یُحَدُّ وَقَالَ اَھْلُ الْبَصْرَۃِ یُعَزَّرُ وَلَا یُحَدُّ (قاضی خاں)

اگر ایک مرد نے مردہ عورت کے ساتھ زنا کیا تو بعض علماء کے نزدیک مرد پر حد واجب ہو گی اور بعض کے نزدیک اس پر حد واجب نہ ہو گی البتہ اس کو تعزیر دیجائے گی،

۳۲۲۔ اگر عورت زنا کرنے سے مرگئی تو مرد پر حد اور دیت دونوں واجب ہونگی،

وَلَوْ زَنٰی بِالْحُرَّۃِ فَقَتَلَھَا بِہٖ یَجِبُ الْحَدُّ مَعَ الدِّیَۃِ بِالْاِجْمَاعِ،

(التبیین)

اگر کسی نے آزاد عورت کے ساتھ زنا کیا اور عورت زنا کی وجہ سے مرگئی، تو مرد پر دیت اور حد دونوں واجب ہو گی،

۳۲۳۔ اگر لونڈی زنا کرنے سے مرگئی تو زانی کو اس کی قیمت دینی ہو گی،

رَجُلٌ زَنٰی بِجَارِیَۃٍ مَمْلُوْکَۃٍ وَقَتَلَھَا بِالْجِمَاعِ ذُکِرَ فِی الْاَصْلِ اَنَّ عَلَیْہِ قِیْمَتَھَا

(قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی کی لونڈی کیساتھ زنا کیا اور لونڈی زنا کی وجہ سے مرگئی تو زانی کو لونڈی کی قیمت دینی ہو گی،

۳۲۴۔ بیگانہ عورت سے شرمگاہ کے علاوہ دوسرے مقام پر زنا کرنے سے یا عورت اور لڑکے سے اغلام کرنے سے حد واجب نہ ہوگی تعزیر واجب ہوگی،

إِنْ وَطِئَ أَجْنَبِيَّةً فِيمَا دُونَ الْفَرْجِ لَا يُحَدُّ لِعَدَمِ الزِّنَا وَيُعَزَّرُ وَلَوْ وَطِئَ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ لَاطَ بِغُلَامٍ لَمْ يُحَدَّ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ رح وَيُعَزَّرُ وَيُودَعُ فِي السِّجْنِ حَتَّى يَتُوبَ وَعِنْدَهُمَا يُحَدُّ بِحَدِّ الزِّنَا فَيُجْلَدُ إِنْ لَمْ يَكُنْ مُحْصَنًا وَيُرْجَمُ إِنْ كَانَ مُحْصَنًا وَلَوْ فَعَلَ هٰذَا بِعَبْدِهِ أَوْ أَمَتِهِ أَوْ بِزَوْجَتِهِ بِنِكَاحٍ صَحِيحٍ أَوْ فَاسِدٍ لَا يُحَدُّ إِجْمَاعًا (الکافی)

اگر کسی نے شرمگاہ کے علاوہ کسی اجنبیہ عورت کے دوسرے اعضا میں مباشرت کی تو حد واجب نہ ہوگی لیکن اسکو تعزیر دیجائے گی اور اگر اس کی مقعد میں دخول کیا یا کسی لڑکے سے اغلام کیا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر حد واجب نہ ہوگی البتہ اس کو تعزیر دیجائیگی اور قید کیا جائے گا تاکہ توبہ کرے لیکن صاحبین کے نزدیک حد زنا واجب ہوگی اس لیے اگر وہ محصن ہے تو اسکو سنگسار کریں گے اور اگر محصن نہیں تو درہ لگائیں گے اور اگر کسی نے یہ فعل اپنے غلام یا لونڈی یا بی بی سے کیا تو اس پر بالاتفاق حد واجب نہ ہوگی،

لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اُقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ وَيُرْوٰى فَارْجُمُوا الْأَعْلٰى وَالْأَسْفَلَ (الہدایہ)

کیونکہ حدیث میں ہے کہ فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دیں، اور ایک روایت میں ہے کہ دونوں کو سنگسار کریں،

۳۲۵۔ اغلام کی سزا میں صحابہؓ کا اختلاف

وَاتَّفَقَتِ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَلٰى أَنَّهَا لَيْسَتْ بِزِنًا وَاخْتَلَفُوا فِي مُوجِبِهَا فَعَنِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحْرَقُ

اس پر تمام صحابہؓ کا اتفاق ہے کہ اغلام زنا نہیں ہے البتہ جو سزا اس پر واجب ہوتی ہے اس میں اختلاف ہے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

بِالنَّارِ وَعَنْ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُجْلَدَانِ اَوْ يُرْجَمَانِ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُنَكَّسَانِ مِنْ اَعْلَى الْمَوَاضِعِ وَيُتْبَعَانِ بِالْحِجَارَةِ وَعَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحْبَسَانِ فِي اَنْتَنِ الْمَوَاضِعِ حَتّٰى يَمُوْتَا نَتْنًا وَعَنْ بَعْضِهِمْ يُهْدَمُ عَلَيْهِمَا جِدَارٌ۔ (المحادیہ)

کہ دونوں کو آگ میں جلائیں، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ دونوں کو درے لگائیں یا سنگسار کریں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اونچی جگہ سے نیچے گرائیں اور سنگسار کریں اور اینٹ ماریں اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بدبودار مکان میں دونوں کو مقید کریں تاکہ بدبو کی شدت سے ہلاک ہوجائیں، اور بعض روایتوں میں ہے کہ دونوں پر دیوار گرادیں،

۳۲۶ - جانور کی مباشرت سے حد واجب نہیں ہوتی

لَا يُحَدُّ عَلٰى وَاطِئِ الْبَهِيْمَةِ عِنْدَنَا۔ (الکافی)

اگر کوئی شخص جانور کے ساتھ مباشرت کرے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی،

چوتھی فصل
شہادتِ زنا کے بیان میں

۳۲۷ - زنا کے گواہوں کی تعداد

فَالْبَيِّنَةُ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَةٌ مِنَ الشُّهُوْدِ عَلٰى رَجُلٍ وَامْرَاَةٍ بِالزِّنَا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ (الہدایہ)

زنا نص قرآنی کے موافق چار گواہوں سے ثابت ہوتا ہے،

۳۲۸-زنا کی گواہی میں لفظ زنا کی تصریح کرنی چاہیئے،

وَيَثْبُتُ الزِّنَا عِنْدَ الْحَاكِمِ ظَاهِرًا بِشَهَادَةِ أَرْبَعَةٍ يَشْهَدُوْنَ عَلَيْهِمْ بِلَفْظِ الزِّنَا لَا بِلَفْظِ الْوَطْيِ وَالْجِمَاعِ۔

(التبیین)

زنا چار مردوں کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے جو حاکم کے نزدیک زنا کے لفظ کے ساتھ گواہی دیں، اور اگر وطی یا جماع کے لفظ کے ساتھ گواہی دیں تو زنا ثابت نہ ہوگا،

۳۲۹-زنا کے گواہوں میں عورت کا شوہر بھی شامل ہو سکتا ہے، بشرطیکہ قاذف نہ ہو،

تُقْبَلُ شَهَادَةُ أَرْبَعَةٍ عَلَى الزِّنَا وَلَوْ كَانَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ زَوْجَهَا بِشَرْطِ أَنْ يَكُوْنَ الزَّوْجُ لَمْ يَقْذِفْهَا،

(منح الغفار)

زنا کے مقدمہ میں چار شخصوں کی گواہی مقبول ہے یہ ممکن ہے کہ ان چاروں میں سے ایک خود زانیہ عورت کا شوہر ہو، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ شوہر نے اس پر زنا کی تہمت نہ لگائی ہو،

۳۳۰-زنا کے گواہوں کو آزاد اور مسلمان ہونا چاہیئے،

وَلَا يُقْبَلُ الشَّهَادَةُ عَلَى الزِّنَا إِلَّا شَهَادَةُ أَحْرَارٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

(شرح الطحاوی)

مقدمۂ زنا میں چار آزاد اور مسلمان مردوں کی گواہی مقبول ہے، عورتوں، غلاموں، اور غیر مسلمانوں کی گواہی مقبول نہیں ہے۔

۳۳۱-اگر زنا کے گواہ چار سے کم ہوں تو گواہوں پر حد قذف جاری کیجائیگی۔

إِنْ شَهِدَ عَلَى الزِّنَا أَقَلُّ مِنْ أَرْبَعَةٍ بِأَنْ شَهِدَ وَاحِدٌ أَوِ اثْنَانِ أَوْ ثَلٰثَةٌ لَا يُقْبَلُ الشَّهَادَةُ وَيُحَدُّ الشَّاهِدُ حَدَّ الْقَذْفِ عِنْدَ عُلَمَائِنَا

(المحیط)

اگر چار شخص سے کم لوگ گواہی دیں یعنی ایک آدمی یا دو آدمی یا تین آدمی گواہی دیں تو اُن کی گواہی مقبول نہ ہوگی اور گواہوں پر حد قذف واجب ہوگی،

۲۴۲۔ زنا کی گواہی کے لیے اتحادِ مجلس شرط ہے،

وَاتِّحَادُ الْمَجْلِسِ شَرْطُ صِحَّةِ الشَّهَادَةِ	ان چاروں گواہوں کو ایک مجلس میں گواہی دینا
عِنْدَنَا حَتّٰى لَوْ شَهِدُوْا مُتَفَرِّقِيْنَ لَا	چاہیے، یعنی اگر متفرق طور پر گواہی دینگے تو وہ مقبول
يُقْبَلُ شَهَادَتُهُمْ وَيُحَدُّوْنَ حَدَّ الْقَذْفِ	نہ ہوگی اور ان پر حدِ قذف واجب ہوگی،

(الکافی)

۲۴۳۔ دو گواہ زنا کی اور دو گواہ اقرارِ زنا کی گواہی دیں تو کسی پر حد جاری نہ ہوگی، لیکن تین زنا کی اور ایک اقرارِ زنا کی گواہی دے تو تینوں پر حدِ قذف جاری ہوگی،

وَاِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا	اگر دو شخص زنا کی اور دو شخص اقرارِ زنا کی گواہی دیں
وَشَهِدَ آخَرَانِ عَلٰى اِقْرَارِ الرَّجُلِ بِالزِّنَا	تو نہ گواہوں پر حد واجب ہوگی نہ اس شخص پر جس کے
لَا حَدَّ عَلَى الْمَشْهُوْدِ عَلَيْهِ وَلَا عَلَى الشُّهُوْدِ	خلاف گواہی دی گئی ہے، اگر تین شخص زنا پر اور ایک
وَاِنْ شَهِدَ ثَلٰثَةٌ بِالزِّنَا وَشَهِدَ الرَّابِعُ	شخص اقرارِ زنا پر گواہی دے تو اُن تینوں پر حدِ قذف
عَلَى الْاِقْرَارِ بِالزِّنَا فَعَلَى الثَّلٰثَةِ الْحَدُّ	واجب ہوگی،

(الظہیریہ)

۲۴۴۔ شہادتِ زنا میں زانیہ عورت کی شناخت ضروری ہے،

وَاِنْ شَهِدُوْا اَنَّهٗ زَنَا بِامْرَأَةٍ لَا يَعْرِفُوْنَهَا	اگر گواہ کسی شخص کے زنا کرنے پر گواہی دیں لیکن زانیہ
لَمْ يُحَدَّ (الہدایہ)	عورت کو نہ پہچانیں تو زانی پر حد واجب نہ ہوگی،

۲۴۵۔ شہادتِ زنا میں زانی اور گواہوں سے سوالاتِ جرح،

اِذَا شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا	جس وقت چار مرد کسی کے زنا پر ایک مجلس میں گواہی
فَاسْتَنْسِ وَاحِدٍ فَالْقَاضِيْ يَسْئَلُهُمْ	دیں قاضی ان سے پوچھے کہ زنا کیا ہے؟ اور کہاں زنا

عن الزنا ما هو وأين زنى فإذا بينوا
ما هو زنا حقيقة وقالوا رأينا كالميل
في المكحلة الآن يسألهم عن كيفية
الزنا ثم إذا بينوا كيفية الزنا يسألهم
عن الوقت ثم إذا بينوا وقتا لا يصير
العهد به متقادما يسألهم عن المزني
بها ثم يسألهم عن المكان ثم إذا بينوا
المكان والقاضي يعرفهم بالعدالة
يسأل المشهود عليه عن إحصانه
فإن قال أنا محصن أو تشهد الشهود
على إحصانه إن أنكر عن الإحصان
فإذا وصفه على الوجه رجمه وإن
لم يصفه وقد ثبت إحصانه بالبينة
سئل الشهود عن الإحصان فإذا
وصفوه على الوجه رجمه وإن قال
أنا غير محصن ولم تشهد الشهود
على إحصانه جلد وإن لم يعرفهم
القاضي بالعدالة حبس المشهود
عليه إلى أن يظهر عدالتهم (المحيط)

کیا؟ جب وہ یہ بیان کر چکیں اور کہیں کہ ہم نے دخول
کو اس طرح دیکھا جس طرح سرمہ دان میں سلائی داخل
ہوتی ہے اس وقت قاضی زنا کی کیفیت دریافت کرے
جب وہ لوگ اس کا جواب دے چکیں تو زنا کا وقت
دریافت کرے، جب وہ زنا کا ایسا وقت بیان کریں
کہ زیادہ مدت نہ گذری ہو تو پوچھے کہ کس شخص کے
ساتھ اور کس جگہ زنا کیا؟ جب وہ یہ بیان کر چکیں اور
قاضی ان کو پہچانتا ہے کہ وہ عادل ہیں تو مدعا علیہ
سے اس کے احصان کے متعلق استفسار کرے اگر
وہ کہے کہ میں محصن ہوں اور احصان کے معنی بھی
بیان کر دے تو حاکم اس کے سنگسار کرنے کا
حکم دے اور اگر مدعا علیہ احصان کا انکار کرے
اور گواہ بھی اس کے احصان کی گواہی نہ دیں تو
مدعا علیہ کو کوڑے لگائیں، اور اگر قاضی کو گواہوں
کی عدالت معلوم نہیں ہے تو مدعا علیہ کو مقید رکھے
تاکہ گواہوں کی عدالت ظاہر ہو،

۲۲۶- گواہوں کی عدالت کی جانچ کے بعد ان کی گواہی مقبول ہوگی،

وَسَأَلَ الْقَاضِيْ عَنْهُمْ وَفِعْدُ لُوْا فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ حَكَمَ بِشَهَادَتِهِمْ (القدوری)

جب وقت خفیۃً و ظاہراً گواہوں کی عدالت ثابت ہوجائے گی گواہی ان کی مقبول ہوگی۔

۲۲۷- حد مارنے کے درمیان میں بھاگ جانے کے بعد فوراً گرفتاری کے بعد بقیہ حد جاری کیجائے گی،

وَاِذَا ثَبَتَ حَدُّ الزِّنَا عَلٰى رَجُلٍ بِشَهَادَةِ الشُّهُوْدِ وَهُوَ مُحْصَنٌ اَوْ غَيْرُ مُحْصَنٍ فَلَمَّا اُقِيْمَ عَلَيْهِ بَعْضُهُ هَرَبَ فَطَلَبَهُ الشُّرَطُ فَاَخَذُوْهُ فِيْ فَوْرِهٖ اُقِيْمَ عَلَيْهِ بَقِيَّةُ الْحَدِّ (المبسوط)

جب کسی شخص پر زنا گواہوں کی گواہی سے ثابت ہوجائے اور وہ محصن ہو یا غیر محصن اور حد اس پر جاری کردیجائے پھر اگر وہ حد جاری کرنے کے درمیاں میں بھاگا اور فوراً گرفتار ہوگیا تو باقی حد بھی اس پر جاری کرینگے۔

۲۲۸- اور دیر میں گرفتاری کے بعد بقیہ حد ساقط ہوجائے گی،

وَاِنْ كَانَ بَعْدَ اَيَّامٍ سَقَطَ، (العنایہ)

اور اگر چند روز کے بعد گرفتار ہوگا تو باقی حد اس سے ساقط ہوجائیگی،

۲۲۹- سوالات متعلقہ شہادت زنا کے جواب نہ دینے سے نہ مدعا علیہ پر حد واجب ہوگی نہ گواہوں پر بشرطیکہ ان کا نصاب پورا ہو،

اَلْاَرْبَعَةُ اِذَا شَهِدُوْا عَلَيْهِ بِالزِّنَا فَسُئِلُوْا عَنْ كَيْفِيَّتِهٖ وَمَاهِيَّتِهٖ وَقَالُوْا لَا نَزِيْدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا لَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُمْ وَلٰكِنْ لَا حَدَّ عَلَيْهِمْ لِتَكَامُلِ عَدَدِهِمْ فَاِنَّ تَكَامُلَ عَدَدِ الشُّهُوْدِ مَانِعٌ مِنْ

جب چار شخص زنا کی گواہی دیں اور زنا کی کیفیت اور ماہیت بیان نہ کریں تو گواہی ان کی مقبول نہ ہوگی لیکن ان پر حد قذف واجب نہ ہوگی کیونکہ گواہوں کی تعداد پوری ہے اور یہ حد کے واجب ہونے میں مانع ہے، بلکہ اگر چار عورت بھی زنا کی گواہی دیں تو

وُجُوبَ الْحَدِّ كَمَا لَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ اَرْبَعَةٌ مِنَ النِّسَاءِ وَكَذَالِكَ اِنْ وَصَفَ بَعْضُهُمْ دُوْنَ بَعْضٍ فَلَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَلَا عَلَى الشُّهُوْدِ اَيْضًا ، (المبسوط)	ان پر حد واجب نہ ہوگی نیز اگر چار شخص گواہی دیں اور ان میں سے بعض زنا کے معنی بیان کریں اور بعض نہ کریں تو نہ ان پر حد واجب ہوگی نہ گواہوں پر نہ مدعا علیہ پر ،

۳۴۰۔ اگر گواہ چار سے کم ہوں اور مدعا علیہ ان کی شہادت کے بعد اقرار زنا کرے تو ان پر حد قذف جاری نہ ہوگی ،

وَلَوْ اَقَرَّ بِالزِّنَا بَعْدَ الشَّهَادَةِ لَا يُحَدُّ هٰؤُلَاءِ الشُّهُوْدُ وَاِنْ كَانُوْا اَقَلَّ مِنْ اَرْبَعٍ (العنایہ)	اگر گواہ چار سے کم ہوں اور ان کی گواہی کے بعد خود مدعا علیہ زنا کا اقرار کرے تو گواہوں پر حد قذف واجب نہ ہوگی ،

۳۴۱۔ مدعا علیہ کے اقرار بعد الانکار کے بعد گواہوں کی گواہی غیر مقبول ہے ،

وَاِذَا شَهِدَ الشُّهُوْدُ عَلَيْهِ بِالزِّنَا وَمُنْكِرٌ ثُمَّ اَقَرَّ بَطَلَتِ الشَّهَادَةُ فَيُؤْخَذُ بِحُكْمِ الْاِقْرَارِ لِاَنَّهَا تُقْبَلُ عَلَى الْمُنْكِرِ فَاِذَا اَقَرَّ فَقَدْ عَدَمَ شَرْطُ الْقُبُوْلِ ، (الحمادیہ)	اگر مدعا علیہ منکر ہو اور چار گواہ زنا کی گواہی دیں پھر وہ اقرار کرے تو گواہوں کی گواہی باطل ہوجائیگی اور اس کے اقرار پر شریعت کا حکم جاری ہوگا کیونکہ گواہ منکر پر لیے جاتے ہیں، مقر پر نہیں لیے جاتے پس جو وقت مدعا علیہ نے اقرار کرلیا گواہی کے قبول کرنے کا سبب باقی نہ رہا ،

۳۴۲۔ چار مردوں کی گواہی کے بعد مدعا علیہ کے ایک بار اقرار سے حد واجب نہیں ہوتی ،

وَاِنْ شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا	اگر چار مرد زنا کی گواہی دیں اور مدعا علیہ ایک بار

فَاَقَرَّ مَرَّةً حُدَّ عِنْدَ مُحَمَّدٍ وَعِنْدَ اَبِیْ یُوْسُفَ لَا یُحَدُّ وَ ھُوَ الْاَصَحُّ (الکافی)

زنا کا اقرار کرے تو اس پر حد واجب نہ ہو گی،

۳۴۳۔ اس قسم کی گواہی کے بعد مدعا علیہ کے چار بار سے کم کے اقرار اور پھر انکار کے بعد حد واجب نہ ہو گی۔

اَرْبَعَةٌ شَھِدُوْا عَلٰی رَجُلٍ بِالزِّنَا فَاَقَرَّ الرَّجُلُ بَعْدَ شَھَادَتِھِمْ ثُمَّ اَنْکَرَ وَلَمْ یُقِرَّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ لَا حَدَّ عَلَیْہِ (قاضی خاں)

اگر چار مرد کسی شخص پر زنا کی گواہی دیں اور مدعا علیہ ان کی گواہی کے بعد زنا کا اقرار کرے اور پھر منکر ہو جائے تو مدعا علیہ پر حد واجب نہ ہو گی،

۳۴۴، چار مردوں کی گواہی کے بعد اگر مدعا علیہ نے چار بار اقرار زنا کیا تو اس پر حد واجب ہو گی۔

اِذَا شَھِدَ عَلَیْہِ اَرْبَعَةٌ بِالزِّنَا وَقُضِیَ بِذٰلِکَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَقَرَّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ اُقِیْمَ عَلَیْہِ الْحَدُّ (الحاوی)

اگر چار مردوں نے زنا کی گواہی دی اور ان کی گواہی پر قاضی نے حد جاری کرنے کا حکم دیا بعد اس کے مدعا علیہ نے چار بار زنا کا اقرار کیا تو حد اس پر جاری ہو گی،

۳۴۵۔ مدعا علیہ کا اقرار سے پھر جانا معتبر و موجب سقوط حد ہے،

وَلَوْ رَجَعَ یَصِحُّ رُجُوْعُہٗ وَبِہٖ اَخَذَ الطَّحَاوِیُّ (العتابیہ)

اگر مدعا علیہ چار اقرار کے بعد رجوع کرے تو حد اس سے ساقط ہو جائے گی،

۳۴۶۔ دو بار مدعا علیہ کے اقرار زنا اور دو شخصوں کی گواہی سے حد واجب نہ ہو گی،

وَلَوْ اَقَرَّ بِالزِّنَا مَرَّتَیْنِ وَ شَھِدَ بِالزِّنَا شَاھِدَانِ لَا یُحَدُّ (التمرتاشی)

اگر مدعا علیہ دو بار زنا کا اقرار کرے اور دو شخص زنا کی گواہی دیں تو مدعا علیہ پر حد واجب نہ ہو گی،

۳۴۷۔ گواہوں کے اختلاف سے حد زنا واجب نہ ہو گی اور خود گواہوں پر بھی حد قذف واجب نہ ہو گی،

Marfat.com

اِذَا شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰی رَجُلٍ بِالزِّنَا وَاخْتَلَفُوْا فِی الْمَرْاَۃِ الْمَزْنِیِّ بِهَا اَوْ فِی الْمَکَانِ اَوْ فِی الْوَقْتِ بَطَلَتْ شَهَادَتُهُمْ وَلٰکِنْ لَا حَدَّ عَلَی الشُّهُوْدِ عِنْدَنَا (المبسوط)	اگر چار مرد کسی شخص پر زنا کی گواہی دیں، لیکن جس عورت کے ساتھ زنا کیا گیا ہے، اس کی تعیین میں یا زنا کی جگہ میں یا زنا کے وقت میں اختلاف کریں تو گواہی ان کی باطل ہو جائے گی، لیکن گواہوں پر حد واجب نہ ہوگی،

۳۴۸۔ اگر چار مرد کسی عورت پر زنا کی شہادت دیں اور عورتوں کی شہادت یہ ہو کہ وہ باکرہ ہے تو حد واجب نہ ہوگی،

اِنْ شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰی اِمْرَاَۃٍ بِالزِّنَا فَنَظَرَ اِلَیْهَا النِّسَاءُ فَقُلْنَ هِیَ بِکْرٌ لَا حَدَّ عَلَیْهَا وَلَا عَلَی الشُّهُوْدِ (الکافی)	اگر چار مرد کسی عورت پر زنا کی گواہی دیں اور دوسری عورتیں کہیں کہ یہ باکرہ ہے تو نہ اس عورت پر حد واجب ہوگی نہ گواہوں پر۔

۳۴۹۔ جس کے اعضائے تناسل نہ ہوں اس کے خلاف چار مردوں کی شہادت سے شاہد و مدعا علیہ کسی پر بھی حد واجب نہ ہوگی،

وَاِذَا شَهِدُوْا عَلٰی رَجُلٍ بِالزِّنَا وَهُوَ مَجْبُوْبٌ فَاِنَّهٗ لَا یُحَدُّ وَلَا یُحَدُّ الشُّهُوْدُ، (التبیین)	اگر چار شخص کسی شخص پر زنا کی گواہی دیں اور اس شخص کے عضوِ تناسل نہ ہو تو نہ اس پر حد واجب ہوگی نہ گواہوں پر،

۳۵۰۔ چار گواہوں میں اگر ایک غلام اور محدود دالقذف شامل ہو تو گواہوں پر حدِ قذف جاری ہوگی اور مدعا علیہ بری ہو جائیگا،

وَاِنْ شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰی رَجُلٍ بِالزِّنَا وَاَحَدُهُمْ عَبْدٌ اَوْ مَحْدُوْدٌ فِیْ قَذْفٍ	اگر چار شخص زنا کی گواہی دیں اور ایک ان میں سے غلام ہو یا حد قذف میں سزا یافتہ ہو تو گواہوں پر

فَاِنَّهُمْ يُحَدُّوْنَ وَلَا يُحَدُّ الْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ (الہدایہ)

حدِ قذف واجب ہوگی اور مدعا علیہ پر حد واجب نہ ہوگی،

۱۵۱-۳ - شہادتِ زنا سے پھر جانے کے احکام،

وَلَوْ رَجَعَ وَاحِدٌ مِنَ الشُّهُوْدِ قَبْلَ اَنْ يُحْكَمَ بِهَا حُدُّوْا وَلَوْ رَجَعَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ بَعْدَ الْحُكْمِ قَبْلَ الْاِسْتِيْفَاءِ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ يُحَدُّوْنَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يُحَدُّ الرَّاجِعُ وَلَوْ رَجَعَ اَحَدُهُمْ بَعْدَ الْاِسْتِيْفَاءِ فَعَلَيْهِ الْحَدُّ خَاصَّةً (الحاوی)

اگر چار آدمیوں نے زنا کی گواہی دی اور قاضی کے فیصلہ سے پہلے ان میں ایک گواہی سے پھر گیا تو چاروں گواہوں پر حدِ قذف واجب ہوگی اور اگر زانی پر حد جاری کرنے کا حکم ہوگیا، لیکن ابھی تک اس پر حد جاری نہیں ہوئی کہ ایک گواہ اپنی گواہی سے پھر گیا تو امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک چاروں گواہوں پر حدِ قذف واجب ہوگی اور امام محمد کے نزدیک صرف اوسی ایک گواہ پر حدِ قذف واجب ہوگی جو گواہی سے پھرا ہے، اور اگر زانی پر حد جاری ہوچکی ہے اس کے بعد ایک گواہ گواہی سے پھر گیا تو حدِ قذف تنہا اوس پر واجب ہوگی،

اِنْ كَانَ الشُّهُوْدُ خَمْسَةً وَرَجَعَ وَاحِدٌ اُمْضِيَ الْحَدُّ عَلَى الْمَشْهُوْدِ عَلَيْهِ بِشَهَادَةِ مَنْ بَقِيَ (الایضاح)

اگر پانچ شخص گواہ ہوں اور ان میں سے ایک اپنی گواہی سے پھر جائے تو مدعا علیہ سے حد ساقط نہ ہوگی اور اس پر حدِ زنا جاری کرینگے،

وَاِذَا ضُرِبَ وَبَقِيَ سَوْطٌ فَرَجَعَ وَاحِدٌ مِنَ الشُّهُوْدِ ضُرِبُوْا جَمِيْعًا حَدَّ الْقَذْفِ

جب حد جاری کردیگئی، اور اس حالت میں کوئی گواہ گواہی سے پھر گیا تو جو حد باقی رہ گئی ہے وہ زانی

وَيُدْرَءُ عَنِ الْمَشْهُوْدِ عَلَيْهِ مَا بَقِيَ مِنَ الْحَدِّ وَلَوْ رَجَمَهُ النَّاسُ وَالشُّهُوْدُ فَلَمْ يَمُتْ حَتّٰى رَجَعَ بَعْضُهُمْ حُدَّ الشُّهُوْدُ حَدَّ الْقَذْفِ (قاضی خاں)

سے ساقط ہو جائیگی، اور گواہوں پر حدِ قذف واجب ہوگی اور اگر زانی کو سنگسار کیا ہے اور وہ ابھی تک مرا نہیں ہے، کہ اسی حالت میں زنا کا کوئی گواہ گواہی سے پھر گیا تو گواہوں پر حدِ قذف واجب ہوگی؛

اَرْبَعَةٌ شَهِدُوْا عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا وَشَهِدَ شَاهِدَانِ عَلَيْهِ بِالْاِحْصَانِ فَاَجَازَ الْقَاضِيْ شَهَادَتَهُمْ وَاَمَرَ بِرَجْمِهٖ ثُمَّ رَجَعُوْا جَمِيْعًا عَنْ شَهَادَتِهِمْ فَاِنَّ شُهُوْدَ الزِّنَا يَضْمَنُوْنَ الدِّيَةَ وَيُحَدُّوْنَ حَدَّ الْقَذْفِ عِنْدَ عُلَمَائِنَا الثَّلٰثَةِ وَلَا ضَمَانَ عَلٰى شُهُوْدِ الْاِحْصَانِ (المحیط)

اگر چار شخصوں نے ایک شخص کے زنا پر اور دو شخصوں نے اس کے احصان پر گواہی دی اور قاضی نے ان کی گواہی سے زانی کے سنگسار کرنے کا حکم دیا، پھر تمام گواہ اپنی گواہی سے پھر گئے، تو اس صورت میں زنا کے گواہوں پر خون کی دیت اور حدِ قذف واجب ہوگی اور احصان کے گواہوں پر تاوان واجب نہ ہوگا،

وَلَوْ شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا وَلَمْ يُحْصَنْ فَجَلَدَهُ الْاِمَامُ وَجَرَحَتْهُ السِّيَاطُ ثُمَّ رَجَعُوْا عَنِ الشَّهَادَةِ فَعِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ اَرْشُ الْجِرَاحَةِ خِلَافًا لَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَجْرَحْهُ السِّيَاطُ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِمْ بِالْاِتِّفَاقِ وَعَلٰى هٰذَا حَدُّ الْقَذْفِ وَحَدُّ الْخَمْرِ وَالتَّعْزِيْرِ

(المبسوط)

اگر چار شخصوں نے ایک غیر محصن شخص کے زنا پر گواہی دی اور زانی کو کوڑے لگائے گئے، جس سے وہ زخمی ہوا، پھر گواہ اپنی گواہی سے پھر گئے، اس صورت میں امام ابو حنیفہ کے نزدیک گواہوں پر زخم کی دیت واجب نہ ہوگی اور صاحبین کے نزدیک واجب ہوگی، لیکن اگر مدعا علیہ کوڑوں سے زخمی نہ ہوا تو بالاتفاق گواہوں پر کوئی

تاوان عائد نہ ہوگا اور یہی حکم ان گواہوں کا ہے جو تہمتِ زنا شراب خواری اور تعزیری حد کے متعلق شہادت دیں،

۳۵۲۔ زنا کی گواہی پر گواہی معتبر نہیں ہے،

اِنْ شَہِدَ اَرْبَعَۃٌ عَلٰی شَہَادَۃِ اَرْبَعَۃٍ عَلٰی رَجُلٍ بِالزِّنَا لَمْ یُحَدَّ، (الکافی)

اگر چار شخصوں نے زنا کے چار گواہوں کی گواہی پر گواہی دی تو حد واجب نہ ہوگی،

۳۵۳۔ گواہوں کی تعدیل یا سنگساری کے حکم سے پہلے زانی کے قتلِ عمد و قتلِ خطاء سے قصاص و دیت واجب ہوگی،

اِنْ شَہِدَ اَرْبَعَۃٌ عَلٰی رَجُلٍ بِالزِّنَا فَقَتَلَہٗ رَجُلٌ عَمْدًا اَوْ خَطَاءً بَعْدَ الشَّہَادَۃِ قَبْلَ التَّعْدِیْلِ یَجِبُ الْقَوَدُ فِی الْعَمْدِ وَالدِّیَۃُ فِی الْخَطَاءِ عَلٰی عَاقِلَتِہٖ وَکَذَا اِذَا قَتَلَہٗ بَعْدَ التَّزْکِیَۃِ قَبْلَ الْقَضَاءِ بِالرَّجْمِ (الکافی)

اگر چار شخصوں نے کسی شخص کے زنا پر گواہی دی اور ابھی گواہوں کی تعدیل نہیں ہوئی تھی یا تعدیل کے بعد قاضی نے مدعا علیہ کے سنگسار کرنے کا حکم نہیں دیا تھا کہ مدعا علیہ کو کسی نے قتل کر دیا تو قتلِ عمد کی صورت میں قاتل پر قصاص اور غلطی سے قتل کرنے کی صورت میں اُسکے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

۳۵۴۔ سنگساری کے فیصلہ کے بعد زانی کے مار ڈالنے سے قاتل بالعمد پر کوئی تاوان نہیں ہے،

وَاِنْ قَضٰی بِرَجْمِہٖ فَقَتَلَہٗ رَجُلٌ عَمْدًا اَوْ خَطَاءً لَا شَیْئَ عَلَیْہِ، (الکافی)

اگر قاضی نے مدعا علیہ کے سنگسار کرنے کا حکم دیا اور بعد حکم کے کسی نے اوسکو مار ڈالا تو قاتل پر کوئی تاوان واجب نہ ہوگا،

۳۵۵۔ وطی و جماع کے لفظ سے زنا کی شہادت غیر معتبر ہے، لیکن گواہوں پر اس سے حد قذف واجب نہ ہوگی

إِنْ شَهِدَ الشُّهُوْدُ عَلَى رَجُلٍ فَقَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّهُ وَطِئَ هٰذِهِ الْمَرْءَةَ وَلَمْ يَقُوْلُوْا زَنٰى بِهَا فَشَهَادَتُهُمْ بَاطِلَةٌ وَكَذَا لَوْ شَهِدُوْا اَنَّهُ جَامَعَهَا اَوْ بَاضَعَهَا، لَا حَدَّ عَلَى الشُّهُوْدِ (المبسوط)

اگر چار شخص وطی یا جماع کے لفظ سے گواہی دیں تو ان کی گواہی باطل ہوجائیگی، لیکن گواہوں پر حد واجب نہ ہوگی،

۳۵۶- بالقصد معائنہ سے شہادتِ زنا مقبول ہے،

إِذَا شَهِدُوْا عَلَى رَجُلٍ بِالزِّنَا وَقَالُوْا تَعَمَّدْنَا النَّظَرَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُمْ ۔ (الہدایہ)

اگر گواہ زنا کی گواہی دیں اور کہیں کہ ہم نے قصداً دیکھا تو ان کی شہادت مقبول ہوگی،

۳۵۷- لذت حاصل کرنے کے لیے بالقصد معائنہ سے شہادت غیر معتبر ہوجاتی ہے،

وَلَوْ قَالُوْا تَعَمَّدْنَا النَّظَرَ لِلتَّلَذُّذِ لَا تُقْبَلُ اِجْمَاعًا (فتح القدیر)

اگر کہیں کہ ہم نے لذت حاصل کرنے کے لیے دیکھا تو گواہی ان کی مقبول نہ ہوگی،

۳۵۸- گواہوں کے بیان کے خلاف عورت کا دعوٰی زنائے بالجبر مقبول نہیں ہے،

إِذَا شَهِدَ الشُّهُوْدُ عَلَى رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ فَادَّعَتِ الْمَرْأَةُ اَنَّهُ اَكْرَهَهَا وَلَمْ تَشْهَدِ الشُّهُوْدُ بِذٰلِكَ وَلٰكِنْ شَهِدُوْا اَنَّهَا طَاوَعَتْهُ فَعَلَيْهِمِ الْحَدُّ (المبسوط)

اگر گواہوں نے عورت اور مرد پر زنا کی گواہی دی اور عورت کہتی ہے کہ اس نے میرے ساتھ زنا بالجبر کیا لیکن گواہ جبر کی گواہی نہیں دیتے بلکہ اس کی رضامندی بیان کرتے ہیں تو عورت کا عذر مقبول نہ ہوگا اور دونوں پر حد واجب ہوگی

۳۵۹- گذشتہ زنا پر بشرطیکہ گواہ امام سے دور کے فاصلہ پر نہ ہوں گواہی مقبول نہیں ہے،

إِذَا شَهِدَ الشُّهُوْدُ بِحَدٍّ مُتَقَادِمٍ لَمْ يَمْنَعْهُمْ عَنْ اِقَامَتِهِ بُعْدُهُمْ عَنِ الْاِمَامِ لَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُمْ (القدوری)

اگر گواہ گذشتہ زنا پر گواہی دیں تو حد واجب نہ ہوگی بشرطیکہ گواہ امام سے دور کے فاصلے پر نہ ہوں،

تیسرا باب

شرابخواری کی حد کے بیان میں

۳۶۰۔ کن حالتوں میں شرابخواری کی شہادت اور اوسکا اقرار معتبر ہے،

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَأُخِذَ وَرِيْحُهَا مَوْجُوْدٌ
أَوْجَاءَ بِسُكْرَانٍ فَشَهِدَ الشُّهُوْدُ عَلَيْهِ
بِذَالِكَ فَعَلَيْهِ الْحَدُّ وَكَذَالِكَ إِذَا
أَقَرَّ وَرِيْحُهَا مَوْجُوْدٌ مَعَهُ شُرْبُ الْخَمْرِ
قَلِيْلًا كَانَ أَوْ كَثِيْرًا وَإِنْ أَقَرَّ بَعْدَ ذَهَابِ
رِيْحِهَا لَمْ يُحَدَّ عِنْدَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ
يُوْسُفَ وَكَذَا إِذَا شَهِدُوْا عَلَيْهِ بَعْدَ
مَا ذَهَبَ رِيْحُهَا وَالسُّكْرُ لَمْ يُحَدَّ عِنْدَهُمَا
أَيْضًا فَإِنْ أَخَذَهُ الشُّهُوْدُ وَرِيْحُهَا مَوْجُوْدٌ
مَعَهُ أَوْ سَكْرَانٌ فَذَهَبُوْا مِنْ مِصْرٍ
إِلَى مِصْرٍ فِيْهِ الْإِمَامُ فَانْقَطَعَ ذَالِكَ
قَبْلَ أَنْ يَنْتَهُوْا بِهِ حُدَّ إِجْمَاعًا

ایک شخص نے شراب پی اور ایسی حالت میں کہ اس کے
منہ سے شراب کی بو آتی ہے، یا نشہ کی حالت میں ہی
گرفتار ہو کر قاضی کے پاس آیا اور گواہوں نے اس کے
شرابخواری کی گواہی دی اس پر حد واجب ہو گی
اور ایسی حالت میں جبکہ شراب کی بو اس کے منہ سے آتی
ہے اگر اقرار کیا تو اس پر حد واجب ہو گی، کم شراب
پی ہو یا زیادہ لیکن اگر بوے شراب کے زائل ہونے
کے بعد اقرار کیا یا بوے شراب و نشہ کے زائل ہونے کے
بعد گواہوں نے گواہی دی تو امام ابو حنیفہ اور امام ا
یوسف کے نزدیک اس پر حد واجب نہ ہو گی اور
ایسی حالت میں کہ شراب کی بو اس کے منہ سے
اور نشہ کی حالت میں ہے گواہوں نے اس کو

کیا اور ذمی تک پہنچ گئیں جو دوسرے شہر میں تھا شراب کی بو زائل ہو گئی تو اس پر حد واجب ہو گی، (السراج الوہاج)

۳۶۱- شراب انگوری کے پینے سے بغیر نشہ کے بھی حد واجب ہوتی ہے،

وَيُحَدُّ شَارِبُهَا وَاِنْ لَمْ يَسْكَرْ، (شرح وقایہ)

اور شراب انگوری کے پینے سے اگر نشہ نہ آئے تب بھی حد واجب ہو گی،

۳۶۲- شراب نوشی کا الزام دو گواہ اور ایک بار کے اقرار سے ثابت ہوتا ہے،

يَثْبُتُ الشُّرْبُ بِشَهَادَةِ شَاهِدَيْنِ وَبِالْاِقْرَارِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَلَا تُقْبَلُ فِيْهِ شَهَادَةُ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ (الهدایہ)

اور شرابخواری دو مردوں کی گواہی اور ایک بار کے اقرار سے ثابت ہوتی ہے، اور اس میں مردوں کے ساتھ عورتوں کی گواہی مقبول نہیں ہے،

۳۶۳- امام ابو یوسف کے نزدیک دو بار اقرار ضروری ہے۔

وَعَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ اَنَّهُ يَشْتَرِطُ الْاِقْرَارُ مَرَّتَيْنِ۔ (الهدایہ)

اور امام ابو یوسف کے نزدیک دو بار اقرار ہونا چاہیئے،

۳۶۴- بغیر شہادت و اقرار صرف بوئے شراب سے حد واجب نہ ہو گی اور گواہوں کا اختلاف بھی موجب سقوط حد ہے،

وَلَا يُحَدُّ الْمُسْلِمُ بِوُجُوْدِ رِيْحِ الْخَمْرِ مِنْهُ حَتّٰى يَشْهَدَ الشُّهُوْدُ عَلَيْهِ بِشُرْبِهَا اَوْ يُقِرَّ وَلَوْ شَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّهُ شَرِبَهَا وَالْاٰخَرُ اَنَّهُ قَاءَهَا لَمْ يُحَدَّ وَكَذٰلِكَ لَوْ شَهِدَ عَلَى الشُّرْبِ وَالرِّيْحِ يُوْجَدُ مِنْهُ لٰكِنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِي الْوَقْتِ وَ

جب تک کہ گواہ شراب پینے کی گواہی نہ دیں یا خود شراب پینے کا اقرار نہ کرے صرف بوئے شراب کے وجود سے حد واجب نہ ہو گی، اگر ایک شخص شراب پینے کی گواہی دے، اور دوسرا شراب کے قے کرنے کی گواہی دے تو حد واجب نہ ہو گی، اگر شراب

كَذَالِكَ لَوْشَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّهُ سَكَرَ مِنَ الْخَمْرِ وَشَهِدَ الْاٰخَرُ اَنَّهُ سَكِرَمِنَ السُّكْرِ (الظہیریہ)

کی بھی موجود ہو اور گواہ گواہی بھی دیں لیکن شراب پینے کے وقت یا پی ہوئی چیز کے متعلق اختلاف کریں تو حد واجب نہ ہوگی،

۳۶۵۔ بوئے شراب کے زائل ہونے کے بعد اقرار سے حد واجب نہیں ہوتی،

وَاِنْ اَقَرَّ بَعْدَ ذَهَابِ رَائِحَتِهَا لَمْ يُحَدَّ (القدوری)

اگر بوئے شراب کے زائل ہونے کے بعد اقرار کرے تو حد واجب نہ ہوگی

۳۶۶۔ شراب پینے کے اقرار سے پھر جانا معتبر ہے،

مَنْ اَقَرَّ بِشُرْبِ الْخَمْرِ وَالسُّكْرِ ثُمَّ رَجَعَ لَمْ يُحَدَّ (الہدایہ)

اگر کسی نے شراب پینے کا اقرار کیا پھر اس سے پھر گیا تو اس پر حد واجب نہ ہوگی،

۳۶۷۔ شراب نوشی کے گواہوں سے سوالات جرح،

وَاِذَا شَهِدَ الشُّهُوْدُ عِنْدَ الْقَاضِيْ بِشُرْبِ الْخَمْرِ عَلٰى رَجُلٍ يَسْئَلُهُمُ الْقَاضِيْ عَنِ الْخَمْرِ مَاهِيَ ثُمَّ يَسْئَلُهُمْ كَيْفَ شَرِبَ لِاِحْتِمَالِ اَنَّهُ كَانَ مُكْرَهًا ثُمَّ يَسْئَلُهُمْ مَتٰى شَرِبَ لِاِحْتِمَالِ التَّقَادُمِ ثُمَّ اَنَّهُ اَيْنَ شَرِبَ لِاِحْتِمَالِ اَنَّهُ شَرِبَ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ (قاضی خاں)

جب گواہ قاضی کے پاس کسی کے شراب پینے کی گواہی دیں تو قاضی کو گواہوں سے پوچھنا چاہیئے کہ شراب کیا ہے؟ اور کیونکر پی؟ تاکہ یہ احتمال باقی نہ رہے کہ شراب بجبر پی ہے، پھر یہ پوچھنا چاہیے کہ کب شراب پی تاکہ انقضائے مدت کا احتمال باقی نہ رہے، پھر یہ پوچھنا چاہیے کہ کہاں شراب پی تاکہ دارالحرب میں شراب پینے کا احتمال باقی نہ رہے،

۳۶۸۔ گواہوں کی عدالت کی جانچ،

فَاِذَا بَيَّنُوْا ذٰلِكَ حَبَسَهُ الْقَاضِيْ

جس وقت گواہ تمام مراتب بیان کر چکیں (قاضی

حَتّٰی یُسْئَلَ عَنِ الْعَدَالَةِ وَلَا یَقْضِیْ بِظَاهِرِ الْعَدَالَةِ (البحر الرائق)	مدعا علیہ کو مقید رکھے تا کہ عدالت گواہوں کی ظاہر ہو اور ان کی ظاہری عدالت پر حکم نہ کرے۔

۳۶۹۔ شراب خواری کی حد کس پر واجب ہوتی ہے اور کس پر نہیں ہوتی

وَالْمَشْهُوْدُ عَلَیْهِ بِشُرْبِهَا لَا بُدَّ اَنْ یَّکُوْنَ عَاقِلًا بَالِغًا مُسْلِمًا نَاطِقًا فَلَا حَدَّ عَلَی صَبِیٍّ وَلَا مَجْنُوْنٍ وَلَا کَافِرٍ وَفِی الْخَانِیَةِ وَلَا یُحَدُّ الْاَخْرَسُ سَوَاءٌ شَهِدَ الشُّهُوْدُ عَلَیْهِ اَوْ اَشَارَ بِاِشَارَةٍ مَعْهُوْدَةٍ یَکُوْنُ ذٰلِكَ اِقْرَارًا مِّنْهُ فِی الْمُعَامَلَاتِ وَیُحَدُّ الْاَعْمٰی (البحر الرائق)	اور حد جاری کرنے کے لیے مدعا علیہ کو عاقل، بالغ مسلمان اور بولنے والا ہونا چاہیئے کیونکہ لڑکے مجنون اور کافر پر شراب خواری کی حد واجب نہیں ہوتی اور گونگے پر بھی شراب خواری کی حد واجب نہیں ہوتی، گو گواہ ان کے شراب پینے کی گواہی دیں، یا خود مدعا علیہ اشارے سے اقرار کرے لیکن اندھے پر شراب خواری کی حد واجب ہوتی ہے۔

۳۷۰۔ بجبر شراب پینے پر حد واجب نہیں ہوتی۔

وَکَذَا لَوْ شَرِبَ الْمُکْرَهُ لَا یَجِبُ الْحَدُّ (الهدایه)	اگر کسی نے شراب بجبر پی اس پر حد واجب نہ ہوگی

۳۷۱۔ ذمی پر شراب نوشی کی حد نہیں ہے۔

وَلَا حَدَّ عَلَی الذِّمِّیِّ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْاَشْرِبَةِ (الظهیریه)	اور ذمی کے شراب پینے پر حد واجب نہیں ہوتی

۳۷۲۔ آزاد پر حد شراب نوشی کا نصاب

وَحَدُّ الْخَمْرِ وَالسُّکْرِ فِی الْحُرِّ ثَمَانُوْنَ سَوْطًا لِاِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ (الهدایه)	اور آزاد کے حق میں شراب پینے کی حد ۸۰ کوڑے ہیں اور اسکی تعیین صحابہ کے اجماع سے ثابت ہوئی ہے۔

۳۷۳۔ ایک قطرہ شراب پینے پر بھی حد واجب ہوگی،

وَحَدُّ السُّكْرِ وَالْخَمْرِ وَلَوْ شَرِبَ قَطْرَةً ثَمَانُوْنَ سَوْطًا،	اگر ایک قطرہ بھی شراب پی ہو تب بھی اس کی حد ۸۰ کوڑے ہوگی،

(کنز الدقائق)

۳۷۴۔ حد شراب کا ثبوت حدیث سے ہے۔

وَالْاَصْلُ فِيْهِ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ	اور شراب کی حد رسول اللہ صلعم کے حکم سے ثابت ہوئی ہے،

(الہدایہ)

۳۷۵۔ غلام پر حد شراب نوشی کا نصاب۔

وَاِنْ كَانَ عَبْدًا فَحَدُّهٗ اَرْبَعُوْنَ سَوْطًا	اگر مدعا علیہ غلام ہو تو اس کی حد چالیس کوڑا ہے،

(السراج الوہاج)

۳۷۶۔ حد شراب کا طریقہ،

وَيُفَرَّقُ عَلٰى بَدَنِهٖ كَمَا فِي الزِّنَا وَيُجْتَنَبُ فِيْهِ الْوَجْهُ وَالرَّاْسُ كَمَا فِي الزِّنَا وَيُجَرَّدُ فِي الْمَشْهُوْرِ (السراج الوہاج)	اور مدعا علیہ کے جسم پر متفرق طور پر کوڑے لگائیں اور اُسکے سر اور چہرے کو محفوظ رکھیں اور زائد لباس کو اس کے بدن سے دور کریں،
وَلَوْ شَهِدَ الشُّهُوْدُ عَلَى السَّكْرَانِ لَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ حَتّٰى يَصْحُوَ فَاِنْ اَفَاقَ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ سَوَاءٌ ذَهَبَتْ رَائِحَةُ الْخَمْرِ عَنْهُ اَوْ لَمْ تَذْهَبْ (الظہیریہ)	اور مدعا علیہ اگر نشے میں بیہوش ہو تو اس پر حد جاری نہ کریں جب ہوش میں آجائے تو اس کو حد ماریں چاہے اس کے منہ سے شراب کی بو زائل ہو یا نہ ہو،

۲۷۷- تاڑی پینے پر حد مارنے کے لیے نشہ شرط ہے،

مَنْ سَكِرَ مِنَ النَّبِيذِ حُدَّ وَلَا يُحَدُّ السَّكْرَانُ حَتّٰى يُعْلَمَ أَنَّهُ سَكِرَ مِنَ النَّبِيذِ وَشَرِبَهُ طَوْعًا (الهدایہ)

اگر کسی شخص نے تاڑی پی ہے تو اس پر حد واجب ہوگی اور جبتک یہ ثابت نہ ہوجائے کہ اسکو تاڑی سے نشہ آیا ہے اور اس نے اسکو برضا و رغبت پیا ہے اسکو حد نہ ماریں

۲۷۸- شراب کے قے کرنے پر مسلمان کو حد نہ ماری جائیگی،

اَلْمُسْلِمُ إِذَا تَقَيَّأَ الْخَمْرَ فَإِنَّهُ لَا يُحَدُّ لِجَوَازِ أَنَّهُ شَرِبَ مُكْرَهًا (الظہیریہ)

مسلمان نے اگر شراب کو قے کیا تو اس پر حد واجب ہوگی کیونکہ یہ احتمال ہے کہ کسی نے اسکو شراب جبرا پلائی ہوگی،

۲۷۹- دوسری چیزوں سے مخلوط شراب پینے کا حکم

فَإِنِ اخْتَلَطَتِ الْخَمْرُ بِشَيْءٍ مِنَ الْمَائِعَاتِ مِثْلِ الْمَاءِ وَاللَّبَنِ وَالدُّهْنِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَشَرِبَ إِنْ كَانَتِ الْخَمْرُ غَالِبَةً وَشَرِبَ مِنْهَا قَطْرَةً حُدَّ وَإِنْ كَانَتْ مَغْلُوبَةً لَا يَحِلُّ شُرْبُهَا وَلَا يُحَدُّ مَا لَمْ يَسْكَرْ

(قاضی خاں)

اگر شراب میں پانی یا دودھ یا تیل وغیرہ ملا ہو تو ایسی حالت میں اگر شراب غالب ہو تو اسکے ایک قطرہ پینے سے بھی حد واجب ہوگی، اور اگر شراب مغلوب ہو تو اس کا پینا تو حلال نہیں ہے، مگر جب تک نشہ نہ لائے حد واجب نہ ہوگی،

۲۸۰- نشہ کا معیار

وَاخْتَلَفُوا فِي مَعْرِفَةِ السُّكْرِ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ مَنْ لَا يَعْرِفُ الْأَرْضَ مِنَ السَّمَاءِ وَلَا الرِّجَالَ مِنَ الْمَرْأَةِ وَقَالَ صَاحِبَاهُ إِذَا اخْتَلَطَ كَلَامُهُ فَصَارَ غَالِبُ كَلَامِهِ

نشے کی حقیقت میں علماء کا اختلاف ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک نشہ کے معنی یہ ہیں کہ آسمان و زمین اور مرد اور عورت کو نہ پہچانے اور صاحبین کے نزدیک نشہ یہ ہے کہ اوسکی گفتگو بے ربط ہو اور اس پر اک بک

الهذیان هو السكران ، (قاضی خاں)

غالب ہو،

۳۸۱ - خمر کے علاوہ دوسرے منشیات کا حکم،

اذا سكر من البنج اختلفوا في وجوب الحد عليه والصحيح انه لا يحد والسكران مما سوى الخمر من الاشربة المتخذة من التمر والعنب والزبيب يحد والمتخذ من ماء العنب اذا غلا واشتد ولم يقذف بالزبد فشرب به انسان وسكر لا يحد في قول ابي حنيفة وحكمه حكم العصير عنده (قاضی خاں)

بھانگ پینے سے حد واجب نہیں ہوتی اور خمر کے سوا جو دوسری شرابیں انگور اور خرما سے بناتے ہیں جب ان کے پینے سے نشہ آئے تو حد واجب ہوگی اور شیرۂ انگور اگر جوش میں آجائے اور اس سے جھاگ نہ نکلے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس کا نشہ موجب حد نہیں ہے، اور اس کا حکم افشردہ کا ہے،

۳۸۲ - خمر کے علاوہ اور شرابیں کب حرام ہوتی ہیں،

واعلم ان هذه الاشربة انما تحرم عند ابي حنيفة اذا غلت واشتدت وقذفت بالزبد وعندهما يكفي الاشتداد كما في الخمر، (شرح وقایہ)

امام ابو حنیفہ کے نزدیک افشردے اس وقت حرام ہوتے ہیں جب جوش میں آجائیں، نشہ لائیں، اور جھاگ ماریں، اور صاحبین کے نزدیک صرف جوش معتبر ہے،

۳۸۳ - مست کا اقرار شراب نوشی صحیح نہیں ہے،

لا يحد السكران باقراره على نفسه لزيادة احتمال الكذب في اقراره فيحتال لانه خالص حق الله تعالى بخلاف حد القذف لان فيه حق العبد (الهدایہ)

جو حد کہ خالص خداوند تعالی کا حق ہو جیسے شراب خواری کی حد ایسے شخص کے اقرار سے جو نشے میں ہو واجب نہیں بخلاف حد قذف کے کہ اسمیں بندے کا بھی حق ہے

چوتھا باب،

حدِ قذف کے بیان میں،

۳۸۴- قذف کی تعریف

اَلْقَذْفُ فِی اللُّغَۃِ الرَّمْیُ بِالشَّیِٔ (منح الغفار) — لغت میں قذف کے معنی کسی چیز کے پھینکنے کے ہیں

اَلْقَذْفُ فِی الشَّرْعِ الرَّمْیُ بِالزِّنَا (فتح القدیر) — شریعت میں قذف کے معنی تہمتِ زنا لگانے کے ہیں،

۳۸۵- حدِ قذف کے شرائط اور اس کا نصاب،

اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ رَجُلاً مُحْصِنًا اَوْ اِمْرَأَۃً مُحْصِنَۃً بِصَرِیْحِ الزِّنَا وَطَالَبَ الْمَقْذُوْفُ بِالْحَدِّ حَدَّہُ الْحَاکِمُ ثَمَانُوْنَ سَوْطًا اِنْ کَانَ حُرًّا لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصِنَاتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَۃِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِیْنَ جَلْدَۃً (الہدایہ)

اگر کوئی شخص کسی محصن مرد یا کسی محصنہ عورت پر صراحۃً زنا کی تہمت لگائے اور وہ حد کا دعوی کرے تو تہمت لگانے والے پر اگر وہ آزاد ہوگا تو اسی کوڑے کی حد واجب ہوگی اور حدِ قذف قرآن مجید سے ثابت ہے،

۳۸۶- زنا کے سوا دوسرے جرائم کی تہمت سے تعزیر واجب ہوگی،

وَلَوْ رَمَاہُ بِسَائِرِ الْمَعَاصِیْ غَیْرِہٖ لَا یَجِبُ الْحَدُّ — اگر زنا کے سوا دوسرے جرائم کی تہمت لگائے تو حد

بَلِ التَّعْزِیْرُ (منح الغفار) واجب نہ ہوگی بلکہ تعزیر عائد ہوگی،

۳۸۷۔ تہمت لگانے والا اگر اپنی آزادی کا انکار کرے تو قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہوگا،

وَلَوْ اَنْکَرَ الْقَاذِفُ حُرِّیَّۃَ نَفْسِہٖ وَقَالَ اَنَا عَبْدٌ وَعَلَی حَدُّ الْعَبْدِ کَانَ الْقَوْلُ قَوْلَہٗ مَعَ الْیَمِیْنِ (منح الغفار)

اگر تہمت لگانے والا اپنی آزادی کا انکار کرے اور کہے کہ میں غلام ہوں مجھ پر غلام کی حد واجب ہونی چاہیے تو قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہوگا،

۳۸۸۔ غیر ملک میں حرام مباشرت سے احصان زائل ہوجاتا ہے،

فَیَبْطُلُ اِحْصَانُہٗ بِکُلِّ وَطْیٍ حَرَامٍ فِیْ غَیْرِ الْمِلْکِ (خزانۃ المفتیین)

اور غیر ملک میں حرام مباشرت کے تمام اقسام سے احصان جاتا رہتا ہے،

۳۸۹۔ چوتھی بی بی کے بعد پانچویں بی بی سے تہمتِ زنا لگانے پر حد نہیں ہے۔

تَزَوَّجَ خَمْسَۃً بَعْدَ الْاَرْبَعِ وَوَطِیْہَا فَلَا حَدَّ عَلٰی قَاذِفِہَا (المحیط)

اگر چوتھی بی بی کے بعد پانچویں بی بی سے نکاح کرے اور اس کے ساتھ مباشرت کرے تو تہمتِ زنا لگانے والے پر حد واجب نہ ہوگی،

۳۹۰۔ دو مملوکہ بہنوں سے وطی کرنے پر تہمتِ زنا لگانے سے حد واجب ہوگی،

اِنْ مَلَکَ اُخْتَیْنِ فَوَطِیَہُمَا حُدَّ قَاذِفُہٗ (المبسوط)

اگر دو بہنوں کو اپنی ملک میں لاکر دونوں کے ساتھ مباشرت کیے تو اُسکے تہمتِ زنا لگانے والے پر حد واجب ہوگی،

۳۹۱۔ جان بوجھکر ناجائز نکاح کرنے پر تہمتِ زنا لگانے والے پر حد واجب نہ ہوگی،

اِنْ تَزَوَّجَ اِمْرَاَۃً بِغَیْرِ شُہُوْدٍ اَوْ اِمْرَاَۃً وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّ لَہَا زَوْجًا اَوْ فِیْ عِدَّۃٍ مِنْ زَوْجٍ اَوْ ذَاتَ رَحِمٍ مُحَرَّمٍ مِنْہُ وَھُوَ یَعْلَمُ

اگر کسی نے ایک عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا یا شوہر دار عورت، یا ایسی عورت کیساتھ جو عدت میں ہے یا ایسی قرابتدار عورت کیساتھ جو اس پر حرام ہے نکاح کیا

فِیْ وِطْیِھَا فَلَا حَدَّ عَلیٰ قَاذِفِہٖ

(الجوہرۃ النیرۃ)

اور ان تمام باتوں کو جان کر مباشرت کی تو اس کے تہمتِ زنا لگانے والے پر حد واجب نہ ہوگی اور اگر اس کو اس کی اطلاع نہ ہو تو اس کی تہمت زنا لگانے والے پر حد واجب ہوگی،

۳۹۲۔ تہمتِ زنا لگانے والے پر حد جاری ہونے سے پہلے اگر اس شخص نے زنا یا ناجائز مباشرت کی جس پر تہمتِ زنا لگائی گئی ہے تو حدِ قذف ساقط ہو جائے گی،

اِنْ زَنیٰ الْمَقْذُوْفُ قَبْلَ اَنْ یُقَامَ الْحَدُّ عَلَی الْقَاذِفِ اَوْ وَطِیَ وَطْیًا حَرَامًا غَیْرَ مَمْلُوْکٍ فَقَدْ سَقَطَ الْحَدُّ عَنِ الْقَاذِفِ،

(المبسوط)

اگر تہمتِ زنا لگانے والے پر حد جاری ہونے سے پہلے اس شخص نے زنا کیا جس پر تہمتِ زنا لگائی گئی ہے یا غیر مِلک میں حرام مباشرت کی تو تہمتِ زنا لگانے والے سے حدِ قذف ساقط ہو جائے گی،

۳۹۳۔ لڑکے، دائمی پاگل، اعضائے تناسل بریدہ شخص پر تہمتِ زنا لگانے سے حد واجب نہ ہوگی، اور بدھی اور نامرد پر تہمتِ زنا لگانے سے حد واجب ہوگی،

وَلَا یَجِبُ الْحَدُّ بِقَذْفِ الصَّبِیِّ وَالْمَجْنُوْنِ جُنُوْنًا مُطْبِقًا فَاِنْ کَانَ یُجَنُّ اَوْ یُفِیْقُ یَجِبُ وَکَذَا لَا یَجِبُ بِقَذْفِ الْمَجْبُوْبِ اَمَّا بِقَذْفِ الْخَصِیِّ وَالْعِنِّیْنِ یَجِبُ،

(خزانۃ المفتیین)

اگر کوئی شخص لڑکے یا دائمی مجنون پر زنا کی تہمت لگائے تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی، اور جو شخص کبھی مجنون رہے اور کبھی ہوش میں آجائے تو اگر کوئی شخص اس پر تہمت زنا لگائے تو حد واجب ہوگی، اور اگر کسی نے ایسے شخص پر تہمتِ زنا لگائی جس کے اعضائے تناسل کٹے ہوئے ہوں تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی اگر کسی نے نامرد اور خصی پر تہمتِ زنا لگائی تو حد واجب ہوگی

۳۹۴۔ زانی پر تہمتِ زنا لگانے سے حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

مَنْ قَذَفَ الزَّانِیْ بِالزِّنَا فَلَا حَدَّ عَلَیْہِ سَوَاءٌ قَذَفَ بِذَالِکَ الزِّنَا اَوْ بِزِنَاءٍ اٰخَرَ (المبسوط)

اگر کسی نے زانی پر تہمتِ زنا لگائی چاہے اس زنا کی تہمت ہو جو اس نے کیا ہے، یا دوسرے زنا کی تو اس پر حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

۳۹۵۔ اگر قاصد سے کسی کو زانی کہلایا جائے تو اگر اس نے بھیجنے والے کا نام بتا کر کہا کہ فلاں نے تجھکو زانی کہا ہے تو دونوں میں سے کسی پر حدِ قذف واجب نہ ہوگی، اور اگر بھیجنے والے کا نام نہیں بتایا تو قاصد پر حدِ قذف واجب ہوگی،

رَجُلٌ قَالَ لِغَیْرِہٖ قُلْ لِفُلَانٍ یَا زَانِیْ فَاِنْ قَالَ الرَّسُوْلُ لِلْمُرْسَلِ اِلَیْہِ اَنَّ فُلَانًا یَقُوْلُ لَکَ یَا زَانِیْ لَا حَدَّ عَلَی الرَّسُوْلِ وَلَا عَلَی الْمُرْسِلِ وَلَوْ اَنَّ الرَّسُوْلَ لَمْ یُخْبِرْ عَنِ الْمُرْسِلِ وَلٰکِنْ قَالَ لِلْمُرْسَلِ اِلَیْہِ یَا زَانِیْ حُدَّ الرَّسُوْلُ، (قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی کو اس لیے بھیجا کہ فلاں شخص کو "زانی" کے لفظ سے پکارے اور اس شخص نے جا کر طرف سے کہا کہ فلاں شخص نے تجھکو "یا زانی" کہا تو کہنے والے اور بھیجنے والے کسی پر حدِ قذف نہ ہوگی، لیکن اگر بھیجنے والے کا نام نہ لے اور یہ کہے کہ "یا زانی" تو کہنے والے پر حدِ قذف واجب ہوگی،

۳۹۶۔ غصے میں یہ کہنے سے کہ تو اپنے باپ کا جنا نہیں ہے حدِ قذف واجب ہوگی،

وَلَوْ قَالَ لِغَیْرِہٖ لَسْتَ لِاَبِیْکَ اَوْ لَسْتَ بِابْنِ فُلَانٍ فِیْ غَضَبٍ حُدَّ (الکنز)

اگر ایک شخص غصے کی حالت میں کسی کو کہے کہ "تو باپ کا جنا نہیں ہے" تو اس پر حدِ قذف واجب ہوگی،

۳۹۷۔ لیکن اگر غصہ میں ایسا نہ کہے تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی، اور اگر دادا، چچا اور ماموں کی طرف کسی کو منسوب کر دیا تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

نَسَبَ رَجُلًا اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ فِیْ غَیْرِ غَضَبٍ لَمْ یُحَدَّ فَاِنْ کَانَ فِیْ غَضَبٍ حُدَّ وَلَوْ

اگر ایک شخص بغیر غصے کے کسی کو کہے کہ تو فلاں کا بیٹا ہے تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی اور اگر

نسبه الی جده لم یحد لان الجد اب وکذا لو نسبه الی عمه وخاله وزوج امه لانهم یسمون ابا مجازا۔ (التمرتاشی)

اگر ایک شخص کسی کو اس کے دادا یا چچا، یا ماموں، یا نانا کی طرف منسوب کر کے کہے کہ تو فلاں شخص کا بیٹا ہے، تو حد قذف واجب نہ ہوگی، کیونکہ ان سب کو مجازاً باپ کہتے ہیں،

۳۹۸۔ اگر کہے کہ تو اپنے دادا کا لڑکا نہیں تو حد قذف واجب نہ ہوگی،

وان قال لست بابن فلان یعنی جده لا یحد (الکافی)

اگر ایک شخص کسی کے دادا کا نام لے کر کہے کہ تو اس کا لڑکا نہیں ہے تو حد قذف واجب نہ ہوگی،

۳۹۹۔ یہ کہنا کہ تو ابن آدم، انسان، اور مرد نہیں ہے تہمت زنا نہیں ہے،

ولو قال لست بابن آدم او لست بانسان او لست برجل او ما انت بانسان لم یکن قذفا (الجوہرۃ النیرۃ)

اگر کوئی شخص کسی کو کہے کہ تو آدم کا بیٹا نہیں ہے، یا آدمی نہیں ہے، یا مرد نہیں ہے تو یہ تہمت زنا نہ ہوگی،

۴۰۰۔ یہ کہنے سے کہ تو حلال زادہ نہیں حد قذف واجب ہوگی،

وان قال لست لاب او لست ولد حلال فهو قذف (منح الغفار)

اگر کوئی شخص کسی کو کہے کہ تو حلال زادہ نہیں ہے تو حد قذف واجب ہوگی،

۴۰۱۔ کسی کو اپنا لڑکا کہنے سے حد قذف واجب نہ ہوگی،

ولو قال یا ابنی لا حد علیه (المبسوط)

اگر کوئی شخص کسی کو کہے کہ اے میرے لڑکے، تو حد قذف واجب نہ ہوگی،

۴۰۲۔ کسی کو حجام یا جولاہے کا لڑکا کہنے سے حد قذف واجب نہ ہوگی،

ولو قال لغیره یا ابن الحجام او ابن الحائک لا حد علیه (قاضی خاں)

اگر کوئی شخص کسی کو کہے کہ تو حجام یا جولاہے کا لڑکا ہے تو اس پر حد قذف واجب نہ ہوگی،

۴۰۳۔ بطریقہ استقبال یا استفہام زنا کے سوال کرنے سے حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

رَجُلٌ قَالَ لِغَیْرِہٖ اَنْتَ تَزْنِیْ لَا حَدَّ عَلَیْہِ لِاَنَّ ھٰذَا لِلْاِسْتِقْبَالِ وَلَوْ قَالَ اَنْتَ تَزْنِیْ وَاَضْرِبُ اَنَا فَلَا حَدَّ عَلَیْہِ لِاَنَّ ھٰذَا یُذْکَرُ عَلٰی طَرِیْقِ الْاِسْتِفْھَامِ وَالتَّعْبِیْرِ وَمَعْنَاہُ کَیْفَ یَجُوْزُ اَنْ یُّعَاقِبَ غَیْرَکَ عَلٰی الزِّنَا

(الایضاح)

اگر ایک شخص ایک شخص سے بصیغہ استقبال کہے کہ تو زنا کرے گا یا بطریق سوال دریافت کرے کہ تو زنا کریگا اور میں مارا جاؤنگا تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

۴۰۴۔ مرد کو زانیہ کہنے پر حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

وَلَوْ قَالَ لِرَجُلٍ یَا زَانِیَۃُ فَاِنَّہٗ لَا یَجِبُ الْحَدُّ عَلَیْہِ وَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ

(المحیط)

اگر کوئی شخص مرد کو لفظ مؤنث کے ساتھ کہے کہ اے زانیہ تو اس پر امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک حد واجب نہ ہوگی،

۴۰۵۔ عورت کو زانی کہنے سے حدِ قذف واجب ہوگی،

وَلَوْ قَالَ لِلْمَرْاَۃِ یَا زَانِیْ بِغَیْرِ التَّاءِ فَاِنَّہٗ یَجِبُ الْحَدُّ عَلَی الْقَاذِفِ بِالْاِجْمَاعِ،

(شرح الطحاوی)

اگر کوئی شخص عورت کو بغیر تائے تانیث کے کہے یا زانی تو اس پر حدِ قذف واجب ہوگی،

۴۰۶۔ عورت سے یہ کہنے پر کہ نکاح سے پہلے تیرے شوہر نے تیرے ساتھ زنا کیا حدِ قذف واجب ہوگی

وَلَوْ قَالَ زَنٰی بِکِ زَوْجُکِ قَبْلَ اَنْ یَّتَزَوَّجَکِ فَھُوَ قَاذِفٌ (التاتارخانیہ)

اگر کوئی شخص ایک عورت سے کہے کہ تیرے ساتھ تیرے شوہر نے نکاح کرنے سے پہلے زنا کیا ہو تو حدِ قذف واجب ہوگی

۴۰۷۔ عورت پر بحالت صغر اجیر و خواب و جنون میں زنا کی تہمت سے حدِ قذف واجب نہ ہوگی

وَلَوْ قَالَ زَنَيْتِ وَاَنْتِ صَغِيْرَةٌ اَوْ مُكْرَهَةٌ اَوْ نَائِمَةٌ اَوْ مَجْنُوْنَةٌ لَمْ يُحَدَّ،

(منح الغفار)

اگر ایک شخص ایک عورت سے کہے کہ تونے بچپن میں زنا کیا یا تجھ سے جبرًا یا نیند کی حالت میں یا دیوانگی کی حالت میں زنا کیا گیا تو اُس پر حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

۴۰۸ - حدِ قذف کے شرائط،

وَاِنَّمَا يَجِبُ الْحَدُّ عَلَى الْقَاذِفِ بِشَرْطِ اَنْ يَكُوْنَ الْمَقْذُوْفُ مُحْصَنًا وَشَرَائِطُهُ خَمْسَةٌ وَهُوَ اَنْ يَكُوْنَ حُرًّا بَالِغًا عَاقِلًا مُسْلِمًا عَفِيْفًا لَمْ يَكُنْ وَطِئَ امْرَأَةً بِالزِّنَا اَوْ بِالشُّبْهَةِ اَوْ بِنِكَاحٍ فَاسِدٍ فِيْ عُمْرِهٖ،

(شرح الطحاوی)

اور تہمتِ زنا لگانے والے پر اس وقت حد واجب ہوتی ہے جب وہ شخص جس پر تہمتِ زنا لگائی گئی ہو محصن ہو یعنی اس میں پانچ شرطیں پائی جاتی ہوں، اور وہ یہ ہیں کہ آزاد، عاقل، بالغ، مسلمان اور پرہیزگار ہو کہ عمر بھر زنا یا شبہہ کے ساتھ یا نکاح فاسد کے ساتھ مباشرت نہ کی ہو،

۴۰۹ - تہمتِ زنا کا ثبوت

وَيَثْبُتُ بِاِقْرَارِهٖ مَرَّةً وَاحِدَةً وَبِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ كَمَا فِيْ سَائِرِ الْحُقُوْقِ (الاختیار شرح المختار)

اور زنا کی تہمت لگانا ایک بار کے اقرار یا دو مردوں کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے۔

۴۱۰ - تہمتِ زنا کن طریقوں سے نہیں ثابت ہوتی،

وَلَا يَثْبُتُ بِشَهَادَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ وَلَا بِالشَّهَادَةِ عَلَى الشَّهَادَةِ وَلَا بِكِتَابِ الْقَاضِيْ اِلَى الْقَاضِيْ (قاضی خاں)

اور تہمتِ زنا مردوں کیساتھ عورتوں کی گواہی اور ان گواہوں کی گواہی سے جو دوسرے گواہوں کی گواہی پر گواہی دیں اور قاضی کے خط سے جو دوسرے قاضی کے پاس بھیجا جائے ثابت نہیں ہوتی

۴۱۱ - تہمتِ زنا سے اقرار کے بعد انکار معتبر نہیں،

وَمَنْ اَقَرَّ بِالْقَذْفِ ثُمَّ رَجَعَ لَمْ يُقْبَلْ رُجُوْعُهٗ

اگر کسی نے تہمتِ زنا لگانے کا اقرار کیا، اور بعد کو اس سے

(الہدایہ)

پھر گیا تو اس کا انکار مقبول نہ ہوگا،

۴۱۲۔ تہمت زنا کے گواہوں سے جرح اور ان کی عدالت کی جانچ۔

إِذَا ادَّعٰى رَجُلٌ عَلٰى أَنَّهُ قَذَفَ وَجَاءَ بِبَيِّنَةٍ يَشْهَدَانِ أَنَّ هٰذَا قَذَفَ فَالْقَاضِيْ يَسْئَلُ عَنِ الشَّاهِدَيْنِ عَنِ الْقَذْفِ مَا هُوَ وَكَيْفَ هُوَ فَإِنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّهُ قَالَ لَهُ يَا زَانِيْ قُبِلَ شَهَادَتُهُمَا وَيُحَدُّ الْقَاذِفُ إِنْ كَانَا عَدْلَيْنِ وَإِنْ كَانَ الْقَاضِيْ لَا يَعْرِفُ الشُّهُوْدَ بِالْعَدَالَةِ حَبَسَ الْقَاذِفَ حَتّٰى يَتَعَرَّفَ عَنْ عَدَالَةِ الشَّاهِدَيْنِ وَالْعَدَالَةُ هِيَ الْاِنْزِجَارُ عَنْ تَعَاطِيْ مَا يَعْتَقِدُهُ الْإِنْسَانُ مَحْظُوْرًا دِيْنِهٖ،

جب کوئی شخص کسی پر تہمت زنا لگانے کا دعوی کرے اور گواہوں کو قاضی کے اجلاس میں پیش کرے، تو قاضی کو گواہوں سے پوچھنا چاہیئے کہ تہمتِ زنا کیا ہے؟ اور کیونکر تہمتِ زنا لگائی؟ پس اگر گواہ جواب دیں اور وہ عادل ہوں تو تہمتِ زنا لگانے والے پر حد واجب ہوگی اور اگر قاضی گواہوں کی عدالت سے واقف نہ ہو تو مدعا علیہ کو مقید رکھے تاکہ عدالت گواہوں کی ظاہر ہو اور گواہوں کی عدالت یہ ہے کہ دینی گناہوں سے پرہیز کرنے والے ہوں۔

(الظہیریہ)

۴۱۳۔ گواہوں کا تہمت کے دن میں اختلاف اور اس کا اثر۔

فَإِنْ شَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ قَالَ يَا زَانِيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَشَهِدَ الْآخَرُ أَنَّهُ قَالَ يَا زَانِيْ يَوْمَ الْخَمِيْسِ قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رح تُقْبَلُ هٰذِهِ الشَّهَادَةُ وَيُحَدُّ الْقَاذِفُ وَقَالَا لَا يُقْبَلُ

اگر گواہ تہمتِ زنا لگانے کے دن میں اختلاف کریں تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک ان کی گواہی مقبول ہے، اور مدعا علیہ پر حد جاری ہوگی، اور صاحبین کے نزدیک ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

(الظہیریہ)

Marfat.com

۴۱۴۔ تہمت کی جگہ میں گواہوں کا اختلاف اور اسکا اثر

وَلَوْ شَہِدَ رَجُلَانِ عَلٰی رَجُلٍ بِالْقَذْفِ وَاخْتَلَفَا فِی الْمَکَانِ الَّذِیْ قَذَفَ فِیْہِ وَجَبَ الْحَدُّ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَقَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ لَا یَجِبُ وَلَوْ شَہِدَ اَحَدُھُمَا اَنَّہٗ قَذَفَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَشَہِدَ اٰخَرُ اَنَّہٗ اَقَرَّ بِقَذْفِہٖ یَوْمَ الْخَمِیْسِ فَلَا حَدَّ عَلَیْہِ فِیْ قَوْلِہِمْ (فتاوی الکرخی)

اگر گواہ تہمت زنا لگانے کی جگہ میں اختلاف کریں تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک مدعا علیہ پر حد واجب ہو گی اور صاحبین کے نزدیک واجب نہ ہو گی اور اگر ایک گواہ تہمتِ زنا لگانے کی گواہی دے اور ایک گواہ تہمتِ زنا کے اقرار کی گواہی دے تو حد واجب نہ ہو گی۔

۴۱۵۔ تہمتِ زنا لگانے کی زبان میں گواہوں کا اختلاف اور اس کا اثر

وَلَوِ اخْتَلَفُوْا فِی اللُّغَۃِ الَّتِیْ وَقَعَ الْقَذْفُ بِہٖ فِی الْعَرَبِیَّۃِ وَالْفَارِسِیَّۃِ بَطَلَتْ شَہَادَتُہُمْ (فتح القدیر)

اگر گواہ تہمتِ زنا لگانے کے لفظ میں اختلاف کریں یعنی ایک کہے کہ زبان فارسی میں اور دوسرا کہے کہ زبان عربی میں تہمتِ زنا لگائی تو ان کی گواہی باطل ہو گی،

۴۱۶۔ تہمتِ زنا کا مدعی اور اس کے مرنے کا اثر حدِ قذف پر،

اِذَا کَانَ الْمَقْذُوْفُ حَیًّا فَلَا خُصُوْمَۃَ لِاَحَدٍ سَوَاءٌ کَانَ حَاضِرًا اَوْ غَائِبًا وَلَوْ مَاتَ الْمَقْذُوْفُ قَبْلَ اَنْ یُّطَالِبَ اَوْ بَعْدَ مَا طَلَبَ اَوْ اُقِیْمَ عَلَیْہِ بَعْضُ الْحَدِّ بَطَلَ الْحَدُّ وَبَطَلَ مَا بَقِیَ مِنْہُ وَاِنْ کَانَ سَوْطًا وَاحِدًا (فتاوی الکرخی)

جس شخص پر تہمتِ زنا لگائی گئی ہے اور اگر وہ زندہ ہے تو دوسرے کو تہمتِ زنا لگانے والے پر دعوی کا حق حاصل نہیں ہے، چاہے وہ حاضر ہو یا غائب اور اگر دعوی سے پہلے یا دعوی کے بعد وہ مرگیا اور تہمت زنا لگانے والے پر کچھ حد جاری بھی کر دی گئی، تو بقیہ حد اس سے ساقط ہو جائیگی،

۴۱۷۔ تہمتِ زنا کے دعویٰ میں وراثت جاری نہیں ہوتی البتہ جس شخص کے نسب میں اس تہمت سے داغ لگتا ہے وہ دعویٰ کرسکتا ہے،

وَلَا يُطَالَبُ بِحَدِّ قَذْفِ الْمَيِّتِ اِلَّا مَنْ يَقَعُ الْقَدْحُ فِي نَسَبِهٖ بِقَذْفِهٖ ۔ (الهدايه)	اگر کوئی شخص مردے پر تہمتِ زنا لگائے، تو اس کے ورثار کو دعوی کا حق حاصل نہیں ہوتا، البتہ اگر اس کے تہمتِ زنا لگانے سے کسی کے نسب میں خرابی واقع ہو تو وہ دعوی کرسکتا ہے

۴۱۸۔ محروم الارث البتہ متوفی کی جانب سے دعویٰ کرسکتا ہے،

وَلَوْ كَانَ الطَّالِبُ مَحْرُوْمًا عَنِ الْمِيْرَاثِ (منح الغفار)	اگر مدعی میت کی میراث سے محروم ہو تو وہ تہمتِ زنا لگانے والے پر دعوی کرسکتا ہے،

۴۱۹۔ متوفی کے دو لڑکوں میں سے اگر ایک تہمتِ زنا کی تصدیق کرے یا معاف کردے، تو دوسرا لڑکا دعویٰ کرسکتا ہے،

اِنَّ رَجُلًا لَوْ قَذَفَ مَيِّتًا وَلَهٗ اِبْنَانِ فَصَدَّقَهٗ اَحَدُهُمَا فَلِلْاٰخَرِ اَنْ يَحُدَّهٗ وَكَذَا اِذَا عَفٰى بَعْضُهُمْ فَلِلْاٰخَرِ الْمُطَالَبَةُ (منح الغفار)	اگر مردہ شخص کے دو لڑکے ہوں اور ان میں سے ایک تہمتِ زنا کی تصدیق کرے یا معاف کردے تو دوسرا لڑکا دعوی کرسکتا ہے،

۴۲۰۔ باپ، دادا، ماں اور دادی پر تہمتِ زنا کا دعویٰ نہیں ہوسکتا،

وَلَيْسَ لِلْوَلَدِ اَنْ يُطَالِبَ بِحَدِّ الْقَذْفِ اِذَا كَانَ الْقَاذِفُ اَبَاهُ وَجَدَّهٗ وَاِنْ عَلَا وَلَا اُمَّهٗ وَلَا جَدَّتَهٗ (الايضاح)	باپ، دادا، ماں اور دادی پر تہمتِ زنا لگا کا دعوی کرنا جائز نہیں ہے،

۴۲۱۔ غلام اپنے آقا پر تہمتِ زنا کا دعویٰ نہیں کرسکتا،

رَجُلٌ لَهٗ عَبْدٌ وَلَهٗ اُمٌّ حُرَّةٌ مُسْلِمَةٌ قَدْ مَاتَتْ فَقَذَفَ الْمَوْلٰى اُمَّ الْعَبْدِ فَلَيْسَ لِلْعَبْدِ اَنْ يُؤَاخِذَ عَلٰى مَوْلَاہُ بِحَدِّھَا۔ (المحیط)

اگر کوئی شخص اپنے غلام کی ماں پر جو آزاد اور مسلمان تھی اسکے مرنے کے بعد زنا کی تہمت لگائے، تو غلام کو اپنے آقا پر تہمتِ زنا لگانے کے دعوی کا حق حاصل نہیں ہے"

۲۲۴۔ ایک جماعت پر تہمتِ زنا لگانے سے صرف ایک حد واجب ہوگی،

وَلَوْ قَذَفَ جَمَاعَةً بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ اَوْ قَذَفَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِكَلَامٍ عَلٰحِدَةٍ اَوْ فِيْ اَيَّامٍ مُتَفَرِّقَةٍ فَخَاصَمُوْا ضُرِبَ لَهُمْ حَدٌّ وَاحِدٌ وَكَذَا اِذَا خَاصَمَ بَعْضٌ دُوْنَ بَعْضٍ فَحُدَّ فَالْحَدُّ يَكُوْنُ لَهُمْ جَمِيْعًا وَكَذَا اِذَا حَضَرَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ فَاِنَّمَا عَلَى الْقَاذِفِ حَدٌّ وَاحِدٌ لَا غَيْرُ فَاِنْ حَضَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْ لَمْ يُخَاصِمْ فِيْ قَذْفِهٖ بَطَلَ الْحَدُّ فِيْ حَقِّهٖ وَلَمْ يُحَدَّ لَهٗ مَرَّةً اُخْرٰى وَلَوْ حُدَّ الْقَاذِفُ وَفَرَغَ مِنْ حَدِّهٖ ثُمَّ قَذَفَ رَجُلًا اٰخَرَ فَاِنَّهٗ يُحَدُّ ثَانِيًا حَدًّا اٰخَرَ وَاِنَّمَا يَسْقُطُ حَدُّ الْقَذْفِ مَا قَبْلَهٗ وَلَا يَسْقُطُ مَا بَعْدَهٗ (السراج الوہاج)

اگر کسی نے چند آدمیوں پر ایک لفظ کے ساتھ یا مختلف الفاظ کے ساتھ یا مختلف دنوں میں تہمتِ زنا لگائی اور ان میں سے بعض نے یا سب نے اسپر دعوی کیا تو صرف ایک حد واجب ہوگی، اور اگر ان میں سے بعض نے دعوی کیا اور تہمتِ زنا لگانے والے کو حد مار دیگئی، اور اس کے بعد بقیہ لوگوں نے اس تہمت زنا کا دعوی کیا جو اس نے حد مارنے سے پہلے لگائی تھی ان کا دعوی خارج ہوجائیگا، اور اگر مدعا علیہ حد مارے جانے کے بعد کسی پر تہمتِ زنا لگائے تو اس پر دوبارہ حد واجب ہوگی،

۲۲۳۔ ایک محصنہ عورت پر دو شخصوں کی تہمتِ زنا سے ہر ایک پر حد واجب ہوگی،

وَلَوْ قَذَفَ اَجْنَبِيٌّ اَجْنَبِيَّةً مُحْصَنَةً وَاتَّهَمَ

اگر کسی نے ایک اجنبی اور محصن عورت پر زنا کی تہمت لگائی

عَلَيْهِ الْحَدُّ ثُمَّ قَذَفَهَا غَيْرُهُ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ اَيْضًا (المحیط)

اور اس پر حدِ قذف جاری کر دی گئی پھر دوسرے شخص نے اسی عورت پر تہمتِ زنا لگائی تو اس پر بھی حد واجب ہو گی۔

۴۲۴۔ تہمتِ زنا کے ثبوت کے بعد مدعا علیہ سے اس تہمت کی صحت کے لیے گواہ طلب کیے جائیں گے ورنہ حد واجب ہو جائے گی۔

اِذَا ادَّعٰى عَلٰى اِنْسَانٍ قَذْفًا فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ بِاِقْرَارِ الْقَاذِفِ اَوْ بِبَيِّنَةٍ قَامَتْ عَلَيْهِ يُقَالُ لَهُ اَقِمِ الْبَيِّنَةَ عَلٰى صِحَّةِ قَذْفِكَ وَاِلَّا اُقِيْمُ عَلَيْهِ الْحَدُّ (الایضاح)

اگر کوئی شخص کسی پر تہمتِ زنا لگانے کا دعویٰ کرے اور مدعا علیہ کے اقرار یا گواہوں سے تہمتِ زنا لگانے کا دعویٰ ثابت ہو جائے تو مدعا علیہ سے کہا جائیگا کہ وہ تہمتِ زنا کو ثابت کرے، ورنہ مدعا علیہ پر حدِ قذف جاری کریں گے۔

۴۲۵۔ جس شخص پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ اس کی تصدیق کر دے یا گواہوں سے اس کا زنا ثابت ہو جائے تو حدِ قذف ساقط ہو جائے گی۔

وَسَقَطَ الْحَدُّ عَنِ الْقَاذِفِ بِتَصْدِيْقِ الْمَقْذُوْفِ اَوْ بِاَنْ يُقِيْمَ اَرْبَعَةً عَلٰى زِنَاءِ الْمَقْذُوْفِ سَوَاءٌ اَقَامَهَا قَبْلَ الْحَدِّ اَوْ فِيْ خِلَالِهِ عَلٰى اَحَدِ الرِّوَايَاتِ (السراج الوہاج)

جس شخص پر تہمتِ زنا لگائی گئی ہو، اگر وہ اس تہمت کی تصدیق کر دے یا چار مرد اس کے زنا کرنے پر گواہی دے دیں تو حدِ قذف ساقط ہو جائے گی۔

۴۲۶۔ جس شخص پر تہمتِ زنا لگائی گئی ہے اگر اس کا اقرارِ زنا شہادت سے ثابت ہو جائے تو حدِ قذف ساقط ہو جائے گی۔

وَاِنْ شَهِدَ رَجُلَانِ اَوْ رَجُلٌ وَامْرَاَتَانِ عَلٰى اِقْرَارِ الْمَقْذُوْفِ بِالزِّنَاءِ يُدْرَءُ الْحَدُّ

اگر دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت یہ گواہی دیں کہ جس شخص پر تہمتِ زنا لگائی گئی ہے اس نے زنا کا

عَنِ الْقَاذِفِ (المبسوط) اقرار کیا ہو تو تہمتِ زنا لگانے والے سے حد ساقط ہو جائیگی،

۴۲۷۔ تہمتِ زنا لگانے والے سے حلف نہیں لیا جا سکتا

وَلَوْ قَذَفَ رَجُلٌ وَلَمْ يَكُنْ لِلْمَقْذُوفِ بَيِّنَةٌ عَلَىٰ أَنَّهُ قَذَفَهُ وَأَرَادَ اسْتِحْلَافَهُ بِاللّٰهِ مَا قَذَفَهُ فَإِنَّ الْحَاكِمَ لَا يَسْتَحْلِفُهُ عِنْدَنَا. (الجواہر النیرۃ)

اگر ایک شخص کسی پر تہمتِ زنا لگانے کا دعویٰ کرے اور گواہ نہ پیش کرے اور مدعا علیہ سے اس کے انکار پر حلف کا مطالبہ کرے تو مدعا علیہ پر حلف عائد نہ ہوگا،

۴۲۸۔ حدِ قذف کے خصوصیات

حَدُّ الْقَذْفِ يُفَارِقُ حَدَّ الزِّنَا فَإِنَّ حَدَّ الْقَذْفِ لَا يَسْقُطُ بِالتَّقَادُمِ وَحَدُّ الزِّنَا وَالشُّرْبِ يَسْقُطُ وَلَا يُقَامُ حَدُّ الْقَذْفِ إِلَّا بِطَلَبِ الْمَقْذُوفِ وَلَا يُقْبَلُ الْبَيِّنَةُ عَلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ الدَّعْوَىٰ وَلَا يَسْقُطُ هٰذَا الْحَدُّ بَعْدَ الْعَفْوِ وَالْإِبْرَاءِ بَعْدَ ثُبُوتِهٖ وَكَذَا إِذَا عَفَىٰ قَبْلَ الرَّفْعِ إِلَى الْقَا ... وَكَذَا لَوْ صَالَحَ عَنِ الْقَذْفِ عَلَىٰ مَالٍ يَكُوْنُ بَاطِلًا وَيَرُدُّ الْمَالَ عَلَيْهِ وَلَهٗ أَنْ يُطَالِبَهٗ بِالْحَدِّ بَعْدَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا

(قاضی خاں)

حدِ قذف انقضائے مدت سے ساقط نہیں ہوتی، بخلاف حدِ زنا و حدِ شراب خواری کے کہ انقضائے مدت سے ساقط ہو جاتی ہیں اور حدِ قذف دعویٰ پر موقوف ہے اور حدِ زنا اور حدِ شراب خواری دعویٰ پر موقوف نہیں اور حدِ قذف میں مدعی کے دعویٰ سے پہلے گواہوں کی گواہی مقبول نہیں ہے اور مدعی کے معاف کرنے یا بری کرنے سے ساقط نہیں ہوتی اور اگر مدعی مال لیکر مصالحت کرے تو یہ صلح جائز نہ ہوگی اور مال مدعی سے واپس لے لیا جائیگا اور وہ پھر تہمتِ زنا لگانے کا دعویٰ کر سکے گا۔

۴۲۹۔ حدِ قذف کے لیے قاضی کا علم بعض حالتوں میں کافی ہے،

وَيُقِيمُهُ الْقَاضِي بِعِلْمِهِ إِذَا عَلِمَ فِي أَيَّامِ قَضَائِهِ وَكَذَا لَوْ قَذَفَهُ بِحَضْرَةِ الْقَاضِي حَدَّهُ وَإِنْ عَلِمَهُ الْقَاضِي قَبْلَ أَنْ يَسْتَقْضِيَ ثُمَّ وَلِيَ الْقَضَاءَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُقِيمَهُ حَتَّى يَشْهَدَ بِهِ عِنْدَهُ

(فتح القدیر)

اگر قاضی اپنے زمانہ قضا میں کسی کے تہمت زنا لگانے سے واقف ہو تو اپنے علم کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے اس طرح اگر کوئی شخص قاضی کے سامنے کسی پر تہمت زنا لگائے تو قاضی اس پر حد جاری کریگا، اور اگر کوئی شخص کسی کے تہمت زنا لگانے سے واقف ہو اور اس کے بعد وہ قاضی ہو جائے تو اس کو یہ حق نہیں کہ اپنے سابق علم کے مطابق مدعا علیہ کو حد مارنے کا حکم دے جبتک گواہ اسکے ثبوت پر گواہی نہ دے لیں،

۴۳۰ - حد قذف کا طریقہ

وَلَا يُنْزَعُ عَنْهُ الثِّيَابُ غَيْرَ الْفَرْوِ وَالْحَشْوِ وَيُفَرَّقُ عَلَى بَدَنِهِ كَمَا فِي الزِّنَا

(الشرح النقایہ)

اور حد قذف جاری کرنے کا طریقہ یہ ہو کہ زائد کپڑے مدعا علیہ کے بدن سے الگ کر لیے جائیں اور کوڑا اس کے بدن پر متفرق طور پر لگائیں،

۴۳۱ - تہمت زنا کا دعوی نہ کرنا بہتر ہے

وَلَوْ تَرَكَ الْمَقْذُوفُ الْمُطَالَبَةَ فَذَلِكَ حَسَنٌ وَكَذَلِكَ يُسْتَحْسَنُ مِنَ الْحَاكِمِ إِذَا رَفَعَهُ إِلَيْهِ أَنْ يَقُولَ لِلْمُدَّعِي قَبْلَ أَنْ يَثْبُتَ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا ، (الایضاح)

اور بہتر یہ ہے کہ مدعی قذف کا دعوی نہ کرے اور حاکم کے لیے مناسب یہ ہو کہ ثبوت دعوی سے پہلے مدعی کو سمجھائے کہ مقدمہ سے درگذر کرے،

۴۳۲ - حد قذف کا اثر شہادت پر،

إِذَا حُدَّ الْمُسْلِمُ فِي قَذْفٍ سَقَطَتْ شَهَادَتُهُ عَلَى التَّأْبِيدِ عِنْدَنَا وَإِنْ

جب کسی مسلمان پر حد قذف جاری کر دیگی تو اس کی شہادت ہمیشہ کے لیے ناقابل سماعت ہو گی، البتہ

تَابَ لَا يُقْبَلُ اِلَّا فِي الْعِبَادَاتِ، (شرح الطحاوی)

کے بعد عبادات ہیں اوس کی شہادت مقبول ہوتی ہے،

۴۳۳۔ مسلمان ہونے کے بعد حدِ قذف جاری ہونے والے کی شہادت مقبول ہے،

فَاِنْ اَسْلَمَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ عَلَيْهِمْ وَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ (الہدایہ)

اگر حدِ قذف کافر پر جاری کیجائے اور اس کے بعد وہ مسلمان ہو جائے تو اس کی گواہی مقبول ہوگی

فصل

تعزیرات کے بیان میں

۴۳۴۔ تعزیر کا قاعدہ کلیہ

وَضَابِطَةُ التَّعْزِيْرِ كُلُّ مَعْصِيَةٍ لَيْسَ فِيْهَا حَدٌّ مُقَدَّرٌ فَفِيْهَا التَّعْزِيْرُ (الاشباہ والنظائر)

جس جرم کی کوئی مقررہ سزا نہیں ہے اس کے ارتکاب سے تعزیر واجب ہوتی ہے،

۴۳۵۔ تعزیر کی دو قسمیں

وَيَنْقَسِمُ اِلٰى مَا هُوَ حَقُّ اللّٰهِ وَحَقُّ الْعَبْدِ وَالْاَوَّلُ يَجِبُ عَلَى الْاِمَامِ وَلَا يَحِلُّ لَهُ تَرْكُهُ اِلَّا فِيْمَا اِذَا عَلِمَ اَنَّهُ انْزَجَرَ الْفَاعِلُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَيَتَفَرَّعُ عَلَيْهِ اَنْ يَجُوْزَ اِثْبَاتُهُ بِمُدَّعٍ يَشْهَدُ بِهِ فَيَكُوْنُ مُدَّعِيًا شَاهِدًا اِذَا كَانَ مَعَهُ اٰخَرُ (النہر الفائق)

اور تعزیر کی دو قسمیں ہیں، ایک خدا کا حق ہے، اور دوسرا بندے کا حق تو جو تعزیر خدا کا حق ہو امام پر اس کا قائم کرنا واجب اور اس کا چھوڑنا جائز نہیں ہے، البتہ اس وقت وہ اس کو چھوڑ سکتا ہے جب یہ معلوم ہو جائے کہ مجرم سزا پانے سے پہلے ہی جرم سے باز آگیا اور یہی وجہ ہے کہ حق اللہ میں دوسرے گواہوں کیساتھ مدعی کی گواہی بھی مقبول ہے

۴۳۶ - حالت ارتکاب جرم میں ہر مسلمان تعزیر دیسکتا ہے،

قَالُوا لِکُلِّ مُسْلِمٍ اِقَامَةُ التَّعْزِیْرِ حَالَ مُبَاشَرَةِ الْمَعْصِیَةِ فَاَمَّا بَعْدَ الْمُبَاشَرَةِ فَلَیْسَ ذٰلِكَ لِغَیْرِ الْحَاکِمِ (البحر الرائق)

حالت جرم میں ہر مسلمان کو مجرم کی سزا دینے کا حق ہے، لیکن جرم کے بعد حاکم کے سوا کسی کو سزا دینا جائز نہیں ہے

۴۳۷ - لیکن ارتکاب جرم کے بعد بلا اجازت محتسب کوئی مسلمان سزا نہیں دیسکتا،

رَاٰی غَیْرَهٗ عَلٰی فَاحِشَةٍ مُوْجِبَةٍ لِلتَّعْزِیْرِ فَعَزَّرَهٗ بِغَیْرِ اِذْنِ الْمُحْتَسِبِ فَلِلْمُحْتَسِبِ اَنْ یُعَزِّرَ الْمُعَزِّرَ اِنْ عَزَّرَهٗ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْهَا (البحر الرائق)

ایک شخص ایک فعل حرام میں مشغول تھا اور کسی نے اس کو بلا اجازت محتسب سزا دیدی، تو اگر اس نے اس فعل سے فارغ ہونے کے بعد اس کو سزا دی ہے تو محتسب اس کو سزا دیسکتا ہے،

۴۳۸ - جو تعزیر بندے کا حق ہے وہ دعویٰ پر موقوف ہے اور اس کو صرف امام یا پنچ دیسکتا ہے،

وَالتَّعْزِیْرُ الَّذِیْ یَجِبُ حَقًّا لِلْعَبْدِ بِالْقَذْفِ وَنَحْوِهٖ فَاِنَّهٗ لِتَوَقُّفِهٖ عَلَی الدَّعْوٰی لَا یُقِیْمُهٗ اِلَّا الْحَاکِمُ اِلَّا اَنْ یُحَکِّمَا فِیْهِ (فتح القدیر)

جو تعزیر کہ بندے کا حق ہو، مثلاً گالی وغیرہ کی تعزیر وہ دعویٰ پر موقوف ہے، اور اس کو صرف حاکم یا وہ شخص جسکو فریقین پنچ مانیں جاری کر سکتا ہے،

۴۳۹ - تعزیر میں مدعی کی برأت، معافی، گواہی، اور قسم جائز ہے،

یَجْرِیْ فِیْهِ الْاِبْرَاءُ وَالْعَفْوُ وَالشَّهَادَةُ وَالْیَمِیْنُ کَسَائِرِ حُقُوْقِ الْعَبْدِ (قاضی خاں)

اور تعزیر کے مقدمہ میں مدعی کا بری کرنا، معاف کرنا اور گواہوں کی گواہی، اور انکار پر قسم مثل اور حقوق کے جائز ہے،

۴۴۰ - تعزیر شبہہ سے بھی ثابت ہوتی ہے، اور اسکا طریقہ اثبات وہی ہے جو مال کا ہے،

وَالتَّعْزِيْرُ يَثْبُتُ مَعَ الشُّبْهَةِ وَلِذَا قَالُوْا يَثْبُتُ بِمَا يَثْبُتُ بِهِ الْمَالُ وَيَجْرِيْ فِيْهِ الْحَلْفُ وَيُقْضٰى فِيْهِ بِالنُّكُوْلِ (الاشباہ والنظائر)

اور تعزیر شبہہ کے ساتھ بھی ثابت ہوتی ہے، اور جس طریقہ سے مال ثابت ہوتا ہے اسی طریقہ سے تعزیر بھی ثابت ہوتی ہے اور انکار کی صورت میں مدعا علیہ پر قسم عائد ہوتی ہے اور اگر قسم نہ کھائے تو اس پر تعزیر واجب ہوتی ہے،

۴۴۱ - جو تعزیر بندے کا حق ہے اس میں صرف مدعی معافی دے سکتا ہے،

قَالَ الطَّحَاوِيُّ عِنْدِيْ اَنَّ الْعَفْوَ ثَابِتٌ لِلَّذِيْ جُنِيَ عَلَيْهِ لَا اِلَى الْاِمَامِ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَعَلَّ مَا قَالُوْا اَنَّ الْعَفْوَ اِلَى الْاِمَامِ وَذٰلِكَ فِي التَّعْزِيْرِ الْوَاجِبِ حَقًّا لِلّٰهِ تَعَالٰى (الحمادیہ)

جو تعزیر بندے کا حق ہو اس میں مدعی کی معافی جائز ہے امام کی معافی جائز نہیں، البتہ جو تعزیر خدا کا حق ہو امام اس کو معاف کر سکتا ہے،

۴۴۲ - تعزیر کے گواہوں کا نصاب

وَيَثْبُتُ التَّعْزِيْرُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ اَوْ رَجُلٍ وَّامْرَاَتَيْنِ لِاَنَّهُ مِنْ جِنْسِ حُقُوْقِ الْعِبَادِ (التبیین)

تعزیر کا دعویٰ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے کیونکہ منجملہ بندوں کے حق کے ایک تعزیر بھی ہے۔

۴۴۳ - تعزیر کے درجے

اَلتَّعْزِيْرُ عَلٰى مَرَاتِبَ تَعْزِيْرُ اَشْرَفِ الْاَشْرَافِ وَهُمُ الْعُلَمَاءُ وَالْعَلَوِيَّةُ بِالْاِعْلَامِ وَهُوَ اَنْ يَّقُوْلَ لَهُ الْقَاضِيْ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَفْعَلُ كَذَا فَيَنْزَجِرُ بِهٖ

جاننا چاہیئے کہ تعزیر مدعا علیہ کے مرتبہ کے موافق ہوتی ہے یعنی اشرف الاشراف مثلاً علماء و سادات کی تعزیر صرف یہ ہے کہ قاضی ان کے پاس کہلا بھیجے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ اس قسم کے کام کرتے ہیں، اور شرفا

وَتَعْزِيْرُ الْاَشْرَافِ وَهُمُ الْاُمَرَاءُ وَالدَّهَاقِيْنُ بِالْاِعْلَامِ وَالْجَرِّ اِلٰى بَابِ الْقَاضِيْ وَالْخُصُوْمَةِ فِيْ ذٰلِكَ وَتَعْزِيْرُ الْاَوْسَاطِ وَهُمُ السُّوْقَةُ بِالْاِعْلَامِ وَالْجَرِّ وَالْحَبْسِ وَتَعْزِيْرُ الْاَخِسَّةِ بِهٰذَا كُلِّهٖ وَبِالضَّرْبِ (النهایۃ)	یعنی امرار اور زمینداروں کی تعزیر یہ ہے کہ قاضی ان کو طلب کرے، اور ان کے ساتھ مخاصمت کرے اور متوسط درجہ کے آدمی یعنی اہل بازار کی تعزیر یہ ہے کہ قاضی ان کو طلب کرے اور قید کرے، اور نیچے درجے کے آدمیوں کی تعزیر یہ ہو کہ قاضی ان کو طلب کرے، قید کرے اور کوڑے کی سزا دے،
وَعَنْ مُحَمَّدٍ رَجُلٌ يَشْتِمُ النَّاسَ وَهُوَ مُحْتَرَمٌ ذُوْ مُرُوَّةٍ يُوْعَظُ وَلَا يُحْبَسُ وَاِنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ يُؤَدَّبُ وَاِنْ كَانَ شَتَّامًا يُضْرَبُ وَيُحْبَسُ، (الحمادیہ)	جو شخص لوگوں کو برا بھلا کہتا ہے اگر وہ معزز ہے تو امام اس کو نصیحت سے باز رکھیگا اگر متوسط درجہ کا آدمی ہو تو قید کریگا، اور اگر نیچے درجے کا آدمی ہو تو اس کو کوڑے اور قید کی سزا دیگا،

۴۴۴ - تعزیرات میں کوڑوں کی زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم تعداد

وَاَكْثَرُهٗ تِسْعَةٌ وَثَلٰثُوْنَ سَوْطًا وَاَقَلُّهٗ ثَلٰثُ جَلَدَاتٍ (الهدایہ)	تعزیر میں زیادہ سے زیادہ انتالیس کوڑے اور کم از کم تین کوڑے مارنے چاہئیں،
وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ يَبْلُغُ التَّعْزِيْرُ خَمْسَةً وَّسَبْعِيْنَ سَوْطًا (القدوری)	اور امام ابو یوسف کے نزدیک تعزیر کی انتہا پچھتر کوڑے ہے،
لِاَنَّ التَّعْزِيْرَ يَنْبَغِيْ اَنْ لَّا يَبْلُغَ الْحَدَّ وَاَقَلُّ الْحَدِّ اَرْبَعُوْنَ وَهُوَ	کیونکہ تعزیر کو حد کے درجہ تک پہنچنا نہیں چاہیے اور حد کی کم از کم مقدار چالیس کوڑا ہے، اور وہ تہمت

حَدُّ الْعَبْدِ فِي الْقَذْفِ وَالشُّرْبِ وَ اعْتَبَرَ اَبُوْ يُوْسُفَ حَدَّ الْاَحْرَارِ وَهُوَ ثَمَانُوْنَ وَنَقَصَ عَنْهَا سَوْطًا فِي رِوَايَةٍ وَخَمْسَةٌ فِي رِوَايَةٍ ۔ (شرح الوقایہ)

زنا لگانے اور شراب پینے کے جرم میں غلام کی حد ہے لیکن امام ابو یوسف نے آزاد کی حد کا اعتبار کیا ہے اور وہ اسی کوڑا ہے، جس سے انھوں نے ایک روایت میں ایک اور دوسری روایت میں پانچ کوڑے کم کردیے ہیں،

۴۴۵ - تعزیر کو حد کے درجہ تک پہنچانا ممنوع ہے۔

وَالْاَصْلُ فِيْهِ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ بَلَغَ حَدًّا فِي غَيْرِ حَدٍّ فَهُوَ مِنَ الْمُعْتَدِيْنَ (الہدایہ)

تعزیر کو حد کی مقدار تک پہنچانا حدیث شریف کے رو سے ممنوع ہے۔

۴۴۶ - تعزیر میں کوڑے مارنے کا طریقہ

وَيُضْرَبُ فِي التَّعْزِيْرِ قَائِمًا عَلَيْهِ ثِيَابُهٗ وَيُنْزَعُ مِنْهُ الْحَشْوُ وَالْفَرْوُ وَلَا يُمَدُّ فِي التَّعْزِيْرِ وَيُفَرَّقُ الضَّرْبُ عَلَى الْاَعْضَاءِ اِلَّا الرَّاْسَ وَالْفَرْجَ فِي قَوْلِ اَبِي حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح (قاضی خاں)

اور تعزیر میں مجرم کو کھڑا کر کے کوڑے لگانا چاہئیں اور زاید لباس کو اس کے بدن سے الگ کریں اور کوڑے کو بہت زیادہ نہ کھینچیں اور متفرق طور پر اس کے اعضاء پر کوڑے لگائیں، اور اس کے سر اور شرمگاہ کو محفوظ رکھیں،

۴۴۷ - تعزیر کی صورت اور مقدار امام کی رائے پر موقوف ہے۔

ثُمَّ كَيْفِيَّةُ التَّعْزِيْرِ وَكَمِّيَّتُهٗ تُفَوَّضُ اِلٰى رَاْيِ الْاِمَامِ فَيُرَاعِيْ عِظَمَ الْجِنَايَةِ وَصِغَرَهَا وَحَالَ الْقَائِلِ وَالْمَقُوْلِ فِيْهِ (شرح الوقایہ)

اور تعزیر کی کیفیت اور اس کی مقدار کا تعین امام کی رائے پر موقوف ہے، اس کو چاہئے کہ گناہ کے بقدر اور مجرم کے مرتبہ کے موافق تعزیر دے۔

۴۴۸۔ کوڑے مارنے کے بعد امام قید بھی کر سکتا ہے،

وَصَحَّ حَبْسُهٗ بَعْدَ الضَّرْبِ اِذَا كَانَ فِيْهِ مَصْلِحَةٌ (المغنی)

اور کوڑے مارنے کے بعد اگر حاکم مناسب سمجھے تو مجرم کو قید بھی کر سکتا ہے،

۴۴۹۔ مدت قید حاکم کی رائے پر موقوف ہے،

وَتَقْدِيْرُ مُدَّةِ الْحَبْسِ رَاجِعٌ اِلَى الْحَاكِمِ (البحر الرائق)

اور مدتِ قید کی تعیین حاکم کی رائے پر موقوف ہے،

۴۵۰۔ قید کا مقصد

حُبِسَ بَعْدَ التَّعْزِيْرِ حَتّٰى يَتُوْبَ لِاَنَّ الْمُرَادَ بِالنَّفْيِ الْمَنْصُوْصِ الْحَبْسُ فِيْ حَقِّ مَنْ خَافَ النَّاسُ (منح الغفار)

تعزیر کے بعد قید اس لیے کیا جاتا ہے کہ توبہ کرلے، اور علم فقہ میں جلاوطنی سے مراد قید ہے، اور وہ اس شخص کے لیے ہے کہ لوگوں کو اس سے خوف ہو،

۴۵۱۔ تعزیر کا معیار

وَذَكَرَ مَشَايِخُنَا اَنَّ اَدْنَاهُ عَلٰى مَا يَرَاهُ الْاِمَامُ فَيُقَدِّرُهٗ بِقَدْرِ مَا يَعْلَمُ اَنَّهٗ يَنْزَجِرُ لِاَنَّهٗ يَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ النَّاسِ وَعَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ اَنَّهٗ عَلٰى قَدْرِ عِظَمِ الْجُرْمِ وَصِغَرِهٖ (الهدایہ)

اور بعضوں کا قول ہے کہ تعزیر کی کم از کم مقدار وہ ہے جس سے حاکم کے نزدیک مجرم اپنے جرم سے باز آجائے اور وہ لوگوں کے اختلافِ حالت کے لحاظ سے مختلف ہے، اور امام ابو یوسف کے نزدیک تعزیر کی کمی و بیشی بقدر فعل حرام کے ہے،

۴۵۲۔ تعزیر کے مختلف طریقے،

اَلتَّعْزِيْرُ قَدْ يَكُوْنُ بِالْحَبْسِ وَقَدْ يَكُوْنُ بِالصَّفْعِ وَتَعْرِيْكِ الْاُذُنِ وَقَدْ يَكُوْنُ

تعزیر کبھی قید کرنے سے دیجاتی ہے، کبھی طمانچہ مارنے سے، کبھی کان اوینٹھنے سے، کبھی سخت کلامی سے

بِالْكَلَامِ الْعَنِيفِ وَقَدْ يَكُونُ بِنَظَرِ الْقَاضِي إِلَيْهِ بِنَظَرٍ عَبُوسٍ (النهایہ)

اور کبھی حاکم کی تیز نگاہ سے ۔

اَلتَّعْزِيرُ يَكُونُ بِالْقَتْلِ وَالضَّرْبِ وَالْحَبْسِ وَالْإِزْعَاجِ عَنِ الدَّارِ وَأَخْذِ الْمَالِ وَغَيْرِهَا (الحمادیہ)

اور تعزیر قتل، دُرّے لگانے، قید کرنے اور گھر سے نکالنے اور مجرم کے مال کے قرق کرنے سے بھی دیجا سکتی ہے ۔

اَلتَّعْزِيرُ بِالشَّتْمِ مَشْرُوعٌ وَلٰكِنْ بَعْدَ أَنْ لَا يَكُونَ قَذْفًا (منح الغفار)

کلمات ناشائستہ کے ذریعہ سے بھی تعزیر دیجا سکتی ہے بشرطیکہ وہ گالی اور تہمت زنا نہ ہو ،

فِي الْأَنْوَارِ فِي مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ يَجُوزُ التَّعْزِيرُ بِالصَّلْبِ حَيًّا وَبِالتَّجْرِيدِ عَنِ الثِّيَابِ إِلَّا قَدْرَ الْعَوْرَةِ وَحَلْقِ الرَّأْسِ وَتَسْوِيدِ الْوَجْهِ وَبِالنِّدَاءِ بِذَنْبِهِ إِذَا تَكَرَّرَ مِنْهُ وَلَا يَجُوزُ بِأَخْذِ اللِّحْيَةِ وَلَا بِأَخْذِ الْمَالِ ۵ (خزانۃ الروایہ)

اور امام شافعی کے نزدیک سولی پر چڑھانا، مجرم کے بدن سے ستر عورت کو محفوظ رکھ کے تمام کپڑے اتروا لینا اور سر کے بال منڈوا لینا اور مجرم کا منھ سیاہ کرنا اور اگر بار بار گناہ کرے تو اس کے جرم کی تشہیر کرنا بھی تعزیر ہے البتہ اس کی داڑھی پکڑ کر گھسیٹنا اور اس کا مال لینا جائز نہیں ہے ،

۴۵۳ - تعزیر میں سبب تعزیر کا لحاظ رکھنا ضروری ہے ،

وَيَنْبَغِي أَنْ يَنْظُرَ الْقَاضِي فِي سَبَبِهِ فَإِنْ كَانَ مِنْ جِنْسِ مَا يَجِبُ بِهِ الْحَدُّ وَلَمْ يَجِبْ لِعَارِضٍ يَبْلُغُ التَّعْزِيرُ أَقْصَى غَايَاتِهِ مِثَالُهُ إِذَا قَالَ لِأَمَةِ الْغَيْرِ أَوْ أُمِّ وَلَدِ الْغَيْرِ يَا زَانِيَةُ يَجِبُ عَلَيْهِ أَقْصَى غَايَاتِ

اور تعزیر کے سبب کا لحاظ بھی کرنا چاہیے، اگر وہ جرم ایسا ہو جس سے حد واجب ہوتی ہے، لیکن اس کو منع پر کسی سبب سے واجب نہ ہوئی تو اس صورت میں انتہائی تعزیر کرنی چاہیے، مثلاً اگر کوئی شخص کسی غیر کی لونڈی کو کہے کہ یا زانیہ تو اس کو انتہائی تعزیر دینی چاہیے

التَّعْزِيرُ لِاَنَّ الْحَدَّ لَا يَجِبُ هٰهُنَا لِعَدَمِ اِحْصَانِ الْمَقْذُوْفِ وَهٰذَا مِنْ جِنْسِ مَا يَجِبُ بِهِ الْحَدُّ وَاِنْ كَانَ مِنْ جِنْسِ مَا لَا يَجِبُ بِهِ الْحَدُّ نَحْوَ اَنْ يَّقُوْلَ لِغَيْرِهٖ يَا خَبِيْثُ حَتّٰى وَجَبَ التَّعْزِيْرُ فَالتَّعْزِيْرُ مُفَوَّضٌ اِلَى الْاِمَامِ۔

(المحیط)

کیونکہ اس موقع پر حدِ قذف اس وجہ سے واجب نہیں ہوئی کہ وہ لونڈی غیر محصنہ ہے، اور اگر ایسا جرم ہو کہ اس سے حد واجب نہیں ہوتی، مثلاً اگر کوئی شخص کسی کو خبیث کہے تو اس کو تعزیر حاکم کی رائے کے موافق دیجائیگی،

۴۵۴۔ امام ابو یوسف کے نزدیک بادشاہ تعزیر میں مال لے سکتا ہے،

وَعَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ یَجُوْزُ التَّعْزِیْرُ لِلسُّلْطَانِ بِاَخْذِ الْمَالِ وَعِنْدَهُمَا وَبَاقِی الْاَئِمَّةِ الثَّلٰثِ لَا یَجُوْزُ (فتح القدیر)

امام ابو یوسف کے نزدیک بادشاہ تعزیر میں مال لے سکتا ہے لیکن امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک مال کا لینا جائز نہیں،

۴۵۵۔ مال صرف چند روز کے لیے قرق کیا جاتا ہے تاکہ مجرم جرم سے باز آئے،

وَمَعْنَی التَّعْزِیْرِ بِاَخْذِ الْمَالِ عَلَی الْقَوْلِ اِمْسَاکُ شَیْءٍ مِّنْ مَّالِهٖ عِنْدَهٗ مُدَّةً لِیَنْزَجِرَ ثُمَّ یُعِیْدُهُ الْحَاکِمُ اِلَیْهِ لَا اَنْ یَّاْخُذَهُ الْحَاکِمُ لِنَفْسِهٖ اَوْ لِبَیْتِ الْمَالِ (البحر الرائق)

اور مال لیکر تعزیر دینے کے معنی یہ ہیں کہ مجرم کے مال کو چند دنوں کے لیے قرق کر لیا جائے تاکہ وہ جرم سے باز آے، پھر اس کے مال کو واپس کر دیا جائے نہ یہ کہ حاکم اس کے مال میں تصرف کریگا یا بیت المال میں داخل کریگا،

۴۵۶۔ بدعات کی تعزیر

وَالْبِدْعَةُ اِذَا کَانَتْ کُفْرًا فَاِنَّهٗ یُبَاحُ

اگر کوئی شخص بدعت کرے اور وہ بدعت کفر ہو تو

قتلهم عاما واذا كانت فسقا لا يباح قتلهم عاما ولكن يقتل من كان معلما ورئيسا واما ما لهم زجرا وامتناعا (الحمادية)

اس کا قتل کرنا جائز ہے، اور اگر بدکاری ہو تو اسکا قتل کرنا جائز نہیں، البتہ اگر کوئی شخص اس بدعت کا معلم اور پیشوا ہو تو اس کو قتل کیا جاسکتا ہے،

۴۵۷ - قولاً و فعلاً آدمیوں کے ستانے سے تعزیر واجب ہوتی ہے،

مَنْ اذى غيرَهٗ بقولٍ اَوْ فعلٍ يُعزَّرُ ولو بغمزِ العينِ، (الاشباه والنظائر)

اگر کوئی شخص قول یا فعل سے آدمیوں کو ستائے گو آنکھوں کے اشارے ہی سے سہی تو اس پر تعزیر واجب ہو جاتی ہے،

۴۵۸ - جادوگر کا قتل جائز ہے،

اَلْمُسْلِمُ وَالذِّمِّيُّ وَالْحُرُّ وَالْعَبْدُ مَنْ اَقَرَّ مِنْهُمْ اَنَّهٗ سَاحِرٌ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ وَيُقْتَلُ وَلَا يُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ (الحمادية)

جو شخص جادو کا اقرار کرے خواہ وہ مسلمان ہو یا ذمی، آزاد ہو یا غلام اس کا قتل جائز ہے اور اس کی توبہ مقبول نہیں،

۴۵۹ - موذی آدمی کا قتل واجب ہے،

ذُكِرَ فِي الْجَوَاهِرِ اَنَّهٗ يَجِبُ قَتْلُ الْآدَمِيِّ الْمُؤْذِي (جامع الرموز)

موذی آدمی کا مار ڈالنا واجب ہے،

۴۶۰ - جادوگر اور خناق کا قتل جائز ہے،

يُقْتَلُ السَّاحِرُ وَالْخَنَّاقُ فَاِنْ تَابَا لَا يُقْبَلُ تَوْبَتُهُمَا (الحمادية)

ساحر اور گلا گھونٹنے والے کا قتل جائز ہے اور اسکی توبہ مقبول نہیں،

۴۶۱ - امام چور کو سیاستہ قتل کرسکتا ہے،

لِلْاِمَامِ قَتْلُ السَّارِقِ سِيَاسَةً (منح الغفار)

امام چور کو سیاستہ قتل کرسکتا ہے،

۴۶۲۔ جو شخص کسی کے گھر میں سر ڈالے صاحب خانہ اس کو تیر مار سکتا ہے،

اِذَا اَدْخَلَ رَاسَہٗ دَارَ غَیْرِہٖ حَلَّ لَھُمُ الدَّفْعُ عَنْ دَارِھِمْ بِالرَّمْیِ کَمَا لَوْ دَخَلَ بِنَفْسِہٖ (الحمادیہ)	اگر کوئی شخص اپنا سر کسی کے گھر میں ڈالے تو صاحب خانہ اس کو تیر مار کر نکال سکتا ہے اور اس شخص کی حالت ویسی ہی ہوگی جیسے کوئی شخص خود کسی کے گھر میں داخل ہو،

۴۶۳۔ کن لوگوں کا قتل جائز ہے،

اَلْمُکَابِرُ بِالظُّلْمِ وَقُطَّاعُ الطَّرِیْقِ وَصَاحِبُ الْمَکْسِ وَجَمِیْعُ الظَّلَمَۃِ وَالْاَعْوَانِ وَالسُّعَاۃِ یُبَاحُ قَتْلُ الْکُلِّ وَیُثَابُ قَاتِلُھُمْ (النہرالفائق)	جو شخص زبردستی سے ظلم کرے، یا ڈاکو ہو، یا ظالم اور ان کے مددگاروں میں ہو یا مفسد ہو تو اس کا قتل کر دینا ثواب ہے۔

۴۶۴۔ مفسد پر دیوار گرا دینی چاہیے،

عَنْ اَصْحَابِنَا فَمَنِ اعْتَادَ بِاَنْوَاعِ الْفَسَادِ یُھْدَمُ عَلَیْہِ بِنْیَۃٌ (السراجیہ)	جو شخص فساد کا عادی ہو اس پر دیوار گرا دینا چاہیئے،

۴۶۵۔ بچوں کو بھی تعزیر دیجا سکتی ہے،

اَلصَّغِیْرُ لَا یُمْنَعُ وُجُوْبُ التَّعْزِیْرِ (نہر الفائق)	بچوں پر بھی تعزیر کر سکتے ہیں،

۴۶۶۔ آقا اور شوہر غلام اور بی بی کو تعزیر دے سکتے ہیں

یُعَزِّرُ الْمَوْلٰی عَبْدَہٗ وَالزَّوْجُ زَوْجَتَہٗ عَلٰی تَرْکِ الزِّیْنَۃِ وَغُسْلِ الْجَنَابَۃِ وَالْخُرُوْجِ عَنِ الْمَنْزِلِ وَتَرْکِ الْاِجَابَۃِ اِلَی الْفِرَاشِ (منح الغفار)	آقا کو یہ حق ہے کہ اپنے غلام کو تعزیر دے، اور شوہر اپنی بی بی کو بناؤ سنگار اور غسل جنابت نہ کرنے پر گھر سے باہر نکلنے پر اور ہمبستر نہ ہونے پر تعزیر دے سکتا ہے۔

۴۶۷۔ ترک نماز پر شوہر بی بی کو تعزیر نہیں دیسکتا البتہ باپ بیٹے کو اس پر تعزیر دیسکتا ہے،

لِلزَّوْجِ اَنْ يَضْرِبَ اِمْرَأَتَهٗ لِيُجِيْئَهَا اِلَى الْمَضْجَعَةِ وَاِذَا مَاتَتْ مِنْ ضَرْبِهٖ ضَمِنَ دِيَةً وَلَيْسَ لِلزَّوْجِ اَنْ يَضْرِبَ زَوْجَتَهٗ عَلٰى تَرْكِ الصَّلٰوةِ وَلِلْاَبِ اَنْ يَضْرِبَ اِبْنَهٗ عَلٰى تَرْكِ الصَّلٰوةِ (محیط برہانی)

شوہر ہم بستر ہونے کے لیے بی بی کو مار سکتا ہے، اور اگر بی بی اس کی مار سے ہلاک ہوجائے تو تاوان عائد ہوگا اور شوہر کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ بی بی کو نماز نہ پڑھنے پر مارے اور باپ لڑکے کو نماز نہ پڑھنے پر مار سکتا ہے۔

۴۷۸ - حد اور تعزیر سے مرجانے پر خون رائگاں ہوجاتا ہے، البتہ شوہر کو بی بی کی دیت دینی پڑتی ہے

مَنْ حُدَّ اَوْ عُزِّرَ فَمَاتَ بِسَبَبِ ذٰلِكَ فَدَمُهٗ هَدَرٌ بِخِلَافِ الزَّوْجِ اِذَا عَزَّرَ زَوْجَتَهٗ لِتَرْكِ الزِّيْنَةِ اَوِ الْاِجَابَةِ اِذَا دَعَاهَا اِلٰى فِرَاشِهٖ اَوْ لِاَجْلِ تَرْكِ الصَّلٰوةِ اَوِ الْخُرُوْجِ عَنِ الْبَيْتِ فَمَاتَتْ ضَمِنَ (النہر الفائق)

جو شخص حد یا تعزیر دینے سے ہلاک ہوجائے اس کا خون رائگاں ہے، البتہ اگر بی بی شوہر کی تعزیر سے ہلاک ہوجائے تو شوہر پر تاوان واجب ہوگا

۴۷۹ - تعزیر کی اصل

اَلْاَصْلُ فِيْ وُجُوْبِ التَّعْزِيْرِ اَنَّ كُلَّ مَنِ ارْتَكَبَ مُنْكَرًا اَوْ اٰذٰى مُسْلِمًا بِغَيْرِ حَقٍّ بِقَوْلِهٖ اَوْ فِعْلِهٖ يَجِبُ التَّعْزِيْرُ اِلَّا اِذَا كَانَ الْكِذْبُ ظَاهِرًا فِيْ قَوْلِهٖ كَمَا اِذَا قَالَ يَا كَلْبُ يَا خِنْزِيْرُ وَنَحْوُهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَجِبُ التَّعْزِيْرُ (شرح الطحاوی)

جو شخص کسی فعل بد کا مرتکب ہو یا کسی کو بلا سبب ایذا دے خواہ ایذا قول سے یا فعل سے ہو اُس پر تعزیر واجب ہوتی ہے لیکن جس وقت صریح جھوٹ ہو مثلاً کسی کو کتا یا سور کہے تو اس صورت میں تعزیر واجب نہیں ہوتی۔

٤٧٠۔ مکروہ لفظ گو جھوٹ ہو لیکن اگر معززین کی نسبت استعمال کیا جائے تو تعزیر واجب ہوگی،

وَقِيلَ اِنْ كَانَ الْمَسْبُوْبُ مِنَ الْاَشْرَافِ كَالْفُقَهَاءِ وَالْعَلَوِيَّةِ يُعَزَّرُ وَاِنْ كَانَ مِنَ الْعَامَّةِ لَا يُعَزَّرُ وَهٰذَا حَسَنٌ (الهدایه)

اور صحیح یہ ہے کہ اگر کوئی مکروہ لفظ جو صریح جھوٹ ہو علماء اور سادات کے حق میں کہے تو اس پر تعزیر واجب ہوتی ہے اور اگر عوام کے حق میں کہے تو تعزیر واجب نہیں ہوتی،

٤٧١۔ جو شخص کسی فعل بد کا مرتکب ہو اس کو اس لقب سے یاد کرنے سے تعزیر واجب نہیں ہوتی،

وَلَوْ قَالَ لِفَاسِقٍ يَا فَاسِقُ اَوْ لِشَارِبٍ وَظَالِمٍ يَا شَارِبُ وَيَا ظَالِمُ لَا يَجِبُ فِيْهِ شَيْءٌ (العنایه)

اگر کوئی شخص بدکار، شراب خوار اور ظالم کو بدکار، شراب خوار اور ظالم کہے تو اوس پر کوئی تعزیر واجب نہیں ہوتی،

٤٧٢۔ کن الفاظ کے کہنے سے تعزیر واجب ہوتی ہے،

وَلَوْ قَالَ لِرَجُلٍ صَالِحٍ ذِي الْمُرُوَّةِ يَا لِصُّ يَا مُشْرِكُ يَا كَافِرُ عُزِّرَ (غایة البیان)

اگر کوئی شخص ایک مرد صالح کو چور یا مشرک یا کافر کہے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،

رَجُلٌ قَالَ لِصَالِحٍ يَا مَعْفُوْجُ يَا ابْنَ قَرْطَبَانٍ ذَكَرَ النَّاطِفِيُّ اَنَّهٗ عَلَيْهِ التَّعْزِيْرُ (قاضی خان)

اگر کسی شخص نے ایک صالح آدمی کو لوطی یا بھڑوے کا لڑکا کہا تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،

وَلَوْ قَالَ لِصَالِحٍ يَا سَفِيْهُ عُزِّرَ (التمرتاشی)

اگر کوئی شخص صالح آدمی کو احمق کہے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،

وَلَوْ قَالَ يَا بَلِيْدُ عُزِّرَ (الواقعات)

اور اگر بلید کہے تو تعزیر واجب ہوگی،

وَلَوْ قَالَ لِلْاٰخَرِ يَا بے نماز يُعَزَّرُ (السراجیه)

اور اگر کسی کو کہے یا بے نماز تو تعزیر واجب ہوگی،

Marfat.com

وَاِنْ قَالَ یَا سَفَلَةُ عُزِّرَ (الجواہر النیرہ) — اور اگر یا کمینہ کہے تو تعزیر واجب ہوگی،

وَقَالَ صَدْرُ الشَّہِیْدِ یَجِبُ التَّعْزِیْرُ فِیْ قَوْلِہٖ یَا مُقَامِرُ (الخلاصۃ) — اور اگر جواری کہے تو تعزیر واجب ہوگی،

۳۷۴- کنایۃً گالی دینے سے تعزیر واجب ہوتی ہے،

وَاِذَا قَذَفَ بِالتَّعْرِیْضِ وَجَبَ التَّعْزِیْرُ (الحمادیہ) — اور اگر کوئی شخص کسی کو کنایۃً گالی دے تو اُس پر تعزیر واجب ہوگی،

۴۷۴- حرام زادہ کہنے سے تعزیر واجب ہوتی ہے،

عَنِ الْکَبِیْرِ لَوْ قَالَ یَا حَرَامْ زَادَہْ عُزِّرَ (الحمادیہ) — اگر کوئی شخص کسی کو حرام زادہ کہے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،

۴۷۵- حرام زادہ کہنے سے حدِ قذف واجب نہیں ہوتی،

وَلَوْ قَالَ لِاٰخَرَ یَا حَرَامْ زَادَہْ لَا یَجِبُ عَلَیْہِ حَدُّ الْقَذْفِ قَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَقَدْ کَتَبْتُ اَنَّہٗ قَالَ ذٰلِکَ الْوَالِدُ لِوَلَدِہٖ یَجِبُ عَلَیْہِ التَّعْزِیْرُ (الحمادیہ) — اگر کوئی شخص کسی کو حرام زادہ کہے تو اس پر حدِ قذف واجب نہ ہوگی کیونکہ عرف میں حرام زادہ شریر کو کہتے ہیں، حرامی کو نہیں کہتے، اگر باپ اپنے لڑکے کو حرام زادہ کہے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،

۴۷۶- کن الفاظ کے کہنے سے تعزیر واجب ہوتی ہے،

وَعُزِّرَ بِقَذْفِ مَمْلُوْکٍ اَوْ کَافِرٍ بِزِنًی وَمُسْلِمٍ بِیَا فَاسِقُ، یَا کَافِرُ یَا خَبِیْثُ یَا سَارِقُ یَا خَائِنُ یَا مُخَنَّثُ یَا لُوْطِیُّ یَا زِنْدِیْقُ یَا لِصُّ یَا دَیُّوْثُ یَا قَرْطَبَانُ — اگر کوئی شخص غلام یا کافر پر تہمت زنا لگائے تو تعزیر واجب ہو جاتی ہے، اور اگر مسلمان کو فاسق، کافر، خبیث، چور، بدکار، خائن، مخنث، لوطی، زندیق، دیوث، بے غیرت، شرابخوار، سود خوار، قحبہ بچہ، بدکار

یَا شَارِبَ الْخَمْرِ یَا آکِلَ الرِّبٰو یَا ابْنَ الْقَحْبَۃِ یَا ابْنَ الْفَاجِرَۃِ اَنْتَ مَاوَی اللُّصُوْصِ اَنْتَ مَاوَی الزَّوَانِیْ یَا مَنْ یَلْعَبُ بِالصِّبْیَانِ یَا حَرَامْ زَادَہ، (شرح الوقایہ)	عورت کا لڑکا، چوروں اور زانیوں کی جائے پناہ، لڑکوں کے ساتھ کھیلنے والا اور حرامزادہ کہے تو تعزیر واجب ہو جاتی ہے،

۷۷ ۴۔ کن افعال سے تعزیر واجب ہوتی ہے،

مِنْ مُوْجِبَاتِ التَّعْزِیْرِ کِتَابَۃُ الصُّکُوْکِ وَالْخُطُوْطِ بِالتَّزْوِیْرِ وَمِنْهَا الْمَازِحَۃُ فِی الْاَحْکَامِ الشَّرْعِیَّۃِ وَمَا یُوْجِبُ التَّعْزِیْرَ مَا ذَکَرَ ابْنُ رُسْتُمَ مَنْ قَطَعَ ذَنَبَ بِرْذَوْنٍ اَوْ حَلَقَ شَعْرَ جَارِیَۃٍ (التتارخانیہ)	جعلی دستاویز اور خطوط کے لکھنے سے اور احکام شرعیہ کے ساتھ تمسخر کرنے سے تعزیر واجب ہوتی ہے اور فقہا کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے چارپائے کی دم یا کسی کی لونڈی کے سر کا بال کاٹ لے تو تعزیر واجب ہوتی ہے،

۷۸ ۴۔ جو شخص کسی کو زنا پر مجبور کرے اس پر تعزیر واجب ہوگی،

مِنْهَا اِذَا اَکْرَہَ الرَّجُلُ غَیْرَہٗ یَزْنِیْ یَجِبُ عَلَی الَّذِیْ اَکْرَهَہُ التَّعْزِیْرُ، (التاتارخانیہ)	اگر کوئی شخص کسی کو زنا پر مجبور کرے تو اس پر تعزیر واجب ہوتی ہے،

۷۹ ۴۔ اگر کوئی شخص کسی کو اپنی بی بی یا لونڈی سے حرامکاری کرتے ہوئے دیکھ لے، اور اس کو قتل کر ڈالے تو یہ جائز ہے،

دَخَلَ بَیْتَہٗ فَرَاٰی فَاجِرًا مَعَ اِمْرَاَتِہٖ اَوْ جَارِیَتِہٖ فَقَتَلَہٗ لَا یَجِبُ الْقِصَاصُ وَحَلَّ لَہٗ قَتْلُہٗ (الحماویہ)	اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں جا کر اس کی بی بی یا لونڈی سے حرام کاری کرے اور صاحب خانہ اس کو دیکھکر اوس کو قتل کر ڈالے تو اس کا خون مباح ہے،

۴۸۰۔ اگر کوئی شخص کسی عورت یا لونڈے کو حرام کاری پر مجبور کرے اور وہ بجز قتل کے اس کو اور صورت سے نہ روک سکیں تو وہ اس کو قتل کر سکتے ہیں،

رَجُلٌ اَرَادَ اَنْ يَسْتَكْرِهَ غُلَامًا اَوِ امْرَأَةً عَلَى الْفَاحِشَةِ فَعَلَيْهِمَا اَنْ يَقْتُلَاهُ فَاِنْ قَتَلَاهُ فِيْ ذٰلِكَ فَدَمُ الْمُكْرِهِ هَدَرٌ وَلَا يَجِبُ بِقَتْلِهٖ شَيْءٌ وَلٰكِنْ هٰذَا اِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الدَّفْعَ اِلَّا بِالْقَتْلِ (الحمادیہ)

اگر کوئی شخص کسی لونڈے یا کسی عورت سے بجبر حرام کاری کرنا چاہے اور یہ لوگ قتل کے سوا کوئی دوسرا طریقہ اس کے روکنے کا نہ پائیں تو وہ اس شخص کو قتل کر سکتے ہیں،

۴۸۱۔ اگر کسی نے اپنے غلام کا ہاتھ کاٹ ڈالا یا اس کو مار ڈالا تو اس پر تعزیر واجب ہے،

قَالَ اَبُوْ نَصْرٍ الدَّبُوْسِيُّ فَمَنْ قَطَعَ يَدَ عَبْدِهٖ اَوْ قَتَلَهٗ عَلَيْهِ التَّعْزِيْرُ (الحاوی)

اگر کسی شخص نے اپنے غلام کے ہاتھ کو کاٹ ڈالا یا اسکو مار ڈالا تو اوسپر تعزیر واجب ہے،

۴۸۲۔ جس پر قتل اور چوری وغیرہ کا الزام ہو اس کو قید کر سکتے ہیں یہانتک کہ وہ توبہ کرلے،

مَنْ يُتَّهَمُ بِالْقَتْلِ وَالسَّرِقَةِ وَضَرْبِ النَّاسِ يُحْبَسُ وَيُخَلَّدُ فِي السِّجْنِ اِلٰى اَنْ يُظْهِرَ التَّوْبَةَ (قاضی خاں)

اگر ایک شخص پر قتل یا چوری یا لوگوں کے مارنے کا الزام لگایا جاتا ہو تو اس کو مقید رکھیں تاکہ توبہ کرے،

۴۸۳۔ الزام کے ثبوت کا طریقہ

وَالتُّهْمَةُ تَثْبُتُ بِاَحَدِ شَطْرَيِ الشَّهَادَةِ اِمَّا الْعَدَدُ اَوِ الْعَدَالَةُ (الہدایہ)

تہمت یا تو ایک گواہ عادل سے ثابت ہوتی ہے یا دو گواہوں سے،

۴۸۴۔ اگر کسی نے اپنے چھوٹے بچے کو شراب پلائی تو اس پر تعزیر ہے،

رَجُلٌ سَقٰى اِبْنًا صَغِيْرًا لَهٗ خَمْرًا يُعَزَّرُ

اگر کوئی شخص اپنے چھوٹے بچے کو شراب پلائے تو

(التاتارخانیہ)

اس کو تعزیر دیجائے گی،

٤٨٥ - لونڈی یا بیگانہ عورت کے لمس و مساس سے تعزیر واجب ہوگی،

رَجُلٌ قَبَّلَ حُرَّةً اَجْنَبِيَّةً اَوْ اَمَةً اَوْ عَانَقَهَا اَوْ مَسَّهَا بِشَهْوَةٍ يُعَزَّرُ وَكَذَا لَوْ جَامَعَهَا فِيْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ فَاِنَّهٗ يُعَزَّرُ (قاضی خاں)

اگر کوئی شخص بیگانہ عورت یا لونڈی کو چومے یا گود میں لے یا اس کو شہوت کیساتھ مس کرے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی اور اگر بیگانہ عورت سے اس کی شرمگاہ کے علاوہ کسی جگہ زنا کرے تو تعزیر واجب ہوگی

٤٨٦ - جلق لگانے والے کو تعزیر دیجائیگی،

اَلْاِسْتِمْنَاءُ حَرَامٌ وَفِيْهِ التَّعْزِيْرُ (الحاوی)

جلق حرام ہے اور جو شخص جلق لگائے اسکو تعزیر دیجائیگی

٤٨٧ - اغلام کے عادی کو امام قتل کرسکتا ہے،

لَوِ اعْتَادَ اللِّوَاطَةَ يَقْتُلُهُ الْاِمَامُ مُحْصَنًا كَانَ اَوْ غَيْرَ مُحْصَنٍ (فتح القدیر)

اگر کسی کو اغلام کی عادت ہو تو امام اس کو قتل کرسکتا ہے خواہ وہ محصن ہو یا غیر محصن،

٤٨٨ - چپٹ بازی کی مختلف صورتیں اور اس پر تعزیر

مِنَ النَّاطِقِيِّ وَاَمَّا مُسَاحَقَةُ الرِّجَالِ بِالرِّجَالِ فَاِنَّهٗ لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا وَفِيْهِ التَّعْزِيْرُ وَلَيْسَ فِيْهِ الْحَدُّ وَاَمَّا مُسَاحَقَةُ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ فَاِنَّهٗ فِي التَّحْرِيْمِ كَالْجِمَاعِ وَفِيْهِ التَّعْزِيْرُ وَلَا حَدَّ فِيْهِ فِي قَوْلِهِمْ وَاَمَّا مُسَاحَقَةُ النِّسَاءِ بِالنِّسَاءِ فَاِنَّهٗ لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا وَفِيْهِ التَّعْزِيْرُ وَلَيْسَ فِيْهِ حَدٌّ وَاَمَّا

اگر مرد مرد کے ساتھ یا مرد عورت کے ساتھ یا عورت عورت کیساتھ یا مرد خواجہ سرا یا مخنث یا نامرد یا لڑکے کے ساتھ چپٹ بازی کرے تو تعزیر واجب ہوتی ہے،

Marfat.com

مُسَاحِقَةُ الرِّجَالِ بِالْخَصِيِّ وَالْعِنِّيْنِ وَالْمَجْبُوْبِ وَالْغُلَامِ الَّذِيْ يَصْلُحُ لِلْاِشْتِهَاءِ فَاِنَّهٗ فِي التَّحْرِيْمِ كَالْجِمَاعِ وَفِيْهِ التَّعْزِيْرُ وَلَيْسَ فِيْهِ حَدٌّ اَيْضًا (العمادیہ)

۴۸۹ - بندر سے مجامعت کرانے پر عورت کو تعزیر دیجائے گی،

وَلَوْ مَكَّنَتِ الْمَرْأَةُ قِرْدًا مِنْ نَفْسِهَا كَانَ حُكْمُهَا كَاِتْيَانِ الرَّجُلِ الْبَهِيْمَةَ (الجوہرۃ النیرۃ)

اگر عورت بندر سے حرامکاری کرائے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،

۴۹۰ - چند افعال جنپر تعزیر واجب ہے،

اِذَا اَتٰى بَهِيْمَةً اَوْ وَطِئَ بِشُبْهَةٍ اَوْ لَطَمَ مُسْلِمًا اَوْ دَفَعَ مِنْدِيْلَهٗ فِي السُّوْقِ عَنْ رَاْسِهٖ عُزِّرَ (السراجیہ)

اگر کوئی شخص چارپایے کے ساتھ مباشرت کرے یا شبہہ کے ساتھ جماع کرے یا کسی کو طانچہ مارے، یا بازار میں کسی کی پگڑی اس کے سر سے اتار کر پھینکدے تو اسپر تعزیر

۴۹۱ - عورت کی زلف تراشنے اور لونڈی کے بال مونڈنے پر تعزیر واجب ہے،

ذَكَرَ اِبْنُ رُسْتُمَ عَنْ مُحَمَّدٍ رح فِيْمَنْ قَطَعَ قُرُوْنَ اِمْرَأَةٍ اَوْ حَلَقَ شَعْرَ جَارِيَةٍ وَذٰلِكَ يَنْقُصُهَا قَالَ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُّؤَدَّبَ (الظہیریہ)

اگر کوئی شخص کسی عورت کی زلف تراش دے، یا اس کے سر کے بال مونڈے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،

۴۹۲ - دھوکا دے کر عورت کے نکالنے پر سزائے قید،

رَجُلٌ خَدَعَ اِمْرَأَةَ رَجُلٍ اَوْ بِنْتَهٗ وَهِيَ صَغِيْرَةٌ وَاَخْرَجَهَا وَزَوَّجَهَا مِنْ رَجُلٍ

اگر کوئی شخص ایک بیگانہ عورت کو دھوکا دیکر اس کے گھر سے نکال لیجائے، یا کسی کی لڑکی کو گھر سے

قَالَ مُحَمَّدٌ أَحْبِسُهُ بِهٰذَا أَبَدًا حَتّٰى يَرُدَّهَا أَوْ يَمُوْتَ (فتاوی الکبیری)	نکال کر کسی سے بیاہ دے تو اس کو اس وقت تک قید میں رکھینگے جبتک وہ ان کو واپس نہ لائے یا مرجائے

۴۹۳- مقیم پر بلاعذر روزہ نہ رکھنے سے تعزیر واجب ہوگی

اَلْمُقِيْمُ إِذَا أَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا يُعَزَّرُ وَيُحْبَسُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ يُخَافُ مِنْهُ عَوْدُهٗ إِلَى الْإِفْطَارِ ثَانِيًا (التاتارخانیہ)	جو شخص مقیم ہو اور بغیر عذر رمضان کے روزے نہ رکھے اس پر تعزیر واجب ہوگی اگر دوبارہ اس کے روزہ نہ رکھنے کا احتمال ہو تو اُس کو قید کرینگے،

۴۹۴- چند لوگ جنپر تعزیر واجب ہے،

مَنْ شَهِدَ شُرْبَ الشَّارِبِيْنَ وَالْمُجْتَمِعِيْنَ عَلٰى نِيَّةِ الشُّرْبِ وَإِنْ لَمْ يَشْرَبُوْا وَمَنْ مَعَهٗ رَكْوَةُ خَمْرٍ يُعَزَّرُ وَيُحْبَسُ وَالْمُسْلِمُ يَبِيْعُ الْخَمْرَ أَوْ يَأْكُلُ الرِّبٰوا يُعَزَّرُ وَيُحْبَسُ وَكَذَا الْمُغَنِّيْ وَالْمُخَنَّثُ وَالنَّائِحَةُ يُعَزَّرُوْنَ وَيُحْبَسُوْنَ حَتّٰى يُحْدِثُوا التَّوْبَةَ (النہر الفائق)	شرابخواروں کی مجلس میں جو شراب پینے کے لیے جمع ہوے ہیں یا شراب پی رہے ہیں جو شخص شریک ہوگا اس کو تعزیر دیجائے گی، اور مسلمان اگر شراب بیچے یا سود کھائے اس پر تعزیر واجب ہوگی اسی طرح گانے والے نوحہ کرنے والے، اور مخنث پر تعزیر اور قید کی سزا ہے،

۴۹۵- باہم مارپیٹ کرنے والوں پر تعزیر واجب ہوگی،

ضَرَبَ غَيْرَهٗ بِغَيْرِ حَقٍّ وَضَرَبَهُ الْمَضْرُوْبُ أَيْضًا فَإِنَّهُمَا يُعَزَّرَانِ وَيُبْدَأُ بِإِقَامَةِ التَّعْزِيْرِ بِالْبَادِيْ بَيْنَهُمَا (البحرالرائق)	جو لوگ آپس میں مارپیٹ کریں ان میں ہرایک پر تعزیر واجب ہوگی اور پہلے اس شخص کو تعزیر دیجائیگی جس نے پیشدستی کی ہے،

۴۹۶۔ قاضی اپنے سامنے باہم گالی گلوج کرنے والوں کو سزا دیسکتا ہے،

خصمان تشاتما بین یدی القاضی فی مجلسہ فنہی ہما فلم ینتہیا فالرای فی ذلک الی القاضی ان یحبسہما او یعزرہما وان عفی فحسن وان فعل احدہما بصاحبہ فلیس للقاضی ان یعزرہ مالم یطلب خصمہ (الحمادیہ)	اگر دو شخص قاضی کے سامنے باہم گالی گلوج کریں تو قاضی کو چاہیے کہ ان کو منع کرے، اگر باز نہ آئیں تو قاضی کو اختیار ہے کہ ان کو تعزیر دے یا معاف کرے اگر ان میں سے ایک دوسرے کو گالی دے تو جب تک مدعی دعوی نہ کرے قاضی کو تعزیر دینے کا اختیار نہیں،

۴۹۷۔ مسجد کے دروازہ چرانے والے پر تعزیر واجب ہے،

قال فخر الاسلام ان اعتاد سرقۃ ابواب المسجد یجب ان یعزر ویبالغ فیہ ویحبس حتی یتوب (البحر الرائق)	اگر کوئی شخص مسجد کا دروازہ چرائے تو اس کو تعزیر اور قید کی سزا دیجائے گی،

۴۹۸۔ اگر کوئی جاہل تحقیر سے اہل علم کا ذکر کرے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،

جاہل ذکر اہل العلم بالتحقیر وجب علیہ التعزیر (الحاوی)	اگر کوئی جاہل اہل علم کو تحقیر سے یاد کرے تو اس کو تعزیر دیجائے گی،

۴۹۹۔ تکفیر کی صورت میں کب تعزیر واجب ہوتی ہے،

اذا ادعی علی شخص بدعوی توجب التکفیر وعجز المدعی عن اثبات ما ادعاہ لایجب علیہ شیٔ اصلا اذا صدر الکلام علی وجہ الدعوی عند حاکم الشرع	اگر کسی نے کسی پر کفر کا دعوی کیا اور اس کو ثابت نہ کرسکا تو مدعی کو کوئی سزا نہ دیجائے گی، اور اگر برا بھلا کہنے کی غرض سے کسی کی تکفیر کی تو مدعی پر تعزیر واجب ہوگی،

اَمَّا اِذَا صَدَرَ عَنْهُ عَلٰی وَجْهِ السَّبِّ

اَوِ الْاِنْتِقَاصِ فَاِنَّهٗ یُعَزَّرُ (النہر الفائق)

۵۰۰- چوری کے دعوی کو اگر کوئی ثابت نہ کر سکے تو تعزیر واجب نہ ہوگی،

وَلَوِ ادَّعٰی عِنْدَ الْقَاضِیْ سَرِقَةً وَعَجَزَ عَنْ اِثْبَاتِهَا لَا یُعَزَّرُ بِخِلَافِ دَعْوَی الزِّنَا (الحاوی)

اگر کوئی شخص کسی پر چوری کا دعوی کرے اور اس کو ثابت نہ کر سکے تو مدعی پر تعزیر واجب نہ ہوگی اور اگر زنا کا دعوی کرے اور اسکو ثابت نہ کر سکے تو مدعی پر تعزیر واجب ہوگی

۵۰۱- شرابیوں اور چوروں کی صحبت سے بھی تعزیر واجب ہوگی،

اَلْاَصْلُ اَنَّ الْاِنْسَانَ یُعَزَّرُ لِاَجْلِ التُّهْمَةِ مِنْهَا اِذَا رَاَی الْاِمَامُ رَجُلًا جَالِسًا مَعَ الْفُسَّاقِ فِیْ مَجْلِسِ الشَّرَابِ عَزَّرَهٗ وَاِنْ کَانَ هُوَ لَا یَشْرَبُ وَمِنْهَا اِذَا رَاَی الْاِمَامُ رَجُلًا یَمْشِیْ مَعَ السُّرَّاقِ عَزَّرَهٗ (خزانۃ الروایہ)

اگر کوئی شخص فسق و فجور کی مجلس یا شراب کی مجلس میں بیٹھے گا تو اس پر تعزیر واجب ہوگی اور اگر کوئی شخص چوروں کے ہمراہ رہیگا تو اس کو بھی تعزیر دیجائیگی،

۵۰۲- مشہور چور کو بغیر الزام چوری کے بھی قید کیا جا سکتا ہے،

اَلسَّارِقُ اِذَا کَانَ مَعْرُوْفًا بِهَا وَلَمْ یُؤْخَذْ بِالسَّرِقَةِ یُحْبَسُ (الحاویہ)

جو شخص مشہور چور ہو اور بغیر چوری کے گرفتار ہو حاکم اسکو قید کر سکتا ہے،

۵۰۳- اگر کوئی شخص اپنے گھر میں برا کام کرے تو امام فہمایش کے بعد اس کو سزا دیسکتا ہے.

رَجُلٌ اَظْهَرَ الْفِسْقَ فِیْ دَارِهٖ یَنْبَغِیْ اَنْ یَتَقَدَّمَ اِلَیْهِ اِبْتِدَاءً لِلْعُذْرِ فَاِنْ

اگر ایک شخص اپنے گھر میں فسق و فجور کرے تو حاکم کو چاہیئے کہ اس کو یہ کہلا بھیجے کہ اس سے باز رہے

كَفَّ لَمْ يَتَعَرَّضْ لَهُ لِأَنَّهُ تَرَكَ وَإِنْ لَمْ يَكُفَّ فَالْإِمَامُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ حَبَسَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدَّبَهُ سِيَاطًا وَإِنْ شَاءَ أَزْعَجَهُ مِنْ دَارِهِ لِأَنَّ الْكُلَّ يَصْلُحُ لِلتَّعْزِيرِ (عالمگیری)	اگر باز نہ رہے تو حاکم کو اس کی تعزیر کا اختیار ہے چاہے اس کو قید کرے یا کوڑا مارے یا اس کو اس کے گھر سے نکال دے ۔

۵۰۴۔ جو لوگ بھانگ وغیرہ سے بے ہوش کر کے لوگوں کا مال چھین لیتے ہیں ان کی تعزیر

أَمَّا الَّذِي يَسْقِي الْبَنْجَ وَالسَّيْكَرَانَ وَجَوْزَ بُوَا وَجَوْزَ مَاثِلَ وَنَحْوَهَا مِمَّا يَذْهَلُ بِالنَّاسِ وَيَذْهَبُ بِالْعَقْلِ ثُمَّ يَأْخُذُونَ مَالَهُ فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يُقْتَلُونَ وَلٰكِنْ يُعَاقَبُونَ الْعُقُوبَةَ الشَّدِيدَةَ وَيُحْبَسُونَ حَتَّى يُعْلَمَ تَوْبَتُهُمْ وَيُغَرَّمُونَ مَا أَخَذُوا مِنَ النَّاسِ (الحمادیہ)	جو لوگ کہ آدمیوں کو بھانگ اور دھتورہ دیکر بیہوش کر دیتے ہیں اور ان کا مال لے لیتے ہیں ان کو قتل واجب نہیں ہے، البتہ سخت سزا دی جا سکتی ہے اور ان کو قید رکھنا چاہیئے تاکہ وہ توبہ کریں اور مال واپس کر دیں ،

۵۰۵۔ جھوٹے گواہوں کی تشہیر و تعزیر

قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ شَاهِدُ الزُّورِ أُشَهِّرُهُ فِي السُّوقِ وَلَا أُعَزِّرُهُ وَقَالَا نُوجِعُهُ ضَرْبًا وَنَحْبِسُهُ (الهدایہ)	اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جھوٹے گواہوں کی تشہیر واجب ہے اور صاحبین کے نزدیک ان پر تعزیر اور قید واجب ہوتا ہے ،

۵۰۶۔ آقا اپنے لونڈی اور غلام کو بے ادبی پر تعزیر دے سکتا ہے

لِلْمَوْلَى أَنْ يُعَزِّرَ عَبْدَهُ وَأَمَتَهُ عِنْدَ إِسَاءَةِ الْأَدَبِ وَالْحَاجَةِ إِلَيْهِ (محیط سرخسی)	اور آقا اپنے لونڈی اور غلام کو ادب دینے کیلئے اور خدمتگذاری نہ کرنے پر تعزیر دے سکتا ہے ،

دوسری کتاب

جرائم کے بیان میں

پہلا باب
جرائم کی تعریف میں

۵۰۷۔ جرم کی تعریف

اَلْجِنَايَةُ فِي الشَّرْعِ اِسْمٌ لِفِعْلٍ مُحَرَّمٍ سَوَاءٌ كَانَ فِي نَفْسٍ اَوْ مَالٍ لٰكِنْ فِي عُرْفِ الْفُقَهَاءِ يُرَادُ بِاِطْلَاقِ اِسْمِ الْجِنَايَةِ عَلَى الْفِعْلِ فِي النَّفْسِ اَوِ الْاَطْرَافِ

شریعت میں جنایت فعل حرام کو کہتے ہیں خواہ جان میں ہو یا مال میں لیکن اصطلاحِ فقہاء میں جنایت وہ فعل حرام ہے جو جان میں ہو یا اعضاے جسم میں۔

(تبیین)

۵۰۸۔ قتل کی تعریف

وَالْاَوَّلُ يُسَمّٰى قَتْلًا وَهُوَ فِعْلٌ مِنَ الْعِبَادِ

جو جنایت نفس میں ہوتی ہے وہ اس قتل کو کہتے ہیں

تَزُوْلُ بِهِ الْحَيٰوةُ وَالثَّانِيْ يُسَمّٰى قِطْعًا وَ جَرْحًا (العنایہ)

جو ہلاکت کا سبب ہو اور جو اعضائے بدن میں ہوتی ہے اس کو کاٹنا یا زخم کرنا کہتے ہیں،

۵۰۹۔ جرم کی قسمیں،

اَلْجِنَايَةُ عَلٰى نَوْعَيْنِ اَحَدُهُمَا يُوْجِبُ الْقِصَاصَ هُوَ الْعَمْدُ وَالْاٰخَرُ مَا لَا يُوْجِبُ وَمَا يُوْجِبُ الْقِصَاصَ فَهُوَ عَلٰى نَوْعَيْنِ اَحَدُهُمَا فِي النَّفْسِ وَالْاٰخَرُ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ (قاضی خان)

جنایت کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ جو جرم کے لیے موجب قصاص ہوتی ہے اور وہ ہے جو قصداً کیجائے، دوسری وہ جو موجب قصاص ہو، اور موجب قصاص کی بھی دو قسمیں ہیں، ایک کسی کو مار ڈالنا دوسرے کسی کے عضو کو کاٹ ڈالنا،

۵۱۰۔ قتل کی قسمیں،

اَلْقَتْلُ عَلٰى خَمْسَةِ اَوْجُهٍ عَمْدٌ وَخَطَاءٌ وَمَا اُجْرِيَ مَجْرَى الْخَطَاءِ وَالْقَتْلُ بِسَبَبٍ (القدوری)

قتل کی پانچ قسمیں ہیں، قصداً، شابہ بالقصد، غلطی سے غلطی کے قائم مقام، کسی سبب کے پیدا کرنے سے قتل کرنا،

۵۱۱۔ قتل کے وہ اقسام مراد ہیں جو ناحق ہوں،

اَلْمُرَادُ بِهِ اَنْوَاعُ الْقَتْلِ بِغَيْرِ حَقٍّ مِمَّا يَتَعَلَّقُ بِهِ الْاَحْكَامُ (الکافی)

لَا جَمِيْعُ اَنْوَاعِ الْقَتْلِ لِاَنَّ اَنْوَاعَ الْقَتْلِ اَكْثَرُ فَاِنَّهُ رَجْمٌ وَقَتْلُ الْحَرْبِيِّ وَالْقَتْلُ قِصَاصًا وَالْقَتْلُ صَلْبًا فِيْ حَقِّ قُطَّاعِ الطَّرِيْقِ فَعَلِمْنَا اَنَّهُ اَرَادَ بِهِ الْقَتْلَ

اور ان اقسام سے قتل کی وہ قسمیں مراد ہیں جو ناحق ہوں اور شریعت کے احکام ان سے تعلق رکھتے ہوں، یہ مطلب نہیں کہ قتل کی تمام قسمیں انہی پانچوں قسموں میں منحصر ہیں کیونکہ قتل کی بہت سی قسمیں ہیں، مثلاً زنا میں سنگسار کرنا، کافروں کو مار ڈالنا قتل کے بدلے قتل، ڈاکوؤں کو پھانسی دینا، اس سے معلوم ہوا کہ

الْمُوجِبُ لِلضَّمَانِ (الکفایہ)

(الکفایہ)

مذکورہ بالا پانچوں قسموں سے مراد قتل کی وہ قسمیں ہیں جو جو تاوان کا سبب ہوں،

۵۱۲- قتل کے احکام

وَالْمُرَادُ بِہٖ بَیَانُ قَتْلٍ یَتَعَلَّقُ بِہٖ الْاَحْکَامُ مِنَ الْقِصَاصِ وَالدِّیَۃِ وَالْکَفَّارَۃِ وَحِرْمَانِ الْمِیْرَاثِ وَالْاِثْمِ (منح الغفار)

جو احکام کہ قتل سے متعلق ہوتے ہیں، وہ قصاص، دیت، کفارہ، قاتل کا مقتول کی وراثت سے محروم ہونا اور قاتل کا گنہگار ہونا ہے،

۵۱۳- پانچ قسموں میں قتل کی وجہ انحصار

اَمَّا بَیَانُ الْاِنْحِصَارِ ظَاهِرٌ وَهُوَ اِمَّا اِنْ حَصَلَ الْقَتْلُ مُبَاشَرَۃً اَوْ تَسْبِیْبًا فَالْاَوَّلُ اِمَّا اِنْ حَصَلَ بِالسِّلَاحِ مُتَعَمِّدًا اَوْ لَا بِالسِّلَاحِ فَالْاَوَّلُ عَمْدٌ وَالثَّانِیْ شِبْهُ عَمْدٍ وَاِنْ لَمْ یَتَعَمَّدْ فَاِمَّا قَصَدَ الْفِعْلَ اَوْ لَمْ یَقْصِدْ فَالْاَوَّلُ خَطَأٌ وَالثَّانِیْ مَا اُجْرِیَ مَجْرَی الْخَطَأِ وَاِنْ حَصَلَ تَسْبِیْبًا فَهُوَ الْقَتْلُ بِسَبَبٍ کَذَا فِیْ حَوَاشِیْ الْهِدَایَہِ

مذکورہ بالا پانچ قسموں میں انحصار کی وجہ یہ ہے کہ قتل یا عمل کے ذریعہ سے واقع ہوگا یا سبب کے ذریعہ سے اور عمل کے ذریعہ سے جو قتل واقع ہوگا اس میں قاتل کا مقصد مارنا ہوگا یا مارنا نہ ہوگا، جو قتل قاتل کے ارادہ سے ہوگا اگر اس میں ہتھیار یا اس کے مثل کوئی چیز استعمال کیگئی ہے تو وہ قتل بالعمد ہے، اور اگر ہتھیار یا اس کے مثل کوئی چیز استعمال نہیں کیگئی ہے تو وہ شبہ عمد ہے، اور جس میں قاتل کا مقصد مارنا نہیں ہے تو اگر قصد فعل کا ہے تو قتل خطا ہے اور اگر قصد فعل کا نہیں ہے، تو قائم مقام خطار کی ہے، اور اگر قتل اس طور پر واقع ہو کہ کوئی واقعہ پیدا کرے اور اس سبب سے کوئی ہلاک ہوجائے تو قتل تسبیب ہے

۵۱۴- قتل تسبیب میں قاتل مقتول کی وراثت سے محروم نہ ہوگا،

وَمِنْ حُكْمِهٖ حِرْمَانُ الْقَاتِلِ مِنَ الْمِيْرَاثِ اِلَّا فِي الْقَتْلِ بِطَرِيْقِ التَّسْبِيْبِ (المحیط البرہانی)

اور منجملہ احکامِ قتل کے ایک حکم یہ ہے کہ قاتل مقتول کی میراث سے محروم ہو جائیگا البتہ قتل تسبیب میں میراث سے محروم نہ ہوگا،

۵۱۵- اگر لڑکا اور مجنون قاتل ہو تو مورث کی میراث سے محروم نہ ہوگا،

وَلَا يُحْرَمُ الصَّبِيُّ مِنَ الْمِيْرَاثِ بِقَتْلِ مُوَرِّثِهٖ وَكَذٰلِكَ الْمَجْنُوْنُ (قاضی خان)

اگر لڑکا یا مجنون اپنے مورث کو مار ڈالے تو مقتول کی میراث سے محروم نہ ہوگا،

۵۱۶- قتلِ عمد کی تعریف

اَمَّا الْعَمْدُ فَمَا تَعَمَّدَ ضَرْبَهٗ بِسِلَاحٍ اَوْ مَا يَجْرِيْ مَجْرَى السِّلَاحِ فِيْ تَفْرِيْقِ الْاَجْزَاءِ (الکافی)

اور قتل عمد یہ ہے کہ بالقصد کسی کو ہتھیار یا ایسی چیز سے مارا جائے جو بمنزلہ ہتھیار کے ہو اور اس سے زخم ہو جائے یا اجزاء بدن ٹوٹ پھوٹ جائیں،

۵۱۷- ہتھیار کی تعریف

اَلسِّلَاحُ مَا يَكُوْنُ اٰلَةً قَاتِلَةً اُعِدَّتْ لِلْقِتَالِ (النہایہ)

ہتھیار یہ ہے کہ وہ قتل کا آلہ ہو اور اس کو قتل ہی کے واسطے تیار کریں،

۵۱۸- پیتل وغیرہ کے ہتھیار کا حکم

وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَا كَانَ مِنْ جِنْسِ الْحَدِيْدِ نَحْوَ الصُّفْرِ وَالرَّصَاصِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالنُّحَاسِ وَالْاٰنُكِ فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الْحَدِيْدِ اِنْ كَانَ لَهٗ حَدٌّ يَبْضَعُ بَضْعًا فَاِذَا حَصَلَ الْقَتْلُ فَهُوَ عَمْدٌ

جو ہتھیار لوہے کی جنس سے ہو مثلاً پیتل رانگا سونا چاندی سیسہ اس کا حکم بھی لوہے کا ہے، بشرطیکہ اس میں تیزی ہو اور جب ان سے قتل واقع ہو تو وہ بالاتفاق قتل عمد ہے، اور اگر تیزی نہ رکھتا ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک شبہ عمد ہے،

مَحْضٌ بِاتِّفَاقِ الرِّوَايَاتِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حِدَّةٌ نَحْوُ رِوَايَةِ الطَّحَاوِيِّ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ هُوَ خَطَاءُ عَمْدٍ وَعِنْدَهُمَا إِنْ كَانَ الْغَالِبُ مِنْهُ الْهَلَاكُ فَهُوَ عَمْدٌ مَحْضٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْغَالِبُ مِنْهُ الْهَلَاكُ فَهُوَ خَطَاءُ عَمْدٍ ، (المحيط البرہانی)

۵۱۹ - ہر تیز چیز ہتھیار ہے ،

وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَا لَهُ حِدَّةٌ نَحْوُ الزُّجَاجِ وَلِيْطِ الْقَصَبِ وَالْحَجَرِ الَّذِيْ لَهُ حِدَّةٌ وَالْخَشَبِ الَّذِيْ لَهُ حِدَّةٌ فَهٰذَا كُلُّهُ يَعْمَلُ عَمَلَ الْحَدِيْدِ فَهُوَ عَمْدٌ مَحْضٌ وَفِيْهِ الْقِصَاصُ (المحيط البرہانی)

شیشہ، تیز پتھر اور لکڑی کا چھلکا جس سے خراش واقع ہو اور وہ کاٹ سکیں یہی حکم ہے، یعنی یہ سب چیزیں لوہے کا حکم رکھتی ہیں اور ان کے ذریعہ سے قتل کرنے سے بالاتفاق قصاص واجب ہوتا ہے ،

۵۲۰ - قتل عمد کا حکم

وَمُوْجَبُ ذٰلِكَ الْإِثْمُ وَالْقَوَدُ إِلَّا أَنْ يَعْفُوَ الْأَوْلِيَاءُ۔ (القدوری)

اور قتل عمد سے گناہ ہوتا ہے اور قصاص واجب ہوتا ہے، البتہ اگر مقتول کے ورثاء معاف کر دیں تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے ،

وَمُوْجَبُ ذٰلِكَ الْمَاثَمُ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُهُ جَهَنَّمُ الْآيَة وَقَدْ نَطَقَ

اور قتل عمد میں قاتل کا گناہ نص قرآنی اور اجماع سے ثابت ہے، اور وجوب قصاص نص قرآنی اور حدیث سے ثابت ہے ،

بِهٖ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ السُّنَّةِ وَعَلَيْهِ انْعَقَدَ إِجْمَاعُ الْأُمَّةِ وَالْقَوَدُ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى إِلَّا أَنَّهٗ يَتَقَيَّدُ بِوَصْفِ الْعَمْدِيَّةِ بِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْعَمْدُ قَوَدٌ أَيْ مُوْجِبُهٗ (الہدایہ)

۵۲۱۔ قتل عمد میں کفارہ نہیں ہے،

لَا كَفَّارَةَ فِيْهِ لِأَنَّهَا فِيْمَا كَانَ دَائِرًا بَيْنَ الْحَظْرِ وَالْإِبَاحَةِ وَهُوَ كَبِيْرَةٌ مَحْضَةٌ (جامع الرموز)

اور قتل عمد میں کفارہ نہیں ہے کیونکہ کفارہ اس جرم میں واجب ہوتا ہے جسمیں کسی حیثیت سے اباحت کا احتمال ہو اور قتل عمد ایک گناہ کبیرہ ہے،

۵۲۲۔ قاتل مقتول کی میراث سے محروم رہتا ہے،

وَمِنْ حُكْمِهٖ حِرْمَانُ الْمِيْرَاثِ بِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا مِيْرَاثَ لِقَاتِلٍ (الہدایہ)

اور قاتل میراث سے حدیث کے موافق محروم رہتا ہے،

۵۲۳۔ قتل عمد میں مال کب دلوایا جاتا ہے،

وَوُجُوْبُ الْمَالِ بِهٖ عِنْدَ التَّرَاضِيْ أَوْ عِنْدَ تَعَذُّرِ إِيْجَابِ الْقِصَاصِ لِلشُّبْهَةِ (المبسوط)

اور قتل عمد میں مال اس وقت واجب ہوتا ہے جب مقتول کے ورثاء مال پر راضی ہوں یا بسبب عذر شبہہ کے قصاص واجب نہ ہو،

۵۲۴۔ دیت دینے پر قاتل کی رضامندی ضروری ہے،

وَلَيْسَ لِلْوَلِيِّ أَخْذُ الدِّيَةِ إِلَّا بِرِضَاءٍ

اور قتل عمد میں مقتول کے ورثاء بغیر قاتل کی رضامندی

اَلْقَاتِلِ (الهدایہ)

کے دیت نہیں لے سکتے۔

۵۲۵۔ قتل شبہ عمد کی تعریف اور اس کی تفریعات،

وَشِبْهُ الْعَمْدِ بِاَنْ يَّتَعَمَّدَ الضَّرْبَ بِمَا لَيْسَ بِسَلَاحٍ وَلَا مَا اُجْرِيَ مَجْرَى السِّلَاحِ عِنْدَ اَبِي حَنِيْفَةَ رح وَقَالَ اَبُو يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رح اِذَا ضَرَبَهُ بِحَجَرٍ عَظِيْمٍ اَوْ خَشَبَةٍ عَظِيْمَةٍ فَهُوَ عَمْدٌ وَشِبْهُ الْعَمْدِ بِاَنْ يَّتَعَمَّدَ ضَرْبَهُ بِمَا لَا يُقْتَلُ بِهِ غَالِبًا وَالصَّحِيْحُ قَوْلُ اَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رح (المضمرات)

اور قتل شبہ عمد امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارنے کا قصد کرے جو ہتھیار اور اس کے مشابہ نہ ہو اور صاحبین کے نزدیک بڑے پتھر اور بڑی لاٹھی سے مارنا بھی قتل عمد ہے۔ اور اون کے نزدیک قتل شبہ عمد یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارنے کا قصد کیا جائے جس سے عموماً قتل واقع نہیں ہوتا،

وَاِنْ تَعَمَّدَ الضَّرْبَ بِمَا لَمْ يَكُنِ الْهَلَاكُ مِنْهُ غَالِبًا كَالسَّوْطِ الصَّغِيْرِ فَاِنْ لَمْ يُوَالِ فِي الضَّرْبِ فَهُوَ شِبْهُ الْعَمْدِ عِنْدَهُمَا بِلَا خِلَافٍ وَاِنْ وَالٰى فِي الضَّرْبِ فَقَدِ اخْتَلَفَ الْمَشَايِخُ فِيْهِ عَلٰى قَوْلِهِمَا وَبَعْضُهُمْ قَالُوْا اِنَّهُ عَمْدٌ مَحْضٌ وَبَعْضُهُمْ قَالُوْا اِنَّهُ شِبْهُ الْعَمْدِ

(المحیط البرہانی)

اور صاحبین کے نزدیک ایسی چیز سے مارنے کا قصد کرنا جس سے عام طور پر قتل واقع نہیں ہوتا جیسے چھوٹا کوڑا۔ اگر اُس سے برابر ضرب لگائی جائیں تو یہ قتل شبہ عمد ہے، بالاتفاق، اور اگر برابر مارا جائے تو اس میں روایتیں مختلف ہیں، بعض کہتے ہیں کہ یہ صاحبین کے نزدیک قتل عمد ہے، اور بعض کہتے ہیں کہ شبہ عمد ہے،

فِي الْفَتَاوٰى عَنْ خَلَفٍ قَالَ سَاَلْتُ اَسَدَ بْنَ عَمْرٍو عَمَّنْ ضَرَبَ اٰخَرَ بِيَدِهٖ

اگر کوئی کسی کو گھونسے یا لاتیں مارے اور مر جائے تو یہ قتل شبہ عمد ہے،

اَوْ رِجْلِهٖ وَمَاتَ مِنْهُ قَالَ هٰذَا شِبْهُ

عَمَلٍ (المحیط البرہانی)

۵۲۶- قتل شبہ عمد کا حکم،

وَمُوْجِبُهٗ عَلَی الْقَوْلَيْنِ الْاِثْمُ وَالْكَفَّارَةُ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَدِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ عَلَی الْعَاقِلَةِ ،

(الکافی)

اور قتل شبہ عمد میں امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے قول کے موافق گناہ اور کفارہ واجب ہوتا ہے یعنی ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا پڑتا ہے، اور اگر اس کی مقدرت نہ ہو تو متصل دو مہینہ روزہ رکھنا پڑتا ہے، اور قاتل کے کنبہ اور خاندان پر دیت مغلظہ عائد ہوتی ہے

۵۲۷- دیت مغلظہ صرف اونٹوں میں ہے،

وَهٰذَا التَّغْلِيْظُ اِنَّمَا يَظْهَرُ فِيْ اَسْنَانِ الْاِبِلِ اِذَا وَجَبَتِ الدِّيَةُ مِنْهَا لَا فِيْ شَيْءٍ اٰخَرَ (المبسوط)

اور تغلیظ دیت اونٹوں میں اس وقت پائی جاتی ہے کہ جب دیت میں اونٹ واجب ہوتے ہیں، دیت کے دوسرے اقسام میں تغلیظ نہیں ہے ،

۵۲۸- اگر اونٹ دینے کی مقدرت ہو تو دیت میں صرف اونٹ لیے جائینگے،

وَاِذَا كَانَ الْاِبِلُ اَصْلًا لَا يَجُوْزُ لِلْقَاتِلِ وَلَا لِلْعَاقِلَةِ اَنْ يُؤَدِّيَ الدَّرَاهِمَ مَعَ الْقُدْرَةِ عَلَی الْاِبِلِ اِلَّا بِرِضَاءِ وَلِيِّ الْقَتِيْلِ وَعِنْدَ الْعَجْزِ يُقْضٰى بِالدَّرَاهِمِ اَوْ بِالدَّنَانِيْرِ اعْتِبَارًا بِقِيْمَةِ الْاِبِلِ وَاِنْ زَادَ عَلٰى عَشَرَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ اَوْ عَلٰى

اور شبہ عمد میں عاقلہ پر اصولاً اونٹوں کی دیت مغلظہ واجب ہوتی ہے اور ان کو یہ حق نہیں ہے کہ باوجود اونٹوں کی مقدرت کے درہم یا دینار کی دیت دیں البتہ مقتول کے ورثہ کی رضامندی سے درہم یا دینار بھی دے سکتے ہیں اور اگر عاقلہ اونٹ نہ دے سکتے ہوں تو ان کو ان کی قیمت ادا کرنی ہوگی گو وہ

اَلْفَ دِیْنَارٍ — دس ہزار درہم یا ہزار دینار سے زیادہ ہو،

(منح الغفار)

۵۲۹۔ شبہ عمد میں بھی قاتل مقتول کی وراثت سے محروم ہوتا ہے

وَیَتَعَلَّقُ بِہٖ حِرْمَانُ الْمِیْرَاثِ ۔ — اور شبہ عمد کا قاتل مقتول کی وراثت سے محروم رہتا ہے،

(الہدایہ)

۵۳۰۔ قتل خطاء کی دو قسمیں،

وَالْخَطَاءُ عَلٰی نَوْعَیْنِ خَطَاءٌ فِی الْقَصْدِ وَھُوَ اَنْ یَرْمِیَ شَخْصًا یَظُنُّہٗ صَیْدًا فَاِذَا ھُوَ اٰدَمِیٌّ اَوْ یَظُنُّہٗ حَرْبِیًّا فَاِذَا ھُوَ مُسْلِمٌ وَخَطَاءٌ فِی الْفِعْلِ وَ ھُوَ اَنْ یَرْمِیَ غَرَضًا فَیُصِیْبُ اٰدَمِیًّا

اور قتل خطاء کی دو قسمیں ہیں، ایک یہ کہ غلطی ارادہ میں ہو، دوسرے یہ کہ غلطی فعل میں ہو، ارادہ کی غلطی کی مثال یہ ہے کہ شکار کے گمان میں ایک شخص کو تیر مارا حالانکہ وہ شکار نہ تھا بلکہ آدمی تھا اور فعل کی غلطی یہ ہے کہ نشانہ کو تیر مارا اور وہ تیر لگا آدمی کو،

(الہدایہ)

۵۳۱۔ قتل خطاء کی دونوں قسموں میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

وَلَا اِثْمَ فِیْہِ فِی الْوَجْھَیْنِ سَوَاءٌ کَانَ خَطَاءً فِی الْقَصْدِ اَوْ خَطَاءً فِی الْفِعْلِ

اور قتل خطاء کی دونوں قسموں میں کوئی گناہ نہیں ہے

(الجوہرۃ النیرہ)

۵۳۲۔ قتل خطاء کے احکام

وَمُوْجِبُ ذٰلِکَ الْکَفَّارَۃُ وَالدِّیَۃُ عَلَی الْعَاقِلَۃِ وَتَحْرِیْمُ الْمِیْرَاثِ سَوَاءٌ

اور قتل خطاء میں ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا پڑتا ہے اور قاتل کے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہو نیز

قَتَلَ مُسْلِمًا اَوْ ذِمِّيًّا فِي وُجُوْبِ الدِّيَةِ (الجوہرۃ النیرہ) — قاتل مقتول کی وراثت سے محروم ہو جاتا ہے،

وَمُوْجِبُ ذٰلِكَ الْكَفَّارَةُ وَالدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ (الہدایہ) — اور قتل خطا کی صورت میں کفارہ اور دیت عاقلہ پر واجب ہوتی ہے،

۵۳۳- اگر کسی نے کسی کے ہاتھ پر تلوار ماری اور وہ اس کی گردن پر لگی اور سر الگ ہو گیا تو یہ قتل عمد ہے

رَجُلٌ تَعَمَّدَ اَنْ يَّضْرِبَ يَدَ رَجُلٍ فَاَخْطَاَ وَاَصَابَ عُنُقَ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَاَبَانَ رَاْسَهٗ وَقَتَلَهٗ فَهُوَ عَمْدٌ وَفِيْهِ الْقَوَدُ وَاِنْ تَعَمَّدَ يَدَ هٰذَا الرَّجُلِ فَاَصَابَ عُنُقَ غَيْرِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَهُوَ خَطَاءٌ، (الذخیرہ) — غلطی ایک شخص کے اعضاء میں معتبر نہیں ہے، مثلاً اگر کسی کے ہاتھ پر قصداً تلوار ماری اور تلوار اس شخص کی گردن پر لگ گئی اور اس کا سر الگ ہو گیا تو یہ قتل عمد ہے، قتل خطا نہیں ہے اور اس میں قصاص واجب ہوگا اور اگر بالقصد کسی کے ہاتھ پر تلوار ماری اور وہ دوسرے کی گردن پر پڑ گئی تو یہ قتل خطا ہے۔

اِذَا تَعَمَّدَ بِالضَّرْبِ مَوْضِعًا مِّنْ جَسَدِهٖ فَاَخْطَاَ وَاَصَابَ مَوْضِعًا اٰخَرَ فَمَاتَ حَيْثُ يَجِبُ الْقِصَاصُ (الہدایہ) — اگر کسی کے ایک عضو پر تلوار لگانے کا قصد کیا لیکن وہ اس عضو پر نہ پڑی بلکہ اس کے جسم کے دوسرے عضو پر پڑ گئی اور وہ مر گیا تو یہ قتل عمد ہے اور قاتل پر قصاص واجب ہوگا،

۵۳۴- اگر کسی کی ٹوپی پر تیر مارا اور وہ اس کے جسم پر لگ گیا جس سے وہ ہلاک ہو گیا تو یہ قتل خطا ہے

وَلَوْ رَمٰى قَلَنْسُوَةً عَلٰى رَاْسِ رَجُلٍ فَاَصَابَ الرَّجُلَ فَهٰذَا خَطَاءٌ، — اگر کسی کی ٹوپی پر تیر مارا اور وہ تیر اس شخص کے جسم پر پڑا اور وہ مر گیا تو یہ قتل خطا ہے کیونکہ ٹوپی

(المحیط) جزو بدن نہیں ہے،

۵۳۵۔ اگر سر پر چھڑی ماری اور وہ آنکھ پر لگ گئی تو یہ جرم بالقصد ہے اور اس پر دیت واجب ہوگی

اِذَا قَصَدَ رَاسَهٗ بِالْعَصَا فَاَصَابَ عَيْنَهٗ فَعَلَيْهِ الْاَرْشُ فِيْ مَالِهٖ لِاَنَّهٗ تَعَمَّدَ ضَرْبَهٗ (البقالی)	اگر کسی کو چھڑی سے مارنے کا قصد کیا اور چھڑی اس شخص کی آنکھ پر پڑ گئی اور اس کی آنکھ ناقص ہو گئی تو مجرم پر دیت واجب ہو گی کیونکہ یہ جرم قصداً ہے، غلطی سے نہیں ہے،

۵۳۶۔ اگر کسی کو تیر مارا اور وہ غلطی سے دیوار کو لگا پھر اچٹ کر اس شخص کو لگا تو یہ غلطی ہے،

رَجُلٌ رَمٰى اِنْسَانًا بِسَهْمٍ فَاَخْطَاءَ فَاَصَابَ حَائِطًا ثُمَّ عَادَ السَّهْمُ فَاَصَابَ ذٰلِكَ الْاِنْسَانَ وَقَتَلَهٗ قَالَ هٰذَا خَطَاءٌ (المحیط)	اگر کسی کو تیر مارا اور وہ تیر اس سے خطا کر کے دیوار پر لگا پھر دیوار سے اوچٹ کر وہ تیر اس شخص کو لگا اور وہ اس کے زخم سے مر گیا تو یہ قتل خطا ہے،

۵۳۷۔ قتل قائم مقام خطاء کی مثال

وَاَمَّا مَا اُجْرِيَ مَجْرَى الْخَطَاءِ مِثْلُ النَّائِمِ يَنْقَلِبُ عَلٰى رَجُلٍ فَقَتَلَهٗ۔ (الہدایہ)	قتل قائم مقام خطاء کی مثال یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص سویا ہوا ہو اور وہ کروٹ بدلنے میں کسی کے اوپر جا پڑے اور وہ مر جائے،
كَمَنْ سَقَطَ مِنْ سَطْحٍ عَلٰى اِنْسَانٍ فَقَتَلَهٗ اَوْ سَقَطَ مِنْ يَدِهٖ لَبِنَةٌ اَوْ خَشَبَةٌ وَاَصَابَ اِنْسَانًا وَقَتَلَهٗ اَوْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ فَوَطِئَتْ دَابَّتُهٗ اِنْسَانًا (المحیط)	نیز مثلاً یہ کہ اوپر سے کسی کے اوپر گر پڑے اور وہ مر جائے یا یہ کہ کسی کے ہاتھ سے اینٹ یا لکڑی کسی کے اوپر گر جائے اور وہ مر جائے یا یہ کہ کسی جانور پر سوار ہو اور وہ جانور کسی کو مار ڈالے،

۵۳۸۔ قتل قائم مقام خطاء کا حکم۔

وَحُكْمُهُ حُكْمُ الْخَطَاءِ مِنْ سُقُوْطِ الْقِصَاصِ وَوُجُوْبِ الدِّيَةِ وَالْكَفَّارَةِ وَحِرْمَانِ الْمِيْرَاثِ۔

(الجوہرۃ النیرۃ)

اور حکم قائم مقام خطاء کا حکم قتل خطاء کا ہے، یعنی قاتل پر قصاص واجب نہ ہوگا اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور قاتل پر کفارہ واجب ہوگا اور قاتل مقتول کی میراث سے محروم ہو جائیگا،

۵۳۹۔ قتل تسبیب کی مثال،

اَمَّا الْقَتْلُ بِسَبَبٍ كَحَافِرِ الْبِئْرِ وَوَاضِعِ الْحَجَرِ فِيْ غَيْرِ مِلْكِهٖ

(الہدایہ)

اور قتل سبب کی صورت یہ ہو کہ مثلاً ایک شخص غیر کی زمین میں اسکی اجازت کے بغیر کنواں کھودے اور اس کنویں میں گر کر کوئی شخص ہلاک ہو جائے یا یہ کہ دوسرے کی زمین میں پتھر رکھدے اور وہ پتھر کسی شخص کی موت کا سبب ہو جائے،

اَوْ لَوْ وَطِئَتْ دَابَّتُهٗ فَقَتَلَتْهُ وَهُوَ سَائِقُهَا اَوْ قَائِدُهَا فَهُوَ قَتْلٌ بِسَبَبٍ

(المضمرات)

یا مثلاً یہ کہ ایک شخص کسی جانور کا ہانکنے والا ہو اور وہ جانور کچل کر کسی شخص کو مار ڈالے،

۵۴۰۔ قتل تسبیب کا حکم

وَمُوْجَبُهٗ اِذَا تَلِفَ فِيْهِ اٰدَمِيٌّ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا يَتَعَلَّقُ بِهِ الْكَفَّارَةُ وَلَا حِرْمَانُ الْمِيْرَاثِ عِنْدَنَا۔ (الکافی)

اور قتل سبب میں اگر کوئی شخص ضائع ہو جائے تو عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے اور قاتل پر کفارہ عائد نہیں ہوتا اور وہ مقتول کی وراثت سے بھی محروم نہیں ہوتا

۵۴۱۔ امام محمد کے نزدیک قتل کی صرف تین قسمیں ہیں،

وَذَكَرَ مُحَمَّدٌ فِي الْاَصْلِ اَنَّهٗ عَلٰى ثَلٰثَةٍ

اور امام محمد سے منقول ہے کہ قتل کی تین قسمیں ہیں عمد،

اَوْجُهٍ عَمْدٌ وَشِبْهُ عَمْدٍ وَخَطَاءٌ (فتح المغیث)

شبہ عمد اور خطار،

اِسْتَيْقَنَّا اَنَّهُ ثَلٰثَةٌ اَلْعَمْدُ وَشِبْهُهٗ وَالْخَطَاءُ شَامِلٌ لِمَا يَجْرِيْ مَجْرَاهُ وَمَاهُوَ بِطَرِيْقِ التَّسَبُّبِ (جامع الرموز)

اور جو یہ بیان کیا گیا ہے کہ قتل کی تین قسمیں ہیں عمد، شبہ عمد خطار، اس قول کے مطابق قتل قائم مقام خطا اور قتل سبب قتل خطار کو شامل ہے،

۵۴۲ - اعضا کو زخم پہنچانے کی دو صورتیں،

اَلْجِنَايَةُ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ عَلٰى نَوْعَيْنِ مِنْهَا مَا يُوْجِبُ الْقِصَاصَ وَمِنْهَا مَا يُوْجِبُ الْمَالَ فَمَا تَعَمَّدَ يُوْجِبُ الْقِصَاصَ عِنْدَ الْمُسَاوَاتِ فِي الْمَنْفَعَةِ (قاضی خان)

اور اطراف بدن میں نقصان پہنچانے کی دو قسمیں ہیں جو نقصان قصداً ہو وہ موجب قصاص ہے بشرطیکہ وہ عضو منفعت میں مدعی کے عضو کے مثل ہو اور جو نقصان قصداً نہ ہو اس میں مال واجب ہوتا ہے،

۵۴۳ - اعضار کے زخم پہنچانے میں شبہ عمد نہیں ہے،

وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ شِبْهُ الْعَمْدِ (القدوری)

اور اطرافِ بدن کے نقصان پہنچانے میں شبہ عمد نہیں ہے،

مَا يَكُوْنُ شِبْهُ عَمْدٍ فِي النَّفْسِ فَهُوَ عَمْدٌ فِيْمَا سِوَاهَا (الہدایہ)

جان کے متعلق جو صورت شبہ عمد کی ہے وہ اعضائے بدن میں عمد ہے،

فِيْ نَوَادِرِ ابْنِ سَمَاعَةَ سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنْ رَجُلٍ شَجَّ رَجُلًا مُوْضِحَةً شِبْهَ الْعَمْدِ قَالَ لَا يَكُوْنُ الْمُوْضِحَةُ شِبْهَ الْعَمْدِ لِاَنَّهُ اِنْ تَعَمَّدَ فَفِيْهِ الْقِصَاصُ وَاِنْ لَمْ يَتَعَمَّدْ فَهُوَ خَطَأٌ (الخانیہ)

اور کھلے ہوئے زخم میں بھی شبہ عمد نہیں ہے کیونکہ اگر قصداً زخم پہنچایا گیا ہے تو اس میں قصاص ہے اور اگر قصداً نہیں ہے تو غلطی ہے،

دوسرا باب

وجوب قصاص اور عدم وجوب قصاص کے بیان میں

۴۴۵۔ قصاص کب واجب ہوتا ہے،

يَجِبُ الْقَوَدُ أَيِ الْقِصَاصُ بِقَتْلِ كُلِّ مَحْقُونِ الدَّمِ أَبَدًا أَيْ بِسَبَبِ قَتْلِ كُلِّ مَعْصُومِ الدَّمِ احْتَرَزَ بِهِ عَنِ الْحَرْبِيِّ وَالْمُرْتَدِّ وَبِقَوْلِهِ عَلَى التَّأْبِيدِ عَنِ الْمُسْتَأْمَنِ لِأَنَّ دَمَهُ غَيْرُ مَحْقُونٍ عَلَى التَّأْبِيدِ عَمْدًا حَالٌ مِنَ الْقَتْلِ قَيَّدَ بِهِ لِأَنَّ فِي غَيْرِ الْعَمْدِ لَا يَجِبُ الْقِصَاصُ

(منح الغفار)

قصاص اس شخص کے مار ڈالنے سے واجب ہوتا ہے جس کا خون دائمی طور پر محفوظ ہو یعنی حربی، مرتد اور مستامن نہ ہو بشرطیکہ وہ قتل قصداً ہو کیونکہ جو قتل بالقصد نہ کیا گیا ہو اس میں قصاص نہیں ہے

يُشْتَرَطُ كَوْنُ الْقَاتِلِ مُكَلَّفًا أَيْ عَاقِلًا بَالِغًا (منح الغفار)

قاتل پر قصاص اس وقت واجب ہوتا ہے جب وہ عاقل و بالغ ہو،

۴۴۵۔ کن لوگوں سے کن کے بدلے میں قصاص لیا جاتا ہے،

يُقتَلُ الحُرُّ بِالحُرِّ وَالعَبدُ بِالعَبدِ (القدوری) — آزاد آزاد کے بدلے اور غلام غلام کے بدلے قتل کیا جاتا ہے۔

يُقتَلُ الذَّكَرُ بِالأُنثٰى وَالأُنثٰى بِالذَّكَرِ وَالحُرُّ بِالعَبدِ وَالعَبدُ بِالحُرِّ (التجرید) — مرد عورت کے عوض، عورت مرد کے عوض، آزاد غلام کے بدلے اور غلام آزاد کے بدلے قتل کیا جاتا ہے،

يُقتَلُ المُسلِمُ بِالذِّمِّيِّ وَيُقتَلُ الذِّمِّيُّ بِالذِّمِّيِّ۔ (الکافی) — مسلمان ذمی کے بدلے اور ذمی، ذمی کے بدلے قتل کیا جاتا ہے،

۵۴۶۔ کون لوگ کس کے بدلے قتل نہیں کئے جاتے،

لَا يُقتَلُ مُؤمِنٌ بِكَافِرٍ (الہدایہ) — اگر مسلمان کافر کو قتل کرے تو اس پر قصاص واجب نہیں ہوتا

لَا يُقتَلُ المُسلِمُ بِالمُستَأمِنِ (القدوری) — مسلمان پر مستامن کے بدلے قصاص واجب نہیں ہوتا

۵۴۷۔ کافر مسلمان کے بدلے قتل کیا جاتا ہے،

يُقتَلُ الكَافِرُ بِالمُسلِمِ (قاضی خان) — کافر مسلمان کے بدلے قتل کیا جاتا ہے،

۵۴۸۔ ذمی مستامن کے بدلے قتل نہیں کیا جاتا

لَا يُقتَلُ الذِّمِّيُّ بِالمُستَأمِنِ (منح الغفار) — ذمی پر مستامن کے بدلے قصاص واجب نہیں ہوتا۔

۵۴۹۔ مستامن مستامن کے بدلے قتل کیا جاتا ہے،

يُقتَلُ المُستَأمِنُ بِالمُستَأمِنِ (منح الغفار) — اور مستامن پر مستامن کے بدلے قصاص واجب ہوتا ہے،

کون لوگ کس کے بدلے قتل کئے جاتے ہیں،

يُقتَلُ الرَّجُلُ بِالمَرأَةِ وَالكَبِيرُ بِالصَّغِيرِ وَالبَصِيرُ بِالأَعمٰى وَالصَّحِيحُ بِالمَرِيضِ (القدوری) — مرد عورت کے بدلے، بوڑھا بچے کے بدلے، آنکھ والا اندھے کے بدلے اور تندرست مریض کے بدلے قتل کیا جاتا ہے۔

يُقْتَلُ الصَّحِيحُ وَسَلِيمُ الْاَطْرَافِ بِالْمَرِيضِ وَنَاقِصِ الْاَطْرَافِ صُوْرَةً اَوْ مَعْنًى كَالْاَشَلِّ وَنَحْوِهٖ وَالْعَاقِلُ بِالْمَجْنُوْنِ (قاضی خاں)

تندرست اور ایسا آدمی جس کے تمام اعضاء صحیح و سالم ہوں مریض اور ایسے شخص کے عوض میں جس کے تمام اعضاء صحیح و سالم موجود نہ ہوں مثلاً یہ کہ اس کے ہاتھ پاؤں نہ ہوں یا یہ کہ اس کے ہاتھ پاؤں لنجے و شل ہوں قتل کیا جاتا ہے، اور عاقل مجنون کے خون کے عوض قتل کیا جاتا ہے۔

۵۵۱۔ قصاص کے شرائط،

وَلَا يُقْتَلُ الْقَاتِلُ اِلَّا بِثَلٰثِ خِصَالٍ اَحَدُهَا اَنْ يُقِرَّ بِالْقَتْلِ اَوْ يَشْهَدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ وَالثَّانِيَةُ اَنْ يَكُوْنَ الْوَرَثَةُ بَالِغِيْنَ وَالثَّالِثُ اَنْ يَكُوْنَ الْاَوْلِيَاءُ حَاضِرِيْنَ (الحاویہ)

قصاص کے لیے تین چیزیں ضروری ہیں، ایک یہ کہ قاتل قتل کا اقرار کرے یا اسکا قتل کرنا گواہوں سے ثابت ہو، دوسرے یہ کہ مقتول کے ورثہ بالغ ہوں، تیسرے یہ کہ مقتول کے تمام اولیاء قتل کے وقت موجود ہوں،

۵۵۲۔ حکم قصاص کے بعد اگر قاتل مجنون ہو گیا تو قصاص ساقط ہو جائے گا،

اَلْقَاضِيْ اِذَا قَضٰى بِالْقِصَاصِ عَلَى الْقَاتِلِ فَقَبْلَ اَنْ يَدْفَعَ اِلٰى وَلِيِّ الْقَتْلِ جُنَّ الْقَاتِلُ لَا قِصَاصَ عَلَيْهِ اِسْتِحْسَانًا وَ تَجِبُ عَلَيْهِ الدِّيَةُ (الخلاصہ)

قاضی جس وقت قاتل پر قصاص کا حکم دے اور قبل اسکے کہ قاتل کو مقتول کے ورثہ کے حوالہ کرے اگر قاتل مجنون ہو گیا تو قاتل پر استحساناً قصاص واجب نہ ہو گا البتہ اس پر دیت واجب ہو گی۔

۵۵۳۔ اگر قاتل ورثہ مقتول کے حوالہ کرنے کے بعد پاگل ہوا تو قصاص ساقط نہ ہو گا،

وَلَوْ جُنَّ الْقَاتِلُ بَعْدَ مَا قَضٰى بِالْقِصَاصِ وَدَفَعَ اِلَى الْوَلِيِّ يُقْتَلُ،

اور اگر قاتل قاضی کے حکم قصاص اور اس کو مقتول کے ورثہ کے حوالہ کرنے کے بعد مجنون ہو گیا تو اس پر

قصاص واجب ہوگا، (قاضی خاں)

۵۵۴۔ جو شخص دائمی پاگل نہ ہو تو اس کے ہوش کی حالت میں قتل کرنے سے قصاص واجب ہوگا اس کے بعد اگر دائمی طور پر پاگل ہو گیا تو قصاص ساقط ہو جائیگا،

مَنْ يُجَنُّ وَيُفِيقُ إِذَا قَتَلَ إِنْسَانًا فِي حَالَةِ الْإِفَاقَةِ يُقْتَلُ كَالصَّحِيحِ فَإِنْ جُنَّ بَعْدَ ذَٰلِكَ إِنْ كَانَ الْجُنُونُ مُطْبَقًا سَقَطَ الْقِصَاصُ وَإِنْ كَانَ غَيْرُ مُطْبَقٍ لَا۔

(الخلاصہ)

ایک شخص نے جو کبھی پاگل ہو جاتا ہے اور کبھی ہوش میں آجاتا ہے اگر کسی شخص کو ہوش کی حالت میں قتل کر دیا تو اس پر قصاص واجب ہوگا اور اس کا حکم مثل تندرست آدمی کے ہے، اور اگر خون کرنے کے بعد پھر پاگل ہو گیا تو اگر جنون دائمی ہوگا تو قصاص ساقط ہو جائیگا اور اگر دائمی نہ ہوگا تو ہوش میں آجانے کے بعد پھر اس سے قصاص لیا جائیگا

۵۵۵۔ حکم قصاص کے بعد اگر قاتل نے کوئی حجت پیش کرنی چاہی اس کے بعد مجنون ہو گیا تو استحساناً اس سے دیت لیجائے گی،

إِذَا قُتِلَ الرَّجُلُ وَلَهُ وَلِيٌّ فَلَمَّا قَضَى الْقَاضِي بِالْقِصَاصِ قَالَ الْقَاتِلُ لِي حُجَّةٌ ثُمَّ جُنَّ الْقَاتِلُ قَالَ مُحَمَّدٌ فِي الْقِيَاسِ يُقْتَلُ وَفِي الْاِسْتِحْسَانِ يُؤْخَذُ مِنْهُ الدِّيَةُ۔

(التاتارخانیہ)

اگر کوئی شخص مار ڈالا جائے اور اسکا وارث موجود ہو اور قاضی اس کے قاتل پر قصاص کا حکم دیدے، پھر قاتل کہے کہ میری ایک حجت ہے اس کے بعد قاتل مجنون ہو جائے تو اس صورت میں امام محمدؒ کے نزدیک قیاس کے مطابق قاتل سے قصاص لیا جائے گا، اور استحساناً اس سے دیت لی جائے گی،

۵۵۶۔ قتل کرنے کے بعد اگر ایک شخص پاگل ہو گیا اور اسی حالت میں گواہوں نے اس کے قتل پر گواہی دی تو اس کے مال سے دیت لیجائے گی،

وَفِي الْمُنْتَقَى رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا ثُمَّ جُنَّ وَ
شَهِدَ عَلَيْهِ الشُّهُودُ بِالْقَتْلِ وَهُوَ
مَعْتُوهٌ فَإِنِّي أَسْتَحْسِنُ أَنْ لَا أَقْتُلَ وَ
أَجْعَلَ الدِّيَةَ فِي مَالِهِ (المحيط)

اگر ایک شخص نے کسی کو مار ڈالا اس کے بعد مجنون ہو گیا اور گواہوں نے اس کے قتل کرنے پر گواہی دی اور وہ اس حالت میں اب تک پاگل ہے، تو امام محمد فرماتے ہیں کہ میں اس صورت میں اسکو قتل نہ کرونگا اور اسکے مال سے دیت لاؤنگا

۵۵۷۔ بچوں اور پاگلوں کے قتل کا حکم

لَا قِصَاصَ فِيمَا بَيْنَ الصِّبْيَانِ عَمْدُ الصَّبِيِّ
وَخَطَاؤُهُ سَوَاءٌ حَتَّى يَجِبَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ
فِي الْحَالَيْنِ وَيَكُونُ ذٰلِكَ فِي مَالِهِ فِي
قَتْلِ الْعَمْدِ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ فِي الْخَطَاءِ
عِنْدَنَا وَلَا يُحْرَمُ مِنَ الْمِيرَاثِ عِنْدَنَا
وَالْجَوَابُ فِي الْمَعْتُوهِ وَالْمَجْنُونِ إِذَا
قَتَلَ فِي حَالَةِ جُنُونِهِ نَظِيرُ الْجَوَابِ فِي
الصَّبِيِّ (المحيط)

باہم بچوں کے قتل میں قصاص نہیں، نیز اگر ایک لڑکے نے کسی کو قتل کر ڈالا تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا اور بچے کے قتل بالعمد اور قتل خطاء کا حکم ایک ہے اس لیے دونوں حالتوں میں اس پر دیت واجب ہوتی ہے، البتہ قتل عمد میں دیت اسکے مال سے دیجاتی ہے اور قتل خطا میں دیت اس کے عاقلہ پر واجب ہوتی ہے اور قتل خطا میں بچے پر کفارہ واجب نہیں ہوتا اور وہ مقتول کی وراثت سے بھی محروم نہیں رہتا، پاگل آدمی کا حکم بھی بچے ہی کا ہے، یعنی اگر وہ کسی کو حالت جنون میں مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا اور قتل عمد کی صورت میں دیت اس کے مال سے دیجائیگی اور قتل خطاء کی صورت میں دیت اس کے عاقلہ پر واجب ہوگی اور کفارہ بھی اسپر واجب ہوگا اور وہ مقتول کی وراثت سے بھی محروم نہ ہوگا

۵۵۸۔ جانکنی کی حالت میں کسی کے مار ڈالنے سے قصاص واجب ہوگا،

رَجُلٌ قَتَلَ حُرًّا وَهُوَ فِي النَّزْعِ قُتِلَ وَإِنْ

اگر کسی نے ایک آزاد شخص کو جو حالت جانکنی میں ہو مار ڈالا

كَانَ يُعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَعِيشُ (الخلاصة)

تو اس پر قصاص واجب ہوگا گو یہ معلوم ہو کہ مقتول اس مرض سے اچھا نہ ہوگا،

۵۵۹۔ قاتل کی موت سے قصاص ساقط ہو جاتا ہے،

مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقِصَاصُ إِذَا مَاتَ سَقَطَ الْقِصَاصُ ۔ (الهداية)

اگر کسی پر قصاص واجب ہوا اور وہ مرجائے تو اس سے قصاص ساقط ہو جائیگا، یعنی مقتول کے ورثہ کو قاتل کے ترکہ سے کچھ نہ ملے گا،

۵۶۰۔ اگر ایک جماعت ایک شخص کی قاتل ہو تو پوری جماعت سے قصاص لیا جائیگا،

إِذَا قَتَلَ جَمَاعَةٌ وَاحِدًا اُقْتُلَ الْجَمَاعَةُ بِالْوَاحِدِ (الكافي)

اگر ایک جماعت نے ایک شخص کو مارڈالا تو اس کے خون کے عوض پوری جماعت سے جو شریک قتل تھی قصاص لیا جائیگا

۵۶۱۔ ایک شخص سے اگر جماعت کے قتل میں تمام اولیاء کی موجودگی میں قصاص لے لیا گیا تو ان کا کوئی حق باقی نہ رہا، اگر صرف ایک مقتول کے ولی کی حاضری میں قصاص لے لیا گیا تو سب کا حق ساقط ہو گیا،

وَلَوْ قَتَلَ وَاحِدٌ جَمَاعَةً فَحَضَرَ أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِينَ قُتِلَ لِجَمَاعَتِهِمْ وَلَا شَيْءَ لَهُمْ غَيْرُ ذَٰلِكَ وَإِنْ حَضَرَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ وَ قُتِلَ لَهُ وَسَقَطَ حَقُّ الْبَاقِينَ ، (الهداية)

اگر ایک شخص نے چند آدمیوں کو مارڈالا اور تمام مقتولین کے اولیاء حاضر ہوے تو قاتل تمام مقتولین کے خون کے عوض قتل کردیا جائیگا اور ان کے ورثہ کا کوئی حق باقی نہ رہیگا اگر مقتولین کے ورثہ میں سے صرف ایک شخص کا وارث حاضر ہو اور قاتل سے قصاص لے لیا گیا تو باقی تمام مقتولین کے اولیاء کا حق ساقط ہو جائے گا،

۵۶۲۔ لڑکے کے قتل میں باپ پر قصاص نہیں، صرف دیت ہے

رَجُلٌ قَتَلَ اِبْنَهُ عَمَدًا فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ فِي مَالِهِ فِي ثَلٰثِ سِنِيْنَ وَلَا قِصَاصَ عَلَيْهِ (محیط برہانی)

اگر کسی شخص نے اپنے لڑکے کو عمداً قتل کر دیا، تو اس کو تین سال میں اس کی دیت ادا کرنی ہوگی، اور اس پر قصاص واجب نہ ہوگا،

۵۶۳۔ ماں، دادا، دادی وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے،

لَا يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِابْنِهِ وَالْجَدُّ مِنْ قِبَلِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَإِنْ عَلَا بِمَنْزِلَةِ الْأَبِ وَكَذَا الْوَالِدَةُ وَالْجَدَّةُ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ وَالْأُمِّ قَرُبَتْ أَوْ بَعُدَتْ (الکافی)

اگر کسی نے اپنے بیٹے کو مار ڈالا تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا، اور اگر ماں اپنے لڑکے کو مار ڈالے تو اس کا بھی یہی حکم ہے، اور دادا، دادی، نانا، نانی کا بھی یہی حکم ہے گو وہ پڑدادا اور پڑنانا ہی کیوں نہ ہو،

۵۶۴۔ قتل عمد میں دیت ان کے مال سے اور قتل خطا میں ان کے ورثہ کے مال سے دی جائیگی

ثُمَّ عَلَى الْآبَاءِ وَالْأَجْدَادِ الدِّيَةُ بِقَتْلِ الْاِبْنِ عَمَدًا فِي أَمْوَالِهِمْ فِي ثَلٰثِ سِنِيْنَ وَإِنْ كَانَ الْوَالِدُ قَتَلَ وَلَدَهُ خَطَاءً فَالدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَتِهِ (شرح المبسوط)

باپ دادا پر لڑکے کے قتل عمد کے عوض میں انھی کے مال سے دیت واجب ہوگی جو تین سال میں ادا کیجائے گی، اور اگر قتل خطا ہوگا تو دیت ان کے عاقلہ پر واجب ہوگی،

۵۶۵۔ لیکن لڑکے پر ان سب کے قتل کرنے سے قصاص واجب ہوگا،

وَيُقْتَلُ الْوَلَدُ بِالْوَالِدِ وَبِمَنْ ذَكَرْنَا، (منح الغفار)

اور لڑکے پر باپ، دادا، ماں اور دادی کے قتل کرنے سے قصاص واجب ہوگا

۵۶۶۔ اگر مقتول کے ورثہ میں قاتل کی اولاد ہو تو قصاص ساقط ہو جائیگا،

وَلَوْ كَانَ فِي وَرَثَةِ الْمَقْتُوْلِ وَلَدُ الْقَاتِلِ

اور اگر مقتول کے ورثہ میں قاتل کی اولاد یا اس کے

وَوَلَدُ وَلَدِہٖ وَاِنْ سَفَلَ یَبْطُلُ الْقِصَاصُ | اولاد کی اولاد ہو تو اس سے قصاص باطل ہو جائیگا،

وَیَجِبُ الدِّیَۃُ اھ (قاضی خاں) | اور دیت واجب ہو گی،

۵۶۷۔ اگر کوئی باپ، دادا کے قتل کے قصاص کا وارث ہو تو قصاص ساقط ہو جائیگا،

وَمَنْ وَرِثَ قِصَاصًا عَلٰی اَبِیْہِ سَقَطَ وَ | اگر کوئی شخص قصاص کا وارث ہوا اور باپ یا دادا یا ماں

الْاُمُّ وَالْاَجْدَادُ وَالْجَدَّاتُ مِنْ اَیِّ | یا دادی یا نانا یا نانی اس شخص کی قاتل ہو تو قصاص

جِہَۃٍ کَانُوْا کَالْاَبِ (الحماویہ) | ساقط ہو جائیگا،

۵۶۸۔ داماد کے قتل سے بشرطیکہ قاتل کی بیٹی اس کے نکاح میں ہو قصاص ساقط ہو جاتا ہے،

وَمَنْ قَتَلَ خَتْنَہٗ وَبِنْتُہٗ فِیْ نِکَاحِہٖ سَقَطَ | اگر کوئی شخص اپنے داماد کو مار ڈالے اور قاتل کی لڑکی

الْقِصَاصُ (منح الغفار) | مقتول کے نکاح میں موجود ہو تو قاتل پر قصاص واجب نہیں ہے

۵۶۹۔ اگر ام الولد اپنے آقا کو مار ڈالے تو اس کا لڑکا اس سے قصاص اور دیت نہیں لے سکتا

اِذَا قَتَلَتْ اُمُّ الْوَلَدِ سَیِّدَھَا وَلَھَا مِنْہُ | اگر ام ولد اپنے آقا کو مار ڈالے اور اس کا لڑکا اس کے

وَلَدٌ فَاِنَّہٗ لَا قَتْلَ وَلَا قِصَاصَ عَلَیْھَا | پیٹ سے موجود ہو تو وہ اپنی ماں سے قصاص نہیں

وَلَا اَرْشَ لِاَنَّہٗ لَیْسَ لِلْوَلَدِ اَنْ یَقْتُلَ | لے سکتا نیز دیت بھی واجب نہ ہو گی،

وَالِدَہٗ اَوْ وَالِدَتَہٗ (الحماویہ)

۵۷۰۔ اگر مقتول کا کوئی وارث مر گیا اور قاتل اس کا وارث ہو گیا تو قصاص ساقط ہو جائیگا،

وَلَوْ مَاتَ اَحَدُ وَرَثَۃِ الْمَقْتُوْلِ وَالْقَاتِلُ | اگر مقتول کے ورثہ سے کوئی مر گیا اور قاتل اسکا وارث

وَارِثُہٗ سَقَطَ الْقِصَاصُ عَنِ الْقَاتِلِ وَ | ہو گیا تو قاتل سے قصاص ساقط ہو جائیگا، اور مقتول کے

یَصِیْرُ حِصَّۃُ الْبَاقِیْنَ مَالًا (قاضی خاں) | باقی ورثہ کے حصّہ کے عوض اس کے ذمہ مال واجب ہو گا

۵۷۱۔ اس کی تفریعات،

إذا قتل الرجل أخاه وله أخوان آخران فأراد قتله فمات أحدهما قبل القصاص ولم يكن له وارث يحجب القاتل فإن القاتل يرث بعض نفسه منه فلا يقدر الآخران أن يقتلوه (الحاویہ)

اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو مار ڈالے اور دوسرے بھائی مقتول کے وارث ہوں لیکن قصاص لینے سے پہلے ایک بھائی ان میں سے مر گیا اور قاتل اس کا وارث ہو گیا تو اس صورت میں قاتل سے قصاص ساقط ہو جائیگا، کیونکہ وہ اپنے بھائی کی وراثت کی وجہ سے خود اپنے اوپر اولیاے قصاص میں داخل ہو گیا،

أخوان لأب وأم قتل أحدهما أباهما عمداً والآخر أمهما روي عن أبي يوسف أنه لا قصاص على واحد منهما وعلى كل واحد منهما دية قتله في ثلاث سنين إذا لم يكن للمقتولين وارث سواهما (قاضی خاں)

دو حقیقی بھائیوں میں سے ایک نے اپنے باپ کو اور دوسرے نے اپنی ماں کو قصداً مار ڈالا اور ان کے سوا کوئی دوسرا مقتول کا وارث نہ تھا اس صورت میں دونوں قاتلوں پر قصاص واجب نہ ہوگا اور دونوں پر دیت واجب ہوگی،

۵۷۲- بیٹا، باپ اور ماں، وغیرہ کے قتل میں قتل کیا جائے گا،

ويقتل الولد بالوالد والوالدة والجد وإن علا والجدة وإن علت من قبل الآباء والأمهات (قاضی خاں)

بیٹا، باپ، ماں، دادا، دادی، نانا اور نانی کے بدلے کے عوض قتل کیا جائیگا،

۵۷۳- جس شخص پر قصاص نہیں ہے اس کے شریک پر بھی قصاص نہیں،

ولا يقتل شريك من لا قصاص عليه كالأب والأجنبي والعامد والخاطئ

جس شخص پر قصاص واجب نہیں ہے اس کا شریک بھی قتل نہیں کیا جائے گا، مثلاً اگر ایک اجنبی اس شخص

وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ (تاتارخانیہ)

کا شریک ہو جو اپنے بیٹے کو مار ڈالے یا عامد وخاطی باہم شریک ہوں یعنی ایک شخص کسی کو قصداً اور دوسرا اسی کو غلطی سے مار ڈالے یا مثلاً ایک لڑکا اور ایک بالغ شخص شریک قتل ہوں تو ان پر قصاص واجب نہ ہوگا کیونکہ باپ پر غلطی سے قتل کرنیوالے پر اور لڑکے پر قصاص نہیں

وَكَذَا الصَّحِيحُ الْعَاقِلُ مَعَ الْمَجْنُونِ وَالْبَالِغُ مَعَ الصَّبِيِّ وَشَرِيكُ الْحَيَّةِ وَالسَّبُعِ وَالْأَجْنَبِيُّ إِذَا شَارَكَ الزَّوْجَ فِي قَتْلِ زَوْجَتِهِ وَلَهُ وَلَدٌ مِنْهَا ۔

(قاضی خاں)

اگر عقلمند آدمی مجنون کے ساتھ یا بالغ آدمی لڑکے کے ساتھ یا کوئی شخص کسی جانور کے ساتھ کسی کے قتل کا شریک ہو تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا، اسی طرح اگر ایک اجنبی آدمی شوہر کا اسکی بی بی کے قتل میں شریک ہو بشرطیکہ اس بی بی کے پیٹ سے اس کے کوئی لڑکا ہو تو اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا کیونکہ لڑکے کی وجہ سے باپ سے قصاص نہیں لیا جائے گا اس لیے اس کے شریک پر بھی قصاص واجب نہ ہوگا،

إِذَا اشْتَرَكَ الرَّجُلَانِ فِي قَتْلِ رَجُلٍ أَحَدُهُمَا بِعَصًا وَالْآخَرُ بِمُحَدَّدٍ فَلَا قِصَاصَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَيَجِبُ الْمَالُ عَلَيْهِمَا نِصْفَانِ ثُمَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِنَّمَا لَزِمَهُ نِصْفُ الدِّيَةِ يُجْعَلُ كَالْمُنْفَرِدِ بِهِ فَنِصْفُ الدِّيَةِ عَلَى صَاحِبِ الْحَدِيدِ فِي مَالِهِ

اگر دو مرد ایک شخص کے مار ڈالنے میں شریک ہوں لیکن ایک لاٹھی سے مارے اور ایک تیز آلہ سے تو ان میں کسی پر قصاص واجب نہ ہوگا البتہ دونوں پر دیت واجب ہوگی لیکن جس نے تیز آلہ سے قتل کیا ہے نصف دیت خود اس کے مال سے لیجائے گی جس نے لاٹھی سے مارا ہے اس کے عاقلہ پر نصف دیت واجب ہوگی

وَنِصْفُهَا عَلٰی عَاقِلَةِ صَاحِبِ الْعَصَا (المبسوط)

۵۷۴۔ اگر کسی کے زخمی کرنے کوئی چند روز میں مرگیا تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

وَمَنْ جَرَحَ رَجُلًا عَمْدًا فَلَمْ يَزَلْ صَاحِبَ فِرَاشٍ حَتّٰى مَاتَ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ،	اگر کسی نے ایک آدمی کو زخمی کیا اور وہ اسی زخم سے مرگیا تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

(القدوری)

۵۷۵۔ اگر قاتل مارنے کا اقرار کرے لیکن اس سے لاعلمی ظاہر کرے کہ وہ اسی کے مارنے سے مرا ہے تو اس کا قول معتبر ہے اور اس سے قصاص نہ لیا جائے گا،

رَجُلٌ قَالَ ضَرَبْتُ فُلَانًا بِالسَّيْفِ عَمْدًا وَلَا أَدْرِيْ أَنَّهُ مَاتَ مِنْهَا وَلٰكِنَّهُ مَاتَ وَقَالَ وَلِيُّ الْقَتِيْلِ مَاتَ بِضَرْبِكَ فَإِنَّهُ لَا يُقْتَلُ بِهِ وَإِنْ قَالَ الْقَاتِلُ مَاتَ مِنْهَا وَمِنْ حَيَّةٍ نَهَشَتْهُ أَوْ مِنْ ضَرْبِ رَجُلٍ اٰخَرَ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا وَقَالَ الْوَلِيُّ بَلْ مَاتَ مِنْ ضَرْبِكَ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَ الضَّارِبِ وَعَلَيْهِ نِصْفُ الدِّيَةِ (قاضی خاں)	اگر ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کو قصداً تلوار ماری لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ اسکی ضرب سے مرا [illegible] تمہارے اسی مارنے سے مرا تو اس صورت میں قاتل پر قصاص واجب نہ ہوگا کیونکہ مقتول کے وارث کا قول ثبوت نہیں ہو سکتا اور اگر اس نے اقرار کیا کہ شخص اس زخم اور سانپ کے کاٹنے یا دوسرے شخص کے مارنے سے جس نے اس کو لاٹھی سے مارا مرا لیکن مقتول کا ولی کہتا ہے کہ وہ تمہارے مارنے سے مرا تو اس صورت میں قاتل کا قول تسلیم کیا جائیگا اور قاتل پر نصف دیت واجب ہوگی،

۵۷۶۔ قتل کے مجمل اقرار و شہادت سے دیت واجب ہوتی ہے،

وَالْإِقْرَارُ بِمُطْلَقِ الْقَتْلِ يُوْجِبُ الدِّيَةَ	مطلق قتل کے اقرار اور مطلق قتل کی گواہی سے جس میں

كالشهادة بالقتل المطلق (الجامع) | قصد وخطار کی تفصیل تو ہو دیت واجب ہوگی،

۷۷۵۔ جبتک قتل بالعمد کا اقرار نہ کیا جائے وہ قتل بالخطار شمار ہوگا،

رجل قال انا ضربت فلاناً بالسيف فقتلته قال ابو يوسف رح هو خطاء حتى يقول عمداً (قاضی خاں)

ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کو تلوار ماری اور اسکو مار ڈالا اس صورت میں جبتک قاتل بالقصد قتل کا اقرار نہ کرے امام ابو یوسف کے قول کے مطابق وہ قتل خطا ہے

۷۷۶۔ مجمل اقرار قتل میں دیت واجب ہوگی،

في المنتقى رجل قال قتلت فلاناً ولم يسم عمداً ولا خطاء قال استحسن ان اجعل ديته في ماله (محیط برہانی)

ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کو مار ڈالا لیکن قصد و خطار کا اظہار نہیں کیا تو اس صورت میں امام محمد فرماتے ہیں کہ میں اسکے مال سے استحساناً دیت کا حکم دونگا

۷۷۹۔ صاحب ہدایہ کے نزدیک مجمل قتل کے اقرار و شہادت میں قصاص واجب ہوگا،

لو شهد بالقتل المطلق او اقر بمطلق القتل يجب القصاص وان لم يوجد التعمد (الهدایہ)

صاحب ہدایہ کا قول ہے کہ اگر دو شخص مطلق قتل کی شہادت دیں یعنی قصد و خطار کی تفصیل نہ کریں یا مجرم خود مطلق قتل کا اقرار کرے اور قصد کا مطلق اظہار نہ کرے تو قصاص

۷۸۰۔ قتل کے الزام میں یہ کہنا کہ یہی مقدر تھا اقرار ہے،

اتهم بقتل رجل فقيل له لم قتلت فقال كذا كان مكتوباً في اللوح المحفوظ او قال قتلت عدوي فهذا من اللفظين منه اقرار بالقتل فيلزمه الدية في ماله ان لم يقر بالعمد (الحاویہ)

اگر ایک شخص قتل کے مقدمہ میں گرفتار ہوا اور اس سے پوچھا گیا کہ تم نے فلاں شخص کو کیوں مار ڈالا اور اس نے کہا کہ تقدیر میں یہی تھا یا کہا کہ میں نے اپنے دشمن کو مارا تو یہ قتل کا اقرار ہے، لیکن اگر وہ قتل بالعمد کا اقرار نہ کرے تو اس پر دیت واجب ہوگی،

۵۸۱ - قتل کے اقرار کے بعد یہ کہنے سے کہ میرا ارادہ دوسرے کے مارنے کا تھا قصاص ساقط ہو جائیگا

وَلَوْ قَالَ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي فَقَتَلْتُ فُلَانًا أَوْ قَالَ وَجَأْتُ بِسِكِّينٍ فَقَتَلْتُ فُلَانًا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ غَيْرَهُ فَأَصَابَهُ دُرِئَ عَنْهُ الْقَتْلُ (المحیط)

اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے تلوار سے فلاں شخص کو مار ڈالا یا چھری بھونک کر ایک شخص کو مار ڈالا لیکن اس کے بعد یہ کہے کہ میرا ارادہ دوسرے کے مارنے کا تھا لیکن تلوار اور چھری اس کو لگ گئی تو اس صورت میں اس سے قصاص ساقط ہو جائیگا۔

۵۸۲ - اقرار قتل کے بعد دوسرے شخص کی شرکت کا بیان معتبر نہ ہوگا۔

إِذَا قَالَ الرَّجُلُ قَتَلْنَا فُلَانًا بِأَسْيَافِنَا مُتَعَمِّدِيْنَ ثُمَّ قَالَ كَانَ مَعِي غَيْرِي لَمْ يُصَدَّقْ وَقُتِلَ بِهِ (المحیط البرہانی)

اگر ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کو قصداً تلوار مار کر قتل کر دیا پھر اس کے بعد کہا کہ اس کے مارنے میں دوسرا شخص میرا شریک تھا تو اس صورت میں اس کا قول مقبول نہ ہوگا اور اس پر قصاص واجب ہوگا۔

۵۸۳ - میان میں رکھی ہوئی تلوار سے مار ڈالنے کا حکم۔

وَفِي الْعُيُونِ إِنْ ضَرَبَ رَجُلًا بِسَيْفٍ فَخَرَقَ السَّيْفُ الْغِمْدَ وَقَتَلَهُ قَالَ أَبُو حَنِيْفَةَ رح لَا قِصَاصَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ إِنْ كَانَ الْغِمْدُ لَوْ ضَرَبَ بِهِ وَحْدَهُ مِثْلُهُ قَتَلَ بِهِ فَهُمَا يَعْتَبِرَانِ الْقَتْلَ بِآلَةٍ تُقْصَدُ بِهَا الْقَتْلُ عَادَةً وَأَبُو حَنِيْفَةَ يَعْتَبِرُ دَلِيْلَ الْقَصْدِ (المحیط البرہانی)

اگر ایک شخص نے کسی کو تلوار سے اس طرح مارا کہ تلوار میان میں تھی، لیکن تلوار نے میان پھاڑ کر اس کو ہلاک کر دیا تو اس صورت میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک قصاص واجب نہ ہوگا، اور امام محمد کے نزدیک اگر میان خود مار ڈالنے کے قابل ہو تو قصاص واجب ہوگا ورنہ نہیں،

۵۰۴ - اگر چھوٹی چھڑی کے بار بار مارنے سے کوئی مرجائے تو قصاص واجب نہیں ہوتا،

اَلْعَصَاءُ الصَّغِیْرُ اِذَا وَالٰی بِهٖ فِی الضَّرَبَاتِ حَتّٰی مَاتَ لَمْ یَلْزَمِ الْقِصَاصُ عِنْدَنَا (شرح المبسوط)

اگر چھوٹی چھڑی کے بار بار مارنے سے کوئی مرجائے تو قصاص واجب نہیں ہوتا،

۵۰۵ - کوڑے کی متواتر ضرب کا بھی یہی حکم ہے،

وَلَوْ ضَرَبَ بِالسَّوْطِ وَوَالٰی بِهٖ فِی الضَّرَبَاتِ حَتّٰی مَاتَ لَا یَجِبُ الْقِصَاصُ (الخلاصہ)

اگر کوڑے کے بار بار مارنے سے بھی کوئی مرجائے تو قصاص واجب نہ ہوگا،

۵۰۶ - تیر سے مارنے کا حکم

مَنْ ضَرَبَ رَجُلًا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهٗ فَاِنْ اَصَابَهٗ بِالْحَدِیْدِ قُتِلَ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَهٗ بِالْعُوْدِ فَعَلَیْهِ الدِّیَةُ قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا اِذَا اَصَابَهٗ بِحَدِّ الْحَدِیْدِ وَاِنْ اَصَابَهٗ بِظَهْرِ الْحَدِیْدِ فَعِنْدَهُمَا یَجِبُ وَهُوَ رِوَایَةٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَعَنْهُ اِنَّمَا یَجِبُ اِذَا جَرَحَ وَهُوَ الْاَصَحُّ وَعَلٰی هٰذَا الضَّرْبُ بِسَنْجَاتِ الْمِیْزَانِ (الهدایہ)

اگر کسی نے تیر مار کر کسی کو مار ڈالا تو اگر اس پر تیر کا پیکان پڑا تو اس پر قصاص واجب ہوگا بالاتفاق، اگر پیکان کا پچھلا حصہ پڑا تو صاحبین کے نزدیک قصاص واجب ہوگا اور اس صورت میں امام ابوحنیفہ سے دو روایتیں ہیں، ایک روایت میں قصاص ہے اور دوسری روایت میں قصاص اس وقت واجب ہوگا جب اس نے زخم کیا ہو اور یہی روایت صحیح ہے، اور اگر لکڑی کا دستہ موجب ہلاکت ہوا تو اس صورت میں مجرم پر دیت واجب ہوگی اور ترازو کے پتھر کے متعلق بھی یہی اختلاف ہے، یعنی امام ابوحنیفہ کے نزدیک دیت اور صاحبین کے نزدیک قصاص واجب ہوگا،

۵۸۷۔ ایک کے بدن سے تیر نکل کر دوسرے کی ہلاکت کا موجب ہوا تو شخص اول کی موت سے قصاص اور شخص ثانی کی موت سے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

مَنْ رَمٰی رَجُلًا عَمَدًا فَنَفَذَ السَّهْمُ مِنْهُ اِلٰی اٰخَرَ فَمَاتَا فَعَلَیْهِ الْقِصَاصُ لِلْاَوَّلِ وَالدِّیَةُ لِلثَّانِیْ عَلٰی عَاقِلَتِهٖ (القدوری)

اگر کسی نے کسی کو تیر مارا اور اسکے جسم سے نکل کر دوسرے کو لگا تو اس صورت میں قاتل پر پہلے شخص کی موت پر قصاص واجب ہوگا، اور اُسکے عاقلہ پر دوسرے کی موت میں دیت واجب ہوگی۔

۵۸۸۔ اگر دانت کاٹنے سے کوئی مرجائے تو قصاص واجب نہیں ہوتا،

وَلَوْ عَضَّهٗ حَتّٰی مَاتَ ذَکَرَ فِی الْاَجْنَاسِ کُلُّ اٰلَةٍ یَتَعَلَّقُ بِهِ الزَّکٰوةُ فِی الْبَهَائِمِ یَتَعَلَّقُ بِهَا الْقِصَاصُ فِی الْاٰدَمِیِّ وَمَا لَا فَلَا یَعْنِیْ لَا یَجِبُ فِی الْعَضِّ (الخلاصۃ)

اگر کوئی شخص کسی کے دانت کاٹنے سے مرگیا تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا کیونکہ قصاص اس ہتھیار سے واجب ہوتا ہے جس سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور چونکہ آدمی کے دانت سے حیوانات ذبح نہیں ہوسکتے اس لئے آدمی کے دانت کاٹنے سے قصاص واجب نہیں ہوگا،

۵۸۹۔ سوئی سے کسی کے مارنے میں قصاص نہیں ہے،

وَلَوْ ضَرَبَ رَجُلًا بِاِبْرَةٍ وَمَا یُشْبِهُهٗ عَمَدًا فَمَاتَ لَا قَوَدَ فِیْهِ وَهُوَ الصَّحِیْحُ وَفِی الْمِسَلَّةِ وَنَحْوِهَا الْقَوَدُ وَقِیْلَ اِنْ غَرَزَ بِالْاِبْرَةِ فِی الْمَقْتَلِ قُتِلَ وَاِلَّا فَلَا۔ (خزانۃ المفتین)

اگر کسی کو سوئی یا سوئی کے مثل چیز سے کسی نے قصداً مارا اور وہ مرگیا تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا اور جوال دوز اور اس کے مثل چیزوں کے مارنے سے قصاص واجب ہوگا اور بعضوں کا قول ہے کہ اگر کسی عضو میں زخم ہوجائے اور وہ اس زخم سے ہلاک ہوجائے تو سوئی میں بھی قصاص ہے ورنہ قصاص نہیں ہے

۵۹۰۔ تنور یا آگ میں ڈال کر ہلاک کرنے سے قصاص واجب ہوتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ فِیْ جَامِعِ الصَّغِیْرِ اِذَا اَحْمٰی

امام محمد فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص تنور کو گرم کر کے گرم کرتا

تنوراً فالقی فیها انساناً او القاه فی نار لا یستطیع الخروج منها فاحرقته النار یجب القصاص وموضوع المسئلة تشیر الی ان الاحماء یکفی وان لم یکن فیه نار (المحیط)

آگ نہ ہو کسی کو اس میں ڈالکر ہلاک کر دے یا کسی کو آگ میں اس طرح ڈالدے کہ اس سے باہر نہ نکل سکے تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

۵۹۱ - گرم پانی میں ڈال کر ہلاک کرنے کی مختلف صورتیں اور ان کے احکام،

ولو قمط رجلاً ثم اغلی له ماء فی قدر ضخمة حتی اذا صار کانه نار القاه فی الماء فسلخ ساعة القاه فمات قتل به وان کان الماء حاراً لا یغلی غلیاناً شدیداً فالقاه فیه ثم مکث ساعة ثم مات وقد تنفط جسده ای صار به نفطة او نضجة الماء قتل به والا فلا وان اخرج من القدر فی هذه الوجوه وقد انسلخ ومات من ساعته او من یومه او مکث ایاما مضنیاً یخاف علیه من ذالک قتل به وان تماثل حتی یجیء ویذهب ثم مات من ذالک لم یقتل وعلیه الدیة۔ (الظہیریہ)

اگر کوئی شخص بڑے دیگچے میں پانی اس قدر گرم کرے کہ آگ کے مثل ہو جائے پھر ایک شخص کو باندہ کر اس میں ڈال دے اور اسی وقت اس کی کھال ادھڑ جائے اور وہ مر جائے تو اس پر قصاص واجب ہوگا لیکن اگر پانی سخت گرم نہ ہو اور اس میں کسی کو ڈال دے جو کچھ دیر زندہ رہکر مر جائے تو اس صورت میں اگر اس کے بدن پر آبلے پڑ جائیں تو مجرم پر قصاص ہے ورنہ قصاص نہیں ہے اگر زندہ پانی سے نکل آئے اور اس کی کھال ادھڑ جائے اور اسی وقت مر جائے یا کچھ دن زندہ رہے لیکن اس قدر بیمار ہو کہ اس کی موت کا خوف ہو پھر مر جائے تو مجرم پر قصاص ہے اور اگر بیمار نہ ہو اور چل پھر سکتا ہو، پھر چند دنوں کے بعد مر جائے تو مجرم پر قصاص واجب نہ ہوگا، دیت واجب ہوگی،

۵۹۲- آگ میں ڈالنے کا بھی یہی حکم ہے،

وَلَوْ اَلْقَاهُ فِي النَّارِ ثُمَّ اُخْرِجَ وَبِهٖ رَمَقٌ فَمَكَثَ اَيَّامًا وَلَمْ يَزَلْ صَاحِبَ فِرَاشٍ حَتّٰى مَاتَ قُتِلَ وَاِنْ كَانَ يَجِيْءُ وَيَذْهَبُ ثُمَّ مَاتَ لَمْ يُقْتَلْ (قاضی خاں)

اور آگ میں ڈالنے کا بھی یہی حکم ہے۔ یعنی اگر زندہ آگ سے باہر نکلے اور چند روز بیمار رہکر مر جائے تو مجرم پر قصاص واجب ہوگا، اور اگر بیمار نہ رہے اور چل پھر سکے تو مجرم پر قصاص واجب نہیں ہوگا،

۵۹۳- دھوپ میں باندھ کر ڈال دینے سے ہلاک کرنے کا حکم

وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا قَمَطَ رَجُلًا اَوْ صَبِيًّا ثُمَّ وَضَعَهٗ فِي الشَّمْسِ فَلَمْ يَتَخَلَّصْ حَتّٰى مَاتَ مِنْ حَرِّ الشَّمْسِ فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ (خزانۃ المفتین)

اگر کوئی شخص بالغ یا نابالغ آدمی کو باندھ کر دھوپ میں ڈال دے یہاں تک کہ دھوپ کی گرمی سے مر جائے تو اس پر دیت واجب ہوگی،

۵۹۴- سرد پانی میں ڈال کر ہلاک کرنے کا حکم،

وَلَوْ اَلْقٰى رَجُلًا فِي مَاءٍ بَارِدٍ فِي يَوْمِ الشِّتَاءِ فَكَزَّ وَيَبِسَ سَاعَةَ اَلْقَاهُ فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ وَكَذٰلِكَ لَوْ جَرَّدَهٗ فَجَعَلَهٗ فِي يَوْمٍ شَدِيْدِ الْبَرْدِ وَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَ مِنَ الْبَرْدِ وَكَذٰلِكَ لَوْ قَمَطَهٗ وَجَعَلَهٗ فِي الثَّلْجِ (الظہیریۃ)

اگر جاڑے کے موسم میں کوئی کسی کو ٹھنڈے پانی میں ڈال دے اور وہ اسی وقت مر جائے تو مجرم پر دیت واجب ہوگی اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب کسی کو برہنہ کر دیا جائے اور اس وقت تک برہنہ رکھا جائے کہ وہ سردی سے مر جائے اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب کسی کو باندھ کر برف میں ڈال دیا جائے

۵۹۵- بلند مقام سے گرا دینے کا حکم

وَاِذَا اَلْقَاهُ مِنْ سَطْحٍ اَوْ جَبَلٍ اَوْ اَلْقَاهُ

اگر کوئی کسی کو بلند کوٹھے یا پہاڑ سے گرا دے یا کنویں

فی بئر فعلی قول ابی حنیفة هذا خطاء
عمد واما علی قولهما ان کان موضعا
یرجی منه النجاة غالبا فهو خطاء العمد
وان کان لا یرجی منه النجاة فهو عمد
محض یجب القصاص به عندهما،

(المحیط)

میں ڈال دے تو یہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک شبہ عمد ہے،
اور صاحبین کے نزدیک اگر ایسی جگہ ہو جس سے بچ
جانے کا ظن غالب ہو تو شبہ عمد ہے اور اگر بچ جانے
کا ظن غالب نہ ہو تو عمد محض اور موجب قصاص ہے۔

۵۹۶- پانی میں ڈبونے کا حکم

ذکر شیخ الاسلام فی شرح زیادات
الاصل ان من غرق انسانا بالماء
ان کان الماء قلیلا لا یقتل مثله
غالبا ویرجی منه النجاة بالسباحة فی
الغالب فمات من ذالک فهو خطاء
العمد عندهم واما اذا کان الماء عظیما
ان کان بحیث یمکنه النجاة منه بالسباحة
بان کان غیر مشدود ولا مثقل
وهو یحسن السباحة فمات یکون
خطاء العمد وان کان بحیث لا یمکنه
النجاة فعلی قول ابی حنیفة هو خطاء
العمد ولا قصاص وعلی قولهما هو

اگر کسی نے کسی کو پانی میں ڈبویا اور وہ مرگیا تو اس
صورت میں اگر پانی اس قدر کم ہو کہ وہ اکثر موجب ہلاکت
نہیں ہوتا اور زیادہ تر آدمی اس سے تیر کر بچ سکتا ہے تو
یہ شبہ عمد ہے اور اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے اور اگر پانی
زیادہ ہو لیکن تیر کر اس سے آدمی بچ سکتا ہے، اور
وہ شخص باندھا ہوا یا دبایا ہوا نہ ہو اور تیر بھی سکتا ہو،
لیکن بایں ہمہ وہ مرگیا تو اس صورت میں بھی شبہ عمد ہے،
اور اگر پانی اس قدر زیادہ ہو کہ اس سے بچنا ممکن نہ ہو تو
امام ابوحنیفہ کے قول کے موافق شبہ عمد ہے اور صاحبین
کے قول کے موافق عمد محض ہے۔

عمدٌ محضٌ ويجب القصاص (المحيط)

۵۹۷ - زہر خورانی کا حکم

وإذا سقى رجلا سما فمات من ذلك فإن أوجره إيجارا على إكراه منه أو ناوله ثم أكرهه على شربه حتى شرب أو ناوله من غير إكراه عليه فإن أوجره أو ناوله وأكرهه على شربه فلا قصاص عليه وعلى عاقلته الدية وإذا ناوله فشربه من غير إكراه عليه لم يكن قصاص ولا دية سواء علم الشارب بكونه سما أو لم يعلمه (الذخيرة)

اگر کسی نے کسی کو زہر دیا اور وہ اس کے کھانے سے مر گیا تو اس کی تین صورتیں ہیں یا تو اس کو زہر جبرا دیا یا زہر جبرا نہیں دیا لیکن اس کے کھلانے میں جبر کیا یا دینے اور کھلانے میں بالکل جبر نہیں کیا، دو پہلی صورتوں میں مجرم کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور تیسری صورت میں قصاص اور دیت کچھ نہیں واجب ہوگا، کیونکہ وہ اپنے فعل سے ہلاک ہوا ہے اس نے زہر کو جان کر کھایا یا جان کر نہ کھایا،

لو سقاه سما حتى مات فهو على وجهين إن دفع إليه السم حتى أكل ولم يعلم به فمات لا يجب القصاص ولا الدية ويحبس ويعزر ولو أوجره إيجارا يجب الدية على عاقلته وإن دفع إليه في شربه فشرب ومات لا يجب الدية لأنه شرب باختياره إلا أن الدافع خدعه فيجب التعزير

اگر کسی نے کسی کو اس طریقہ سے زہر کھلایا کہ اس کے ہاتھ میں زہر دیدیا اور وہ اس سے ناواقف ہو اور اس کو کھا کر مر گیا تو اس صورت میں قصاص اور دیت واجب نہ ہوگی مگر جس شخص نے زہر دیا تو اس کو قید کیا جائیگا اور سزا دیجائیگی لیکن اگر کسی کو زبردستی سے زہر کھلایا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اگر کسی کے کھانے میں زہر دیا اور وہ اس کو کھا کر مر گیا تو اس پر دیت واجب نہ ہوگی، البتہ

وَالاستغفار (قاضی خاں)

وَاَمَّا عَلٰی قَوْلِ اَبِی یُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ فَمِنْ مَشَایِخِنَا مَنْ قَالَ الْجَوَابُ عِنْدَهُمَا عَلَی التَّفْصِیْلِ اِنْ کَانَ مَا اَوْجَرَهُ مِنَ السَّمِّ مِقْدَارًا یُقْتَلُ مِثْلُهٗ غَالِبًا کَانَ عَمْدًا مَحْضًا لِاَنَّهٗ قَصَدَ الْاِیْجَارَ وَالْقَتْلَ جَمِیْعًا فَکَانَ عَمْدًا مَحْضًا کَمَا لَوْ قَتَلَهٗ بِحَجَرٍ عَظِیْمٍ وَاِنْ کَانَ مِقْدَارًا لَا یُقْتَلُ مِثْلُهٗ غَالِبًا فَاِنَّهٗ یَکُوْنُ خَطَاءَ الْعَمْدِ لِاَنَّهٗ قَصَدَ الْاِیْجَارَ وَلَمْ یَقْصِدِ الْقَتْلَ (المحیط البرہانی)

جس شخص نے زہر دیا ہو اُس پر تعزیر ہو تو یہ واجب ہوگی۔

اگر کسی نے کسی کو زبردستی سے زہر کھلایا تو صاحبین کے نزدیک یہ دیکھینگے کہ مقدار زہر کی اگر اس قدر ہو کہ اس کے کھانے سے اکثر آدمی مرجاتا ہو تو اس صورت میں اوس پر قصاص واجب ہوگا اگر مقدار زہر کی اس قدر ہو کہ جس کے کھانے سے اکثر آدمی نہیں مرتا تو اس صورت میں اس شخص کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی۔

۵۹۸ ـ گلا گھونٹ کر مار ڈالنے کا حکم

وَلَوْ خَنَقَ رَجُلًا لَمْ یُقْتَلْ اِلَّا اِذَا کَانَ الرَّجُلُ خَنَّاقًا مَعْرُوْفًا خَنَقَ غَیْرَ وَاحِدٍ فَیُقْتَلُ سِیَاسَةً۔

(قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی کا گلا گھونٹ کے مار ڈالا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس پر قصاص واجب نہ ہوگا، البتہ اگر وہ گلا گھونٹنے میں مشہور ہو اور یہ فعل اس سے چند بار واقع ہو چکا ہو تو وہ قتل کیا جائے گا۔

فَاِنْ تَابَ مِنْ ذٰلِکَ اِنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ یَقَعَ فِیْ یَدِ الْاِمَامِ یُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ فَاِنْ تَابَ بَعْدَ مَا وَقَعَ فِیْ یَدِ الْاِمَامِ لَا یُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ وَهُوَ نَظِیْرُ السَّاحِرِ اِذَا تَابَ (المحیط)

اور اگر گرفتار ہونے سے پہلے گلا گھونٹنے سے توبہ کرلی تو اس کی توبہ مقبول ہوگی اور اگر گرفتار ہونے کے بعد توبہ کی تو اوسکی توبہ مقبول نہ ہوگی اور یہی حکم اس جادوگر کا بھی ہے جس نے توبہ کی ہو۔

وَلَوْ خَنَقَ رَجُلًا فِي الْمِصْرِ حَتّٰى قَتَلَهٗ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ الدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ وَقَالَا فِيْهِ الْقِصَاصُ (المختار)

اگر کسی نے کسی کا گلا گھونٹا اور وہ اس کے گلا گھونٹنے سے مرگیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک اوس پر قصاص واجب ہوگا

وَاَمَّا عَلٰى قَوْلِهِمَا اِنْ دَامَ الْخَنْقُ حَتّٰى مَاتَ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ كَمَا لَوْ قَتَلَهٗ بِحَجَرٍ عَظِيْمٍ اَوْ خَشَبَةٍ عَظِيْمَةٍ وَاِنْ تَرَكَ الْخَنْقَ قَبْلَ الْمَوْتِ ثُمَّ مَاتَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ يُنْظَرُ اِنْ دَامَ الْخَنْقُ بِقَدْرِ مَا يَمُوْتُ الْاِنْسَانُ مِنْهُ غَالِبًا فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ لِاَنَّهٗ قَصَدَ الْخَنْقَ وَالْقَتْلَ فَكَانَ عَمَدًا مَحْضًا بِاعْتِبَارِ الْخَنْقِ وَالْقَتْلِ جَمِيْعًا وَاِنْ دَامَ عَلَى الْخَنْقِ مِقْدَارًا لَا يَمُوْتُ الْاِنْسَانُ بِهٖ غَالِبًا فَلَا قِصَاصَ لِاَنَّهٗ قَصَدَ الْخَنْقَ اَمَّا مَا قَصَدَ الْقَتْلَ فَكَانَ عَمَدًا بِاعْتِبَارِ الْخَنْقِ خَطَاءً بِاعْتِبَارِ الْقَتْلِ

(محیط البرہانی)

صاحبین کے قول کے موافق اگر کسی نے اس حد تک کسی کا گلا گھونٹا کہ وہ شخص گلا گھونٹنے سے مرگیا تو مجرم پر قصاص واجب ہوگا جس طرح بڑے پتھر اور بڑی لاٹھی کے مارنے سے قصاص واجب ہوتا ہے اور اس کے مرنے سے پہلے گلا گھونٹنا چھوڑ دیا اور وہ اس کے بعد مرگیا تو اگر گلا گھونٹنے کا زمانہ اسقدر ممتد ہو جس میں آدمی زیادہ تر مرجاتا ہے تو مجرم پر قصاص واجب ہوگا کیونکہ اس نے گلا گھونٹنے اور مار ڈالنے دونوں کا ارادہ کرلیا تھا، اور اگر گلا گھونٹنے کا زمانہ اتنا طویل نہ ہو جس میں انسان مرجائے تو مجرم پر قصاص واجب نہ ہوگا کیونکہ اس کا ارادہ صرف گلا گھونٹنے کا تھا قتل کا نہ تھا اس لیے یہ گلا گھونٹنے کے اعتبار سے عمد ہے اور باعتبار قتل کے خطا ہے اور اس صورت میں دیت واجب ہوتی ہے

۵۹۹۔ پیٹ پھاڑ ڈالنے کا حکم

اِذَا شَقَّ الرَّجُلُ بَطْنَ رَجُلٍ وَاَخْرَجَ اَمْعَاءَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ رَجُلٌ عُنُقَهٗ بِالسَّيْفِ فَالْقَاتِلُ

اگر کسی نے کسی کے پیٹ کو پھاڑ ڈالا اور اس کی آنتیں نکل پڑیں اس کے بعد کسی دوسرے شخص نے

هُوَ الَّذِیْ ضَرَبَ الْعُنُقَ وَیُقْتَصُّ اِنْ کَانَ عَمَدًا اَوْاِنْ کَانَ خَطَاءً یَجِبُ الدِّیَۃُ وَ عَلَی الَّذِیْ شَقَّ ثُلُثُ الدِّیَۃِ وَاِنْ کَانَ نَفَذَ اِلَی الْجَانِبِ الْاٰخَرِ فَثُلُثَا الدِّیَۃِ ہٰذَا اِذَا کَانَ مِمَّا یَعِیْشُ بَعْدَ شَقِّ الْبَطْنِ یَوْمًا اَوْبَعْضَ یَوْمٍ فَاِنْ کَانَ لَا یَعِیْشُ وَلَا یُتَوَھَّمُ مِنْہُ الْحَیٰوۃُ وَلَا یَبْقٰی مَعَہٗ اِلَّا اِضْطِرَابُ الْمَوْتِ فَالْقَاتِلُ ھُوَالَّذِیْ شَقَّ الْبَطْنَ وَیُقْتَصُّ فِی الْعَمَدِ وَیَجِبُ الدِّیَۃُ فِی الْخَطَاءِ وَالَّذِیْ ضَرَبَ الْعُنُقَ یُعَزَّرُ (الخلاصہ)

تلوار سے اس کی گردن ماردی تو قاتل وہی شمار ہوگا جس نے اسکی گردن ماری ہے اور عمد کی صورت میں اس سے قصاص لیا جائیگا اور خطاء کی صورت میں اس پر دیت واجب ہوگی، اور جس نے کہ پیٹ چاک کیا ہے اس پر ثلث دیت واجب ہوگی، اور اگر چاک شکم اس پہلو سے اُس پہلو تک پہنچگیا یا پیٹ سے پیٹھ تک پہنچگیا تو اس پر دو ثلث دیت واجب ہوگی لیکن یہ حکم اس وقت ہے جب پیٹ چاک کرنے کے بعد ایک دن یا اس سے کم زمانہ تک زندہ رہے، اور اگر پیٹ چاک کرنے سے زندہ نہ رہے، اور اس کے جینے کا احتمال باقی نہ رہے اور بجز موت کی بیقراری کے کوئی دوسری چیز اس کے آثار زندگی سے باقی نہ رہی تو قاتل وہی شمار کیا جائیگا جس نے اس کا پیٹ چاک کیا ہے، اس لیے قتل عمد کی صورت میں اُس سے قصاص لیا جائیگا اور قتل خطاء کی صورت میں اُس پر دیت واجب ہوگی، اور جسنے اُسکی گردن ماری ہو اُسپر تعزیر ہو جتنی

۶۰۰ - دو شخصوں کا کسی کو زخمی کرنا۔

وَکَذَا لَوْجَرَحَ رَجُلٌ جِرَاحَۃً مُثْخِنَۃً لَا یُتَوَھَّمُ الْعَیْشُ مَعَھَا وَجَرَحَ اٰخَرُ جِرَاحَۃً

اسی طرح اگر کسی نے کسی کو سخت زخمی کیا جس سے اس کے جینے کا احتمال باقی نہ رہا اس کے بعد کسی دوسرے

اُخریٰ فالقاتل هو الذی جرح الجراحة المثخنة هذا اذا کان الجراحتان علی التعاقب فان کان معًا فکلاهما قاتلان (الخلاصة)

اوس کو زخمی کیا تو قاتل وہی شخص ہے جس نے پہلے ایسا زخم لگایا ہے جس سے جینے کی امید جاتی رہی، لیکن یہ صورت اس وقت ہے کہ دونوں زخم یکے بعد دیگرے ہوں اور اگر دونوں زخم ساتھ ہی لگے ہوں تو دونوں زخمی کرنے والے قاتل ہونگے،

وکذا لو جرحه رجل عشر جراحات والاٰخر جرحه جراحة واحدة فکلاهما قاتلان (الخلاصة)

اسی طرح اگر کسی نے کسی کو دس زخم لگائے اور دوسرے نے اس کو صرف ایک زخم لگایا اور وہ مر گیا تو دونوں قاتل سمجھے جائیں گے،

۷۰۱- اگر کسی نے کسی کی گردن کاٹی اور ذرا سا تسمہ لگا رہ گیا پھر اس کو دوسرے نے مار ڈالا تو دوسرے شخص پر قصاص نہیں ہے،

فی المنتقی اذا قطع عنق الرجل وبقی شیء قلیل من الحلقوم وفیه الروح فقتله رجل فلا قود علیه لان هذا میت (الذخیرة)

اگر کسی نے کسی کی گردن کاٹی اور تھوڑا سا حلق جس میں روح باقی تھی کٹنے سے رہ گیا پھر اوس کو دوسرے شخص نے مار ڈالا تو اس دوسرے شخص پر قصاص واجب نہ ہوگا کیونکہ وہ مردہ تھا،

۷۰۲- اگر کسی نے ایک شخص کو بند کر دیا اور وہ بھوک پیاس سے مر گیا، تو بند کرنے والے پر امام ابو حنیفہ کے نزدیک کوئی تاوان نہیں ہے،

واذا ادخل انسانا فی بیت حتی مات جوعا او عطشا لا یضمن شیئا عند ابی حنیفة وعندهما یجب علیه الدیة (المحیط البرهانی)

اگر کسی نے کسی کو گھر کے اندر بند کر دیا اور وہ شخص بھوک یا پیاس سے مر گیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک بند کرنیوالے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا لیکن صاحبین کے نزدیک اس پر دیت واجب ہو گی

۶۰۳۔ اگر کسی کو نیند کی حالت میں کسی گھر میں کوئی لے گیا اور مکان اس پر گر پڑا تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

رَجُلٌ اَدْخَلَ نَائِمًا اَوْ صَبِيًّا اَوْ مُغْمًى عَلَيْهِ فِي بَيْتِهِ فَسَقَطَ عَلَيْهِ الْبَيْتُ ضَمِنَ الصَّبِيَّ وَالْمَعْتُوهَ دُوْنَ النَّائِمِ (الخلاصة)

اگر کسی ایسے شخص کو جو نیند میں تھا کسی نے گھر کے اندر داخل کیا اور وہ مکان اس کے اوپر گر پڑا تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہے اس کے بخلاف اگر لڑکے اور بے عقل آدمی کو گھر کے اندر لیجائے تو تاوان عائد ہوگا،

۶۰۴۔ اگر کسی نے کسی کو باندھ کر درندہ جانور کے آگے ڈال دیا اور اس نے اس کو مار ڈالا تو اس کو حبس دوام کی سزا ہوگی،

قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ فِي رَجُلٍ قَمَّطَ رَجُلًا فَطَرَحَهُ قُدَّامَ سَبُعٍ فَقَتَلَهُ السَّبُعُ لَمْ يَكُنْ عَلَى الَّذِي فَعَلَ قَوَدٌ وَلَا دِيَةٌ وَلٰكِنْ يُعَزَّرُ وَيُضْرَبُ وَيُحْبَسُ حَتّٰى يَمُوْتَ، (المحيط)

اگر کوئی شخص کسی کو باندھ کر درندہ جانور کے سامنے ڈالدے اور وہ اس کو مار ڈالے تو اس پر دیت و قصاص واجب نہ ہوگا البتہ اس کو حبس دوام کی سزا ہوگی

۶۰۵۔ زندہ درگور کرنے کا حکم

وَاِنْ دَفَنَهُ فِي قَبْرٍ حَيًّا فَمَاتَ يُقْتَلُ بِهٖ وَهٰذَا قَوْلُ مُحَمَّدٍ وَالْفَتْوٰى عَلٰى اَنَّ الدِّيَةَ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ۔ (الظهيرية)

اگر کسی نے کسی کو قبر میں زندہ دفن کر دیا اور وہ شخص مر گیا تو امام محمدؒ کے نزدیک اس پر قصاص عائد ہوگا، لیکن فتویٰ یہ ہے کہ اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

۶۰۶۔ اگر مسلح چور سے مال بغیر قتل کے واپس نہیں لیا جا سکتا تو اس کے قتل کرنے پر کوئی تاوان عائد نہیں ہوگا،

وَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ بِسِلَاحٍ فَأَخْرَجَ السَّرِقَةَ فَاتَّبَعَهُ وَقَتَلَهُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَتَأْوِيلُ الْمَسْئَلَةِ إِنْ كَانَ لَا يُمْكِنُ مِنَ الْاِسْتِرْدَادِ إِلَّا بِالْقَتْلِ. (الهدايه)

اگر کوئی شخص کسی کے یہاں مسلح ہو کر گیا اور چوری سے اسکا مال گھر سے باہر نکالا تو اگر مالک مال نے اس کا تعاقب کیا اور اس کو مار ڈالا تو اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا، بشرطیکہ وہ اپنا مال بغیر اوس کے قتل کرنے کے واپس نہ لے سکتا تھا،

۶۰۷۔ اگر کسی کے قاتل کو کوئی اجنبی شخص مار ڈالے تو قتل عمد کی صورت میں اس پر قصاص ہے اور قتل خطاء کی صورت میں اس کے عاقلہ پر دیت ہے،

إِذَا قَتَلَ الْقَاتِلَ رَجُلٌ أَجْنَبِيٌّ فَإِنْ كَانَ الْقَتْلُ عَمْدًا يَجِبُ الْقِصَاصُ وَإِنْ كَانَ خَطَأً يَجِبُ الدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَتِهِ فَإِنْ قَالَ وَلِيُّ الْقَتِيلِ بَعْدَ مَا قَتَلَهُ الْأَجْنَبِيُّ كُنْتُ أَمَرْتُهُ بِقَتْلِهِ وَلَا بَيِّنَةَ لَهُ عَلَى ذَالِكَ لَا يُصَدَّقُ (المحيط)

اگر کسی کے قاتل کو کسی اجنبی شخص نے قصداً مار ڈالا تو اس پر قصاص واجب ہوگا اور اگر غلطی سے مارا ہو تو اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی کیونکہ اجنبی شخص کو قصاص لینے کا حق حاصل نہیں ہے اور اگر مقتول کے وارث نے کہا کہ میں نے اس کو مار ڈالنے کا حکم دیا تھا تو اگر اسکے پاس گواہ نہیں ہے تو اسکا قول معتبر نہ ہوگا

۶۰۸۔ اگر کسی نے مسلمان پر تلوار کھینچی تو اس کا قتل واجب اور اس کے قتل کرنے سے کوئی تاوان یا قصاص واجب نہیں ہوتا

وَمَنْ شَهَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ سَيْفًا وَجَبَ قَتْلُهُ وَلَا شَيْءَ بِقَتْلِهِ وَكَذَا إِذَا شَهَرَ عَلَى رَجُلٍ سِلَاحًا فَقَتَلَهُ غَيْرُهُ دَفْعًا عَنْهُ فَلَا يَجِبُ بِقَتْلِهِ شَيْءٌ وَلَا يَخْتَلِفُ بَيْنَ

اگر کسی نے مسلمان پر تلوار کھینچی تو اسکا قتل واجب ہے اور اس کے قتل کرنے سے کوئی تاوان واجب نہیں ہوتا اسی طرح اگر کسی نے کسی پر ہتھیار اٹھایا اور اس شخص کی حفاظت کے لیے کسی نے اس کو مار ڈالا تو قاتل پر کوئی تاوان عا

اَنْ یَکُوْنَ بِاللَّیْلِ اَوِالنَّهَارِ فِی الْمِصْرِ اَوْخَارِجَ الْمِصْرِ (التبیین)

نہ ہوگا، رات میں ہو یا دن میں شہر میں ہو یا شہر سے باہر،

۷۰۹۔ اگر کسی نے کسی پر تلوار کھینچی اور اس کو یقین ہو گیا کہ اس سے اس کا مار ڈالنا، یا مارنا، یا مال لینا مقصود ہے تو وہ اس کو قتل کر سکتا ہے،

رَجُلٌ شَهَرَ عَلٰی رَجُلٍ سِلَاحًا فَاِنْ وَقَعَ فِیْ قَلْبِ الْمَشْهُوْرِ عَلَیْهِ اَنَّهٗ لَیَقْتُلُهٗ اَوْ یَضْرِبُهٗ اَوْ یَاْخُذُ مَالَهٗ حَلَّ لَهٗ اَنْ یَقْتُلَهٗ (الحمادیہ)

اگر کسی نے کسی پر تلوار کھینچی اور اس کے دل میں یہ یقین پیدا ہوگیا کہ اس کے مار ڈالنے، یا مارنے یا مال لینے کے لیے اس نے تلوار کھینچی ہے تو اس کو یہ حق حاصل ہے کہ تلوار کھینچنے والے کو مار ڈالے،

۷۱۰۔ ایسی حالت میں لڑکا بھی باپ کو قتل کر سکتا ہے،

وَلَوْ شَهَرَ الْاَبُ الْمُسْلِمُ سَیْفَهٗ عَلٰی اِبْنِهٖ وَلَا یُمْکِنُهٗ دَفْعُهٗ اِلَّا بِقَتْلِهٖ یَقْتُلُهٗ، (الهدایہ)

اگر کسی نے اپنے لڑکے کے مار ڈالنے کے واسطے تلوار کھینچی اور لڑکا بجز باپ کے مار ڈالنے کے کوئی چارہ نہیں پاتا تو اس کو باپ کے مار ڈالنے کا حق حاصل ہے،

۷۱۱۔ اگر کوئی کسی کے مارنے کو لاٹھی اٹھائے اور وہ اس کو مار ڈالے تو اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

وَمَنْ شَهَرَ عَلَیْهِ عَصًا لَیْلًا فِیْ مِصْرٍ اَوْ نَهَارًا فِیْ غَیْرِ مِصْرٍ فَقَتَلَهُ الْمَشْهُوْرُ عَلَیْهِ عَمْدًا اَغْلَا شَیْئَ عَلَیْهِ۔ (التبیین)

اگر کسی نے کسی پر شہر میں رات کے وقت لاٹھی اٹھائی یا شہر کے باہر کسی پر دن میں لاٹھی اٹھائی تو اگر اس نے لاٹھی اٹھانے والے کو قصداً مار ڈالا تو اس پر کوئی تاوان یا قصاص واجب نہ ہوگا،

٦١٢- اگر کسی نے کسی کے مارنے کو شہر میں دن کو لاٹھی اوٹھائی اور اس نے قصداً اس کو مار ڈالا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر قصاص واجب ہوگا،

وَاِنْ شَهَرَ عَلَيْهِ عَصًا نَهَارًا فِي الْمِصْرِ فَقَتَلَهُ الْمَشْهُوْرُ عَلَيْهِ عَمْدًا قُتِلَ بِهٖ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَعِنْدَهُمَا لَا قِصَاصَ عَلَيْهِ (الكافي)

اگر کسی پر دن کے وقت شہر میں کسی نے لاٹھی اٹھائی اور اس نے لاٹھی اٹھانے والے کو قصداً مار ڈالا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر قصاص واجب ہوگا اور صاحبین کے نزدیک واجب نہ ہوگا،

٦١٣- اگر کوئی شخص کسی کو ہتھیار سے زخمی کرکے رک گیا اور دوبارہ مارنے کا ارادہ نہ کیا تو اگر اس شخص نے جس کو زخمی کیا گیا ہے اس کو مار ڈالا تو اُس پر قصاص واجب ہوگا،

وَمَنْ شَهَرَ عَلٰى رَجُلٍ سِلَاحًا فَضَرَبَهُ وَانْصَرَفَ ثُمَّ اِنَّ الْمَضْرُوْبَ ضَرَبَ الضَّارِبَ ضَرْبَةً وَقَتَلَهُ فَعَلَى الْقَاتِلِ الْقِصَاصُ وَهٰذَا اِذَا ضَرَبَهُ الْاَوَّلَ وَكَفَّ عَنِ الضَّرْبِ عَلٰى وَجْهٍ لَا يُرِيْدُ ضَرْبَهُ ثَانِيًا (الكافي)

اگر کسی نے کسی پر ہتھیار اٹھایا اور اس کو زخمی کرکے چلتا ہوا اس کے بعد زخمی نے اس کو قتل کر دیا تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا بشرطیکہ پہلے زخمی کرنے والے کا ارادہ دوسری بار مارنے کا نہ ہوا

٦١٤- اگر کسی دوسرے نے ایسے شخص کو مار ڈالا تو اُس پر قصاص واجب ہوگا،

وَمَنْ شَهَرَ عَلٰى غَيْرِهٖ سِلَاحًا فِي الْمِصْرِ فَضَرَبَهُ ثُمَّ قَتَلَهُ الْاٰخَرُ فَعَلَى الْقَاتِلِ الْقِصَاصُ مَعْنَاهُ اِذَا ضَرَبَهُ فَانْصَرَفَ

اگر کسی نے تلوار کھینچکر کسی کو زخمی کیا اور پھر روانہ ہوگیا اس کے بعد دوسرے شخص نے زخمی کرنے والے کو مار ڈالا تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا،

(خزانۃ المفتین)

۶۱۵- اگر کسی پاگل نے کسی پر ہتھیار اٹھایا اور اس پاگل کو اس نے مار ڈالا تو اس پر دیت واجب ہو گی۔ بچے کا بھی یہی حکم ہے،

وَاِنْ شَهَرَ الْمَجْنُوْنُ عَلٰى غَيْرِهٖ سِلَاحًا فَقَتَلَهُ الْمَشْهُوْرُ عَلَيْهِ عَمْدًا فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ فِيْ مَالِهٖ وَعَلٰى هٰذَا الصَّبِيُّ (الہدایہ)

اگر ایک پاگل نے کسی پر ہتھیار اٹھایا اور اس نے قصداً اس پاگل کو مار ڈالا تو اس پر دیت واجب ہوگی اور اگر لڑکا ہتھیار اٹھائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے،

۶۱۶- اگر کسی نے بانس کے چھلٹے سے کسی کو ذبح کر دیا تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

وَلَوْ ذَبَحَ بِلِيْطَةِ الْقَصَبِ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ لِاَنَّهٗ عَمَلُ عَمَلَ الْمُسْلِحِ (الحمادیہ)

اگر کسی نے کسی کو بانس کے چھلٹے سے ذبح کیا تو اس پر قصاص واجب ہوگا کیونکہ بانس کا چھلٹا بمنزلہ ہتھیار کے ہے،

۶۱۷- اگر کسی نے سوئے ہوئے آدمی کی فصد کھول دی اور وہ اس سے مر گیا تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

فَصَدَ غَيْرَهٗ وَهُوَ نَائِمٌ قَالَ مِنْهُ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ (القنیہ)

اگر کسی نے کسی سوئے ہوئے آدمی کی فصد کھول دی اور اس سے خون جاری ہوا کہ وہ مر گیا تو اس صورت میں اس پر قصاص واجب ہوگا

۶۱۸- بے بھال کے نیزہ، بے پیکان کے تیر یا لکڑی سے پیٹ چاک کرنے کا حکم

وَلَوْ طَعَنَ رَجُلٌ رَجُلًا بِرُمْحٍ لَا سِنَانَ فِيْهِ اَوْ رَمَاهُ بِسَهْمٍ لَا نَصْلَ فِيْهِ اَوْ شَقَّ بَطْنَهٗ بِعُوْدٍ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ فِيْ هٰذَا كُلِّهٖ، (الحمادیہ)

اگر کسی نے بے بھال کے نیزہ یا بے پیکان کے تیر یا لکڑی سے کسی کا پیٹ چاک کر دیا تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

۶۱۹۔ زانی محصن کے حالتِ زنا میں مار ڈالنے سے قصاص واجب نہیں ہوتا بشرطیکہ وہ آواز دینے پر زنا سے باز نہ آئے،

رَجُلٌ رَاٰی رَجُلًا یَزْنِیْ بِامْرَاَتِہٖ اَوْبِامْرَاَۃِ رَجُلٍ اٰخَرَ وَھُوَ مُحْصَنٌ فَصَاحَ بِہٖ فَلَمْ یَھْرُبْ وَلَمْ یَمْتَنِعْ عَنِ الزِّنَا حَلَّ لِھٰذَا قَتْلُہٗ فَاِنْ قَتَلَہٗ لَا قِصَاصَ عَلَیْہِ (ابحرالرائق)

اگر کوئی شخص کسی کو اپنی عورت یا دوسری عورت کیساتھ زنا کرتے ہوئے دیکھے اور زانی محصن ہو اور آواز دینے سے زنا سے باز نہ آئے تو اس صورت میں اس کا قتل حلال ہے اور وہ شخص اگر اسکو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب ہوگا

۶۲۰۔ اگر کوئی کسی کی عورت یا لونڈی سے زنا بالجبر کرنا چاہے تو وہ اس کو مار ڈال سکتا ہے۔ اور اگر اس کی عورت یا کوئی اس کی قرابتدار عورت زنا پر راضی ہو تو مرد و عورت دونوں کو مار ڈال سکتا ہے

وَاِذَا رَاَی الْاِنْسَانُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِہٖ اَوْ اَمَتِہٖ یُرِیْدُ اَنْ یَزْنِیَ بِھَا عَلٰی کُرْہٍ مِنْھَا اُبِیْحَ لَہٗ قَتْلُہٗ وَلَوْ رَاٰہُ یَزْنِیْ بِامْرَأَتِہٖ اَوْ بِذَاتِ رَحِمٍ مُحَرَّمٍ مِنْہُ وَقَدْ طَاوَعَتْہُ فِی الْجِمَاعِ فَلَہٗ اَنْ یَقْتُلَ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَۃَ جَمِیْعًا (الینابیع)

اگر کوئی شخص کسی کو دیکھے کہ اس کی بی بی یا لونڈی کیساتھ زنا بالجبر کرتا ہے تو اس صورت میں اس کے لیے اسکا مار ڈالنا مباح ہے۔ اور اگر کسی کو دیکھے کہ اس کی بی بی یا کسی قرابت دار عورت سے زنا کر رہا ہے اور عورت بھی زنا پر راضی ہے تو وہ مرد اور عورت دونوں کو مار ڈال سکتا ہے،

۶۲۱۔ اگر کوئی شخص اپنے غلام کو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا، تعزیر واجب ہوگی،

لَا یُقْتَصُّ الْمَوْلٰی بِقَتْلِ عَبْدِہٖ وَلٰکِنْ یُعَزَّرُ وَیُمْنَعُ مِنْہُ (الحاویہ)

اگر کوئی اپنے غلام کو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا البتہ تعزیر واجب ہوگی اور اس کے قتل سے روکا جائیگا

۶۲۲۔ اگر غلام اپنے آقا کو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب ہوگا۔

عَبْدٌ قَتَلَ مَوْلَاہُ عَمَدًا اُقْتُلَ رِوَایَۃً

اگر غلام اپنے آقا کو مار ڈالے تو غلام پر قصاص واجب

بهذه المسئلة في الكتب الظاهرة وقال الفقيه ابو جعفر ينبغي ان يقتل (رحمهما البرهاني)

ہوگا،

۶۲۳- کن مواقع پر قصاص واجب نہیں ہوتا،

وكل من قتل عمدًا فانه يقتل به مما ذكرنا الا ستة عشر نفسًا احدها اذا قتل الرجل ولده فلا يقتل به والثاني اذا قتل ولد ولده والثالث اذا قتلت الام ولدها والرابع اذا قتلت ولد ولدها من كل وجه والخامس اذا قتل السيد عبده فانه لا يقتل به الا انه يعزر على ذلك والسادس ان يقتل الرجل عبدًا بينه وبين آخر فلا يقتل به وعليه حصة الآخر من قيمته والسابع اذا قتلت ام الولد سيدها وله منها ولد فانها لا تقتل ولا قصاص عليها والارث لانه ليس للولد ان يقتل ولده ولا والدته والثامن اذا قتل الرجل المستامن في دار الاسلام فلا قصاص عليه في ذلك في حق لهم

جو شخص کسی کو قصداً مار ڈالے اس پر قصاص واجب ہوتا ہے، لیکن سولہ جگہ قصاص واجب نہیں ہوتا، ایک یہ کہ اگر باپ لڑکے کو مار ڈالے تو باپ پر قصاص واجب نہیں ہوتا، دوسرے یہ کہ اگر اپنے لڑکے کی اولاد کو کوئی مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہیں ہوتا، تیسرے یہ کہ اگر ماں اپنے لڑکے کو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہیں ہوتا، چوتھے یہ کہ اگر ماں اپنے لڑکے کی اولاد کو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہیں ہوتا، پانچویں یہ کہ اگر کوئی اپنے غلام کو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہیں ہوتا، البتہ تعزیر واجب ہوتی ہے، چھٹے یہ کہ اگر کسی ایسے غلام کو مار ڈالے جس کی ملکیت میں وہ خود شریک ہو تو قاتل پر قصاص واجب نہ ہوگا، البتہ اسکی قیمت میں سے اپنے شریک کا حصہ ادا کریگا، ساتویں یہ کہ اگر ام ولد اپنے شوہر کو مار ڈالے اور لڑکا اس کے پیٹ سے موجود ہو تو اس پر قصاص اور دیت واجب

وَلٰكِنَّهٗ يُعَزَّرُ عَلٰى ذٰلِكَ وَرَوٰى اَصْحَابُ
الْاَمَالِيْ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ رح اَنَّ عَلَيْهِ
الْقِصَاصَ كَالذِّمِّيِّ وَالتَّاسِعُ اِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ
وَلَا وَارِثَ لِلْمَقْتُوْلِ فَاِنَّهٗ لَا يُقْتَلُ بِهٖ
وَعَلَيْهِ الدِّيَةُ لِبَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ وَفِيْ
قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ وَفِيْ قَوْلِ بَعْضِ الْفُقَهَاءِ
عَلَيْهِ الْقَوَدُ وَالْعَاشِرُ اِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ
رَجُلًا مَعَ صَبِيٍّ وَالْحَادِيْ عَشَرَ اِذَا قَتَلَ
رَجُلٌ مَعَ مَجْنُوْنٍ رَجُلًا اَلثَّانِيْ عَشَرَ
اِذَا قَتَلَ رَجُلَانِ رَجُلًا اَحَدُهُمَا
بِالْعَمْدِ وَالْاٰخَرُ بِالْخَطَاءِ فَاِنَّهٗ لَا قِصَاصَ
فِيْ ذٰلِكَ وَالثَّالِثَ عَشَرَ اِذَا وَرِثَ
الْقَاتِلُ شَيْئًا مِنْ نَفْسِهٖ وَالرَّابِعَ عَشَرَ
اِذَا قَتَلَ الصَّبِيُّ اَحَدًا لَا قِصَاصَ عَلَيْهِ
وَالْخَامِسَ عَشَرَ اِذَا عَفٰى بَعْضُ الْوَرَثَةِ
وَالسَّادِسَ عَشَرَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْتَكْرِهَ
غُلَامًا اَوِ امْرَاَةً عَلَى الْفَاحِشَةِ عَلَيْهِمَا
اَنْ يَّقْتُلَاهُ وَاِنْ قَتَلَاهُ فَدَمُهٗ هَدَرٌ
اِذَا لَمْ يَسْتَطِيْعَا اِلَّا بِالْقَتْلِ (الحاویہ)

نہ ہوگی، آٹھویں یہ کہ اگر مسلمان مستامن کو مار ڈالے
تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا، تعزیر واجب ہوگی
اور امام ابو یوسف سے ایک روایت ہے کہ اُس پر
قصاص واجب ہوگا، نویں یہ کہ اگر مقتول کا کوئی
وارث نہ ہو تو ایک روایت میں دیت واجب
ہوگی جو بیت المال میں جمع کیجائیگی، اور دوسری
روایت میں اس پر قصاص واجب ہوگا،
دسویں یہ کہ اگر کوئی شخص لڑکے کا شریک ہوکر
کسی کو قتل کر ڈالے تو اس پر قصاص واجب
نہ ہوگا، کیونکہ لڑکے پر قصاص واجب نہیں
ہوتا، اسلئے لڑکے کے شریک پر بھی قصاص واجب
نہ ہوگا، گیارہویں یہ کہ اگر کوئی شخص مجنون کا شریک
ہوکر کسی کو مار ڈالے تو مجنون اور اس کے شریک
پر قصاص واجب نہ ہوگا، بارہویں یہ کہ اگر دو شخص
شریک قتل ہوں لیکن ان میں سے ایک نے
قصداً اور دوسرے نے خطاءً قتل کیا ہے تو اس
صورت میں قصاص واجب نہ ہوگا، تیرہویں
یہ کہ جس وقت قاتل مقتول کے ورثہ کا وارث ہوگا
قصاص ساقط ہوجائیگا، چودھویں یہ کہ اگر لڑکا

کسی کو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا،
پندرہویں یہ کہ اگر مقتول کے ورثا سے کوئی شخص معاف
کردے تو قاتل سے قصاص ساقط ہو جائے گا،
سولھویں یہ کہ اگر کوئی شخص بجبر لڑکے کے
ساتھ اغلام اور عورت کے ساتھ زنا کرنا چاہے
اور وہ اس کو مار ڈالیں بشرطیکہ مار ڈالنے کے سوا
کوئی چارہ کار نہ ہو تو اس صورت میں اس کے
قتل سے قصاص واجب ہوگا،

۶۲۴- اگر ایک آقا کے دو غلاموں میں سے ایک غلام دوسرے غلام کو مار ڈالے تو آقا اس غلام سے قصاص لے سکتا ہے،

رَجُلٌ لَہٗ عَبْدَانِ قَتَلَ اَحَدُھُمَا الْاٰخَرَ عَمَدًا فَلِلْمَوْلٰی اَنْ یَّسْتَوْفِیَ الْقِصَاصَ عَنِ الْقَاتِلِ (المحیط)

اگر ایک شخص کے دو غلام ہوں اور ان میں سے ایک غلام دوسرے کو قصداً مار ڈالے تو آقا دوسرے غلام کو قصاص میں طلب کر سکتا ہے،

تیسرا باب ۳

قصاص لینے کے بارے میں

۶۲۵- قصاص میں وراثت جاری ہوتی ہے،

اَلْقِصَاصُ يَسْتَحِقُّهُ الْمَقْتُوْلُ ثُمَّ يَخْلُفُهُ وَارِثُهُ (الہدایہ)

قصاص مقتول کا حق ہے اس کے مرجانے کے بعد یہ حق اس کے وارثوں کو پہنچتا ہے،

ثُمَّ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح اَلْقِصَاصُ حَقُّ الْوَرَثَةِ اِبْتِدَاءً وَعِنْدَهُمَا حَقُّ الْمَيِّتِ ثُمَّ يَنْتَقِلُ اِلَى الْوَرَثَةِ وَيُقْضٰى دُيُوْنُ الْمَيِّتِ مِنَ الدِّيَةِ وَبَدَلِ الصُّلْحِ (الخلاصہ)

امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک ابتدا ہی سے قصاص مقتول کے وارثوں کا حق ہوتا ہے اور صاحبین کے نزدیک پہلے قصاص مقتول کا حق ہوتا ہے اس کے بعد اس کے وارثوں میں منتقل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ معاوضہ صلح اور دیت سے مقتول کا قرض ادا کر دیا جاتا ہے،

يَسْتَحِقُّ الْقِصَاصَ مَنْ يَسْتَحِقُّ مِيْرَاثَهُ عَلٰى فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَدْخُلُ فِيْهِ الزَّوْجُ وَالزَّوْجَةُ وَكَذَا الدِّيَةُ (قاضی خان)

قصاص لینے کا مستحق وہ شخص ہے جو موافق فرائض کے وراثت کا مستحق ہے اس صورت میں میاں اور بی بی بھی قصاص کے مطالبہ کرنے والوں میں شامل ہیں،

۶۲۶۔ مستحقین قصاص کی ترتیب

وَالاَحَقُّ الاِبنُ ثُمَّ ابنُہٗ وَاِن سَفَلَ ثُمَّ الاَبُ ثُمَّ اَبُ الاَبِ وَاِن عَلا ثُمَّ الاَخُ لِاَبٍ وَاُمٍّ ثُمَّ الاَخُ لِاَبٍ ثُمَّ ابنُ الاَخِ لِاَبٍ وَاُمٍّ ثُمَّ ابنُ الاَخِ لِاَبٍ ثُمَّ الاَعمَامُ ثُمَّ اَعمَامُ الاَبِ ثُمَّ اَعمَامُ الجَدِّ عَلَی التَّرتِیبِ ثُمَّ المُعتِقُ عَلَی التَّرتِیبِ (الحماویہ)

قصاص کا مستحق مقتول کا لڑکا ہے اس کے بعد اسکا پوتا اس کے بعد مقتول کا باپ پھر اس کا دادا پھر حقیقی بھائی پھر پدری بھائی پھر حقیقی چچا پھر پدری وجدی چچا ترتیب کے موافق پھر ترتیب کے موافق ان سب کا آزاد کردہ غلام

۶۲۷۔ اگر ورثہ میں بعض نابالغ اور بعض بالغ ہوں تو ان کا حکم

اِذَا کَانَ القِصَاصُ بَینَ صَغِیرٍ وَکَبِیرٍ فَلِلکَبِیرِ اِستِیفَاءُہٗ عِندَ اَبِی حَنِیفَۃَ وَقَالَ لَیسَ لَہٗ ذٰلِکَ اِلَّا اَن تَکُونَ الشَّرِیکُ اَبًا لَہٗ فَیَستَوفِیہِ (محیط السرخسی)

اگر مقتول کے وارثوں میں بعض نابالغ اور بعض بالغ ہوں تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک قصاص لینے کا حق بالغ کو حاصل ہے لیکن صاحبین کے نزدیک باوجود نابالغ ورثہ کے بالغ ورثہ کو قصاص لینے کا حق حاصل نہیں البتہ اگر مطالبہ قصاص میں نابالغ ورثہ کیساتھ باپ یک جا ہو تو وہ قصاص

۶۲۸۔ اگر تمام ورثہ بالغ ہوں تو قصاص لینے کے لیے سب کا اجتماع شرط ہے۔

وَلَیسَ لِبَعضِ الوَرَثَۃِ اِستِیفَاءُ القِصَاصِ اِذَا کَانُوا کِبَارًا حَتّٰی یَجتَمِعُوا، (قاضی خاں)

اگر مقتول کے تمام ورثہ بالغ ہوں تو جبتک تمام ورثہ جمع نہ ہوں ان میں سے بعض کو قصاص لینے کا حق حاصل نہیں ہے

۶۲۹۔ اگر تمام ورثہ نابالغ ہوں تو بادشاہ کو قصاص لینے کا حق حاصل ہے

وَلَوْ كَانَ الْكُلُّ صِغَارًا قِيْلَ الْاِسْتِيْفَاءُ اِلَى السُّلْطَانِ وَقِيْلَ يُنْتَظَرُ اِلٰى بُلُوْغِهِمْ اَوْ بُلُوْغِ اَحَدِهِمْ۔ (محیط سرخسی)

اگر مقتول کے تمام ورثہ نابالغ ہوں، تو بعضوں کا قول ہے کہ قصاص لینے کا حق بادشاہ کو حاصل ہے، اور بعضوں کا قول ہے کہ بادشاہ کو ان سب کے بلوغ کا یا ان میں سے بعض کے بلوغ کا انتظار کرنا چاہیے،

۶۳۰۔ لیکن اس صورت میں بادشاہ دیت لے سکتا ہے معاف نہیں کر سکتا،

فَاِنْ عَفَى السُّلْطَانُ لَا يَصِحُّ عَفْوُهٗ وَاِنْ صَالَحَ يَجُوْزُ عَلَى الدِّيَةِ لِاَنَّ فِيْ هٰذَا مَنْفَعَةً لِلصَّبِيِّ وَالْمَعْتُوْهُ بِمَنْزِلَةِ الصَّبِيِّ فِيْ هٰذَا كُلِّهٖ (الحمادیہ)

اگر بادشاہ قصاص سے معافی دیدے تو جائز نہیں البتہ اگر دیت پر صلح کرے تو جائز ہے کیونکہ دیت کے لینے میں لڑکے کا فائدہ ہے اور یہی حکم معتوہ کا بھی ہے،

۶۳۱۔ قصاص لینے کے لیے وکالت جائز نہیں،

وَلَيْسَ لَهُمْ وَلَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يُّوَكِّلَ لِاِسْتِيْفَاءِ الْقِصَاصِ (قاضی خاں)

مقتول کے کسی وارث کے لیے قصاص لینے کے لیے وکیل مقرر کرنا جائز نہیں ہے،

۶۳۲۔ اگر مقتول کا وارث بے عقل یا نابالغ ہو تو اوسکا باپ قصاص لے سکتا ہے،

اِذَا قُتِلَ وَلِيُّ الْمَعْتُوْهِ وَلَهٗ اَبٌ فَلِاَبِيْهِ اَنْ يَّقْتُلَ وَلَهٗ اَنْ يُّصَالِحَ وَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّعْفُوَ وَكَذٰلِكَ اِنْ قُطِعَتْ يَدُ الْمَعْتُوْهِ عَمْدًا وَالْوَصِيُّ بِمَنْزِلَةِ الْاَبِ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهٗ لَا يَقْتُلُ وَيَنْدَرِجُ تَحْتَ هٰذَا الْاِطْلَاقِ الصُّلْحُ عَنِ النَّفْسِ

اگر مقتول کا وارث بے عقل اور نابالغ ہو تو اسکا باپ قاتل سے قصاص لے سکتا ہے یا مال لیکر صلح کر سکتا ہے لیکن وہ معاف نہیں کر سکتا اور بچے یا مجنون کے ہاتھ کاٹنے کا بھی یہی حکم ہے کہ اس کا باپ ہاتھ کاٹنے والے سے قصاص لے سکتا ہے اور صلح کر سکتا ہے لیکن معاف نہیں کر سکتا اور قاضی اور وصی بھی اس

وَاسْتِيْفَاءُ الْقِصَاصِ فِي الطَّرَفِ وَالنَّفْسِ بِمَنْزِلَةِ الْمَعْتُوْهِ فِي هٰذَا وَالْقَاضِيْ بِمَنْزِلَةِ الْأَبِ (الہدایہ)	معاملے میں بمنزلہ باپ کے ہیں لیکن وصی قاتل سے قصاص نہیں لے سکتا اور جان اور اعضاے جسم کے قصاص میں صلح کرنا جائز ہے،

۶۲۳- لیکن نابالغ لڑکے کا بالغ بھائی قصاص لینے میں اس کا ولی نہیں ہو سکتا،

وَاَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّ الْقِصَاصَ اِذَا كَانَ كُلُّهُ لِلصَّغِيْرِ لَيْسَ لِلْاَخِ الْكَبِيْرِ وِلَايَةُ الْاِسْتِيْفَاءِ (المحیط)	اگر نابالغ قصاص کا وارث ہو تو اس کا بڑا بھائی قصاص لینے کا ولی نہیں ہو سکتا،

۶۲۴- لاوارث کا قصاص بادشاہ اور قاضی لے سکتے ہیں،

وَمَنْ قُتِلَ وَلَا وَلِيَّ لَهٗ فَلِلسُّلْطَانِ اَنْ يَّسْتَوْفِيَ الْقِصَاصَ وَكَذٰلِكَ الْقَاضِيْ (الاختیار شرح المختار)	اگر ایک شخص مار ڈالا گیا اور کوئی اسکا وارث نہیں تو اس صورت میں بادشاہ اس کے قاتل سے قصاص لے سکتا ہے اور قاضی کو بھی قصاص لینے کا حق ہے،

۶۲۵- غلام کے قصاص کا حق اس کے آقا کو ہے،

اِذَا قُتِلَ الْعَبْدُ عَمْدًا فَالْقِصَاصُ لِسَيِّدِهٖ (محیط سرخسی)	اگر کوئی شخص کسی کے غلام کو مار ڈالے تو اس کے آقا کو قاتل سے قصاص لینے کا حق ہے،

۶۲۶- اگر ایک غلام نابالغ اور بالغ کے درمیان مشترک ہو اور وہ مار ڈالا جائے تو جبتک نابالغ بالغ نہ ہو جائے بالغ شخص قصاص نہیں لے سکتا،

عَبْدٌ مُشْتَرَكٌ بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ فَقُتِلَ لَيْسَ لِلْكَبِيْرِ اِسْتِيْفَاءُ الْقِصَاصِ قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَ الصَّغِيْرُ بِالْاِجْمَاعِ (الزیلعی)	جو غلام نابالغ اور بالغ کی مشترک ملک میں ہو اگر وہ قصداً قتل کر دیا جائے تو جبتک نابالغ بالغ نہ ہو جائے بالغ شریک کو قاتل سے قصاص لینے کا حق حاصل نہیں ہے

۶۳۷۔ مشترک غلام کے قصاص لینے کا حق تمام شرکاء کو ہے۔

وَلَوْ كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ فَوِلَايَةُ الْاِسْتِيْفَاءِ لَهُمْ جَمِيْعًا لَا يَنْفَرِدُ بِهٖ اَحَدُهُمْ وَاِنْ عَفَى اَحَدُهُمْ يَنْقَلِبُ حَقُّ الْبَاقِيْنَ مَالًا اِلَى الْقِيْمَةِ كَمَا يَنْقَلِبُ فِي الْحُرِّ اِلَى الدِّيَةِ (قاضی خاں)

اگر کوئی غلام چند اشخاص کے درمیان مشترک ہو تو قصاص کا حق تمام شرکاء کو ہے ایک شریک کو نہیں ہے، اسلیے اگر ایک شریک نے معاف کر دیا تو باقی شرکاء کے حق کے عوض اس کی قیمت سے مال واجب ہوگا۔ جیسا کہ آزاد کے قتل میں دیت واجب ہوتی ہے۔

۶۳۸۔ رہن شدہ غلام کے قتل میں قصاص کے لیے راہن و مرتہن کا مجتمع ہو کر مطالبہ قصاص کرنا ضروری ہے

وَاِذَا قُتِلَ عَبْدُ الرَّهْنِ لَمْ يَجِبِ الْقِصَاصُ حَتّٰى يَجْتَمِعَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ (الہدایہ)

رہن شدہ غلام اگر قتل کیا جائے تو جب تک راہن و مرتہن مجتمع ہو کر قصاص کا مطالبہ نہ کریں

۶۳۹۔ لاوارث کا قصاص بادشاہ کو لینا چاہیے۔

اِذَا قُتِلَ الرَّجُلُ عَمْدًا وَلَيْسَ لَهٗ وَلِيٌّ فَلِلسُّلْطَانِ اَنْ يَقْتُلَ الْقَاتِلَ قِصَاصًا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهٗ (الکفایہ)

اگر کوئی شخص کسی کو مار ڈالے اور اسکا کوئی وارث نہ ہو تو بادشاہ کو چاہیے کہ قاتل سے قصاص لے کیونکہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جسکا کوئی وارث نہ ہو اس کا وارث بادشاہ ہے۔

۶۴۰۔ لاوارث کا قصاص بادشاہ معاف نہیں کر سکتا۔

وَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَعْفُوَ لِاَنَّ حَقَّ الْقِصَاصِ لَيْسَ يَثْبُتُ لِلسُّلْطَانِ اِنَّمَا يَثْبُتُ لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَنَّهُمْ لَا يُمْكِنُهُمْ اَنْ يَجْتَمِعُوْا عَلٰى اِسْتِيْفَاءِ هٰذَا الْقِصَاصِ فَقَامَ الْاِمَامُ

لیکن بادشاہ کو اس کے قصاص کے معاف کرنے کا حق حاصل نہیں ہے کیونکہ لاوارث کا قصاص مسلمانوں کا حق ہے اور بادشاہ ان سب کا نائب ہے۔

مَقَامَهُمْ وَنَابَ عَنْهُمْ فَلَوْ عَفَى يَكُوْنُ ذَالِكَ
تَرْكَ حَقِّ الْمُسْلِمِيْنَ (الحاویہ)

٤٤٦ - قصاص صرف ہتھیار سے لیا جا سکتا ہے،

لَا يُسْتَوْفَى الْقِصَاصُ اِلَّا بِالسَّيْفِ وَنَحْوِهٖ (الکافی)

قصاص تلوار وغیرہ سے لینا ضروری ہے اور ہتھیار کے علاوہ دوسری چیز سے قصاص لینا جائز نہیں،

حَتّٰى اَنَّ مَنْ حَرَقَ رَجُلًا بِالنَّارِ اَوْ غَرَّقَهٗ بِالْمَاءِ تُضْرَبُ عِلَاوَتُهٗ بِالسَّيْفِ وَكَذٰلِكَ اِذَا قَطَعَ طَرَفَ اِنْسَانٍ وَمَاتَ تُحَزُّ رَقَبَتُهٗ بِالسَّيْفِ وَلَا يُقْطَعُ طَرَفُهٗ وَكَذٰلِكَ اِذَا شَجَّهٗ هَاشِمَةً وَمَاتَ يُقْطَعُ عِلَاوَتُهٗ بِالسَّيْفِ (محیط سرخسی)

چنانچہ اگر کسی نے کسی کو جلا دیا یا پانی میں ڈبو دیا تو اس صورت میں قاتل کی گردن مارنی چاہیئے اور یہی حکم اس صورت میں ہے جبکہ کسی کے ہاتھ پاؤں کو کاٹ ڈالا اور وہ شخص مرگیا تو تلوار سے قاتل کی گردن مارنی چاہیے، اور اسکا عضو نہیں کاٹنا چاہیئے اور یہی حکم چور کر توڑنے کے زخم کا بھی ہے جو موجب ہلاکت ہو یعنی قاتل کی گردن م

٤٤٧ - اگر مقتول کا صرف ایک وارث ہو تو وہ قاضی کے فیصلہ کے بغیر قاتل سے قصاص لے سکتا ہے

وَاِذَا قُتِلَ الرَّجُلُ عَمْدًا وَلَهٗ وَلِيٌّ وَاحِدٌ فَلَهٗ اَنْ يَقْتُلَهٗ قِصَاصًا قَضَى الْقَاضِيْ بِهٖ اَوْ لَمْ يَقْضِ وَيَقْتُلُهٗ بِالسَّيْفِ وَيَحُزُّ رَقَبَتَهٗ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَقْتُلَهٗ بِغَيْرِ السَّيْفِ مُنِعَ عَنْ ذٰلِكَ وَلَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ يُعَزَّرُ اِلَّا اَنَّهٗ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ وَيَصِيْرُ مُسْتَوْفِيًا حَقَّهٗ بِاَيِّ طَرِيْقٍ قَتَلَهٗ (محیط)

اگر کوئی شخص قصداً قتل کر دیا جائے اور اس کا صرف ایک وارث ہے تو اسکو یہ حق حاصل ہے کہ قاتل کو قصاصاً قتل کرے خواہ قاضی نے قصاص لینے کا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اور اس کو چاہیے کہ قاتل کو تلوار سے قتل کرے اور اسکی گردن مارے اور اگر وہ ہتھیار کے علاوہ کسی دوسری چیز سے اسکو قتل کرنا چاہے تو اس کو روک دینا چاہئے، اور اگر اس نے اس چیز سے قتل کر دیا تو اُسپر تعزیر واجب ہوگی لیکن تاوان واجب نہ ہوگا

۶۴۳ - اس صورت میں وہ دوسرے کو بھی علانیہ قاتل کے قتل کرنے کا حکم دے سکتا ہے

سَوَاءٌ قَتَلَهُ بِالْعَصَا اَوْ بِالْحَجَرِ اَوْ سَاقَ عَلَيْهِ دَابَّةً اَوْ حَفَرَ بِيْرًا فَاَلْقَاهُ فِيْهَا اَوْ بِاَيِّ نَوْعٍ مِنْ اَنْوَاعِ الْقَتْلِ وَلَهُ اَنْ يَقْتُلَ بِنَفْسِهِ اَوْ يَاْمُرَ غَيْرَهُ بِالْقَتْلِ وَ اِذَا قَتَلَهُ غَيْرُهُ بِاَمْرِهٖ صَارَ مُسْتَوْفِيًا وَلَا ضَمَانَ عَلٰى ذٰلِكَ الرَّجُلِ هٰذَا اِذَا قَتَلَ وَالْاَمْرُ ظَاهِرٌ اَمَّا اِذَا قَتَلَ فَقَالَ الْوَلِيُّ كُنْتُ اَمَرْتُهُ فَاِنَّهُ لَا يُصَدَّقُ فِيْ ذٰلِكَ فَيَجِبُ الْقِصَاصُ عَلَى الْقَاتِلِ

(الخلاصۃ)

خواہ اس نے لاٹھی سے قتل کیا یا پتھر سے یا جانور سے روندوا یا کنویں میں ڈال دیا یا قتل کی صورتوں میں سے جس طریقہ سے بھی قتل کیا نیز اس کو یہ حق حاصل ہو کر قاتل کو خود قتل کرے یا کسی دوسرے کو قاتل سے قصاص لینے کا حکم دے اور جب دوسرے نے قاتل کو اس کے حکم سے قتل کر دیا تو مقتول کے وارث نے اپنا حق پا لیا لیکن یہ اس وقت جب اس کا حکم علانیہ ہو اور اگر قاتل کو مقتول کے وارث کے علاوہ کسی اور نے قتل کر دیا اس کے بعد مقتول کے وارث نے کہا کہ میں نے اسکو حکم دیا تھا تو اسکا قول مقبول نہ ہوگا اور جس نے قاتل کو مار ڈالا اسپر قصاص واجب ہوگا

۶۴۴ - اگر دو گواہ عادل کسی کے قتل کی گواہی دیں تو قاضی کے فیصلہ سے پہلے قاتل سے قصاص نہیں لیا جا سکتا ۔

فِي السِّرَاجِيَّةِ عَدْلَانِ شَهِدَا عِنْدَ الرَّجُلِ اَنَّ هٰذَا قَتَلَ اَبَاكَ لَمْ يَسَعْهُ قَتْلُهُ مَا لَمْ يَقْضِ الْقَاضِيْ بِشَهَادَتِهِمَا

(خزانۃ الروایہ)

اگر دو گواہ عادل کسی کے یہاں گواہی دیں اور کہیں کہ فلاں شخص نے تمہارے باپ کو مار ڈالا ہو تو جبتک قاضی ان کی شہادت پر فیصلہ نہ کرے وہ قاتل سے قصاص نہیں لے سکتا ۔

۶۴۵ - لیکن اگر مدعا علیہ نے قتل کا اقرار کیا تو مقتول کا وارث بغیر قاضی کے فیصلہ کے اس سے قصاص لے سکتا ہے ۔

وَفَرْقٌ بَيْنَ الْاِقْرَارِ وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ فَاِنَّهُ لَوْ شَهِدَ عِنْدَهُ عَدْلَانِ اَنَّ فُلَانًا قَتَلَ اَبَاكَ عَمْدًا وَالْاِبْنُ عَرَفَهُمَا بِالْعَدَالَةِ لَا يَسَعُ لِلْاِبْنِ قَتْلُهُ مَا لَمْ يَشْهَدْ بِذٰلِكَ عِنْدَ الْقَاضِيْ وَيَقْضِيَ الْقَاضِيْ بِشَهَادَتِهِمَا وَفِي الْاِقْرَارِ بِالْقَتْلِ يَسَعُهُ اَنْ يَقْتُلَ،

(الحادیہ)

اگر دو گواہ عادل کسی کے پاس شہادت دیں کہ فلاں شخص نے تمہارے باپ کو قتل کر دیا ہے اور مقتول کا لڑکا گواہوں کی عدالت سے واقف ہو لیکن اس کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ مدعا علیہ کو قتل کرے جبتک کہ قاضی ان کی شہادتوں کو قبول نہ کرے، لیکن مدعا علیہ کے اقرار کی صورت میں مقتول کے لڑکے کو یہ حق حاصل ہے کہ مدعا علیہ سے جس نے اس کے باپ کے قتل کا اقرار کیا ہے قصاص لے،

چوتھا باب

شہادتِ قتل کے بیان میں

۲۴۶ - اگر دو شخص یا ایک شخص قتل کی شہادت دیں تو قاتل کو زیر حراست کر لیا جاے گا تاکہ گواہوں سے جرح کیجاے ،

اِنْ شَہِدَ عَلَیْہِ رَجُلَانِ بِالْعَمْدِ حُبِسَ حَتّٰی یُسْأَلَ عَنْہُمَا فَاِنْ شَہِدَ عَلَیْہِ رَجُلٌ وَاحِدٌ عَدْلٌ حَبَسَہٗ اَیْضًا اَیَّامًا فَاِنْ جَاءَ شَاہِدٌ اٰخَرُ قُتِلَ وَاِلَّا خُلِّیَ سَبِیْلُہٗ اَلْعَمْدُ فِیْ ذٰلِکَ وَالْخَطَاءُ وَشِبْہُ الْعَمْدِ سَوَاءٌ ۔

(المبسوط)

اگر دو مرد کسی کے متعلق شہادت دیں کہ اس نے ایک شخص کو قصداً قتل کیا ہے تو قاتل کو قید کر لیا جائیگا تاکہ گواہوں سے زمانہ اور جگہ وغیرہ کا سوال کیا جائے اگر ایک گواہ عادل بھی قتل عمد کی شہادت دے تو قاتل کو چند روز کے لیے قید کر لیا جائے گا، پس اگر دوسرے گواہ نے بھی گواہی دیدی تو قتل ثابت ہو جائیگا ورنہ مدعا علیہ چھوڑ دیا جائیگا اور اس میں قتل عمد، قتل خطار، قتل شبہ عمد سب برابر ہیں ،

۲۴۷ - اگر گواہ قتل خطار کی شہادت دیں تو بعضوں کے نزدیک قاتل کو زیر حراست کر لیا جائیگا ،

وَلَوْ شَهِدُوْا بِالْقَتْلِ خَطَاءً اخْتَلَفَ الْمَشَائِخُ فِيْهِ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُحْبَسُ وَ اِلَيْهِ مَالَ شَيْخُ الْاِسْلَامِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُحْبَسُ وَهُوَ اخْتِيَارُ صَدْرِ الشَّهِيْدِ حِسَامِ الدِّيْنِ (المحیط البرہانی)	اگر گواہ قتل خطاء کی شہادت دیں تو بعضوں کے نزدیک مدعا علیہ کا قتل کرنا واجب ہے اور بعضوں کے نزدیک نہیں،

۷۴۸۔ اگر دو شخص گواہی دیں کہ فلاں شخص نے تلوار سے کسی کو زخمی کیا اور وہ اس زخم سے مرگیا تو زخمی کرنے والے پر قصاص واجب ہوگا،

وَاِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ عَلٰى رَجُلٍ اَنَّهُ ضَرَبَ رَجُلًا بِالسَّيْفِ فَلَمْ يَزَلْ صَاحِبَ فِرَاشٍ حَتّٰى مَاتَ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ، (المبسوط)	اگر دو مرد کسی کے متعلق شہادت دیں کہ اس نے ایک شخص کو تلوار ماری اور وہ شخص زخمی ہو کر بیمار رہا یہاں تک کہ مرگیا تو اس صورت میں زخمی کرنے والے پر قصاص واجب ہوگا،

۷۴۹۔ اگر زخمی بیمار ہو کر مرگیا تو اس کی موت کا سبب زخموں کو قرار دیا جائے گا،

اَلْمَجْرُوْحُ اِذَا لَمْ يَزَلْ صَاحِبَ فِرَاشٍ يُحَالُ بِهٖ اِلَى الْجُرْحِ (الاشباہ والنظائر)	اگر زخمی بیمار ہو کر مرگیا تو اس کی موت زخموں کی طرف منسوب ہوگی،

۷۵۰۔ اور قاضی کو گواہوں سے یہ پوچھنا بھی نہیں چاہیئے کہ اس زخم سے مرا یا نہیں،

وَلَا يَنْبَغِيْ لِلْقَاضِيْ اَنْ يَّسْاَلَ الشُّهُوْدَ مَاتَ مِنْ ذٰلِكَ اَمْ لَا فِي الْعَمْدِ وَلَا فِي الْخَطَاءِ وَلٰكِنَّهُمْ اِنْ شَهِدُوْا اَنَّهُ مَاتَ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يَبْطُلْ شَهَادَتُهُمْ	اور قاضی کو گواہوں سے یہ پوچھنا بھی مناسب نہیں کہ زخمی اس زخم سے مرا یا نہیں قتل عمد ہو یا قتل خطاء، اور اگر گواہوں نے خود گواہی دی کہ اسی زخم سے مرا تو ان کی شہادت باطل نہ ہوگی اور اگر وہ عادل ہونگے تو ان کی

وَجَازَتْ إِذَا كَانُوْا عُدُوْلًا۔ گواہی جائز ہوگی۔

(المبسوط)

۶۵۱۔ اگر گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں شخص نے تلوار سے ایک آدمی کو مار ڈالا تو اس کا شمار قتل عمد میں ہوگا۔

وَإِذَا شَهِدُوْا أَنَّهُ ضَرَبَ بِالسَّيْفِ حَتّٰى مَاتَ وَلَمْ يَزِيْدُوْا عَلٰى ذٰلِكَ فَهٰذَا عَمْدٌ إِلَّا أَنَّ الْقَاضِيَ إِنْ سَأَلَهُمَا أَتَعَمَّدَ ذٰلِكَ فَهُوَ أَوْثَقُ (المبسوط)

اگر گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں شخص نے تلوار کر ایک شخص کو مار ڈالا اور اس سے زیادہ کچھ نہ کہا تو یہ قتل عمد ہے البتہ اگر قاضی گواہوں سے یہ پوچھے کہ قاتل نے عمداً تلوار ماری تو یہ اور بھی قابل اعتماد ہوگا۔

لِأَنَّ صُوْرَةَ الْعَمْدِ هٰذَا أَنْ يَقْصِدَ الرَّجُلُ غَيْرَهُ بِسِلَاحٍ وَيَضْرِبَهُ حَتّٰى مَاتَ وَهٰذَا لِأَنَّ الْعَمْدَ يَتَمَيَّزُ مِنَ الْخَطَاءِ بِالنِّيَّةِ وَالنِّيَّةُ عَمَلُ الْقَلْبِ لَا يَطَّلِعُ عَلَيْهَا إِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِنَّمَا يَطَّلِعُ الْعِبَادُ عَلَى الصُّوْرَةِ وَالظَّاهِرِ وَصُوْرَةُ الْعَمْدِ ظَاهِرٌ مَا ذَكَرْنَا (المحیط البرہانی)

درحقیقت قتل عمد اور قتل خطا میں کوئی فرق نہیں ہے صرف قاتل کے دلی ارادہ سے فرق ہوسکتا ہے۔ جس کو خدا کے سوا کوئی نہیں جان سکتا، آدمی صرف ظاہر سے واقف ہوسکتا ہے اور بظاہر قتل عمد کی صورت یہی ہے کہ کسی کو ہتھیار سے مار ڈالے۔

۶۵۲۔ اگر گواہ شہادت دیں کہ قاتل نے کسی کو نیزہ یا تیر سے مار ڈالا تو یہ قتل عمد ہوگا۔

وَكَذٰلِكَ إِنْ شَهِدُوْا أَنَّهُ طَعَنَهُ بِرُمْحٍ أَوْ رَمَاهُ بِسَهْمٍ أَوْ نُشَّابَةٍ فَهٰذَا كُلُّهُ عَمْدٌ۔ (المبسوط)

اسی طرح اگر گواہ گواہی دیں کہ قاتل نے نیزہ یا تیر سے مار ڈالا ہے تو یہ سب قتل عمد ہے۔

۶۵۳- اگر گواہ قتل خطاء کی گواہی دیں تو وہ مقبول ہوگی

وَاِنْ قَالَا قَتَلَهُ بِالسَّيْفِ خَطَاءً يُقْبَلُ شَهَادَتُهُمَا وَيُقْضٰى بِالدِّيَةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ (المحیط)

اگر دو مرد ایک شخص کی نسبت شہادت دیں کہ اس نے ایک شخص کو تلوار سے مار ڈالا تو ان کی گواہی مقبول ہوگی اور قاتل کے عاقلہ پر دیت کا حکم دیا جائیگا،

۶۵۴- اگر گواہ قتل عمد و قتل خطاء سے لاعلمی ظاہر کریں تو ان کی گواہی قبول کر لیجائے گی اور دیت قاتل کے مال سے دلوائی جائیگی،

وَاِنْ قَالَا لَا نَدْرِيْ قَتَلَهُ عَمْدًا اَوْ خَطَاءً فَاِنَّهٗ تُقْبَلُ هٰذِهِ الشَّهَادَةُ وَيُقْضٰى بِالدِّيَةِ فِيْ مَالِ الْقَاتِلِ (المحیط)

اگر گواہ کہیں کہ ہم کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اس نے عمداً قتل کیا یا خطاءً تو ان کی گواہی مقبول ہوگی اور قاتل کے مال سے دیت دلوائی جائیگی،

۶۵۵- اگر ایک گواہ قتل عمد کی اور دوسرا قتل خطاء کی شہادت دے تو کسی کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

اِذَا شَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّهٗ قَتَلَهٗ عَمْدًا اَوْشَهِدَ الْاٰخَرُ اَنَّهٗ قَتَلَهٗ خَطَاءً لَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُمَا (الذخیرہ)

اگر ایک گواہ قتل عمد کی اور دوسرا قتل خطاء کی گواہی دے تو دونوں کی گواہی قبول نہ کیجائے گی،

۶۵۶- اگر ایک گواہ قتل خطاء کی شہادت اور دوسرا قتل خطاء کے اقرار کی شہادت دے تو کسی کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

وَاِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ عَلٰى رَجُلٍ بِالْقَتْلِ خَطَاءً وَشَهِدَ الْاٰخَرُ عَلٰى اِقْرَارِ الْقَاتِلِ بِذٰلِكَ فَهُوَ بَاطِلٌ (المبسوط)

اگر ایک گواہ نے کسی کے متعلق قتل خطاء کی اور دوسرے گواہ نے اس کے قتل خطاء کے اقرار کی گواہی دی تو یہ شہادت مقبول نہ ہوگی،

۶۵۷- اگر گواہ مقتول کے بدن میں موقع زخم میں اختلاف کریں تو ان کی شہادت مقبول نہ ہوگی،

وَاِنْ اِخْتَلَفَا فِیْ مَوْضِعِ الْجِرَاحَۃِ مِنْ بَدَنِہٖ فَالشَّہَادَۃُ بَاطِلَۃٌ (المبسوط)	اگر گواہ مقتول کے بدن میں زخم کی جگہ میں اختلاف کریں تو ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

۶۵۸۔ اگر گواہ قتل کے وقت اور جگہ میں اختلاف کریں تو ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

وَکَذَالِکَ لَوْ شَہِدَ عَلَی الْقَتْلِ وَاخْتَلَفَا فِی الْوَقْتِ اَوِ الْمَکَانِ فَاِنَّ الشَّہَادَۃَ لَا تُقْبَلُ (المبسوط)	اسی طرح اگر دو گواہوں نے گواہی دی اور قتل کے وقت یا جگہ میں اختلاف کیا تو ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی،
اِذَا شَہِدَ شَاہِدَانِ اَنَّہٗ قَتَلَ زَیْدًا یَوْمَ النَّحْرِ بِمَکَّۃَ وَشَہِدَ اٰخَرَانِ اَنَّہٗ قَتَلَہٗ یَوْمَ النَّحْرِ بِکُوْفَۃَ وَاجْتَمَعُوْا عِنْدَ الْحَاکِمِ لَمْ تُقْبَلِ الشَّہَادَتَانِ فَاِنْ سَبَقَتْ اَحَدُھُمَا وَقُضِیَ بِہَا ثُمَّ حَضَرَتِ الْاُخْرٰی لَمْ یُقْبَلْ (الہدایہ)	اگر دو گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں شخص نے زید کو فلاں روز مکہ میں مار ڈالا اور دوسرے گواہوں نے گواہی دی کہ اس نے زید کو اسی روز کوفہ میں مارا تو ان سب کی گواہی مقبول نہ ہوگی اور اگر قاضی نے پہلے گواہوں کی شہادت کے مطابق فیصلہ کردیا اس کے بعد دوسرے گواہوں نے حاضر ہوکر گواہی دی تو انکی گواہی مقبول نہ ہوگی

۶۵۹۔ اگر آلۂ قتل میں گواہوں کا اختلاف ہو تو ان کی شہادت مقبول نہ ہوگی

وَاِنْ شَہِدَ اَحَدُھُمَا اَنَّہٗ قَتَلَہٗ بِالسَّیْفِ وَشَہِدَ الْاٰخَرُ اَنَّہٗ قَتَلَہٗ بِالْحَجَرِ حَتّٰی اخْتَلَفَا فِی الْاٰلَۃِ لَا تُقْبَلُ ھٰذِہِ الشَّہَادَۃُ وَاِنْ شَہِدَ اَحَدُھُمَا اَنَّہٗ قَتَلَہٗ بِالسَّیْفِ وَ شَہِدَ الْاٰخَرُ اَنَّہٗ قَتَلَہٗ بِالسِّکِّیْنِ اَوْ شَہِدَ اَحَدُھُمَا اَنَّہٗ قَتَلَہٗ بِالْحَجَرِ وَشَہِدَ	اگر گواہوں نے آلۂ قتل میں اختلاف کیا یعنی ایک گواہ نے گواہی دی کہ قاتل نے تلوار سے قتل کیا اور دوسرے گواہ نے گواہی دی کہ اس نے پتھر سے قتل کیا یا ایک گواہ نے گواہی دی کہ اس نے تلوار سے قتل کیا اور دوسرے نے گواہی دی کہ اس نے چھری سے قتل کیا یا ایک گواہ نے گواہی دی کہ اس نے پتھر سے قتل کیا اور دوسرے گواہ نے

الآخر بالعصا لا تقبل، (المحیط) | گواہی دی کہ اس نے لاٹھی سے قتل کیا تو اس صورت میں ان سب کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

۶۶۰۔ اگر ایک گواہ آلہ قتل سے لاعلمی ظاہر کرے تو شہادت مقبول نہ ہوگی،

ذکر ابن سماعة فی نوادرہ عن محمد وان شھد احدھما انہ قتلہ بالسیف او بعصا وشھد الآخر انہ قتلہ ولا ادری بماذا قتلہ لا تقبل ھذہ الشھادۃ (المحیط)

اور امام محمد سے منقول ہے کہ اگر ایک گواہ نے کسی کی نسبت یہ گواہی دی کہ اس نے کسی کو تلوار یا لاٹھی سے مار ڈالا اور دوسرے گواہ نے گواہی دی کہ اس نے قتل تو کیا لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ کس ہتھیار سے قتل کیا تو انکی گواہی

۶۶۱۔ اگر دونوں گواہ آلہ قتل سے لاعلمی ظاہر کریں تو استحساناً شہادت مقبول ہوگی اور قاتل کے مال سے دیت دلوائی جائے گی،

واذا شھدا انہ قتلہ وقالا لا ندری بماذا قتلہ فالقیاس ان لا تقبل ھذہ الشھادۃ وفی الاستحسان تقبل ونقضی بالدیۃ فی مالہ ولا یقضی بالقصاص (المحیط)

اگر دو گواہوں نے کسی کی نسبت گواہی دی کہ اس نے قتل کیا لیکن میں نہیں جانتا کہ کس آلہ سے قتل کیا تو قیاس یہ چاہتا ہے کہ ان کی گواہی مقبول نہ ہو لیکن استحساناً ان کی گواہی مقبول ہوگی اور قاتل کے مال سے دیت دلوائی جائیگی اور قاتل کے قصاص کا حکم نہ دیا جائیگا،

۶۶۲۔ اگر ایک گواہ نے گواہی دی کہ قاتل نے تلوار سے قتل کرنے کا اقرار کیا اور دوسرے نے چھری سے قتل کرنے کی شہادت دی اور مدعی نے کہا کہ قاتل نے دونوں اقرار کئے ہیں لیکن اس نے نیزہ سے قتل کیا ہے تو گواہی مقبول ہوگی،

ولو شھد احدھما انہ اقر انہ قتلہ عمداً بالسیف وشھد الآخر انہ قتلہ

اگر ایک گواہ نے گواہی دی کہ قاتل نے تلوار سے قتل کا اقرار کیا ہے اور دوسرے گواہ نے گواہی دی کہ اس نے

عمدًا بالسكين وقال المدعي اقر بها فالا الا انه ما قتله الا طعنا بالرمح جازت الشهادة ويقتص من القاتل (المحيط)

چھری سے قتل عمد کا اقرار کیا ہے اور مدعی کہتا ہے کہ قاتل نے دونوں اقرار کئے ہیں لیکن اس نے نیزہ سے قتل کیا ہے تو اس صورت میں گواہی جائز ہے اور قاتل پر قصاص جاری ہوگا

۷۶۳ - اگر گواہ قاتل کے اقرار کے وقت یا جگہ میں اختلاف کریں تو ان کی شہادت قبول کیجائیگی

لو شهدا على اقرار القاتل في وقتين او مكانين جازت (السراجية)

اگر دو گواہ قاتل کے اقرار کی گواہی دیں لیکن اقرار کے وقت یا جگہ میں اختلاف کریں تو ان کی گواہی مقبول ہوگی

۷۶۴ - اگر دو گواہ گواہی دیں کہ مقتول کو دو شخصوں نے قتل کیا ایک نے تلوار سے اور دوسرے نے لاٹھی سے لیکن ہم نہیں جانتے کہ کس نے تلوار سے اور کس نے لاٹھی سے قتل کیا تو ان کی شہادت مقبول نہ ہوگی،

ولو شهدا على رجلين انهما قتلا رجلا احدهما بالسيف والآخر بعصا ولا يدريان ايهما صاحب العصا لم يجز شهادتهما، (شرح المبسوط)

اگر دو گواہوں نے گواہی دی کہ مقتول کو دو شخصوں نے قتل کیا ایک نے تلوار سے اور دوسرے نے لاٹھی سے لیکن ہم نہیں جانتے کہ ان میں کس نے تلوار سے مارا اور کس نے لاٹھی سے مارا تو اس صورت میں ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

۷۶۵ - اگر دو گواہوں نے گواہی دی کہ دو شخصوں نے فلاں کی دو انگلیاں کاٹیں لیکن ہم کو یہ معلوم نہیں کہ کس نے کونسی انگلی کاٹی تو ان کی شہادت مقبول نہ ہوگی،

وكذلك لو شهدا على رجلين على رجل واحد بقطع اصبع وعلى آخر بقطع آخر من تلك اليد ولا يميزان قاطع

اسی طرح اگر دو شخصوں نے دو شخصوں کے متعلق شہادت دی کہ انھوں نے ایک شخص کی دو انگلیاں کاٹ ڈالیں لیکن ہم یہ تفریق نہیں کر سکتے کہ کس انگلی کو کس نے

هٰذِہٖ الاِصْبَعِ مِنْ قَاطِعِ اِصْبَعِ الْاٰخَرِ | کاٹا تو ان کی گواہی قبول نہیں کیجائے گی،

(شرح المبسوط)

۶۶۶۔ اگر ایک شخص زخمی ہوا اور اس نے کہا کہ مجھکو فلاں شخص نے زخمی کیا ہے پھر اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثہ نے یہ گواہی دلوائی کہ دوسرے شخص نے زخمی کیا تھا تو ان گواہوں کی شہادت مقبول نہ ہوگی،

رَجُلٌ جُرِحَ فَقَالَ قَتَلَنِیْ فُلَانٌ ثُمَّ مَاتَ فَاَقَامَ وَارِثُہُ الْبَیِّنَۃَ عَلٰی رَجُلٍ اٰخَرَ اَنَّہٗ قَتَلَہٗ لَمْ تُقْبَلْ بَیِّنَتُہٗ،

(الظہیریہ)

اگر ایک شخص زخمی ہوا اور اس نے کہا کہ مجھکو فلاں شخص نے زخمی کیا ہے لیکن زخمی کے مرنے کے بعد اس کے ورثہ نے گواہ پیش کئے اور انہوں نے کہا کہ کسی دوسرے نے اسکو زخمی کیا تو اس صورت میں ان کے گواہوں کی گواہی

۶۶۷۔ اگر مقتول کے دو لڑکے ہیں، ایک حاضر ہے اور دوسرا غائب ہے اور حاضر نے اپنے باپکے قتل پر گواہ پیش کئے تو اس کے گواہوں کی شہادت قبول کریجائے گی اور غائب لڑکے کے آنے تک قاتل کو قید رکھا جائیگا، پھر غائب کے واپس آنے پر امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس کو شہادت دلوانی ہوگی اور صاحبین کے نزدیک دوبارہ شہادت ضروری نہیں،

وَمَنْ قُتِلَ وَلَہٗ اِبْنَانِ حَاضِرٌ وَغَائِبٌ فَاَقَامَ الْحَاضِرُ الْبَیِّنَۃَ عَلَی الْقَتْلِ قُبِلَتِ الْبَیِّنَۃُ وَلَمْ یُقْتَلْ لٰکِنْ حُبِسَ الْقَاتِلُ فَاِذَا قَدِمَ الْاَخُ الْغَائِبُ کُلِّفَ اَنْ یُّعِیْدَ الْبَیِّنَۃَ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَقَالَا لَا یُعِیْدُ (الکافی)

اگر ایک شخص قتل کیا گیا اور اپنے ورثہ میں دو لڑکے چھوڑے لیکن ایک ان میں سے حاضر ہے اور دوسرا غیر حاضر ہے جو لڑکا حاضر تھا اس نے اپنے باپکے قتل پر گواہ پیش کئے تو اس کے گواہوں کی شہادت قبول کریجائیگی لیکن غیر حاضر لڑکے کے آنے تک قاتل قتل نہ کیا جائیگا بلکہ قید رکھا جائیگا اور جب غیر حاضر لڑکا حاضر ہو تو امام ابوحنیفہ کے

۴۶۸- اگر مقتول کے ورثہ نے دو شخصوں پر جنمیں ایک غیر حاضر ہے قتل کا دعوی کیا اور دونوں کو شہادت سے ثابت کیا تو جو مدعا علیہ غیر حاضر ہے اوس کے مقابل میں شہادت قبول نہ کیجائیگی۔

وَقَالَ مُحَمَّدٌ فِي الْاَصْلِ اِذَا حَضَرَ الْوَرَثَةُ جَمِيْعًا فَادَّعَوْا دَمَ اَبِيْهِمْ عَلٰى رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا غَائِبٌ وَالْاٰخَرُ حَاضِرٌ وَاَقَامُوا الْبَيِّنَةَ عَلَيْهِمَا جَمِيْعًا بِالْقَتْلِ عَمَدًا تُقْبَلُ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْحَاضِرِ وَيُقْضٰى عَلَيْهِ بِالْقِصَاصِ وَيُقْتَلُ قَبْلَ مَجِيْئِ الْغَائِبِ وَلَا تُقْبَلُ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْغَائِبِ وَلَا يُقْضٰى عَلَى الْغَائِبِ بِالْقِصَاصِ حَتّٰى اِذَا جَاءَ الْغَائِبُ وَاَنْكَرَ الْقَتْلَ يَحْتَاجُ الْوَرَثَةُ اِلٰى اِعَادَةِ الْبَيِّنَةِ عَلَى الْغَائِبِ

(المحیط البرہانی)

امام محمد سے منقول ہے کہ جب مقتول کے تمام ورثہ جمع ہو کر اپنے مورث کے خون کا دعویٰ دو شخصوں پر کریں جنمیں ایک حاضر اور دوسرا غیر حاضر ہو اور دونوں مدعا علیہ پر قتل عمد کے گواہ پیش کریں تو اس صورت میں اسی مدعا علیہ کے مقابل میں گواہ مقبول ہونگے جو حاضر ہے، اور دوسرے مدعا علیہ کے حاضر ہونے سے پہلے ہی اس سے قصاص لے لیا جائے گا، لیکن غیر حاضر مدعا علیہ کے مقابلہ میں گواہ مقبول نہ ہونگے اور اُسپر قصاص کا حکم نہ کیا جائیگا کیونکہ اگر وہ حاضر ہو کر قتل کا انکار کرے تو مقتول کے ورثہ کیلئے یہ ضروری ہے

۴۶۹- اگر مقتول کے بھائی نے قتل کا دعویٰ کیا اور اس مضمون کے گواہ پیش کئے کہ مقتول کا کوئی دوسرا وارث نہیں، لیکن قاتل کہتا ہے کہ مقتول کے ایک لڑکا ہے تو قاضی کو قصاص میں تاخیر اور قاتل کے قول کی تحقیقات کرنی چاہئے۔

اِذَا قَتَلَ الرَّجُلَ غَيْرُهُ عَمَدًا فَجَاءَ اَخُوْهُ يَطْلُبُ دَمَهُ وَاَقَامَ الْبَيِّنَةَ عَلٰى اَنَّهُ وَارِثُهُ لَا وَارِثَ لَهُ غَيْرُهُ وَاَقَامَ الْقَاتِلُ الْبَيِّنَةَ عَلٰى اَنَّ لَهُ اِبْنًا فَاِنَّ

اگر ایک شخص نے ایک شخص کو قتل کر دیا اور مقتول کے بھائی نے دعوی کیا اور اُسپر گواہ پیش کئے کہ اسکے سوا کوئی دوسرا وارث نہیں ہو لیکن قاتل نے کہا کہ مقتول کے ایک لڑکا ہے تو اس صورت میں قاضی کو چاہئے کہ قصاص کے

اَلْقَاضِیْ لَا یُمْکِنُ الْاٰخَ مِنِ اسْتِیْفَاءِ الْقِصَاصِ بَلْ یَتَاَنّٰی فِیْ ذٰلِكَ حَتّٰی یُظْهِرَ صِدْقَ مَا قَالَهٗ الْقَاتِلُ، (المحیط البرہانی)

حکم میں تاخیر کرے، اور قاتل کے قول کی تحقیقات کرے،

۷۷۰۔ اگر دو شخصوں نے گواہی دی کہ فلاں نے فلاں کو خطاءً مار ڈالا اور اس کے عاقلہ سے دیت لے لیگئی اس کے بعد وہ زندہ حاضر ہوا تو عاقلہ اس کے ولی یا گواہوں سے دیت واپس لے سکتے ہیں؛

وَلَوْ شَهِدَا عَلٰی رَجُلٍ بِقَتْلِهٖ خَطَاءً وَحُکِمَ بِالدِّیَةِ فَجَاءَ الْمَشْهُوْدُ بِقَتْلِهٖ حَیًّا فَلِلْعَاقِلَةِ اَنْ یُّضَمِّنُوا الْوَلِیَّ اَوِ الشُّهُوْدَ ثُمَّ یَرْجِعُوْنَ اِلَی الْوَلِیِّ وَاِنْ کَانَ عَمَدًا فَقُتِلَ بِهٖ ثُمَّ جَاءَ حَیًّا یُخَیَّرُ الْوَرَثَةُ بَیْنَ تَضْمِیْنِ الْوَلِیِّ الدِّیَةَ اَوِ الشُّهُوْدَ فَاِنْ ضَمِنُوا الشُّهُوْدَ لَمْ یَرْجِعُوْا عَلَی الْوَلِیِّ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَعِنْدَهُمَا یَرْجِعُوْنَ عَلَی الْوَلِیِّ کَمَا فِی الْخَطَاءِ (الکافی)

اگر دو شخصوں نے ایک شخص کے متعلق شہادت دی کہ اس نے ایک شخص کو خطاءً مار ڈالا اور قاتل کے عاقلہ پر دیت کا حکم دے دیا گیا، پھر گواہوں نے جس کے قتل پر گواہی دی تھی وہ زندہ حاضر ہو گیا تو اس کے عاقلہ دیت اس کے ولی سے یا گواہوں سے واپس لے سکتے ہیں پھر گواہ اس کے ولی سے دیت کی رقم کا مطالبہ کر سکتے ہیں، اور اگر گواہوں نے قتل عمد کی گواہی دی اور قاتل مار ڈالا گیا اس کے بعد جس شخص کے قتل ہونے کی گواہی دی تھی وہ زندہ حاضر ہو گیا تو صاحبین کے نزدیک اسکا حکم بھی خطاء کا ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ورثہ کو اختیار ہے کہ ولی سے تاوان لیں یا گواہوں سے لیں اور اگر گواہوں سے تاوان لیں گے تو وہ ولی سے

۷۷۱۔ اگر گواہوں نے قاتل کے اقرار کی گواہی دی، پھر اس نے جس کے قتل کا اقرار کیا تھا وہ واپس آیا تو اس صورت میں گواہوں پر تاوان نہیں ہے، صرف ولی پر ہے،

وَلَوْ کَانَتِ الشَّهَادَةُ فِی الْخَطَاءِ اَوْ فِی الْعَمَدِ

اگر گواہوں نے یہ گواہی دی کہ قاتل نے قتل عمد یا قتل خطاء

عَلٰی اِقْرَارِ الْقَاتِلِ ثُمَّ جَاءَ حَیًّا فَلَا ضَمَانَ عَلَی الشُّھُوْدِ وَاِنَّمَا الضَّمَانُ عَلَی الْوَلِیِّ فِی الْفَصْلَیْنِ جَمِیْعًا۔ (المحیط)

کا اقرار کیا تھا، اسکے بعد اس نے جس شخص کے قتل کا اقرار کیا تھا وہ زندہ حاضر ہوا تو اس صورت میں تاوان ولی پر عائد ہوگا گواہوں پر عائد نہ ہوگا، چاہے قتل عمد کا اقرار ہو یا قتل خطاء کا،

۶۷۲۔ اگر گواہوں نے قتل عمد کی گواہی دی اور قاتل سے قصاص لے لیا گیا پھر وہ گواہی سے پھر گئے تو ان سے دیت لیجائے گی،

اِذَا شَھِدَا بِقِصَاصٍ ثُمَّ رَجَعَا بَعْدَ الْقَتْلِ ضَمِنَا الدِّیَۃَ وَلَا یُقْتَصُّ۔ (المضمرات)

اگر گواہوں نے قتل عمد کی گواہی دی اور قاتل سے قصاص لے لیا گیا پھر وہ گواہی سے پھر گئے تو اس صورت میں گواہوں پر دیت واجب ہوگی، قصاص واجب نہ ہوگا،

۶۷۳۔ قتل خطاء کی گواہی سے پھرنے کا بھی یہی حکم ہے،

وَلَوْ شَھِدَا اَنَّہٗ قَتَلَ فُلَانًا خَطَاءً ثُمَّ رَجَعَا ضَمِنَا الدِّیَۃَ وَتَکُوْنُ فِیْ مَالِھِمَا وَکَذَا اِذَا شَھِدَا اَنَّہٗ قَطَعَ یَدَ فُلَانٍ خَطَاءً وَقَضَی الْقَاضِیْ ثُمَّ رَجَعَا ضَمِنَا الدِّیَۃَ۔ (البدائع)

اگر گواہوں نے قتل خطاء کی گواہی دی پھر اس سے پھر گئے تو ان کے مال سے ان پر دیت واجب ہوگی اور یہی حکم غلطی سے اعضاء جسم کے نقصان پہنچانے کا بھی ہے،

۶۷۴۔ اگر ایک شخص مار ڈالا گیا اور دو لڑکے چھوڑے، اور بڑے لڑکے نے شہادت سے ثابت کیا کہ چھوٹے لڑکے نے اس کے باپ کو مارا ہے، اور چھوٹے لڑکے نے شہادت سے ثابت کیا کہ کسی دوسرے نے اس کے باپ کو مارا ہے، تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک بڑا لڑکا چھوٹے لڑکے سے نصف دیت لیگا اور چھوٹا لڑکا اس اجنبی شخص سے نصف دیت لیگا، لیکن صاحبین کے نزدیک اگر بڑے لڑکے کے گواہوں نے قتل خطاء کی شہادت دی ہو تو چھوٹے لڑکے پر دیت واجب ہوگی اور اگر قتل عمد کی گواہی دی ہے تو اس پر قصاص واجب ہوگا

وَمَنْ قُتِلَ وَلَهُ ابْنَانِ أَقَامَ الْأَكْبَرُ عَلَى الْأَصْغَرِ أَنَّهُ قَتَلَ الْأَبَ وَأَقَامَ الْأَصْغَرُ عَلَى الْأَجْنَبِيِّ أَنَّهُ قَتَلَهُ قُضِيَ لِلْأَكْبَرِ عَلَى الْأَصْغَرِ بِنِصْفِ الدِّيَةِ وَلِلْأَصْغَرِ عَلَى الْأَجْنَبِيِّ بِنِصْفِهَا وَهٰذَا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَعِنْدَهُمَا يُقْضَى بِبَيِّنَةِ الْأَكْبَرِ وَيُقْضَى عَلَى الْأَصْغَرِ بِالدِّيَةِ إِنْ كَانَ خَطَأً وَبِالْقِصَاصِ إِنْ كَانَ عَمْدًا وَلَوْ أَقَامَ كُلٌّ قُضِيَ لِكُلِّ وَاحِدٍ عَلَى صَاحِبِهِ بِنِصْفِ الدِّيَةِ وَإِرْثُهُ لَهُمَا فِي الْمَسْأَلَتَيْنِ (الكافی)

ایک شخص مارڈالا گیا اور اس نے دو لڑکے چھوڑے جنمیں سے بڑے لڑکے نے شہادت پیش کی کہ چھوٹے لڑکے نے اس کے باپ کو مارڈالا ہے اور چھوٹے لڑکے نے ایک اجنبی شخص کے متعلق شہادت پیش کی کہ اس نے اس کے باپ کو قتل کیا ہے، اس صورت میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک بڑا لڑکا چھوٹے لڑکے سے نصف دیت پائیگا اور چھوٹا لڑکا نصف دیت اس اجنبی شخص سے لے گا، لیکن صاحبین کے نزدیک بڑے لڑکے کے گواہوں کے مطابق فیصلہ ہوگا یعنی اگر انھوں نے قتل خطا کی گواہی دی ہو تو چھوٹے لڑکے پر دیت واجب ہوگی، اور اگر قتل عمد کی گواہی دی ہے تو چھوٹے لڑکے پر قصاص واجب ہوگا اگر دونوں لڑکوں نے باہم ایک دوسرے کے خلاف شہادت پیش کی تو ہر ایک پر نصف دیت واجب ہوگی جو ایک دوسرے کو ملیگی

اور دونوں صورتوں میں مقتول کی میراث ان دونوں کو ملے گی

۷۵۰۔ اگر مقتول نے دو لڑکے چھوڑے اور ایک نے شہادت پیش کی کہ فلاں نے اس کے باپ کو مار ڈالا ہے اور دوسرے لڑکے نے اس کے ساتھ قتل میں ایک اور شخص کو شریک کر لیا اور اس پر گواہ پیش کئے تو اس صورت میں کسی پر قصاص واجب نہ ہوگا،

وَلَوْ قُتِلَ وَتَرَكَ ابْنَيْنِ وَأَقَامَ أَحَدُهُمَا بَيِّنَةً عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ قَتَلَ أَبَاهُ عَمْدًا وَأَقَامَ الْآخَرُ بَيِّنَةً عَلَيْهِ وَعَلَى آخَرَ

اگر ایک شخص مارڈالا گیا اور اس نے دو لڑکے چھوڑے ان میں سے ایک نے گواہ پیش کئے کہ اس نے اس کے باپ کو قصداً مارڈالا ہے، اور دوسرے لڑکے

أنهما قتلا أباه عمدًا فلا قصاص وللأول نصف الدية على الذي أقام عليه البينة (خزانة المفتين)

اس شخص اور نیز دوسرے شخص کی نسبت گواہ پیش کیے کہ ان دونوں نے اس کے باپ کو قصدًا مار ڈالا ہے تو اس صورت میں کسی پر قصاص واجب نہ ہوگا البتہ پہلے لڑکے کو اس شخص سے نصف دیت دلوائی جائیگی جس کے متعلق اس نے گواہ پیش کیے ہیں،

۷۷۶- اگر مقتول نے دو لڑکے چھوڑے اور ایک نے ایک شخص کی نسبت گواہ پیش کیے کہ اوس نے اس کے باپ کو قصدًا مار ڈالا اور دوسرے نے دوسرے شخص کی نسبت گواہ پیش کیے کہ اس نے اس کے باپ کو خطاءً مار ڈالا تو کسی مدعا علیہ پر قصاص واجب نہ ہوگا صرف دیت واجب ہوگی،

قال محمد في الزيادات في رجل مات وترك ابنين فأقام أحد الابنين بينة أن هذا الرجل قتل أباه عمدًا وأقام الابن الآخر بينة على رجل آخر أنه قتل أباه خطاءً فلا قصاص على واحد منهما وللمدعي العمد نصف الدية في مال من أقام عليه البينة في ثلث سنين وللمدعي الخطاء على عاقلة من أقام عليه البينة نصف الدية في ثلث سنين (المحيط)

امام محمد سے منقول ہے کہ اگر ایک شخص مر گیا اور اس نے دو لڑکے چھوڑے ان میں سے ایک لڑکے نے شہادت پیش کی کہ فلاں شخص نے اس کے باپ کو قصدًا مار ڈالا اور دوسرے لڑکے نے دوسرے شخص کی نسبت شہادت پیش کی کہ اس نے اس کے باپ کو غلطی سے مار ڈالا تو اس صورت میں کسی مدعا علیہ پر قصاص واجب نہ ہوگا البتہ جس لڑکے نے کہ قتل عمد کا دعویٰ کیا ہے اس کے مدعا علیہ سے اس کو تین سال میں نصف دیت دلوائی جائیگی اور جس لڑکے نے قتل خطاء کا دعویٰ کیا ہے اس کے مدعا علیہ کے عاقلہ سے اس کو تین سال میں نصف دیت دلوائی جائے گی،

۶۷۷۔ اگر ایک شخص ایک لڑکا اور ایک بھائی چھوڑ کر مر گیا اور ان میں ہر ایک نے دوسرے کی نسبت اس کے خون کا دعویٰ کیا تو بھائی کے گواہ غیر معتبر ہونگے اور لڑکے کے گواہوں کا اعتبار کیا جائے گا، اسی طرح اگر اس نے دو لڑکے چھوڑے اور ہر ایک نے دوسرے پر باپ کے قتل کا دعویٰ کیا اور مقتول کے بھائی نے ایک کے دعویٰ کی تصدیق کی تو اس کی تصدیق ناقابل اعتبار ہوگی،

وَلَوْ تَرَكَ ابْنًا وَأَخًا وَادَّعَى كُلُّ وَاحِدٍ عَلَى صَاحِبِهِ نُعِتَتْ بَيِّنَةُ الْأَخِ وَقُضِيَ عَلَيْهِ وَلَوْ تَرَكَ ابْنَيْنِ وَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ عَلَى صَاحِبِهِ وَصَدَّقَ الْأَخُ أَحَدَهُمَا لَمْ يُلْتَفَتْ إِلَيْهِ (الكافی)

اگر ایک شخص مر گیا اور اس نے ایک لڑکا اور ایک بھائی چھوڑا اور ان میں سے ہر ایک نے دوسرے پر اس کے خون کا دعویٰ کیا تو اس صورت میں بھائی کے گواہ لغو ہونگے اور لڑکے کے گواہوں کے مطابق اس کے بھائی پر اسکا خون ثابت کیا جائیگا۔ اور اگر اس نے دو لڑکے چھوڑے اور ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کے خلاف اسکے قتل کی شہادت پیش کی اور مقتول کے بھائی نے ایک

۶۷۸۔ اگر کسی نے اپنے باپ کے دعوائے قتل عمد میں اپنے بھائی کی غیبت میں گواہ پیش کئے، تو جب تک اس کا بھائی حاضر نہ ہو جائے قاتل سے قصاص نہیں لیا جائیگا، اور اس کے بھائی کے حاضر ہونے پر امام ابو حنیفہ کے نزدیک دوبارہ گواہوں کا پیش کرنا ضروری ہوگا،

وَلَوْ أَقَامَ شَخْصٌ حُجَّةً بِقَتْلِ أَبِيهِ عَمْدًا مَعَ غَيْبَةِ أَخِيهِ لَا تُقْبَلُ أَيْ لَا يُقْتَلُ الْحَاضِرُ الْقَاتِلَ قِصَاصًا فَإِنْ حَضَرَ أَخُوهُ الْغَائِبُ يُعِيدُهَا أَيْ يَحْتَاجُ إِلَى إِعَادَتِهِ

اگر کسی نے اپنے باپ کے قتل عمد کے دعویٰ میں اپنے بھائی کی غیبت میں گواہ پیش کئے تو جبتک اسکا بھائی حاضر نہ ہوگا قاتل سے قصاص نہیں لیا جائیگا اور اس کے بھائی کے حاضر ہونے کے بعد امام ابو حنیفہ کے نزدیک گواہوں کا دوبارہ پیش

البيّنة على القتل ليقتلا القاتل وهذا عند أبي حنيفة رح خلافا لهما ففي القتل الخطاء والدين لا أي لا يحتاج إلى إعادة البيّنة بالإجماع۔

ضروری ہوگا، لیکن صاحبین کے نزدیک دوبارہ گواہوں کا پیش کرنا ضروری نہیں ہے اور دوسرے مقدمات میں بالاتفاق گواہوں کا دوبارہ پیش کرنا ضروری نہیں ہے،

(منح الغفار)

۷۷۹۔ اگر مقتول کے دونوں لڑکوں نے باہم ایک دوسرے پر اپنے باپ کے قتل عمد کا دعوی کیا پھر مقتول کے بھائی نے شہادت پیش کی کہ ان دونوں لڑکوں نے مقتول کو قتل کیا تو صاحبین کے نزدیک اس کے گواہوں کی شہادت مقبول ہوگی،

فإن أقام الأخ البيّنة على الابنين أنهما قتلاه بعد أن أقام كل واحد من الابنين البيّنة على صاحبه أنه هو القاتل فعلى قول أبي يوسف ومحمد البيّنة بيّنة الأخ ويكون الميراث له ويقتل الابنان إن كان القتل عمدا وإن كان خطاء فعلى عاقلتهما الدية

(المحيط)

اور اگر مقتول کے دونوں لڑکوں نے اپنے باپ کے قتل کرنے پر باہم ایک دوسرے کے خلاف گواہ پیش کئے اس کے بعد مقتول کے بھائی نے گواہ پیش کئے کہ ان دونوں لڑکوں نے اپنے باپ کو قتل کیا ہو تو اس صورت میں صاحبین کے قول کے موافق مقتول کے بھائی کے گواہ مقبول ہیں اور مقتول کی وراثت اس کے بھائی کو ملیگی اور مقتول کے لڑکوں پر قصاص واجب ہوگا قتل عمد کی صورت میں اور قتل خطاء میں انکے عاقلہ پر دیت لازم ہوگی

ولم يذكر قول أبي حنيفة في هذه المسئلة وينبغي أن لا تقبل شهادة الأخ عنده ويكون الميراث بين الابنين

اور امام ابوحنیفہ سے اس مسئلہ میں کوئی روایت نہیں لیکن ان کے نزدیک مقتول کے بھائی کے گواہ مقبول نہیں ہونے چاہئیں اور مقتول کی وراثت اس کے لڑکوں

وَيَجِبُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ نِصْفُ الدِّيَةِ (المحيط)

کو ملے گی اور لڑکوں میں سے ہر ایک کو دوسرے سے نصف دیت ملے گی،

۸۰۶ - اگر کسی نے دعویٰ کیا کہ فلاں نے میرے مورث کو گہرے زخم لگائے اور وہ اس سے مرگیا اور گواہوں نے بھی زخم کی شہادت دی، البتہ انھوں نے بیان کیا کہ وہ اچھا ہو گیا تو زخم کے متعلق ان کی شہادت قبول کرلی جائے گی،

رَجُلٌ اِدَّعٰى عَلٰى رَجُلٍ اَنَّهُ شَجَّ وَلِيَّهُ مُوْضِحَةً وَمَاتَ مِنْ ذٰلِكَ فَشَهِدَ شَاهِدَانِ بِالْمُوْضِحَةِ وَالْبُرْءِ تُقْبَلُ شَهَادَتُهُمَا وَتُقْضٰى بِالْقِصَاصِ فِي الْمُوْضِحَةِ وَكَذٰلِكَ اِذَا شَهِدَ اَحَدُهُمَا بِالسِّرَايَةِ وَالْاٰخَرُ بِالْبُرْءِ تُقْبَلُ عَلَى الشَّجَّةِ لِاتِّفَاقِ الْكُلِّ عَلَيْهَا حَتّٰى لَوِ ادَّعَى الْمُدَّعِي الْبُرْءَ بَطَلَتِ الشَّهَادَةُ الَّتِي شَهِدَ بِالسِّرَايَةِ،

اگر کسی نے دعویٰ کیا کہ فلاں شخص نے میرے ولی کو گہرے زخم لگائے جس سے وہ مرگیا اگر گواہوں نے گہرے زخم کی تو شہادت دی لیکن یہ بیان کیا کہ مدعی اچھا ہو گیا تو زخم کے متعلق ان کی گواہی مقبول ہوگی اور مدعا علیہ سے زخم کا قصاص لیا جائیگا اسی طرح اگر ایک گواہ نے زخم کے سرایت کرنے کی شہادت دی اور دوسرے گواہ نے زخم کے اچھے ہونے کی شہادت دی تو زخم کے سرایت کرنے کی گواہی باطل ہوجائیگی،

(الزیادات)

وَلَوْ كَانَتِ الشَّجَّةُ شَيْئًا دُوْنَ الْمُوْضِحَةِ لَا يَتَحَمَّلُهَا الْعَاقِلَةُ اِلَّا بِاتِّصَالِ السِّرَايَةِ نَحْوُ الْمُتَلَاحِمِ وَمَا اَشْبَهَهُ فَادَّعَى الْوَلِيُّ اَنَّهُ مَاتَ عَنْهَا وَلِيَ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَجَاءَ بِشَاهِدَيْنِ شَهِدَ اَحَدُهُمَا كَمَا ادَّعٰى

اور اگر زخم موضحہ سے کم درجے کا ہو اور عاقلہ پر اسکی دیت صرف اس وقت واجب ہو جب وہ گوشت اور ہڈی کے درمیان کے چمڑے تک سرایت کرجائے اور مدعی نے دعویٰ کیا کہ مقتول اس سے مرگیا اور مجھکو زخم لگانے والے کے عاقلہ سے دیت ملنی چاہیے، اور اگر

الْمُدَّعِیْ وَشَہِدَ الْاٰخَرُ اَنَّہٗ بَرَءَ مِنْ ذٰلِکَ قُبِلَتِ الشَّہَادَۃُ عَلَی الشَّجَّۃِ وَتُقْضٰی بِاَرْشِہَا فِیْ مَالِ الْجَانِیْ،

(المحیط)

اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کئے جنہیں ایک گواہ نے مدعی کے دعوی کے موافق گواہی دی اور دوسرے گواہ نے شہادت دی کہ وہ اس زخم سے اچھا ہو گیا تو محض زخم کے متعلق گواہوں کی گواہی مقبول ہوگی اور زخم کی دیت مدعا علیہ کے مال سے ادا کی جائے گی

۱۸۶۲۔ اگر مدعی نے دو شخصوں پر دعویٰ قتل کیا اور کچھ گواہوں نے ایک شخص پر اور کچھ گواہوں نے دوسرے شخص پر قتل کی شہادت دی تو سب کی گواہی باطل ہوگی،

وَاِنْ شَہِدُوْا عَلٰی رَجُلٍ اَنَّہٗ قَتَلَہٗ وَشَہِدَ الْاٰخَرُوْنَ عَلَی الْاٰخَرِ بِقَتْلِہٖ وَقَالَ الْوَلِیُّ قَتَلْتُمَاہُ جَمِیْعًا بَطَلَ ذٰلِکَ کُلُّہٗ،

(الہدایہ)

اگر کچھ گواہوں نے ایک شخص پر قتل کی گواہی دی اور دوسرے گواہوں نے دوسرے شخص پر قتل کی گواہی دی اور مدعی نے دونوں شخصوں پر قتل کا دعویٰ کیا تو تمام گواہوں کی گواہی باطل ہو جائے گی،

۱۸۶۳۔ اگر قتل کے گواہ دن اور جگہ کی تعیین کرتے ہیں اور مدعا علیہ گواہ پیش کرتا ہے کہ وہ اس روز اس جگہ موجود نہ تھا تو اس کے گواہ مقبول نہ ہونگے،

شَاہِدَانِ شَہِدَا عَلٰی رَجُلٍ بِقَوْلٍ اَوْ بِفِعْلٍ یَلْزَمُہٗ بِذٰلِکَ اِجَارَۃٌ اَوْ کِتَابَۃٌ اَوْ بَیْعٌ اَوْ قِصَاصٌ اَوْ مَالٌ اَوْ طَلَاقٌ اَوْ عَتَاقٌ فِیْ مَوْضِعٍ وَصَفَاہُ اَوْ فِیْ یَوْمٍ سَمَّیَاہُ فَاَقَامَ الْمَشْہُوْدُ عَلَیْہِ بَیِّنَۃً عَلٰی اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ فِیْ ذٰلِکَ الْمَوْضِعِ اَوْ لَا فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ وَصَفَاہُ لَمْ

اگر دو گواہ قتل کی گواہی دیں اور دن اور جگہ کی تعیین کریں لیکن مدعا علیہ اس مضمون کے گواہ پیش کرتا ہے کہ وہ اس دن اس جگہ موجود نہ تھا تو مدعا علیہ کے گواہوں کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

تُقْبَلُ مِنْهُ الْبَيِّنَةُ عَلٰى ذٰلِكَ ۔ (المحیط)

۶۸۳۔ اگر مدعاعلیہ کے گواہ گواہی دیں کہ وہ اس دن دوسری جگہ تھا تب بھی ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی

وَكَذَا لَوْ اَقَامَ الْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ شَاهِدَيْنِ اَنَّهُ كَانَ فِیْ مَكَانِ كَذَا ذَكَرَ مَكَانًا اٰخَرَ سِوَى الْمَكَانِ الَّذِیْ ذَكَرَهُ الْاَوَّلَانِ لَا تُقْبَلُ

(الذخیرہ)

نیز اگر مدعاعلیہ کے گواہ گواہی دیں کہ اس روز مدعاعلیہ دوسری جگہ تھا تو ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

۶۸۴۔ البتہ اگر عام طور پر لوگ گواہی دیں کہ اس روز مدعاعلیہ دوسری جگہ تھا تو ان کی گواہی مقبول ہوگی

اِلَّا اَنْ يَاْتِیَ الْعَامَّةُ وَيَشْهَدُ بِذٰلِكَ فَيُؤْخَذُ بِشَهَادَتِهِمْ (الذخیرہ)

البتہ اگر عامہ خلائق گواہی دیں کہ مدعاعلیہ اس روز دوسری جگہ تھا تو ان کی گواہی مقبول ہوگی،

پانچواں باب

قاتل کے اقرار اور مدعی کی تصدیق و تکذیب کے بیان میں

۷۸۵- اگر دو شخصوں نے اقرار کیا کہ ہم نے فلاں شخص کو مار ڈالا تو مقتول کا وارث دعویٰ کرنے کے بعد دونوں سے قصاص لے سکتا ہے،

وَاِذَا اَقَرَّ الرَّجُلَانِ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَنَّهُ قَتَلَ فُلَانًا وَقَالَ الْوَلِیُّ قَتَلْتُمَاهُ جَمِیْعًا فَلَهٗ اَنْ یَقْتُلَهُمَا ، (الهدایہ)

ترجمہ- اگر دو شخصوں نے کسی کے قتل کا اقرار اس طرح کیا کہ ان میں سے ہر ایک نے یہ اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کو مار ڈالا ہے اور مقتول کے وارث نے دونوں پر قتل کا دعویٰ کیا تو اس صورت میں اسکو دونوں کے قتل کرنے کا

۷۸۶- لیکن اگر مقتول کا وارث صرف ایک شخص کو قاتل کہتا ہے تو وہ صرف اسی سے قصاص لے سکتا ہے،

وَلَوْ قَالَ لِاَحَدِهِمَا اَنْتَ قَتَلْتَهٗ کَانَ لَهٗ اَنْ یَقْتُلَهٗ (المبسوط)

اگر مقتول کے وارث نے ایک شخص سے کہا کہ تو نے اسکو قتل کیا ہو تو وہ صرف اسی شخص سے قصاص لے سکتا ہو

۷۸۷- اگر قاتل قتل عمد کا اقرار کرتا ہے اور مقتول کے ورثہ قتل خطا کے مدعی ہیں تو ان کو کچھ نہ ملیگا،

وَلَوْ اَقَرَّ الْقَاتِلُ بِالْعَمْدِ وَادَّعَى وَلِيُّ الْقَتْلِ الْخَطَأَ لَا شَيْئَ لِوَرَثَةِ الْمَقْتُوْلِ ؛ (فتاوی قاضی خاں)	اگر قاتل نے قتل عمد کا اقرار کیا اور مقتول کے وارث نے قتل خطاء کا دعویٰ کیا تو مقتول کے ورثہ کو کچھ نہ ملے گا،

۶۸۸۔ لیکن اگر مقتول کے وارث نے قتل خطاء کے دعویٰ کے بعد مدعاعلیہ کی تصدیق کی اور قتل عمد کا دعویٰ کیا تو قاتل پر دیت واجب ہوگی،

فَلَوْ صَدَّقَ الْوَلِيُّ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقَاتِلَ وَقَالَ اِنَّكَ قَتَلْتَهُ عَمْدًا فَلَهُ الدِّيَةُ عَلَى الْقَاتِلِ (المحیط)	اور اگر مقتول کے وارث نے قتل خطاء کے دعویٰ کے بعد مدعاعلیہ کی تصدیق کی اور قتل عمد کا دعویٰ کیا تو قاتل پر دیت واجب ہوگی،

۶۸۹۔ اگر قاتل قتل خطاء کا اقرار کرتا ہے اور مقتول کے وارث قتل عمد کا دعویٰ کرتے ہیں تو قاتل پر دیت واجب ہوگی،

وَاِذَا اَقَرَّ الرَّجُلُ اَنَّهُ قَتَلَ خَطَأً وَادَّعَى وَلِيُّهُ الْعَمْدَ فَلَهُ الدِّيَةُ فِي مَالِهِ اِسْتِحْسَانًا (المبسوط)	اگر قاتل قتل خطاء کا اقرار کرتا ہے اور مقتول کا وارث قتل عمد کا دعویٰ کرتا ہے تو قاتل پر استحسانًا دیت واجب ہوگی،

۶۹۰۔ اگر ایک شخص نے کسی کے قتل کا اقرار کیا اور مقتول کے وارث نے اس کی تصدیق کر کے اس سے قصاص لیا پھر دوسرے شخص نے اس کے مورث کے قتل کا اقرار کیا تو اس صورت میں وہ اس کو بھی قتل کر سکتا ہے،

وَفِي نَوَادِرِ بِشْرٍ عَنْ اَبِي يُوْسُفَ رَجُلٌ قَالَ لِاٰخَرَ اَنَا قَتَلْتُ ذٰلِكَ عَمْدًا فَصَدَّقَهُ وَقَتَلَهُ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ وَقَالَ اَنَا قَتَلْتُهُ عَمْدًا	امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ اگر ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے قصدًا مار ڈالا اور مقتول کے وارث نے اس کی تصدیق کی اور اس کو قتل کیا، اس کے بعد

فله أن يقتله فلو أن الأول حين ما قال له أنت قتلته عمداً وحدك وقتله ثم جاء آخر وقال بل أنا قتلته وحدي وصدقه الولي فعليه دية الذي قتله وله على الآخر الدية (المحيط)

دوسرے شخص نے اقرار کیا کہ میں نے تیرے مورث کو قصداً مار ڈالا تو اس صورت میں مقتول کا وارث اس کو قتل کر سکتا ہے لیکن اگر مقتول کے وارث نے پہلے شخص کے اقرار کے وقت کہا کہ تو نے تنہا میرے مورث کو قتل کیا ہو اور اسکو قتل کر دیا پھر دوسرے شخص نے کہا کہ میں نے تنہا تیرے مورث کو قتل کیا ہے اور مقتول کے وارث نے اس کی تصدیق کی اس صورت میں مقتول کے وارث پر اسکی دیت واجب ہوگی اور وہ اپنے مورث کے خون کے عوض دوسرے شخص سے دیت لیگا۔

۴۹۱۔ اگر ایک شخص نے دو آدمیوں پر قتل عمد کا دعویٰ کیا اور ان میں سے ایک نے اس کی تصدیق کی اور دوسرے نے خطاءً لاٹھی مارنے کا اقرار کیا تو دونوں پر دیت واجب ہوگی۔

وقال محمد في النوادر رجل ادعى على رجلين أنهما قتلا وليه عمداً بحديدة وله عليهما القصاص فقال أحدهما صدقت وقال الآخر ضربته أنا خطأً بالعصا فإنه يقضى لولي القتيل عليهما بالدية في مالهما في ثلث سنين وهذا الذي ذكرها استحساناً وإذا ادعى الولي الخطأ في هذه الصورة فأقرا

امام محمد سے منقول ہے کہ اگر ایک شخص نے دو شخصوں پر قتل عمد کا دعویٰ کر کے قصاص کا مطالبہ کیا اور ان میں سے ایک نے اس کی تصدیق کی اور دوسرے نے غلطی سے لاٹھی مارنے کا اقرار کیا تو اس صورت میں استحساناً دونوں مدعا علیہ پر ان کے مال سے تین سال میں دیت واجب ہوگی۔ اور اگر مدعی نے قتل خطاء کا دعویٰ کیا اور دونوں مدعا علیہ نے قتل عمد کا اقرار کیا تو اس صورت میں دونوں مدعا علیہ پر کچھ واجب نہ ہوگا اور اگر مدعی نے قتل خطاء کا دعویٰ کیا

بِالْعَمْدِ لَا يُقْضٰى بِشَيْءٍ وَاِذَا ادَّعَى الْوَلِيُّ خَطَاءً فِيْ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ فَاَقَرَّا بِالْخَطَاءِ كَمَا ادَّعٰى يَجِبُ الدِّيَةُ وَلَوْ ادَّعٰى بِالْخَطَاءِ عَلَيْهِمَا فِيْ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ فَاَقَرَّ اَحَدُهُمَا بِالْعَمْدِ وَالْاٰخَرُ بِالْخَطَاءِ فَالْجَوَابُ فِيْهِ وَالْجَوَابُ فِيْهِمَا اِذَا اَقَرَّ بِالْخَطَاءِ سَوَاءٌ

(المحیط)

اور دونوں مدعا علیہ نے اس کے دعوی کے موافق قتل خطاء کا اقرار کیا تو دونوں مدعا علیہ پر دیت واجب ہوگی اور اگر مدعی نے قتل خطاء کا دعویٰ کیا اور ان میں سے ایک نے قتل عمد کا اور دوسرے نے قتل خطاء کا اقرار کیا تو دونوں مدعا علیہما پر دیت واجب ہوگی،

٦٩٢ - اگر مدعی نے دو شخصوں پر قتل عمد کا دعویٰ کیا اور ان میں سے ایک نے قتل خطاء کا اور دوسرے نے قتل عمد کا اقرار کیا تو دونوں مدعا علیہما پر دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ ادَّعٰى عَلٰى رَجُلَيْنِ عَمْدًا فَاَقَرَّ اَحَدُهُمَا بِالْخَطَاءِ وَالْاٰخَرُ بِالْعَمْدِ فَالدِّيَةُ عَلَيْهِمَا

(خزانة المفتیین)

اور اگر مدعی نے دو شخصوں پر قتل عمد کا دعوی کیا اور ان میں سے ایک نے قتل خطاء کا اور دوسرے نے قتل عمد کا اقرار کیا تو دونوں مدعا علیہما پر دیت واجب ہوگی،

٦٩٣ - اس صورت میں اگر ایک مدعا علیہ نے انکار کر دیا اور مدعی کے پاس گواہ نہیں ہیں تو وہ اقرار کنندہ سے قصاص لے سکتا ہے،

وَلَوْ اَقَرَّ اَحَدُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمَا اَنَّهُ قَتَلَهُ وَحْدَهُ عَمْدًا وَاَنْكَرَ الْاٰخَرُ اَنْ يَقْتُلَ وَلَا بَيِّنَةَ لِلْمُدَّعِيْ كَانَ لِلْمُدَّعِيْ اَنْ يَقْتُلَ الْمُقِرَّ (المحیط)

اور اگر مدعی نے دو شخصوں پر قتل عمد کا دعوی کیا اور ان میں سے ایک نے قتل عمد کا اقرار کیا اور دوسرا انکار کر گیا اور مدعی کے پاس گواہ نہیں ہیں تو اس صورت میں مدعی اقرار کرنے والے کو قتل کر سکتا ہے،

٦٩٤ - اگر مدعی نے دو شخصوں پر قتل خطاء کا دعوی کیا اور ان میں سے ایک نے انکار کر دیا تو کچھ واجب نہ ہوگا،

وَلَوْ ادَّعَى الْعَمْدَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا قَتَلْنَاهُ عَمْدًا وَجَحَدَ الْاٰخَرُ الْقَتْلَ اَصْلًا يُقْتَلُ الْمُقِرُّ وَلَوْ كَانَ الْمُدَّعِي مُدَّعِي الْخَطَاءِ فِيْ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ لَا يَجِبُ شَيْءٌ

(شرح الزیادات)

اور اگر مدعی نے دو شخصوں پر قتل عمد کا دعوی کیا اور ان میں سے ایک نے قتل عمد کا اقرار کیا اور دوسرے نے بالکل انکار کر دیا تو اس صورت میں وہ شخص قتل کیا جائیگا جس نے اقرار کیا ہے اور اگر مدعی نے خطاء کا دعوی کیا تو دونوں مدعا علیہما پر کچھ واجب نہ ہوگا،

۶۹۵- اگر ایک شخص نے دو شخصوں پر قتل عمد کا دعوی کیا اور ان میں سے ایک نے قتل عمد کا اقرار کیا اور دوسرے کے متعلق دو گواہوں نے شہادت دی کہ اس نے تنہا قتل کیا ہے تو ان کی شہادت مقبول نہ ہوگی،

رَجُلٌ ادَّعٰى عَلٰى رَجُلَيْنِ اَنَّهُمَا قَتَلَا وَلِيَّهُ عَمْدًا بِحَدِيْدَةٍ فَاَقَرَّ اَحَدُهُمَا بِقَتْلِهِ وَحْدَهُ عَمْدًا وَشَهِدَ شَاهِدَانِ عَلَى الْاٰخَرِ اَنَّهُ قَتَلَهُ عَمْدًا وَحْدَهُ لَا تُقْبَلُ الشَّهَادَةُ وَلَهُ اَنْ يَقْتُلَ الْمُقِرَّ وَاِنْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَاءً فَعَلَى الْمُقِرِّ نِصْفُ الدِّيَةِ وَلَا شَيْءَ عَلَى الْمَشْهُوْدِ عَلَيْهِ،

(شرح الزیادات العتابی)

ایک شخص نے دو شخصوں پر قتل عمد کا دعوی کیا اور ان میں سے ایک نے اقرار کیا کہ میں نے قصداً قتل کیا ہے اور دوسرے پر دو شخصوں نے گواہی دی کہ اس نے تنہا قصداً قتل کیا ہے اس صورت میں گواہی مقبول نہ ہوگی اور اقرار کرنے والے سے قصاص لیا جائیگا اور قتل خطاء کی صورت میں اس پر نصف دیت واجب ہوگی اور دوسرے مدعا علیہ پر جس کے متعلق گواہوں نے گواہی دی ہے کچھ واجب نہ ہوگا،

۶۹۶- اگر ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کے ہمراہ قصداً کسی کے مورث کو قتل کیا اور اس کے ہمراہی نے قتل خطاء کا اقرار کیا اور جس نے قتل عمد کا اقرار کیا تھا اس کے مقتول کے وا... نے کہا کہ تو نے عمداً اس کو تنہا قتل کیا تو وہ اس سے قصاص لے سکتا ہے،

...شخص نے قصداً

لَوْ قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ اَنَا قَتَلْتُ وَفُلَانٌ وَلِيَّكَ عَمَدًا وَقَالَ فُلَانٌ قَتَلْنَاهُ خَطَاءً وَقَالَ الْوَلِيُّ لِلْمُقِرِّ بِالْعَمَدِ اَنْتَ قَتَلْتَهُ وَحْدَكَ عَمَدًا فَاِنَّ لِلْوَلِيِّ اَنْ يَقْتُلَ الْمُقِرَّ عَمَدًا وَاِنْ اَدَّعَى الْوَلِيُّ الْخَطَاءَ فِيْ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ لَا يَجِبُ شَيْئٌ۔

(المحیط)

اگر ایک شخص نے کسی سے اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کے ہمراہ تمہارے مورث کو قصداً قتل کیا ہے اور اس کے ہمراہی نے کہا کہ ہم نے خطاءً قتل کیا ہے اور جس شخص نے قتل عمد کا اقرار کیا تھا اس سے مقتول کے وارث نے کہا کہ تو نے عمداً تنہا قتل کیا ہے تو اس صورت میں مقتول کا وارث اس شخص سے قصاص لے سکتا ہے جس نے قتل عمد کا اقرار کیا تھا اور اگر مقتول کے وارث نے قتل خطاء کا دعویٰ کیا تو

٧٩٤۔ ایک شخص دونوں ہاتھوں کے کٹنے سے مرگیا اور اس کے وارث نے دعویٰ کیا کہ فلاں شخص نے قصداً داہنا ہاتھ اور فلاں شخص نے قصداً بایاں ہاتھ کاٹا اور وہ دونوں ہاتھوں کے کٹنے سے مرگیا، لیکن جس شخص پر بائیں ہاتھ کے کاٹنے کا الزام تھا اس نے اقرار کیا اور دوسرا شخص منکر ہوگیا تو مقتول کا وارث اس شخص سے قصاص لے سکتا ہے جس نے اقرار کیا ہے،

رَجُلٌ قُتِلَ مَقْطُوْعَ الْيَدَيْنِ اَدَّعٰى وَلِيُّهُ اَنَّ فُلَانًا قَطَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَمَدًا وَفُلَانًا قَطَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَمَدًا وَمَاتَ مِنْهُمَا فَقَالَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بِقَطْعِ يَدِهِ الْيُسْرٰى اَنَا قَطَعْتُ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَمَدًا وَمَاتَ مِنْهُ خَاصَّةً وَاَنْكَرَ الْآخَرُ كَانَ لَهُ اَنْ يَقْتُلَ الْمُقِرَّ،

(المحیط)

ایک شخص کے دونوں ہاتھ کاٹ دیے گئے جس سے وہ مرگیا، اس کے وارث نے دعویٰ کیا کہ فلاں شخص نے قصداً اس کا داہنا ہاتھ کاٹا اور فلاں شخص نے قصداً بایاں ہاتھ کاٹا اور وہ دونوں ہاتھوں کے کاٹنے سے مرگیا لیکن جس مدعا علیہ پر بائیں ہاتھ کے کاٹے جانے کا دعویٰ ہے اس نے اقرار کیا کہ میں نے اس کے بائیں ہاتھ کو قصداً کاٹا اور وہ اسی زخم سے مرگیا اور دوسرے مدعا علیہ نے انکار کیا تو اس صورت میں مقتول کا وارث اس شخص کو قتل

۴۶۹۔ اگر مدر

کر سکتا ہے جس نے اقرار کیا ہے ،

۷۹۸۔ اور اگر وارثِ مقتول نے کہا کہ فلاں نے اس کے بائیں ہاتھ کو قصداً کاٹا اور داہنے ہاتھ کے کاٹنے والے کو میں نہیں جانتا لیکن دونوں ہاتھ قصداً کاٹے گئے اور وہ ان کے کاٹنے سے مرگیا اور جس پر بائیں ہاتھ کاٹنے کا الزام ہے اس نے اقرار کیا کہ اس نے قصداً بایاں ہاتھ کاٹا، اور وہ اس کے کاٹنے سے مرگیا تو اس پر کچھ واجب نہ ہوگا ،

وَاِنْ قَالَ الْوَلِیُّ قَطَعَ فُلَانٌ یَدَہُ الْیُسْرٰی عَمَدًا وَلَا اَدْرِیْ مَنْ قَطَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی اِلَّا اَنَّھَا قُطِعَتْ عَمَدًا وَمَاتَ مِنَ الْقَطْعَیْنِ وَقَالَ الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ بِقَطْعِ الْیَدِ الْیُسْرٰی اَنَا قَطَعْتُ یَدَہُ الْیُسْرٰی عَمَدًا وَمَاتَ مِنْھَا خَاصَّۃً لَاشَیْءَ عَلَی الْمُقِرِّ ،

(المحیط)

اگر مقتول کے وارث نے کہا کہ فلاں شخص نے اس کے بائیں ہاتھ کو قصداً کاٹا لیکن مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ اس کے داہنے ہاتھ کو کس نے کاٹا لیکن اس کے دونوں ہاتھ قصداً کاٹ ڈالے گئے اور وہ دونوں ہاتھوں کے کاٹنے سے مرا اور جس مدعا علیہ پر اس نے بائیں ہاتھ کے کاٹنے کا دعویٰ کیا تھا اس نے اقرار کیا کہ میں نے اس کے بائیں ہاتھ کو قصداً کاٹا ہے اور وہ اسی ہاتھ کے کاٹنے سے ہلاک ہوا ہے تو اس پر کچھ واجب نہ ہوگا ،

۷۹۹۔ اگر وارث مقتول نے دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں کے کاٹنے والے کے نام بتائے اور جس مدعا علیہ پر بائیں ہاتھ کے کاٹنے کا الزام تھا اس نے اقرار کیا کہ میں نے قصداً بایاں ہاتھ کاٹا لیکن دائیں ہاتھ کے کاٹنے والے کے نام سے لاعلمی ظاہر کی لیکن یہ بتایا کہ وہ بھی قصداً کاٹا گیا اور وہ دونوں ہاتھوں کے کاٹنے سے ہلاک ہوا تو جس نے بائیں ہاتھ کے کاٹنے کا اقرار کیا ہے اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا اس پر نصف دیت واجب ہوگی ،

وَلَوْ قَالَ الْوَلِیُّ قَطَعَ فُلَانٌ یَدَہُ الْیُمْنٰی

اگر مقتول کے وارث نے کہا کہ فلاں شخص نے قصداً

عَمَدًا وَفُلَانٌ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَمَدًا وَقَالَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بِقَطْعِ يَدِهِ الْيُسْرٰى قَطَعْتُ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَمَدًا وَلَا أَدْرِى مَنْ قَطَعَ الْيُمْنٰى إِلَّا إِنِّى أَعْلَمُ أَنَّ الْيُمْنٰى قُطِعَتْ عَمَدًا وَمَاتَ مِنْهُمَا فَلَا قَوَدَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ نِصْفُ الدِّيَةِ اِسْتِحْسَانًا وَالْقِيَاسُ أَنْ لَا يَلْزَمَهُ شَيْءٌ مِنَ الدِّيَةِ (المحیط)

اسکا دایاں ہاتھ اور فلاں شخص نے قصداً اس کا بایاں ہاتھ کاٹ ڈالا اور جس مدعا علیہ پر بائیں ہاتھ کے کاٹنے کا دعوے تھا اس نے اقرار کیا کہ میں نے اس کے بائیں ہاتھ کو قصداً کاٹ ڈالا لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ کس نے اس کے دائیں ہاتھ کو کاٹا البتہ اتنا جانتا ہوں کہ اس کا دایاں ہاتھ بھی قصداً کاٹا گیا اور وہ دونوں ہاتھوں کے کاٹنے سے ہلاک ہوا اس صورت میں جس مدعا علیہ نے بائیں ہاتھ کے کاٹنے کا اقرار کیا ہے اس پر قصاص واجب نہ ہوگا البتہ استحساناً اُسپر نصف دیت واجب ہوگی اور قیاس تو یہ چاہتا ہو کہ اسپر کچھ واجب نہ ہو۔

۷۰۰ - اگر ایک مدعا علیہ نے کہا کہ میں نے قصداً اسکا دایاں ہاتھ اور فلاں نے قصداً اس کا پانوں کاٹ ڈالا اور وہ ہاتھ پانوں دونوں کے کاٹنے سے مرگیا، لیکن وارث مقتول کہتا ہے کہ تم نے تنہا اسکا ہاتھ پانوں کاٹا اور دوسرا شخص اوس کی شرکت کا انکار کرتا ہے تو اس صورت میں مقتول کا وارث اقرار کرنے والے کو قتل کرسکتا ہے۔

وَلَوْ قَالَ أَحَدُهُمَا قَطَعْتُ يَدَهُ أَنَا عَمَدًا وَفُلَانٌ قَطَعَ رِجْلَهُ عَمَدًا وَمَاتَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ الْوَلِيُّ لَا بَلْ أَنْتَ قَطَعْتَهُمَا يَقْتُلُ الْمُقِرَّ (المحیط)

اگر ایک مدعا علیہ نے اقرار کیا کہ میں نے اس کے داہنے ہاتھ کو قصداً کاٹا اور فلاں شخص نے قصداً اس کا پانوں کاٹا اور وہ ہاتھ پانوں دونوں کے زخم سے مرگیا اور دوسرے مدعا علیہ نے انکار کیا تو ایسی صورت میں مقتول کا وارث اس شخص کو قتل

۶۹۴ - اگر مد

بَلْ اَنْتَ قَطَعْتَ يَدَہٗ عَمَدًا اَوْلَا اَدْرِيْ مَنْ قَطَعَ رِجْلَهٗ لَا يُقْتَلُ اِلَّا اِذَا اَزَالَ الْاِبْهَامَ بِاَنْ قَالَ تَذَكَّرْتُ اَنَّ فُلَانًا قَطَعَ رِجْلَهٗ عَمَدًا كَانَ لَهٗ اَنْ يَقْتُلَ الْمُقِرَّ وَيَكُوْنُ هٰذَا عُذْرًا حَتّٰى لَوْ قَضَى الْقَاضِىْ بِبُطْلَانِ حَقِّهٖ حِيْنَ اَبْهَمَ ثُمَّ تَذَكَّرَ لَا يَعُوْدُ حَقُّهٗ ۔

(شرح الزیادات العتابی)

شخص اوس کی شرکت سے انکار کرتا ہے تو اس صورت میں مقتول کا وارث اوس شخص کو قتل کر سکتا ہے ، جس نے اقرار کیا ہو اور اگر مقتول کے وارث نے کہا کہ تم نے قصداً اس کا ہاتھ کاٹا لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ کس نے اس کا پانوں کاٹا تو مدعا علیہ پر قصاص واجب نہ ہوگا ، البتہ اگر قاضی کے فیصلہ سے پہلے وہ یہ کہے کہ مجھکو یاد آگیا کہ فلاں شخص نے اس کے پانوں کو قصداً کاٹا تو اس صورت میں وہ اس مدعا علیہ کو قتل کر سکتا ہے جس نے اقرار کیا ہے ، لیکن اگر مقتول کے وارث نے ابہام کو باقی رکھا اور قاضی کے فیصلہ سے اس کا حق باطل ہوگیا ، اس کے بعد اس کو یاد آیا کہ فلاں شخص نے اس کے پانوں کو کاٹا ہے تو پھر دوبارہ اس کا حق عود نہ کریگا ۔

۱۵اقرار یہ ہے

اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا اس پر نصف دیت واجب ہوگی ۔

چھٹا باب

مصالحت، معافی اور اونکی شہادت کے بیان میں

۱۰۷۔ قتل عمد میں اگر قاتل اور ورثہ مقتول میں صلح ہو جائے تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے اور قاتل کو مال دینا پڑتا ہے،

إِذَا اصْطَلَحَ الْقَاتِلُ وَأَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ عَلَى مَالٍ سَقَطَ الْقِصَاصُ وَوَجَبَ الْمَالُ قَلِيلًا كَانَ أَوْ كَثِيرًا وَإِنْ لَمْ يَذْكُرُوا حَالًا وَلَا مُؤَجَّلًا فَهُوَ حَالٌّ (البدایہ)

اگر قتل عمد میں قاتل اور مقتول کے ورثہ کے درمیان مال پر صلح ہو جائے تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے اور قاتل پر مال واجب ہوتا ہے خواہ کم ہو یا زیادہ اور اگر کسی میعاد کی شرط نہ ہو تو اس صورت میں قاتل کو مال فی الفور ادا کرنا چاہیئے،

۱۰۸۔ اگر مقتول کے ایک وارث نے قاتل سے مال پر صلح کر لی تو قاتل سے قصاص ساقط ہو جائیگا اور بقیہ ورثہ کو ان کے حصے کے مطابق دیت ملے گی،

إِنْ صَالَحَ أَحَدُ الشُّرَكَاءِ مِنْ نَصِيبِهِ عَلَى عِوَضٍ أَوْ عَفَى سَقَطَ حَقُّ الْبَاقِينَ

اگر مقتول کے ایک وارث نے قاتل سے مال پر صلح کر لی یا معاف کر دیا تو قاتل سے قصاص

عَنِ الْقِصَاصِ وَكَانَ لَهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِنَ الدِّيَةِ وَلَا يَجِبُ لِلْعَافِيْ شَيْءٌ مِنَ الْمَالِ (الكافی)

ساقط ہو جائیگا اور باقی ورثہ کو ان کے حصے کے مطابق قاتل سے دیت ملے گی، اور معاف کرنیوالے کو کچھ نہ ملیگا،

۷۰۳۔ اگر مقتول کے دو وارث ہیں اور ایک نے پورے خون کے عوض پچاس ہزار درم پر صلح کرلی تو یہ صلح جائز ہوگی اور اس کا حصہ پچیس ہزار ہوگا اور دوسرے وارث کو آدھی دیت ملیگی

رَجُلٌ قَتَلَ عَمَدًا وَلَهُ وَلِيَّانِ فَصَالَحَ اَحَدُهُمَا الْقَاتِلَ عَنْ جَمِيْعِ الدَّمِ عَلٰى خَمْسِيْنَ اَلْفًا جَازَ الصُّلْحُ فِيْ نَصِيْبِهٖ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ وَلِلْآخَرِ نِصْفُ الدِّيَةِ خَمْسَةَ آلَافٍ وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَنَّ الصُّلْحَ عَلٰى اَكْثَرَ مِنَ الدِّيَةِ بَاطِلٌ وَوَجَبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ خَمْسَةَ آلَافٍ وَالرِّوَايَةُ الْمَشْهُوْرَةُ اَوْلٰى، (الظهيرية)

اگر کسی نے کسی کو قصداً قتل کیا اور مقتول کے دو وارث ہیں ایک نے ان میں سے قاتل سے پچاس ہزار درم پر پورے خون کے عوض صلح کرلی، اس صورت میں روایت مشہورہ کے مطابق صلح جائز ہے، اور اسکا حصہ پچیس ہزار درم ہوگا اور دوسرے وارث کو نصف دیت ملیگی لیکن بعضوں نے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہر کہ ایسی رقم پر جو دیت سے زیادہ ہو صلح جائز نہیں ہے اس لیے مقتول کے دونوں ورثہ میں سے ہر ایک کو پانچہزار درم ملے گا،

۷۰۴۔ اگر نابالغ لڑکا کسی عضو کے قصاص کا مالک ہو تو اس کا باپ مجرم سے مال لیکر صلح کرسکتا ہے، لیکن اگر وہ جان کے قصاص کا مالک ہو تو اس صلح میں اختلاف ہے،

اَلْاَبُ اَنْ يُصَالِحَ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ وَاخْتَلَفَ الرِّوَايَاتُ فِي الصُّلْحِ عَنِ النَّفْسِ (قاضی خان)

اگر نابالغ لڑکا کسی عضو کے قصاص کا مالک ہو تو اسکا باپ مجرم سے مال لیکر صلح کرسکتا ہے اور اگر وہ جان کے قصاص کا مالک ہو تو اس کی جانب سے باپ کے صلح کرنے میں روایات کا اختلاف ہے،

۷۰۵۔ قتل خطار کی صورت میں اگر ہزار دینار یا دس ہزار درم پر صلح قبل فیصلہ قاضی کے ہو اور میعاد مشروط نہ ہو تو یہ رقم تین سال میں دینی پڑے گی،

وَلَوْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَاءً فَقَالَ صَالَحْتُكَ عَلٰى اَلْفِ دِيْنَارٍ اَوْ عَشَرَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَلَمْ يُسَمِّ لِذٰلِكَ اَجَلًا فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ قَضَاءِ الْقَاضِيْ وَقَبْلَ تَرَاضِيْهِمَا عَلٰى نَوْعٍ مِنْ اَنْوَاعِ الدِّيَةِ فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ مُؤَجَّلًا

اور اگر قتل خطار ہو اور ہزار دینار یا دس ہزار درم پر صلح ہو اور میعاد مشروط نہ ہو اور صلح قاضی کے حکم سے پہلے ہو تو اس صورت میں یہ رقم تین سال میں دینی پڑیگی۔

( )

۷۰۶۔ قتل خطار میں صلح کے اقسام اور ان کے احکام

ثُمَّ الصُّلْحُ فِيْ فَصْلِ الْخَطَاءِ اِنْ كَانَ بَعْدَ الْقَضَاءِ بِنَوْعٍ مِنْ اَنْوَاعِ الدِّيَةِ اَوْ بَعْدَ تَرَاضِيْهِمَا عَلٰى ذٰلِكَ فَاِنْ وَقَعَ عَلَى النَّوْعِ الَّذِيْ وَقَعَ الْقَضَاءُ بِهٖ اَوْ وَقَعَ التَّرَاضِيْ عَلَيْهِ وَكَانَ الصُّلْحُ عَلٰى اَكْثَرَ مِنَ الدِّيَةِ لَا يَجُوْزُ وَاِنْ وَقَعَ عَلٰى اَقَلَّ مِمَّا وَقَعَ بِهِ الْقَضَاءُ فَاِنَّهٗ يَجُوْزُ نَسِيْئَةً كَانَ اَوْ يَدًا بِيَدٍ وَاِنِ اصْطَلَحَا عَلٰى خِلَافِ جِنْسِ الْمَقْضِيِّ بِهٖ وَقَدْ صَالَحَهٗ عَلٰى اَكْثَرَ مِمَّا قُضِيَ بِهٖ فَاِنَّهٗ يَجُوْزُ اِذَا كَانَ الْمَقْضِيُّ

قتل خطار میں صلح کی دو صورتیں ہیں یا تو وہ قاضی کے فیصلہ کے بعد ہوگی یا اس سے پہلے ہوگی اور جو صلح قاضی کے فیصلہ کے بعد ہو اس کی چار صورتیں ہیں، ایک یہ کہ قاضی نے دیت کے انواع میں سے کسی جنس کے لینے کا حکم دیا اس کے بعد اگر اسی جنس پر شرعی دیت سے زیادہ پر صلح کرے تو وہ کسی طرح جائز نہ ہوگی، دوسرے یہ کہ قاضی نے جس چیز کا حکم دیا ہو اس سے کم پر صلح کرنا بہر صورت جائز ہے تیسرے یہ کہ اگر اس چیز پر صلح کرے جو اس جنس کے خلاف ہو جسکا قاضی نے حکم دیا ہو، تو اگر مال اس سے زیادہ ہو تو نقد پر صلح جائز ہوگی، اور قرض پر جائز نہ ہوگی

بِهٖ دَرَاهِمَ وَقَدِ اصْطَلَحَا عَلٰى دَنَانِيْرَ اَكْثَرَ
مِنْهُ وَاِنَّمَا يَجُوْزُ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ وَاِنْ
كَانَ الْمُصَالَحُ عَلَيْهِ فَرَسًا اَوْ حِمَارًا اَوْ عَبْدًا
اِنْ كَانَ دَيْنًا فَاِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ وَاِنْ كَانَ عَيْنًا
يَجُوْزُ وَاِنْ لَمْ يُقْبَضْ فِي الْمَجْلِسِ وَاِنْ كَانَ
صَالَحَهٗ عَلٰى اَقَلَّ مِنَ الْمَقْضِيِّ بِهٖ اِنْ كَانَ
الْمَقْضِيُّ بِهٖ دَنَانِيْرَ وَالْاٰخَرُ دَرَاهِمَ فَاِنَّهٗ
لَا يَجُوْزُ نَسِيْئَةً وَيَجُوْزُ يَدًا بِيَدٍ وَاِنْ
كَانَ الْمَقْضِيُّ بِهٖ دَرَاهِمَ وَالْمُصَالَحُ عَلَيْهِ
عَرَضًا مِنَ الْعُرُوْضِ اِنْ كَانَ نَسِيْئَةً لَا
يَجُوْزُ وَاِنْ كَانَ بِعَيْنِهٖ يَجُوْزُ سَوَاءٌ قَبَضَ
فِي الْمَجْلِسِ اَوْ لَمْ يَقْبِضْ هٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا
اِذَا اصْطَلَحَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَالرِّضَاءِ فَاَمَّا
اِذَا اصْطَلَحَا قَبْلَ الْقَضَاءِ وَالرِّضَاءِ اِنْ
اصْطَلَحَا عَلٰى مَالٍ فُرِضَ فِي الدِّيَةِ اِنْ كَانَ
الْمُصَالَحُ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِنَ الدِّيَةِ فَاِنَّهٗ لَا
يَجُوْزُ وَاِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ وَاِنْ وَقَعَ
الصُّلْحُ عَلٰى اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ
اَوْ عَلٰى اَقَلَّ مِنْ اَلْفِ دِيْنَارٍ اَوْ عَلٰى اَقَلَّ

یہ کہ جس چیز پر صلح ہو وہ اس جنس کے خلاف اور اس
سے کم ہو جسکا قاضی نے حکم دیا ہو تو اس صورت میں
نقد پر صلح کرنا جائز ہے اور قرض پر صلح کرنا جائز نہیں
ہے، اور اگر قاضی کے فیصلہ سے پہلے انواع دیت میں
سے کسی نوع پر صلح کرے تو دیت شرعیہ سے زیادہ
پر صلح کرنا جائز نہیں اور اس سے کم پر خواہ نقد ہو
یا ادھار جائز ہے اور اگر دیت شرعیہ کے خلاف
کسی جنس پر صلح ہو تو نقد کی صورت میں جائز ہے
ادھار کی صورت میں جائز نہیں،

مِنْ مَا ئَةٍ مِنَ الْاِبِلِ فَاِنَّهٗ يَجُوْزُ نَسِيْئَةً كَانَ اَوْ يَدًا بِيَدٍ وَاِنْ وَقَعَ الصُّلْحُ عَلٰى جِنْسٍ اٰخَرَ لَمْ يُفْرَضْ فِى الدِّيَةِ فَاِنْ كَانَ نَسِيْئَةً لَا يَجُوْزُ وَاِنْ كَانَ عَيْنًا جَائِزٌ (المحیط)

۷۰۷۔ اگر قاتل ایک آزاد اور ایک غلام ہو اور آزاد اور غلام کے آقا کسی کے ذریعہ سے مقتول کے ورثہ سے ہزار درم پر صلح کرائیں، تو نصف آزاد کے ذمہ اور نصف غلام کے آقا کے ذمّہ واجب ہوگی،

وَاِنْ كَانَ الْقَاتِلُ حُرًّا وَعَبْدًا فَاَمَرَ الْحُرُّ وَمَوْلَى الْعَبْدِ رَجُلًا بِاَنْ يُصَالِحَ عَنْهُمَا عَلٰى اَلْفٍ فَفَعَلَ بِالْاَلْفِ عَلَى الْحُرِّ وَعَلَى الْمَوْلٰى نِصْفَانِ

اگر دو شخصوں نے جنہیں ایک آزاد اور دوسرا غلام تھا کسی کو قتل کر دیا اور آزاد شخص اور غلام کے آقا نے ایک شخص کو اجازت دی کہ مقتول کے ورثہ سے ہزار درم پر صلح کریں اور اس نے مقتول کے ورثہ کو اس پر راضی کر لیا تو اس صورت میں نصف رقم آزاد کے ذمہ اور نصف آقا کے ذمہ بہ حصہ مساوی واجب ہوگی،

(الہدایہ)

۷۰۸۔ ایک شخص نے کسی کو عمداً کھول دینے والے زخم لگائے اور مجروح نے دس ہزار درم پر اس زخم اور اس کے نتائج کے بدلے صلح کر لی پھر دوسرے نے اس کو زخم خطاءً لگایا اور زخمی دونوں زخموں سے مرگیا تو دوسرے زخم لگانے والے کے عاقلہ پر پانچ ہزار درم واجب ہونگے اور پہلا زخم لگانے والا مقتول کے مال سے پانچہزار درم واپس لے گا،

رَجُلٌ شَجَّ رَجُلًا مُوْضِحَةً عَمْدًا وَصَالَحَهٗ

ایک شخص نے کسی کو قصداً کھول دینے والا زخم لگایا

مِنْهَا وَمَا يَحْدُثُ مِنْهَا عَلٰى عَشَرَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَقَبَضَهَا ثُمَّ شَجَّهٗ اٰخَرُ خَطَاءً وَمَاتَ مِنْهُمَا فَعَلَى الثَّانِيْ خَمْسَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ وَيَرْجِعُ الْاَوَّلُ فِيْ مَالِ الْمَقْتُوْلِ بِخَمْسَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ

(المحیط)

زخم اول
اور مجروح نے زخم لگانے والے سے دسہزار درم لیکر اس اس زخم سے پیدا ہونے والے نتائج کے بدلے صلح کر لی اوس کے بعد دوسرے شخص نے اوس کو خطائً زخم لگایا اور زخمی دونوں زخموں سے مرگیا تو اس صورت میں دوسرے زخم لگانے والے کے عاقلہ پر پانچہزار درم واجب ہونگے اور پہلا زخم لگانے والا مقتول کے مال سے پانچہزار درم واپس لیگا۔

۷۰۹۔ اس صورت میں اگر دوسرے شخص نے بھی قصداً زخم لگایا اور مجروح دونوں زخموں سے مرگیا تو دوسرے زخم لگانے والے سے قصاص لیا جائیگا اور پہلا زخم لگانے والا بالکل بری ہو جائیگا۔

رَجُلٌ شَجَّ مُوْضِحَةً عَمَدًا اَوْصَالَحَهُ الْمَشْجُوْجُ مِنَ الْمُوْضِحَةِ وَمَا يَحْدُثُ مِنْهَا عَلٰى مَالٍ مُسَمًّى وَقَبَضَهٗ ثُمَّ شَجَّهٗ رَجُلٌ اٰخَرُ مُوْضِحَةً عَمَدًا وَمَاتَ مِنَ الْمُوْضِحَتَيْنِ فَعَلَى الْاٰخَرِ الْقِصَاصُ وَلَا شَيْءَ عَلَى الْاَوَّلِ وَكَذٰلِكَ لَوْ كَانَ الصُّلْحُ مَعَ الْاَوَّلِ بَعْدَ مَا شَجَّهُ الْاٰخَرُ۔

(خزانۃ المفتیین)

اگر کسی نے کسی کو کھول دینے والا زخم قصداً لگایا اور زخمی نے زخم لگانے والے سے زخم اور زخم سے پیدا ہونے والے نتائج کے بدلے مال لیکر صلح کر لی اس کے بعد دوسرے نے اس کو قصداً اسی قسم کا زخم لگایا اور مجروح دونوں زخموں سے ہلاک ہوگیا تو اس صورت میں دوسرے زخم لگانے والے پر قصاص واجب ہوگا، اور پہلا زخم لگانے والا بالکل بری ہو جائے گا، اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جبکہ مجروح پہلے زخم لگانے والے سے دوسرے زخم کے بعد صلح کرے۔

۷۱۰ ۔ جان یا اعضائے بدن کے نقصان پہنچانے میں چاہے عمداً ہو خطاءً صلح جائز ہے، لیکن قصداً نقصان پہنچانے میں دیت سے زیادہ پر بھی صلح جائز ہے ،

يَجُوزُ الصُّلْحُ عَنْ جِنَايَةِ الْعَمْدِ وَالْخَطَاءِ فِي النَّفْسِ وَمَا دُوْنَهَا اِلَّا اَنَّهُ لَوْ صَالَحَ فِي الْعَمْدِ عَلٰى اَكْثَرَ مِنَ الدِّيَةِ جَازَ ، (الاختیار شرح المختار)

جان یا اعضائے بدن کے نقصان پہنچانے میں چاہے قصداً ہو یا خطاءً صلح جائز ہے لیکن قصداً نقصان پہنچانے میں دیت سے زیادہ پر بھی صلح جائز ہے ،

۷۱۱ ۔ صلح سے جو مال واجب ہوتا ہے وہ مجرم کو دینا پڑتا ہے اس کے عاقلہ کو دینا نہیں پڑتا

وَيَكُوْنُ الْمَالُ حَالًا عَلَى الْجَانِيْ فِيْ مَالِهٖ دُوْنَ الْعَاقِلَةِ (الحاوی)

اور جس چیز پر صلح ہوتی ہے وہ مجرم کے مال سے دینی پڑتی ہے اس کے عاقلہ کے مال سے دینی نہیں پڑتی

۷۱۲ ۔ جنایتِ خطاء میں دیت سے زیادہ پر صلح کرنا جائز نہیں

وَفِي الْخَطَاءِ لَوْ صَالَحَ عَلٰى اَكْثَرَ مِنَ الدِّيَةِ لَا يَجُوْزُ (الاختیار شرح المختار)

اور جنایت خطاء میں دیت سے زیادہ پر صلح کرنا جائز نہیں ہے ،

۷۱۳ ۔ بشرطیکہ دیت مقررہ سے زائد ہو اگر دیت شرعیہ کے علاوہ کسی اور چیز پر صلح کریں تو اس میں دیت سے زیادہ پر صلح کی جا سکتی ہے بشرطیکہ فی الفور ادا کیا جاے ،

وَهٰذَا اِذَا صَالَحَ عَلٰى اَحَدِ مَقَادِيْرِ الدِّيَةِ اَمَّا اِذَا صَالَحَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ جَازَتِ الزِّيَادَةُ اِلَّا اَنَّهُ يُشْتَرَطُ الْقَبْضُ فِي الْمَجْلِسِ (السراج الوہاج)

لیکن یہ اس وقت ہے کہ دیت مقررہ سے زیادہ پر صلح کریں اور اگر کسی دوسری چیز پر جو دیت شرعیہ کے علاوہ ہو صلح کریں تو دیت سے زیادہ پر صلح جائز ہے بشرطیکہ فوراً ادا کیا جاے ،

۷۱۴ ۔ اگر جنایت بالقصد میں شراب پر صلح کریں، تو کچھ دینا نہ پڑیگا ،

وَلَوْ صَالَحَ عَنْ دَمِ الْعَمَدِ عَلٰی خَمْرٍ لَا یَجِبُ شَیْءٌ (الکافی)

اور اگر قتل عمد میں شراب پر صلح کریں تو کچھ دینا نہ پڑے گا،

۱۵۷۔ لیکن جنایتِ خطاء میں شراب پر صلح کرنے سے دیت واجب ہوتی ہے،

وَفِی الْخَطَاءِ یَجِبُ الدِّیَۃُ (الاختیار شرح المختار)

اور جنایتِ خطاء میں شراب پر صلح کرنے سے دیت واجب ہوتی ہے،

۱۶۷۔ اعضا کے بالقصد نقصان پہنچانے میں اگر اس چیز پر جو مال نہ ہو مثلاً شراب اور سور صلح کریں تو کچھ دینا نہ پڑیگا اور معافی صحیح ہو گی،

لَوْ صَالَحَ عَنْ قَطْعِ الْیَدِ عَمَدًا عَلٰی خَمْرٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ لَا یَجِبُ التَّسْمِیَۃُ وَلٰکِنْ یَصِحُّ الْعَفْوُ وَلَا یَرْجِعُ الْمَقْطُوْعَۃُ یَدُہٗ عَلَی الْقَاطِعِ بِشَیْءٍ وَلَوْ کَانَ الْقَطْعُ خَطَاءً وَبَاقِی الْمَسْئَلَۃِ عَلٰی حَالِہَا لِلْمَقْطُوْعَۃِ یَدُہٗ اَنْ یَرْجِعَ عَلَی الْقَاطِعِ بِالدِّیَۃِ وَلَوْ وَقَعَ الصُّلْحُ عَلٰی حُرٍّ فَھٰذَا وَمَا لَوْ وَقَعَ عَلٰی خَمْرٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ سَوَاءٌ (المحیط)

اگر بالقصد عضو کے نقصان پہنچانے میں ایسی چیز پر صلح کریں جو مال نہ ہو مثلاً شراب اور سور تو مجرم کو کچھ دینا نہ پڑے گا اور معافی صحیح ہو گی اور جنایت خطاء میں اگر ایسی چیز پر صلح کریں جو مال نہ ہو تو صلح جائز نہیں اور مدعی کو دیت کے دعوی کا اختیار باقی رہتا ہے اور اگر آزاد آدمی کے لینے پر صلح کریں تو یہ بھی اسی قسم کی صلح ہے جو ایسی چیز پر کیجاتی ہے جو مال نہ ہو،

۱۷۷۔ خون کو خون کے بدلے میں معاف کر دینا جائز ہے

وَلَوْ صَالَحَہٗ بِعَفْوٍ عَنْ دَمٍ عَلٰی عَفْوٍ عَنْ دَمٍ اٰخَرَ جَازَ کَالْخُلْعِ۔ (الاختیار شرح المختار)

اور اگر باہم اس طور پر صلح کیجائے کہ ایک خون کو دوسرے خون کے عوض معاف کر دیا جائے تو جائز ہے،

۷/۱۸- اگر مقتول کے ورثہ نے جبراً مال پر صلح کی اور قاتل نے اس کو قبول کر لیا تو اس کو کچھ دینا نہ پڑیگا، اور قصاص ساقط ہو جائیگا،

وَلَوْ اَکْرَہَ الْقَاتِلُ عَلَی الصُّلْحِ عَنْ دَمِ الْعَمَدِ عَلٰی مَالٍ فَقَبِلَ لَمْ یَلْزَمْہُ الْمَالُ وَیَبْطُلُ الْقِصَاصُ (التاتارخانیہ)

اگر مقتول کے ورثہ نے قتل عمد میں قاتل پر جبر کر کے مال پر صلح کی اور قاتل نے اسکو قبول کر لیا تو اس کو مال دینا نہ پڑیگا، اور قصاص ساقط ہو جائیگا،

۷/۱۹- معاف کرنا قصاص سے بہتر ہے،

عَفْوُ الْوَلِیِّ عَنِ الْقَاتِلِ اَفْضَلُ مِنَ الْقِصَاصِ (الاشباہ والنظائر)

ورثہ کا قاتل کو معاف کرنا قصاص لینے سے بہتر ہے

۷/۲۰- تمام یا بعض ورثہ کے معاف کر دینے سے قصاص اور دیت ساقط ہو جاتی ہے لیکن مدعاعلیہ ظلم سے بری نہیں ہوتا،

اَلْعَفْوُ مِنَ الْقِصَاصِ مَنْدُوْبٌ وَلَوْ عَفَی الْکُلُّ اَوِ الْبَعْضُ بَرِءَ عَنِ الْقِصَاصِ وَالدِّیَۃِ وَلَا یَبْرَءُ عَنْ ظُلْمِہٖ (السراجیہ)

معاف کرنا قصاص لینے سے بہتر ہے اور اگر مقتول کے تمام ورثہ یا بعض ورثہ معاف کر دیں تو قصاص اور دیت ساقط ہو جاتی ہے لیکن مدعاعلیہ ظلم سے بری نہیں ہوتا،

عَفْوُ الْوَلِیِّ یُوْجِبُ بَرَاءَۃَ الْقَاتِلِ فِی الدُّنْیَا وَلَا یَبْرَءُ عَنْ قَتْلِہٖ (الاشباہ والنظائر)

مقتول کے ورثہ کے معاف کر دینے سے قاتل کی برأت دنیا میں ہو جاتی ہے، لیکن وہ قتل سے بری الذمہ نہیں ہوتا،

۷/۲۱- زخمی اور اس کے وارث زخمی کے مرنے سے پہلے معاف کر سکتے ہیں،

یَصِحُّ عَفْوُ الْمَجْرُوْحِ وَالْوَارِثِ قَبْلَ مَوْتِہٖ لِانْعِقَادِ السَّبَبِ (الاشباہ والنظائر)

زخمی اور اس کے وارث مرنے سے پہلے معاف کر سکتے ہیں،

۷۲۔ اگر زخمی نے زخم یا کاٹنے کو معاف کردیا پھر اس زخم سے مرگیا تو قاتل پر دیت واجب ہوگی اور اگر ان کو مع ان کے نتائج کے معاف کردیا تو کچھ واجب نہ ہوگا،

وَلَوْ عَفَى عَنِ الشَّجَّةِ اَوِ الْقَطْعِ ثُمَّ سَرِیَ اِلَی النَّفْسِ وَمَاتَ ضَمِنَ دِیَةَ النَّفْسِ بِخِلَافِ مَا اِذَا عَفَى مِنَ الْجِنَایَةِ اَوِ الْقَطْعِ وَمَا یَحْدُثُ عَنْهُ۔ (السراجیہ)	اگر زخمی نے زخم یا کاٹنے کو معاف کردیا اور زخم کے اثر سے مرگیا تو قاتل پر دیت واجب ہوگی اور اگر زخم یا کاٹنے کو مع ان سے پیدا ہونے والے نتائج کے معاف کردیا تو کچھ واجب نہ ہوگا،

۷۳۔ مقتول کے دو وارث ہوں اور ان میں ایک معاف کردے تو دوسرے وارث کو تین سال میں نصف دیت ملے گی،

اِذَا کَانَ الْقِصَاصُ بَیْنَ رَجُلَیْنِ فَعَفَا اَحَدُهُمَا فَلِلْاٰخَرِ نِصْفُ الدِّیَةِ فِیْ مَالِ الْقَاتِلِ فِیْ ثَلٰثِ سِنِیْنَ۔ (الکافی)	اگر مقتول کے وارث دو شخص ہوں اور ان میں سے ایک قاتل کو معاف کردے تو اس سے قصاص ساقط ہوجائے گا اور دوسرے وارث کو تین سال میں نصف دیت ادا کریگا،

۷۴۔ اگر مقتول کا وارث نابالغ ہو تو اس کے ولی اور وصی اوسکی طرف سے معاف نہیں کرسکتے،

لَوْ عَفَى الْوَلِیُّ وَالْوَصِیُّ عَنْ دَمِ الصَّغِیْرِ لَمْ یَجُزْ (محیط السرخسی)	اگر مقتول کا وارث نابالغ ہو تو اس کے ولی اور وصی کو اسکی طرف سے معاف کرنے کا حق حاصل نہیں ہے

۷۵۔ وصی کی مصالحت جائز ہے، لیکن معافی اور قصاص لینا جائز نہیں،

وَالْوَصِیُّ یُصَالِحُ فَقَطْ یَعْنِیْ لَیْسَ لَهُ الْقَوَدُ وَلَا الْعَفْوُ (منح الغفار)	اگر وصی صلح کرے تو جائز ہے لیکن اسکو معاف کرنے یا قصاص لینے کا حق حاصل نہیں ہے،

۷۲۶۔ اگر مجروح کے ہلاک ہونے سے پہلے اس کا ولی معاف کر دے تو استحساناً جائز ہے

لَوْ عَفَی الْوَلِیُّ قَبْلَ مَوْتِ الْجَرِیْحِ جَازَ اِسْتِحْسَانًا وَیُقْتَلُ قِیَاسًا وَلَوْ قَطَعَ الْوَلِیُّ یَدَ الْقَاتِلِ ثُمَّ عَفٰی عَنْهُ ضَمِنَ دِیَةَ یَدِهٖ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ خِلَافًا لَهُمَا۔ (محیط سرخسی)

اگر زخمی کا ولی اسکے مرنے سے پہلے معاف کر دے تو استحساناً جائز ہے اور قیاس کے موافق زخم لگانے والے پر قصاص واجب ہوگا اور اگر مقتول کے ولی نے قاتل کا ہاتھ کاٹ ڈالا اس کے بعد اپنے مورث کا خون معاف کر دیا تو اس صورت میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک قاتل کے ہاتھ کی دیت اُسپر واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک اُسپر کچھ واجب نہ ہوگا،

۷۲۷۔ اگر دو شخصوں کا قاتل ایک ہو اور ہر مقتول کے وارث ہوں اور ایک مقتول کا وارث معاف کر دے تو دوسرے مقتول کا وارث اس سے قصاص لے سکتا ہے،

اِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ الْوَاحِدُ رَجُلَیْنِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَلِیٌّ فَعَفٰی وَلِیُّ اَحَدِ الْمَقْتُوْلَیْنِ عَنِ الْقَاتِلِ فَلِوَلِیِّ الْاٰخَرِ اَنْ یَّقْتُلَهٗ، (السراج الوہاج)

اگر کسی نے دو آدمیوں کو قتل کر دیا اور دونوں مقتول کے وارث ہیں اور ایک مقتول کے وارث نے قاتل کو معاف کر دیا تو دوسرے مقتول کے وارث کی درخواست پر قاتل قتل کیا جائے گا،

۷۲۸۔ اگر اس صورت میں دونوں مقتول کا وارث ایک ہو اور وہ ایک مقتول کے خون کو معاف کر دے تو وہ دوسرے مقتول کے عوض قاتل سے قصاص نہیں لے سکتا،

رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلَیْنِ، وَوَلِیُّهُمَا وَاحِدٌ فَعَفَی الْوَلِیُّ عَنِ الْقِصَاصِ فِیْ اَحَدِهِمَا لَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّقْتُلَهٗ (الجوہرۃ النیرہ)

اگر کسی نے دو آدمیوں کو قتل کیا اور دونوں مقتول کا وارث ایک شخص ہے اور اس نے ایک مقتول کا خون معاف کر دیا تو وہ دوسرے مقتول کے خون کے عوض قاتل سے قصاص نہیں لے سکتا،

۲۹۷۔ ایک شخص قصداً مار ڈالا گیا اور اس کے وارث کو قصاص لینے کا حکم دیا گیا، اور اس نے ایک شخص کو قاتل کے قتل کرنے کا حکم دیا پھر کسی کی درخواست پر مقتول کے وارث نے اسکو معاف کر دیا، لیکن جس شخص کو اس کے قتل کا حکم دیا گیا تھا، اس کو معافی سے واقفیت نہ تھی، اس لیے اس نے اس کو قتل کر دیا تو اس صورت میں اس پر قاتل کے خون کی دیت واجب ہوگی، اور وہ مقتول کے وارث سے اس دیت کو لیکر دیگا،

رَجُلٌ قُتِلَ عَمْدًا وَقُضِيَ لِوَلِيِّهِ بِالْقِصَاصِ عَلَى الْقَاتِلِ فَأَمَرَ الْوَلِيُّ رَجُلًا أَنْ يَقْتُلَهُ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا طَلَبَ مِنَ الْوَلِيِّ أَنْ يَعْفُوَ عَنِ الْقَاتِلِ فَعَفَا عَنْهُ فَقَتَلَهُ الْمَأْمُورُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُهُ، قَالَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ وَيَرْجِعُ بِذٰلِكَ عَلَى الْآمِرِ (الظہیریہ)

ایک شخص قصداً مار ڈالا گیا اور اس کے وارث کو قاتل سے قصاص لینے کا حکم دیا گیا اور اس نے ایک شخص کو قاتل کے مار ڈالنے کا حکم دیا اس کے بعد کسی نے معافی کی درخواست کی اور اس نے اپنے مورث کے خون کو معاف کر دیا، لیکن جو شخص قتل پر مامور ہوا تھا اس کو یہ معلوم نہ ہوا کہ مقتول کے وارث نے قاتل کو معاف کر دیا ہے، اس لیے اس نے اس کو قتل کر دیا، اس صورت میں شخص مامور پر دیت واجب ہوگی اور وہ قتل کے حکم دینے والے یعنی مقتول کے وارث سے دیت لے گا،

۳۰۷۔ اگر مقتول کے ایک وارث نے اپنے مورث کا خون معاف کر دیا اور دوسرے وارث نے جان بوجھکر کہ قاتل کا قتل اب اسپر حرام ہے اسکو قتل کر دیا تو اس پر قصاص واجب ہوگا اور اپنے حق کی نصف دیت قاتل کے مال سے لے گا، اور اگر اس کے قتل کو حرام نہ جانا تو چاہے ایک وارث کی معافی سے واقف ہو یا نہ ہو اس کو دیت دینا پڑے گی،

وَلَوْ عَفَى اَحَدُ الْوَلِيَّيْنِ وَعَلِمَ الْاٰخَرُ اَنَّ الْقَتْلَ حَرَامٌ عَلَيْهِ فَقَتَلَ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ وَلَهٗ نِصْفُ الدِّيَةِ فِيْ مَالِ الْقَاتِلِ وَاِنْ لَمْ يَعْلَمْ بِالْحُرْمَةِ فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ فِيْ مَالِهٖ عَلِمَ بِالْعَفْوِ اَوْ لَمْ يَعْلَمْ، (المحیط سرخسی)

اگرایک وارث نے اپنے مورث کا خون معاف کر دیا اور دوسرا وارث جانتا ہے کہ اگر اب میں اسکو قتل کرونگا تو یہ مجھ پر حرام ہے لیکن باوجود اس کے اس نے قاتل کو مار ڈالا تو اس صورت میں اس پر قصاص واجب ہوگا اور اپنے مورث کے خون کے عوض اپنے حق کی نصف دیت وہ قاتل کے مال سے لے گا، لیکن اگر اس نے قتل کو حرام نہ جانا اور قاتل کو مار ڈالا تو اس پر دیت واجب ہوگی، چاہے وہ ایک وارث کے معاف کرنے سے واقف ہو یا نہ ہو

۷۳۱۔ اگر دو شخصوں نے ایک شخص کو مار ڈالا اور مقتول کے ورثہ نے ایک قاتل کو معاف کر دیا تو وہ دوسرے قاتل سے قصاص لے سکتے ہیں،

لَوْ قَتَلَ رَجُلَانِ رَجُلًا فَعَفَى الْوَلِيُّ عَنْ اَحَدِهِمَا كَانَ لَهٗ اَنْ يَقْتُلَ الْاٰخَرَ (قاضی خاں)

اگر دو شخصوں نے کسی کو مار ڈالا اور مقتول کے ورثہ نے ایک قاتل کو معاف کر دیا تو وہ دوسرے قاتل سے قصاص لے سکتے ہیں،

۷۳۲۔ ورثۂ مقتول اگر بجبر قصاص کو معاف کر دیں تو جائز ہے اور جبر کرنے والے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

وَاِذَا اُكْرِهَ عَلَى الْعَفْوِ عَنِ الْقِصَاصِ فَعَفَى فَالْعَفْوُ جَائِزٌ وَلَا يَضْمَنُ الْمُكْرِهُ لِوَلِيِّ الْقِصَاصِ شَيْئًا (المحیط)

اگر مقتول کے ورثہ بجبر قصاص کو معاف کر دیں تو معافی جائز ہے اوران کے لیے جبر کرنے والے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۷۳۳۔ ایک شخص نے ایک شخص کو کھولنے والا زخم قصداً لگایا اور مجروح نے زخم اور زخم کے نتائج کو معاف کر دیا، پھر دوسرے نے اس کو اسی قسم کا زخم لگایا اور مجروح نے اس کو معاف نہیں کیا اور وہ دونوں زخموں کے اثر سے مرگیا اس صورت میں دوسرے زخم لگانے والے پر تین سال میں دیت کاملہ واجب ہوگی،

رَجُلٌ شَجَّ رَجُلاً مُوْضِحَةً عَمَداً فَعَفیٰ لَہٗ عَنْھَا وَمَا یَحْدُثُ مِنْھَا ثُمَّ شَجَّہٗ آخَرُ عَمَداً فَلَمْ یَعْفُ عَنْھَا فَعَلَی الْجَانِی الدِّیَۃُ الْکَامِلَۃُ فِی ثَلٰثِ سِنِیْنَ اِذَا مَاتَ مِنْھُمَا جَمِیْعًا وَ لَا قِصَاصَ عَلَیْہِ فِیْھَا وَلَمْ یَجُزْ لَہُ الْعَفْوُ

(المحیط)

ایک شخص نے کسی کو قصداً کھول دینے والا زخم لگایا اور زخمی نے اس کو زخم اور اس سے پیدا ہونے والے نتائج سے معاف کر دیا اس کے بعد دوسرے شخص نے اس کو قصداً اسی قسم کا زخم لگایا اور زخمی نے اسکو معاف نہیں کیا اور وہ دونوں زخموں سے ہلاک ہو گیا اس صورت میں دوسرے زخم لگانے والے پر تین سال میں دیت کاملہ واجب ہوگی اور اس کے حق میں معافی نہ ہوگی اور اس پر قصاص واجب نہ ہوگا،

۷۳۴۔ اگر کسی نے کسی کو دو کھول دینے والے زخم لگائے اور زخمی نے ایک زخم اور اس سے پیدا ہونے والے نتائج کو معاف کر دیا، پھر دونوں زخموں کے اثر سے مرگیا تو اگر زخم کا ثبوت زخمی کرنے والے کے اقرار سے ہوگا تو معافی جائز نہ ہوگی اور اس پر دیت واجب ہوگی، اور اگر زخموں کا ثبوت گواہوں سے ہوگا تو معافی صحیح ہوگی، اور عاقلہ سے نصف دیت ساقط ہو جائے گی اور اگر دونوں زخم قصداً لگائے گئے ہونگے تو زخمی کرنے والے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا۔

رَجُلٌ شَجَّ رَجُلاً مُوضِحَتَيْنِ ثُمَّ عَفَى الْمَشْجُوجُ عَنْ اَحَدِ الْمُوضِحَتَيْنِ وَمَا يَحْدُثُ مِنْهَا ثُمَّ مَاتَ مِنْهُمَا قَالَ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ بِاِقْرَارٍ مِنَ الشَّاجِ فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ فِي مَالِهٖ وَلَا يَجُوْزُ الْعَفْوُ لِاَنَّهٗ وَصِيَّةٌ لِلْقَاتِلِ وَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ بِبَيِّنَةٍ فَهُوَ وَصِيَّةٌ لِلْعَاقِلَةِ فَيَجُوْزُ وَيُرْفَعُ عَنْهُمْ نِصْفُ الدِّيَةِ اِنْ كَانَ يَخْرُجُ ذٰلِكَ مِنَ الثُّلُثِ وَاِنْ كَانَتْ شَجَّتَانِ عَمْدًا وَالْمَسْئَلَةُ بِحَالِهَا لَا يَلْزَمُ شَيْءٌ عَلَى الْجَانِيْ لِاَنَّ الْعَفْوَ عَنْ اَحَدِهِمَا عَفْوٌ عَنْهُمَا

(الظہیریہ)

اگر کسی نے کسی کو دو کھول دینے والے زخم لگائے اور زخمی نے ایک زخم اور اس سے پیدا ہونے والے نتائج کو معاف کر دیا پھر دونوں زخموں سے زخمی مرگیا تو اگر زخم کا ثبوت زخم لگانے والے کے اقرار سے ہوگا تو زخم لگانے والے پر دیت واجب ہوگی اور معافی جائز نہ ہوگی کیونکہ یہ وصیت قاتل کے لیے ہوگی اور وہ صحیح نہیں ہے، اگر زخموں کا ثبوت گواہوں سے ہوگا تو یہ وصیت عاقلہ کے لیے ہوگی اور اس صورت میں معافی صحیح ہوگی اور عاقلہ سے نصف دیت ساقط ہوجائے گی بشرطیکہ اس کی مقدار مقتول کے مال کا ثلث ہو اور اگر صورت مذکورہ میں دونوں زخم قصداً لگائے گئے ہوں تو زخم لگانے والے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا، کیونکہ ایک زخم کی معافی دوسرے زخم کی معافی بھی ہوگی،

۷۳۵ - معافی کی مختلف قسمیں اور اس کے مختلف احکام،

اَلْعَفْوُ لَا يَخْلُوْ اِمَّا اِنْ كَانَ عَنِ الْعَمْدِ اَوْ عَنِ الْخَطَاءِ وَكُلُّ وَجْهٍ لَا يَخْلُوْ اِمَّا اِنْ كَانَ عَنِ الْجِنَايَةِ اَوْ عَنِ الشَّجَّةِ

معافی کی صرف دو صورتیں ہیں کیونکہ وہ قصداً جرم سے ہوگی یا خطاءً اور ان دونوں کی دو قسمیں ہیں، ایک تو یہ کہ زخم اور زخم کے پیدا ہونے والے

وَمَا يَحْدُثُ مِنْهَا اَوْ عَنِ الْقَطْعِ وَمَا يَحْدُثُ
مِنْهُ اَوْ عَنِ الشَّجَّةِ اَوْ عَنِ الْقَطْعِ وَحْدَهَا
فَاِنْ كَانَتِ الْجِنَايَةُ عَمْدًا ثُمَّ قَالَ الْمَقْطُوْعُ
لِلْقَاطِعِ عَفَوْتُكَ عَنِ الْجِنَايَةِ اَوْ عَنِ
الْقَطْعِ اَوْ مَا يَحْدُثُ مِنْهُ اَوْ عَنِ الشَّجَّةِ
وَمَا يَحْدُثُ مِنْهُ يَبْرَءُ عَنِ الْقَطْعِ وَمَا
يَحْدُثُ مِنْهُ وَعَنِ الشَّجَّةِ وَالسِّرَايَةِ وَلَوْ
قَالَ عَفَوْتُكَ عَنِ الْقَطْعِ اَوْ عَنِ الشَّجَّةِ لَا
يَكُوْنُ عَفْوًا عَنِ السِّرَايَةِ وَلَوْ مَاتَ
يَجِبُ الْقِصَاصُ قِيَاسًا وَالدِّيَةُ اِسْتِحْسَانًا
عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَعِنْدَهُمَا يَبْرَءُ عَنِ
السِّرَايَةِ فَاَمَّا اِذَا كَانَ خَطَاءً فَعَفٰى عَنِ
الْقَطْعِ اَوِ الشَّجَّةِ ثُمَّ سَرٰى وَمَاتَ كَانَ
عَلٰى هٰذَا الْخِلَافِ وَاِنْ عَفٰى عَنِ الْقَطْعِ
وَمَا يَحْدُثُ مِنْهُ اَوْ عَنِ الْجِنَايَةِ صَحَّ الْعَفْوُ
عَنِ الْكُلِّ اِلَّا اَنَّ فِي الْعَمْدِ يُعْتَبَرُ الدِّيَةُ
مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ وَفِي الْخَطَاءِ مِنَ الثُّلُثِ
وَيَكُوْنُ وَصِيَّةً لِلْعَاقِلَةِ ،

(محیط سرخسی)

نتیجے سے معاف کردے مثلاً جنایت، یا زخم یا کاٹنے
کو مع ان کے نتیجے کے معاف کردے، دوسرے یہ
کہ صرف زخم کو معاف کرے مثلاً زخم یا کاٹنے کو
معاف کرے تو اگر جرم قصداً ہوا اور زخمی کہے کہ میں نے
جرم کو معاف کردیا یا یہ کہ کاٹنے کو مع اس کے نتیجے کے
معاف کردیا یا یہ کہ میں نے زخم کو مع اس کے نتیجہ
کے معاف کردیا اس صورت میں زخم لگانے والے
پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور اس کے ذمہ سے
کاٹنے، زخم لگانے اور اس کے نتیجہ کا جرم ساقط
ہوجائیگا اور اگر زخمی نے کہا کہ میں نے کاٹنے یا
یا زخم کو معاف کردیا تو اس صورت میں امام ابوحنیفہ
کے نزدیک زخم کا اثر معاف نہ ہوگا اور اگر زخمی
اس سے مرجائے گا تو قیاس کے موافق اس پر
قصاص واجب ہوگا، اور استحسان کے موافق
دیت واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک
زخم کا اثر بھی معاف ہوجائیگا اور زخم لگانے
والے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا، اور اگر جرم
غلطی سے ہوا اور کاٹنے یا زخم کو معاف کردے
تو امام ابوحنیفہ اور صاحبین میں بھی اختلاف

ہے، اور اگر کاٹنے اور اس کے نتیجہ کو معاف
کردے تو معافی تمام علماء کے نزدیک صحیح
ہوگی، البتہ عمد کی صورت میں تمام دیت
معاف ہوجائے گی اور خطا کی صورت میں
جس کی دیت عاقلہ پر ہوگی، ثلث مال میں
وصیت جائز ہوگی اور یہ وصیت زخم لگانے
والے کے عاقلہ پر ہوگی،

۷۳۴۔ اگر مقتول کے دو وارث ہیں جنمیں ایک حاضر اور ایک غائب ہے اور حاضر وارث نے دعوی کیا کہ غائب نے معاف کردیا اس لیے میرا حق مال کی صورت میں بدل گیا، لیکن قاتل نے انکار کردیا، اور مدعی نے گواہوں سے اپنا دعویٰ ثابت کیا تو اس صورت میں حاضر اور غائب دونوں کے حق میں فیصلہ ہوگا،

وَاِذَا قَتَلَ رَجُلٌ عَمَدًا وَلَهٗ وَلِيَّانِ غَائِبٌ اَحَدُهُمَا فَادَّعَى الْحَاضِرُ عَلَى الْقَاتِلِ اَنَّ الْغَائِبَ عَفَا مِنْ نَصِيْبِهٖ وَانْقَلَبَ نَصِيْبِيْ مَالًا وَاَنْكَرَ الْقَاتِلُ فَاَقَامَ الْمُدَّعِيْ الْبَيِّنَةَ عَلٰى ذٰلِكَ يُقْبَلُ وَيُقْضٰى بِهَا فِيْ حَقِّ الْحَاضِرِ وَالْغَائِبِ،

(فصول العمادی)

اگر ایک شخص نے کسی کو عمداً قتل کیا اور مقتول کے دو وارث ہیں، ایک ان میں سے حاضر اور دوسرا غائب ہے اور وارث حاضر نے دعویٰ کیا کہ وارث غائب نے معاف کردیا اس لیے میرا حصہ مال چاہیے، لیکن قاتل نے اس کا انکار کیا اور مدعی نے گواہوں سے ثابت کردیا کہ اس صورت میں حاضر اور غائب دونوں کے حق میں فیصلہ کرنا چاہیے،

۷۴۷، اس صورت میں اگر قاتل نے دعویٰ کیا کہ وارث غائب نے معاف کر دیا ہے اور اس کو شہادت سے ثابت کیا تو اس کے گواہ مقبول ہونگے اور معافی جائز ہوگی،

وَاِذَا كَانَ لِلدَّمِ وَلِيَّانِ اَحَدُهُمَا غَائِبٌ فَادَّعَى الْقَاتِلُ اَنَّ الْغَائِبَ عَفَى عَنْهُ وَاَقَامَ الْبَيِّنَةَ عَلٰى ذٰلِكَ فَانِّىْ اَقْبَلُهُ وَاُجِيْزُ الْعَفْوَ عَنِ الْغَائِبِ وَاِذَا قَضٰى بِالْعَفْوِ ثُمَّ حَضَرَ الْغَائِبُ لَمْ يُعِدِ الْبَيِّنَةَ عَلَيْهِ وَاِذَا ادَّعَى عَفْوَ الْغَائِبِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ فَاَرَادَ اَنْ يَسْتَحْلِفَ الْحَاضِرَ فَاِنَّهُ يُؤَخَّرُ حَتّٰى يَقْدَمَ الْغَائِبُ وَيَحْلِفُ فَاِذَا قَدِمَ وَحَلَفَ اُقْتُصَّ مِنْهُ (المبسوط)

اگر مقتول کے دو وارثوں میں سے ایک حاضر اور دوسرا غائب ہے اور قاتل نے دعویٰ کیا کہ وارث غائب نے معاف کر دیا اور اسپر گواہ پیش کئے، تو اس کے گواہ مقبول ہونگے اور معافی جائز ہوگی، اور جب معافی کا حکم کر دیا جائے پھر وارث غائب حاضر ہو تو قاتل دوبارہ گواہ نہ پیش کریگا، اور جب قاتل نے کہا کہ وارث غائب نے معاف کر دیا ہے لیکن اسکا کوئی گواہ نہیں ہے البتہ وہ انکار کی صورت میں وارث غائب سے حلف کی درخواست کرتا ہے تو اس صورت میں اسوقت تک توقف کیا جائیگا جب تک وارث غائب حاضر ہو کر قسم کھائے، اور جب اس نے حاضر ہو کر قسم کھالی تو قاتل سے قصاص لیا جائے گا،

۷۴۸۔ اگر ایک شخص قتل کیا گیا اور اس کے بھائی نے شہادت سے ثابت کیا کہ صرف وہی مقتول کا وارث ہے، دوسرا کوئی وارث نہیں ہے، اور قاتل نے شہادت سے ثابت کیا کہ مقتول کا وارث اس کا لڑکا ہے، تو قاضی کو فیصلہ میں توقف کرنا چاہیے،

رَجُلٌ قُتِلَ عَمْدًا فَاَقَامَ اَخُ الْمَقْتُوْلِ بَيِّنَةً عَلٰى اَنَّهُ وَارِثُهُ وَلَا وَارِثَ لَهُ غَيْرُهُ وَ

ایک شخص مار ڈالا گیا اور اس کے بھائی نے شہادت سے ثابت کیا کہ وہ مقتول کا وارث ہے اور

أَقَامَ الْقَاتِلُ بَيِّنَةً عَلَى أَنَّ لَهُ ابْنًا فَإِنَّ الْقَاضِيَ لَا يَقْضِي بِبَيِّنَةِ الْأَخِ وَيَتَأَنَّى فِي ذٰلِكَ وَإِنْ أَقَامَ الْقَاتِلُ بَيِّنَةً عَلَى أَنَّ لَهُ ابْنًا وَرِثَهُ قَدْ صَالَحَهُ عَلَى الدِّيَةِ وَقَبَضَهَا مِنْهُ أَوْ أَقَامَ بَيِّنَةً أَنَّ الْابْنَ قَدْ عَفَى عَنْهُ قُبِلَتْ بَيِّنَةُ الْقَاتِلِ فَإِنْ جَاءَ الْابْنُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَنْكَرَ الْعَفْوَ وَالصُّلْحَ كُلِّفَتِ الْقَاتِلُ أَنْ يُعِيدَ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْابْنِ وَلَا يَقْضِي عَلَى الْبَيِّنَةِ الَّتِي أَقَامَهَا الْقَاتِلُ عَلَى الْأَخِ وَلَوْ كَانَ لِلْمَقْتُولِ أَخَوَانِ وَأَقَامَ الْقَاتِلُ الْبَيِّنَةَ عَلَى أَحَدِهِمَا أَنَّ الْأَخَ الْغَائِبَ صَالَحَهُ عَلَى خَمْسَةِ آلَافٍ جَازَ ذٰلِكَ فَإِنْ حَضَرَ الْغَائِبُ وَأَنْكَرَ الصُّلْحَ لَمْ يُكَلَّفِ الْقَاتِلُ بِإِقَامَةِ الْبَيِّنَةِ وَإِذَا لَمْ يُكَلَّفِ الْقَاتِلُ إِعَادَةَ الْبَيِّنَةِ هٰهُنَا يَكُونُ لِلْحَاضِرِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَلَا شَيْءَ لِلْغَائِبِ۔ (قاضی خاں)

اس کے سوا کوئی دوسرا وارث نہیں ہے اور قاتل نے شہادت سے ثابت کیا کہ مقتول کا وارث اس کا لڑکا ہے تو قاضی کو چاہیئے کہ توقف کرے اور مقتول کے بھائی کے گواہوں کے بیان کے بموجب قاتل کے متعلق فیصلہ نہ کرے اور اگر قاتل نے یہ شہادت پیش کی کہ مقتول کا وارث اس کا لڑکا ہے اور اس نے صلح کر لی ہے اور دیت لے لی ہے یا معافی پر گواہ پیش کیا تو اس صورت میں بھی قاتل کے گواہ مقبول ہونگے اور جب مقتول کا لڑکا حاضر ہوا اور صلح یا معافی کا انکار کرے تو قاتل کو چاہیئے کہ مقتول کے لڑکے کے سامنے دوبارہ گواہ پیش کرے اور جن گواہوں نے مقتول کے بھائی کے سامنے شہادت دی ہے ان کے بیان پر فیصلہ نہ ہوگا اور مقتول کے وارث اس کے دو بھائی ہوں اور ان میں سے ایک غائب اور ایک حاضر ہو اور قاتل اس پر گواہ پیش کرے کہ غائب بھائی نے صلح کر لی ہے تو قاتل کے گواہ مقبول ہونگے اور جب غائب بھائی حاضر ہو اور صلح کا انکار کرے تو قاتل کو دوبارہ گواہ پیش کرنا نہ ہوگا اور غائب بھائی کا حق قاتل کے ذمہ سے ساقط ہو جائیگا اور جو نصف دیت حاضر بھائی کا حق ہے وہ قاتل

۲۷۳۹۔ اس صورت میں اگر قاتل نے کہا کہ غائب کی معافی پر میرے گواہ ہیں لیکن وہ دوسرے شہر میں ہیں تو قاضی تین دن یا مناسب مدت تک قصاص لینے میں توقف کریگا،

وَلَوْ قَالَ الْقَاتِلُ لِيْ بَيِّنَةٌ حَاضِرَةٌ فِي الْمِصْرِ عَلٰى عَفْوِ الْغَائِبِ فَاِنَّهٗ يُؤَجِّلُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَا يَسْتَوْفِيْ مِنْهُ الْقِصَاصُ لِلْحَالِ هٰكَذَا ذَكَرَ شَيْخُ الْاِسْلَامِ فِيْ شَرْحِهٖ وَذَكَرَ شَمْسُ الْاَئِمَّةِ الْحَلْوَانِيُّ فِيْ شَرْحِهٖ اَنَّ الْقَاضِيْ يُؤَجِّلُهٗ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ لَيْسَ بِتَقْدِيْرٍ لَازِمٍ فَاِنْ قَالَ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ شُهُوْدِيْ غُيَّبٌ اَوْ قَالَ مِنَ الْاِبْتِدَاءِ شُهُوْدِيْ غُيَّبٌ فَالْقِيَاسُ اَنْ يُسْتَوْفٰى مِنْهُ الْقِصَاصُ وَلَا يُؤَخَّرُ وَفِي الْاِسْتِحْسَانِ لَا يُسْتَوْفٰى مِنْهُ الْقِصَاصُ اِلَّا اَنْ يَقَعَ فِيْ عِلْمِ الْقَاضِيْ اَنَّهٗ لَوْ كَانَ بَيِّنَةٌ لَاَقَامَهَا، (المحیط)

اور اگر قاتل نے کہا کہ میں غائب کی معافی پر گواہ رکھتا ہوں لیکن میرے گواہ دوسری جگہ ہیں اس صورت میں شیخ الاسلام کہتے ہیں کہ تین روز تک توقف کیا جائیگا اور شمس الائمہ فرماتے ہیں کہ قاضی بقدر مناسب تاخیر کریگا اور اگر مدت کے بعد قاتل نے کہا کہ میرے گواہ مفقود الخبر ہیں یا ابتداہی سے کہا کہ میرے گواہ غائب ہیں تو اس صورت میں قیاس کے موافق کوئی وجہ تاخیر نہیں ہے اور قاتل سے قصاص لیا جائیگا لیکن استحسان کے موافق اس وقت قصاص لیا جائیگا جب قاضی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اگر قاتل کے پاس گواہ ہوتے تو وہ ان کو حاضر کرتا،

۲۷۴۰۔ اگر مقتول کے دو وارث ہوں اور ان میں سے ایک وارث دوسرے وارث کے متعلق شہادت دے کہ اس نے معاف کر دیا ہے تو اس کی پانچ صورتیں ہیں اور پانچوں صورتوں میں معافی صحیح ہوگی،

اِثْنَانِ شَهِدَ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ اَنَّهٗ عَفٰى وَهُوَ عَلٰى خَمْسَةِ اَوْجُهٍ اِمَّا اِنْ صَدَّقَهٗ صَاحِبُهٗ وَالْقَاتِلُ جَمِيْعًا اَوْ كَذَّبَاهُ اَوْ كَذَّبَهٗ صَاحِبُهٗ وَصَدَّقَهٗ الْقَاتِلُ اَوْ عَلٰى عَكْسِهٖ اَوْ سَكَتَا جَمِيْعًا فَالْعَفْوُ وَاقِعٌ فِي الْفُصُوْلِ كُلِّهَا (محیط سرخسی)

اگر مقتول کے وارث دو شخص ہوں اور ان میں سے ایک وارث دوسرے وارث کے متعلق شہادت دے کہ اس نے قاتل کو معاف کر دیا ہے تو اس کی پانچ قسمیں ہیں، ایک یہ کہ دوسرا وارث اور قاتل دونوں معافی کی تصدیق کریں دوسرے یہ کہ دونوں تکذیب کریں، تیسرے یہ کہ دوسرا وارث تکذیب کرے اور قاتل اس کی تصدیق کرے چوتھے یہ کہ قاتل تکذیب کرے اور دوسرا وارث اس کی تصدیق کرے، پانچویں یہ کہ دونوں سکوت کریں اور ان پانچوں صورتوں میں معافی صحیح ہوگی اور قصاص ساقط ہو جائیگا،

۲۱۷۔ اگر مقتول کے ورثہ کے متعلق دو وارث معافی کی گواہی دیں تو جب وہ دیت میں سے اپنا حصہ نہ لے چکے ہوں ان کی گواہی مقبول ہے۔

وَلَوْ شَهِدَا عَلٰى بَعْضِهِمْ اَنَّهٗ عَفٰى مِنْ حِصَّتِهٖ مِنَ الدِّيَةِ فِي الْقَتْلِ الْخَطَاءِ فَشَهَادَتُهُمَا جَائِزَةٌ اِذَا لَمْ يَقْبِضَا الشَّاهِدَانِ نَصِيْبَهُمَا مِنَ الدِّيَةِ (محیط سرخسی)

اگر مقتول کے دو وارث اس کے کسی وارث کے متعلق معافی کی گواہی دیں تو جب وہ گواہ اپنا حصہ نہ لے چکے ہوں تو اُن کی گواہی مقبول ہے۔

۲۱۸۔ قتل عمد میں اگر گواہ دیت سے کم پر صلح کی گواہی دیکر پھر جائیں تو انپر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور دیت سے زیادہ پر صلح کی گواہی دیکر پھر جائیں اور قاتل انکار کر جائے تو اس زیادتی کا تاوان ان کو دینا ہوگا،

وَلَوْ شَهِدَ اَنَّهٗ صَالَحَهٗ عَنْ دَمٍ عَلٰى اَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ رَجَعَا لَمْ يُضَمَّنَا شَيْئًا وَلَوْ شَهِدَا اَنَّهٗ صَالَحَهٗ عَلٰى عِشْرِيْنَ اَلْفِ وَالْقَاتِلُ يَجْحَدُ ثُمَّ رَجَعَا عَنْ شَهَادَتِهِمَا ضَمِنَا الْفَضْلَ عَلَى الدِّيَةِ هٰذَا فِيْ مَا دُوْنَ النَّفْسِ (المبسوط)	اگر قتل عمد میں گواہ دیت سے کم پر صلح کی گواہی دے کر پھر جائیں تو گواہوں پر تاوان عائد نہ ہوگا کیونکہ ان کی گواہی گوئی نقصان واقع نہیں ہوا اور اگر دیت سے زیادہ پر صلح کی گواہی دیکر پھر جائیں، اور قاتل انکار کرے تو جو رقم دیت سے زیادہ ہوگی اس کا تاوان ان پر عائد ہوگا اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب جرم کا ارتکاب اعضاے بدن کے متعلق ہو،

۳۴۷۔ جس جرم میں مالی تاوان عائد ہوتا ہے اس کے متعلق اگر گواہ معافی کی شہادت دے کر فیصلہ کے بعد اس سے رجوع کر جائیں تو گواہوں پر دیت واجب ہوگی۔

وَاِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ عَلٰى رَجُلٍ اَنَّهٗ عَفٰى عَنْ دَمٍ خَطَاءٍ اَوْ جِرَاحَةٍ خَطَاءٍ اَوْ عَمْدٍ فِيْهَا اَرْشٌ وَقَضَى الْقَاضِيْ بِذَالِكَ ثُمَّ رَجَعَا عَنْ شَهَادَتِهِمَا ضَمِنَا الدِّيَةَ وَاَرْشَ تِلْكَ الْجِرَاحَةِ وَيَكُوْنُ الدِّيَةُ عَلَيْهِمَا فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ وَمَا بَلَغَ مِنْ اَرْشِ الْجِرَاحَةِ خَمْسَمِائَةٍ فَصَاعِدًا اِلٰى ثُلُثِ الدِّيَةِ فَفِيْ سَنَةٍ وَمَا زَادَ عَلَى الثُّلُثَيْنِ	جس جرم میں مال واجب ہوتا ہے جیسے قتل خطا، یا جراحت خطا یا جراحت عمد کہ یہ سب موجب تاوان ہوتے ہیں اس کے متعلق اگر گواہ معافی کی گواہی دیں اور فیصلہ کے بعد اس سے پھر جائیں تو گواہوں پر اوس کی دیت یا اس کا تاوان عائد ہوگا، اگر پوری دیت ہوگی تو تین سال میں دینی ہوگی اور پانچسو درم سے تہائی دیت تک ایک سال

فِيْ سَنَةٍ أُخْرىٰ، وَمَا كَانَ أَقَلَّ مِنْ
خَمْسِمِائَةٍ ضَمَّنَاهُ حَالًا، وَإِنْ كَانَتِ الدِّيَةُ
قَدْ وَجَبَتْ حَالًا وَلَمْ يُوْجَدْ مِنْهَا
شَيْءٌ وَشَهِدَ شَاهِدَانِ
أَنَّهُ أَبْرَءَ مِنْهَا وَقُضِيَ بِالْبَرَاءَةِ
ثُمَّ رَجَعَا ضَمَّنَاهُمَا ذٰلِكَ حَالًا.

(الحاوی)

میں اور دو ثلث تک دو سال میں اور
اگر پانچسو درم سے کم ہوگا، تو وہ فوراً ادا کرینگے
اور جو رقم مجرم پر فی الفور عائد ہوئی ہے،
اگر گواہ یہ گواہی دیں کہ وہ اس سے بری
کر دیا گیا ہے، پھر اپنی گواہی سے پھر جائیں تو
اس کا تاوان گواہوں پر فوراً عائد ہوگا،

ساتواں باب

اعضا کے قصاص کے بیان میں،

۷۴۳۔ اعضا میں شبہ عمد نہیں ہے۔

لَيْسَ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ شِبْهُ الْعَمْدِ إِنَّمَا هُوَ عَمْدٌ وَخَطَاءٌ (قدوری)

اعضا میں شبہ عمد نہیں ہوا اس میں یا تو عمد ہے یا خطا،

۷۴۴۔ اعضا کے قصاص میں مساوات شرط ہے،

يُعْتَبَرُ الْمُسَاوَاةُ فِي الْبَدَلِ فَلَا يُقْطَعُ الْيُمْنَى بِالْيُسْرَى وَلَا الْيُسْرَى بِالْيُمْنَى وَلَا الصَّحِيحَةُ بِالشَّلَاءِ وَلَا يَدُ الْمَرْأَةِ بِيَدِ الرَّجُلِ وَلَا يَدُ الرَّجُلِ بِيَدِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُقْطَعُ يَدُ الْحُرِّ بِيَدِ الْعَبْدِ وَلَا يَدُ الْعَبْدِ بِيَدِ الْعَبْدِ لِأَنَّ الْوَاجِبَ فِي يَدِ الْعَبْدِ نِصْفُ قِيمَتِهِ وَالْقِيَمُ مُخْتَلِفَةٌ (قاضی خان)

اعضا کے قصاص میں مساوات شرط ہے ا یسے بائیں ہاتھ کے عوض داہنا ہاتھ اور داہنے ہاتھ کے عوض بایاں ہاتھ اور شل ہاتھ کے عوض صحیح ہاتھ اور مرد کے ہاتھ کے عوض عورت کا ہاتھ اور عورت کے ہاتھ کے عوض مرد کا ہاتھ اور غلام کے ہاتھ کے بدلے آزاد کا ہاتھ اور آزاد کے ہاتھ کے عوض غلام کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا، نیز غلام کے

ہاتھ کے عوض غلام کا ہاتھ بھی نہ کاٹا جائیگا کیونکہ غلام کے ہاتھ کی دیت اس کی قیمت کا نصف ہے، لیکن چونکہ غلاموں کی قیمتیں مختلف ہوتی ہیں، اس لیے مساوات باقی نہیں رہتی،

۷۴۶۔ لیکن اعضا کی مقدار میں مساوات شرط نہیں ہے،

وَفِيمَا يَجِبُ الْقِصَاصُ لَا يُعْتَبَرُ الْمُسَاوَاةُ بَيْنَ الْأَعْضَاءِ فِي الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ فَيُقْطَعُ الطَّوِيلُ بِالْقَصِيرِ وَيَدُ الْكَبِيرِ بِيَدِ الصَّغِيرِ (قاضی خاں)

لیکن قصاص میں اعضا کی مقدار میں مساوات شرط نہیں ہے، اس لیے بڑا ہاتھ چھوٹے ہاتھ کے عوض میں اور جوان کا ہاتھ بچے کے ہاتھ کے عوض میں کاٹا جائے گا،

۷۴۷۔ اگر جوڑ سے کسی کا عضو کاٹا ہے تو اسی جوڑ سے اس کے عوض وہ عضو کاٹا جائے گا اور اگر جوڑ سے نہیں کاٹا ہے تو قصاص واجب نہ ہوگا،

كُلُّ قَطْعٍ مِنْ مَفْصَلٍ فَفِيهِ الْقِصَاصُ فِي ذَالِكَ الْمَوْضِعِ فَأَمَّا كُلُّ قَطْعٍ لَا يَكُونُ مِنْ مَفْصَلٍ بَلْ يَكُونُ بِكَسْرِ الْعَظْمِ فَإِنَّهُ لَا يَجِبُ الْقِصَاصُ عِنْدَنَا،

(المبسوط)

اگر جوڑ سے کوئی عضو کاٹا گیا ہے تو قصاص میں مجرم کا بھی وہی جوڑ کاٹا جائے گا، اگر جوڑ سے نہیں کاٹا گیا ہے، بلکہ ہڈی توڑی گئی ہے تو اس میں قصاص واجب نہ ہوگا،

۷۴۸۔ چمڑے کے کاٹنے میں قصاص نہیں ہے،

لَا قِصَاصَ فِي جِلْدَةِ الرَّأْسِ وَالْبَدَنِ إِذَا قُطِعَ مِنْهَا شَيْءٌ وَكَذَا فِي لَحْمِ الْخَدَّيْنِ

اگر سر یا بدن کے چمڑے کا کوئی حصہ کاٹ ڈالا جا[ئے] یا گال، پیٹھ اور شکم کا گوشت کاٹ دیا جائے

وَالظَّهْرِ وَالْبَطْنِ إِذَا انْقَطَعَ مِنْهَا شَيْءٌ وَكَذَا فِي الذَّقَنِ۔ (المحیط)

اس میں قصاص نہیں ہے، یہی حال ٹھوڑی کا بھی ہے،

۷۴۹۔ ہڈیوں کے کاٹنے میں قصاص نہیں ہے،

لَا قِصَاصَ فِي الْعَظْمِ إِلَّا فِي السِّنِّ (الکافی)

ہڈیوں کے کاٹنے میں قصاص نہیں ہے، البتہ دانتوں کے توڑنے سے قصاص واجب ہوتا ہے۔

۷۵۰۔ بالوں میں کسی قسم کا قصاص نہیں ہے،

لَا قِصَاصَ فِي شَيْءٍ مِنَ الشَّعْرِ (الذخیرہ)

بدن کے بالوں میں کسی قسم کا قصاص نہیں ہے۔

۷۵۱۔ لات گھونسے میں قصاص نہیں ہے،

لَا قِصَاصَ بِاللَّطْمَةِ وَاللَّكْمَةِ وَالْوَطَاءَةِ وَالدَّقَّةِ (الجوہرۃ النیرہ)

طمانچہ، اور گھونسا مارنے اور پاؤں سے روندنے اور کوٹنے میں قصاص نہیں ہے،

۷۵۲۔ بائیں آنکھ کے عوض داہنی آنکھ کا اور داہنی آنکھ کے عوض بائیں آنکھ کا قصاص نہیں لیا جائیگا

لَا يُقْتَصُّ مِنَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى بِالْيُسْرَى وَلَا مِنَ الْيُسْرَى بِالْيُمْنَى (المحیط)

بائیں آنکھ کے عوض داہنی آنکھ کا اور داہنی آنکھ کے عوض بائیں آنکھ کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔

۷۵۳۔ اگر کسی نے کسی کی آنکھ پر اسطرح مارا کہ روشنی جاتی رہی، اور آنکھ باقی رہی تو اسی طرح اس کی آنکھ کی روشنی بھی زائل کردیجائے گی اور آنکھ باقی رکھی جائیگی،

وَمَنْ ضَرَبَ عَيْنَ رَجُلٍ فَذَهَبَ ضَوْءُهَا وَهِيَ بَاقِيَةٌ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ بِأَنْ تُحْمَى مِرْآةٌ ثُمَّ تُقَرَّبُ مِنْهَا وَيُرْبَطُ عَلَى عَيْنِهِ الْأُخْرَى وَعَلَى وَجْهِهِ قُطْنٌ رَطْبٌ وَيُقَابِلُ عَيْنَهُ

اگر کسی نے کسی کی آنکھ پر مارا اور اس کی آنکھ کی روشنی جاتی رہی لیکن اسکی آنکھ باقی رہگئی تو مجرم سے اس طرح قصاص لینگے کہ ایک آتشی شیشہ کو سورج سے گرم کرینگے اور اس کو مجرم کی آنکھ کے سامنے کرینگے تاکہ اسکی آنکھ کی روشنی بھی جاتی رہے

بالمرآة فيذهب ضوءها (الكافی) — اور روئی کو تر کر کے اس کی دوسری آنکھ اور اس کے منہ پر رکھیں گے تاکہ وہ محفوظ رہیں

۷۵۴- مجرم کی آنکھ چھوٹی ہو یا بڑی، قصاص میں اسکا لحاظ نہیں کیا جائیگا

وان کان عین المقتص منه اکبر من عین الجانی او اصغر فھو سواء ویقتص له (المحیط)

چاہے مجرم کی آنکھ چھوٹی ہو یا بڑی،

۷۵۵- مجرم کی آنکھ میں نور باقی نہ رہنے کی پہچان،

وتکلموا فی معرفة ذهاب البصر قال محمد بن مقاتل الرازی تقابل عینه بالشمس مفتوحة فان دمعت علم ان الضوء باق وان لم تدمع علم ان الضوء قد ذهب وذکر الطحاوی انه یلقی بین یدیه حیة فان هرب من الحیة علم انه لم یذهب وقال محمد ینظر الی البصر وان لم یعلم ذلک یعتبر فیه الدعوی والانکار والقول قول الجانی مع یمینه علی البتات (الظهیریة)

یہ فیصلہ کیونکر کیا جائیگا کہ مجرم کی آنکھ میں نور باقی ہے؟ محمد بن مقاتل رازی کہتے ہیں کہ مجرم سورج کے سامنے آنکھ کھولے اگر اسکی آنکھ سے آنسو نکلیں تو نور باقی ہے ورنہ نور نہیں ہے امام طحاوی نے بیان کیا ہے کہ سانپ اس کے سامنے پھینکیں اگر وہ اس سے ڈرے تو معلوم ہوگا کہ اسکی آنکھ میں نور ہے اور امام محمد فرماتے ہیں کہ اسکی آنکھ کو دیکھیں اگر یہ ثابت نہ ہو کہ اسکی آنکھ میں نور ہے یا نہیں تو مدعی کی طرف سے دعوی کیا جائیگا اگر مجرم انکار کریگا یعنی مدعی اپنے دعوی کو گواہوں سے ثابت کرے گا یا مدعا علیہ انکار پر اس طرح قسم کھائے گا کہ مدعی کی آنکھ درحقیقت بے نور نہیں ہے نہ اپنے علم کے انکار پر۔

۷۵۶- اگر آنکھ نکل پڑے یا پھوٹ گئی تو اس میں قصاص نہیں ہے،

ذکر الکرخی انه لا قصاص اذا برزت او انخسفت (المحیط)

اگر آنکھ نکل پڑے یا پھوٹ گئی تو اس میں قصاص نہیں ہے۔

۷۵۷- اگر آنکھ کا پپوٹا نکل پڑے تو اس میں قصاص نہیں ہے۔

قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٌ لَا قِصَاصَ فِيْ قَلْعِ الْحَدَقَةِ فَاِنْ قَلَعَ حَدَقَةَ اِنْسَانٍ فَقَالَ الْمَقْلُوْعُ حَدَقَتُهُ اَنَا اَرْضٰى بِاَنْ تُخْسَفَ عَيْنُ هٰذَا وَلَا تُقْلَعُ حَدَقَتُهُ اٰخُذُ دُوْنَ حَقِّيْ ذَكَرَ فِي الْمُنْتَقٰى قَالَ مُحَمَّدٌ لَيْسَ لَهٗ ذٰلِكَ (المحیط)

امام ابوحنیفہ اور امام محمد فرماتے ہیں کہ اگر پپوٹا نکل پڑے تو اس میں قصاص نہیں ہے، اگر کسی نے کسی کا پپوٹا نکال لیا اور مدعی نے کہا کہ میں اس پر راضی ہوں کہ مدعا علیہ کی آنکھ کو بے نور کردیں اور اسکی آنکھ نہ نکالیں ہیں اپنے حق سے کم چاہتا ہوں تو یہ جائز نہیں ہے۔

۷۵۸- اگر کسی نے کسی کی آنکھ پر مار دیا اور وہ اندھا ہوگیا تو اس میں قصاص نہیں ہے۔

وَاِنْ ضَرَبَ عَيْنَ اِنْسَانٍ عَمْدًا فَابْيَضَّتْ بِحَيْثُ لَا يُبْصِرُ بِهَا لَا يَجِبُ الْقِصَاصُ عِنْدَ عَامَّةِ الْعُلَمَاءِ وَفِيْ كُلِّ مَوْضِعٍ يَجِبُ الْقِصَاصُ لَا فَرْقَ بَيْنَ مَا حَصَلَ الضَّرْبُ بِالسِّلَاحِ اَوْ شَيْءٍ اٰخَرَ غَيْرِ السِّلَاحِ كَالْاِصْبَعِ وَنَحْوِهَا (الظہیریۃ)

اگر کسی نے کسی کی آنکھ پر قصداً مار دیا اور وہ سفید ہوگئی اور وہ اندھا ہوگیا تو اس سے قصاص واجب نہ ہوگا اور جہاں کہیں قصاص واجب ہوتا ہے وہاں اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ جرم کا ارتکاب ہتھیار سے کیا گیا ہے یا ہتھیار کے علاوہ کسی دوسری چیز یعنی انگلی وغیرہ سے۔

۷۵۹- اگر کسی نے کسی کی سفید آنکھ کا نور ضائع کردیا تو اس میں قصاص نہیں ہے۔

اِذَا جَنٰى عَلٰى عَيْنٍ فِيْهَا بَيَاضٌ يُبْصِرُ بِهَا وَعَيْنُ الْجَانِيْ اَيْضًا فِيْهَا بَيَاضٌ يُبْصِرُ بِهَا لَا قِصَاصَ بَيْنَهُمَا (المحیط)

اگر کسی کی آنکھ سفید تھی لیکن وہ اس سے دیکھتا تھا اور دوسرے شخص کی آنکھ بھی اسی قسم کی تھی اور ایک نے دوسرے کا نور ضائع کردیا تو اس میں قصاص نہیں ہے۔

۷۶۰- اگر کسی نے کسی کی آنکھ پر مار دیا اور وہ بے نور ہوگئی، پھر بصارت عود کرآئی تو مجرم پر تاوان و قصاص نہیں ہے۔

ضَرَبَ عَيْنَ رَجُلٍ فَابْيَضَّتْ مِنْ ضَرْبِهِ ثُمَّ ذَهَبَ الْبَيَاضُ وَالْبَصَرُ لَا شَيْءَ عَلَى الضَّارِبِ لٰكِنْ هٰذَا إِذَا عَادَ الْبَصَرُ كَمَا كَانَ أَمَّا إِذَا عَادَ دُوْنَ الْأَوَّلِ فَفِيْهِ حُكُوْمَةُ الْعَدْلِ (خزانۃ المفتیین)

اگر کسی نے کسی کی آنکھ کو اس طرح مار دیا کہ سفید ہو گئی پھر سفیدی اس کی آنکھ سے زائل ہو گئی اور بصارت اصلی حالت میں عود کر آئی، تو مجرم پر تاوان اور قصاص نہیں ہے، اور اگر بصارت اصلی حالت سے کم عود کر آئی تو مجرم پر حکومت عدل ہے۔

۱۶۷۔ اگر آنکھ کی تپلی کسی قدر کم سفید ہوئی یا زخم اور ورم پیدا ہو گیا جس سے بصارت کم ہو گئی تو مجرم پر قصاص نہیں ہے۔

وَإِنْ ضَرَبَ الْعَيْنَ ضَرْبَةً فَابْيَضَّ بَعْضُ النَّاظِرِ أَوْ أَصَابَهَا قَرْحٌ أَوْ رِيْحٌ يَسِيْلُ شَيْءٌ مِمَّا هَيَّجَ بِالْعَيْنِ فَنَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ قِصَاصٌ إِنَّمَا يَجِبُ فِيْهِ حُكُوْمَةُ الْعَدْلِ

(خزانۃ المفتیین)

اگر کسی کے مارنے سے کسی کی آنکھ کی تپلی کسی قدر سفید ہو گئی یا آنکھ میں زخم یا ریح یا ورم پیدا ہو گیا جس سے بینائی کم ہو گئی تو مجرم پر قصاص نہیں ہے اور حکومت عدل واجب ہوتی ہے۔

۱۶۸۔ ایک شخص نے جس کی داہنی آنکھ سفید تھی ایک شخص کی داہنی آنکھ کو جو صحیح تھی اندھا کر دیا، پھر اس کی آنکھ کی سفیدی جاتی رہی تو وہ مجرم کی داہنی آنکھ سے قصاص لے سکتا ہے۔

فِيْ نَوَادِرِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ إِذَا كَانَ عَيْنُهُ الْيُمْنٰى بَيْضَاءَ فَجَنٰى عَلٰى إِنْسَانٍ فِيْ عَيْنِهِ الْيُمْنٰى فَذَهَبَ عَيْنُهُ ثُمَّ ذَهَبَ الْبَيَاضُ عَنْ عَيْنِ الْجَانِيْ كَانَ الْمَجْنِيُّ عَلَيْهِ أَنْ يَقْتَصَّ عَنْ عَيْنِ الْجَانِيْ

(المحیط)

اگر ایک شخص کی داہنی آنکھ سفید ہو اور وہ کسی کی داہنی آنکھ کو جو صحیح ہو اندھا کر دے پھر اس کی آنکھ کی سفیدی زائل ہو جائے تو مضروب اس سے قصاص لے سکتا ہے۔

۷۶۳ - اگر کوئی بینا ہو لیکن اس کی بصارت میں کوئی نقصان نہ ہو اور وہ کسی کی آنکھ کو اندھا کردے تو اس سے قصاص لیا جائیگا،

عَنِ الحَسَنِ إِذَا فَقَأَ عَيْنَ رَجُلٍ وَكَانَتْ عَيْنُهُ حَوْلَاءَ إِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَا يَضُرُّ بِبَصَرِهِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا فَقَأَهَا إِنْسَانٌ عَمْدًا يُقْتَصُّ مِنْهُ وَإِنْ كَانَ الحَوَلُ شَدِيدًا يَضُرُّ بَصَرَهُ فَفَقَأَ عَيْنًا لَيْسَ بِهَا حَوَلٌ كَانَ المَجْنِيُّ عَلَيْهِ بِالخِيَارِ إِنْ شَاءَ اقْتَصَّ وَرَضِيَ بِالنُّقْصَانِ وَإِنْ شَاءَ ضَمَّنَ نِصْفَ الدِّيَةِ فِي مَالِهِ (فتاوی قاضی خاں)

اگر کوئی شخص احول ہو لیکن اسکی بینائی میں کسی قسم کا نقصان نہ ہو اور وہ کسی کی آنکھ کو اندھا کرے تو مجرم پر قصاص ہے اور اگر اس کی بصارت میں نقصان ہو تو مجرم پر حکومت عدل واجب ہوگی اور اگر کوئی شخص صحیح و سالم ہو اور اسکی آنکھ کو ایسا شخص اندھا کرے جو خود احول چشم ہو تو مضروب کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو مجرم کی ناقص آنکھ سے قصاص لے یا اس سے نصف دیت لے،

۷۶۴ - اگر کسی کی داہنی آنکھ سفید اور ناقص ہو اور وہ کسی کی داہنی آنکھ کو جو صحیح ہو اندھا کرے تو اگر مجرم کی آنکھ میں کچھ نور ہے تو مضروب کو اختیار ہے کہ اس کی ناقص آنکھ سے قصاص لے یا دیت لیلے اور اگر اس کی آنکھ بالکل بے نور ہو تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے،

وَإِذَا كَانَتِ العَيْنُ اليُمْنَى بَيْضَاءَ فَأَذْهَبَ العَيْنَ اليُمْنَى مِنْ رَجُلٍ آخَرَ فَالمَفْقُوءَةُ يُمْنَاهُ بِالخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَ عَيْنَهُ النَّاقِصَةَ إِذَا كَانَ يُسْتَطَاعُ فِيهِ القِصَاصُ بِأَنْ يُبْصِرَ شَيْئًا قَلِيلًا وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ دِيَةَ عَيْنِهِ وَإِذَا كَانَتْ شَحْمَةً بَيْضَاءَ لَا يُبْصِرُ شَيْئًا أَصْلًا لَا قِصَاصَ

اگر کسی کی داہنی آنکھ سفید اور ناقص ہو اور وہ کسی کی داہنی آنکھ کو جو صحیح ہو اندھا کرے تو اگر مجرم کی آنکھ میں کچھ نور ہو تو مضروب کو اختیار ہے کہ چاہے تو اسکی ناقص آنکھ سے قصاص لے یا اس سے اپنی آنکھ کی دیت لیلے اور اگر مجرم کی آنکھ بالکل سفید اور بے نور ہو تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے اور اگر مدعی نے ابھی کوئی صورت اختیار

فيها فان لم يختر شيئا حتى فقاء رجل عين الفاقي فقد بطل حق الاول في عينيه ،

(خزانة المفتين)

نہیں کی تھی کہ دوسرے نے مجرم کی وہی آنکھ اندھی کردی تو مدعی اوّل کا حق ساقط ہو جائیگا،

۷۶۵۔ اگر کسی نے کسی کی داہنی آنکھ اندھی کردی اور اس کی داہنی آنکھ صحیح وسالم ہے لیکن بائیں آنکھ اندھی ہے تو اس کی داہنی آنکھ سے قصاص لیا جائیگا ،

رجل اذهب العين اليمنى من رجل ويسرى الجاني ذاهبة ويمناه صحيحة يقتص له من عينه اليمنى وترك اعمى عينيه ،

(الظهيرية)

اگر ایک شخص کسی کی داہنی آنکھ کو اندھا کردے اور مجرم کی بائیں آنکھ اندھی ہو اور اسکی داہنی آنکھ صحیح وسالم ہو تو اس کی داہنی آنکھ سے قصاص لیا جائے گا گو وہ دونوں آنکھوں کا اندھا ہو جائے،

۷۶۶۔ اگر کوئی شخص کسی کا کان اوکھیڑ لے تو اس پر تاوان مالی عائد ہوگا ،

وان جذب اذنه وانتزع منها شحمة لا قصاص فيه وعليه الارش في ماله

(محیط سرخسی)

اگر کوئی شخص کسی کا کان اس طرح مروڑے کہ کان کی لو نکل آئے تو مجرم پر قصاص نہیں ہے اور اس کے مال سے تاوان دلایا جائیگا،

۷۶۷۔ کان کے کاٹنے سے قصاص واجب ہوگا ،

واذا قطع الاذن كلها عمدا ففيه القصاص وان قطع بعضها ففيه القصاص اذا كان يستطاع ويعرف هذا لفظ الكرخي و كان ابو يوسف يقول للاذن مفاصل فاذا قطع منها شيء وعلم ان القطع من المفصل

اگر کوئی شخص قصداً کسی کے پورے کان کو کاٹ ڈالے تو اس پر قصاص واجب ہوگا، اور اگر تھوڑا سا کان کاٹ دے تو اس میں بھی قصاص ہے بشرطیکہ وہ مقدار معلوم ہو سکے جو کٹے ہوئے کان کی مقدار کے برابر ہو اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ کان کے جوڑ ہیں اگر تھوڑا سا کان کاٹا جائے اور یہ معلوم ہو سکے کہ جوڑ سے کاٹا

اُنْتُقِصَ مِنْهُ (الظہیریہ) گیا ہے تو کاٹنے والے پر قصاص ہے،

۷۶۸۔ اگر مجرم کا کان اس شخص سے چھوٹا ہو جس کا کان کاٹا گیا ہے تو اس کو اختیار ہے چاہے مجرم کا کان کاٹے یا اس سے اپنے کان کی دیت لے،

وَفِي الْاَجْنَاسِ اِذَا كَانَ اُذُنُ الْقَاطِعِ صَغِيْرَةَ الْخِلْقَةِ وَاُذُنُ الْمَقْطُوْعِ كَبِيْرَةَ الْخِلْقَةِ كَانَ الْمَقْطُوْعُ اُذُنُهُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ ضَمَّنَ نِصْفَ الدِّيَةِ وَاِنْ شَاءَ قَطَعَهَا عَلٰى صِغَرِهَا وَكَذٰلِكَ لَوْ كَانَتْ خَرْقَاءَ مَشْقُوْقَةً فَاِنْ كَانَتِ النَّاقِصَةُ هِيَ الَّتِي قُطِعَتْ كَانَ لَهُ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ،

اگر خلقۃً مجرم کے کان چھوٹے ہوں اور جس شخص کا کان کاٹا گیا ہے اس کے کان بڑے ہوں تو اسکو اختیار رہ جائے مجرم سے اپنے کان کی دیت لے یا اس کے چھوٹے کان کو کاٹے اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب مجرم کے کان پھٹے ہوئے ہوں، اور اگر جس شخص کا کان کاٹا گیا ہے اس کا کان ناقص ہو تو مجرم پر حکومت عدل واجب ہو گی،

(الذخیرہ)

۷۶۹۔ اگر کوئی شخص جڑ سے کسی کی ناک کاٹ ڈالے تو اس پر قصاص نہیں ہے،

وَالْاَنْفُ اِذَا قُطِعَ مِنْ اَصْلِهٖ فَلَا قِصَاصَ فِيْهِ لِاَنَّهُ عَظْمٌ لَيْسَ بِمَفْصِلٍ، (خزانۃ المفتیین)

اگر کسی نے جڑ سے کسی کی ناک کاٹ ڈالی تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے کیونکہ ناک ہڈی ہے، جوڑ نہیں ہے،

۷۷۰۔ اگر کوئی شخص کسی کی ناک کی نوک کاٹ ڈالے تو اس پر قصاص ہے،

وَاِذَا قَطَعَ كُلَّ الْمَارِنِ عَمْدًا يَجِبُ الْقِصَاصُ وَاِذَا قَطَعَ بَعْضَهُ لَا يَجِبُ وَاِذَا قَطَعَ بَعْضَ قَصَبَةِ الْاَنْفِ لَا يَجِبُ الْقِصَاصُ بِالْاِتِّفَاقِ لِاَنَّهُ عَظْمٌ (الذخیرہ)

اگر کوئی شخص کسی کی ناک کے پورے نوک کو قصداً کاٹ ڈالے تو اس پر قصاص واجب ہوگا، اور اگر ناک کی تھوڑی سی ہڈی کاٹ ڈالے تو اس میں بھی قصاص نہیں ہے کیونکہ وہ ہڈی ہے،

۱۷۷۔ نتھنوں کے کاٹنے میں حکومت عدل ہے،

وَقِيلَ فِي أَرْنَبَةِ الْأَنْفِ حُكُومَةُ عَدْلٍ اور نتھنوں کے کاٹنے میں حکومت عدل ہو،

وَهُوَ الصَّحِيحُ (خزانة المفتيين)

۲۷۷۔ اگر ناک کاٹنے والے کی ناک میں کوئی نقص ہو تو جس شخص کی ناک کاٹی گئی ہو اسکو اختیار ہے، چاہے اس کی ناقص ناک کاٹ لے یا اپنی ناک کی دیت لے،

إِذَا كَانَ قَاطِعُ الْأَنْفِ أَخْشَمَ لَا يَجِدُ الرِّيحَ أَوْ أَخْرَمَ الْأَنْفِ أَوْ كَانَ بِأَنْفِهِ نُقْصَانٌ مِنْ شَيْءٍ أَصَابَهُ خُيِّرَ الْمَقْطُوعُ أَنْفُهُ بَيْنَ قَطْعِ أَنْفِ الْقَاطِعِ وَبَيْنَ أَنْ يُضَمِّنَهُ دِيَةَ أَنْفِهِ (الظهيرية)

اگر ناک کاٹنے والا اخشم ہو یعنی اسکو کسی چیز کی بو نہ معلوم ہوتی ہو یا اوسکی ناک ٹیڑھی ہو یا اسکی ناک کو کوئی دوسرا نقصان پہنچا ہو اس صورت میں جسکی ناک کاٹی گئی ہے اس کو اختیار ہو چاہے اس کی ناقص ناک کاٹے، چاہے اس سے اپنی ناک کی دیت لے،

۳۷۷۔ اگر ناک کاٹنے والے کی ناک چھوٹی ہو تو اس صورت میں بھی اسی قسم کا اختیار ہو

إِذَا كَانَ أَنْفُ الْقَاطِعِ أَصْغَرَ كَانَ الْمَقْطُوعُ أَنْفُهُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ قَطَعَ أَنْفَهُ وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ أَرْشَهُ (المحيط)

اگر ناک کاٹنے والے کی ناک چھوٹی ہو تو جس شخص کی ناک کاٹی گئی ہو اسکو اختیار ہو چاہے اسکی ناک کاٹے چاہے اپنی ناک کی دیت لے،

۴۷۷۔ پورے ہونٹھ کے کاٹنے میں قصاص ہے،

ذَكَرَ الطَّحَاوِيُّ فِي شَرْحِهِ رِوَايَةً عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ إِذَا قَطَعَ شَفَةَ رَجُلٍ السُّفْلَى أَوِ الْعُلْيَا إِنْ كَانَ يُسْتَطَاعُ أَنْ يُقْتَصَّ مِنْهُ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ الْعُلْيَا

ہونٹھ کے کاٹنے میں قصاص ہو اوپر کا ہونٹھ اوپر کے ہونٹھ اور نیچے کا ہونٹھ نیچے کے ہونٹھ کے عوض کاٹا جائیگا، لیکن اگر پورا ہونٹھ کاٹا گیا ہے، تو قصاص واجب ہوگا اور اگر ہونٹھ کا تھوڑا سا حصہ کاٹا گیا ہے تو

بِالْعُلْيَا وَالسُّفْلٰى بِالسُّفْلٰى وَفِي الْقُدُوْرِيْ
إِذَا قَطَعَ كُلَّ الشَّفَةِ يَجِبُ الْقِصَاصُ وَإِنْ
قَطَعَ بَعْضَهٗ لَا يَجِبُ (المحیط)

قصاص واجب نہ ہوگا،

٧٧٥- زبان کے کاٹنے میں قصاص نہیں ہے،

لَا قِصَاصَ فِيْ قَطْعِ اللِّسَانِ عَمَدًا سَوَاءٌ
قَطَعَ الْبَعْضَ اَوِ الْكُلَّ (الظہیریہ)

زبان کے کاٹنے میں قصاص نہیں ہے چاہے تمام
زبان کاٹی جائے یا اس کا تھوڑا سا حصہ،

٧٧٦- دانت اوکھاڑنے میں قصاص ہے،

وَفِي السِّنِّ الْقِصَاصُ وَإِنْ كَانَ سِنُّ
مَنْ يُقْتَصُّ مِنْهُ اَكْبَرَ مِنَ الْاٰخَرِ (الہدایہ)

دانت اوکھیڑنے سے قصاص واجب ہوتا ہے گو مجرم
کے دانت اسکے دانت سے بڑے ہوں،

٧٧٧- جو دانت اوکھاڑا گیا ہے اس کے بدلے میں اس دانت سے قصاص لیا جائیگا،

وَلَا يُؤْخَذُ الْيُمْنٰى بِالْيُسْرٰى وَالْيُسْرٰى
بِالْيُمْنٰى يُؤْخَذُ الثَّنِيَّةُ بِالثَّنِيَّةِ وَالنَّابُ
بِالنَّابِ وَالضِّرْسُ بِالضِّرْسِ لَا يُؤْخَذُ
الْاَعْلٰى بِالْاَسْفَلِ وَلَا الْاَسْفَلُ بِالْاَعْلٰى
(الجوہرۃ النیرہ)

داہنے دانت سے بائیں دانت کے عوض یا بائیں دانت
سے داہنے دانت کے عوض قصاص نہیں لیا جائیگا، آگے
کے دانت کے عوض آگے کے دانت سے، داڑھ کے
عوض داڑھ سے قصاص لیا جائیگا، اور اوپر کے دانت کو نیچے کے دانت
کے عوض اور نیچے کے دانت کو اوپر کے دانت کے عوض قصاص لیا جائیگا

٧٧٨- لیکن مجرم کا دانت نہیں اوکھیڑا جائے گا بلکہ ریتی سے ریتا جائیگا،

وَإِنْ قَلَعَ لَا يُقْلَعُ مِنْهُ لٰكِنْ يُؤْخَذُ بِالْمِبْرَدِ
مِنْهُ إِلٰى اَنْ يَنْتَهِيَ اللَّحْمَ وَيَسْقُطَ مَا
سِوَاهُ (فتاوی منیری)

اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ ڈالا ہے تو اس کے عوض مجرم کا
دانت نہیں اوکھیڑینگے بلکہ اس کے دانت کو ریتی سے ریتینگے یہاں تک
کہ اسکے گوشت تک پہنچ جائے اور جو کچھ باقی رہگیا ہو وہ گر جائے

٧٧٩ - اگر کسی نے کسی کا دانت مار کر توڑ ڈالا تو قصاص لینے میں اسقدر تاخیر کرنی چاہیئے کہ دانت کی جگہ اچھی ہو جاے،

وَاِنْ ضَرَبَ سِنَّ رَجُلٍ فَقَطَعَتْ يَنْتَظِرُ حَتّٰى يَبْرَءُ مَوْضَعَ السِّنِّ وَلَا يَنْتَظِرُ حَوْلًا اِلَّا فِيْ رِوَايَةِ الْمُجَرَّدِ وَالصَّحِيْحُ هُوَ الْاَوَّلُ لِاَنَّ نَبَاتَ سِنِّ الْبَالِغِ نَادِرٌ (الظہیریہ)

اگر کسی نے کسی کے دانت پر مارا اور وہ دانت گر پڑا تو قصاص لینے اس قدر انتظار کرنا چاہیے کہ اسکے دانت کی جگہ اچھی ہو جا لیکن ایک سال تک انتظار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ بلوغ کے بعد بہت کم دانت نکلتے ہیں اور یہی حکم صحیح ہے اور بعض روایت میں ہے کہ ایکسال تک انتظار کرنا چاہیئے،

٧٨٠ - لیکن اگر کسی نے لڑکے کا دانت اکھیڑا ہے تو قصاص لینے میں ایکسال کا انتظار کرنا چاہیئے،

وَاِذَا انْتَزَعَ سِنَّ صَبِيٍّ يَتَاَنّٰى حَوْلًا (السراجیہ)

اگر کسی نے لڑکے کا دانت اکھیڑا ہو تو قصاص لینے میں ایکسال کا انتظار کرنا چاہیئے،

٧٨١ - اور مناسب یہ ہے کہ مجرم سے ضمانت لیجاے پھر اگر بچے کا ویسا ہی دانت نکل آیا تو مجرم پر قصاص اور دیت نہیں ہے،

وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَاْخُذَ لَهٗ مِنَ الْجَانِيْ ضَمِيْنًا فَاِنْ نَبَتَتْ مَكَانَهَا كَمَا كَانَتْ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَلَوْ لَمْ يَنْبُتْ سِنُّ الصَّبِيِّ حَتّٰى مَاتَ قَبْلَ تَمَامِ الْحَوْلِ لَا شَيْءَ عَلَى الْجَانِيْ فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ فِيْهِ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ (الظہیریہ)

اور مناسب یہ ہے کہ مجرم سے ضامن لیا جائے پھر اگر اس کے دانت پہلے دانت کی طرح نکل آے تو مجرم پر قصاص اور دیت نہیں ہے ا اگر اسکے دانت نہیں نکلے اور ابھی ایکسال نہیں گذرا تھا کہ وہ مر گیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک مجرم پر کوئی تاوان عا نہ ہو گا اور امام ابو یوسف کے نزدیک حکومت عدل

۷۸۲۔ اگر مجرم کا دانت اوکھیڑ لیا گیا پھر وہ دانت نکل آیا تو دوبارہ وہ اکھیڑا نہیں جائیگا

إِذَا قَلَعَ الرَّجُلُ ثَنِيَّةَ رَجُلٍ عَمْدًا فَاقْتَصَّ لَهُ مِنْ ثَنِيَّةِ الْقَالِعِ ثُمَّ نَبَتَتْ سِنُّ الْمُقْتَصِّ مِنْهُ لَمْ يَكُنْ لِلْمُقْتَصِّ لَهُ أَنْ يَقْلَعَ تِلْكَ الثَّنِيَّةَ الَّتِي نَبَتَتْ لِلْقَالِعِ ثَانِيًا

اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ ڈالا اور اس کے عوض مجرم کا دانت اوکھیڑ ڈالا گیا پھر اوسکا دانت نکل آیا تو وہ دوسرے مرتبہ اوکھیڑا نہ جائے گا،

(المحیط)

۷۸۳۔ اگر کسی نے کسی کا تھوڑا سا دانت توڑ دیا پھر بقیہ دانت گر پڑا تو اس پر قصاص نہیں ہے

وَإِذَا كَسَرَ سِنَّ رَجُلٍ بَعْضَهَا وَسَقَطَ مَا بَقِيَ لَا قِصَاصَ فِي الْمَشْهُورِ (خزانۃ المفتیین)

اگر کسی نے کسی کا تھوڑا سا دانت توڑ ڈالا اور بقیہ ٹوٹا ہوا دانت خود بخود گر پڑا تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے،

۷۸۴۔ اگر کسی نے اپنے دانت کے بدلے مجرم کا دانت اوکھیڑ لیا، پھر اس کا دانت نکل آیا تو وہ مجرم کے دانت کی دیت پانسو درم ادا کریگا،

وَلَوْ نَزَعَ سِنَّ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ الْمَنْزُوعَةُ مِنْهُ سِنَّ النَّازِعِ قِصَاصًا ثُمَّ نَبَتَتْ سِنُّ الْأَوَّلِ كَانَ عَلَى النَّازِعِ الثَّانِي أَرْشُ سِنِّ النَّازِعِ الْأَوَّلِ خَمْسَمِائَةٍ وَلَوْ نَبَتَتْ سِنُّهُ مُعْوَجًّا كَانَ فِيهِ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَلَوْ نَبَتَتْ نِصْفُ السِّنِّ كَانَ عَلَيْهِ نِصْفُ الْأَرْشِ. (قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ ڈالا اور اس نے قصاص میں مجرم کا دانت اکھیڑ لیا پھر مدعی کا دانت نکل آیا تو اسکو چاہئے کہ مدعا علیہ کے دانت کی دیت پانسو درم ادا کرے اور اگر مدعی کا دانت ٹیڑھا نکلا تو وہ مجرم کو دیت دیوے اور اس سے حکومت عدل لے اور اگر مدعی کا دانت آدھا نکلا تو آدھی دیت مجرم کو دے،

۷۸۵۔ اگر کسی کا تھوڑا سا دانت توڑ دیا اور بقیہ دانت سیاہ یا سرخ یا سبز ہو گیا تو اس صورت میں قصاص نہیں ہو دیت ہے،

ولو كسر بعضها فاسودت الباقية أو
احمرت أو اخضرت أو دخلها عيب
بوجه من الوجوه بالكسر لا قصاص
ويجب الدية (الخلاصة)

اگر کسی نے کسی کا تھوڑا سا دانت توڑ ڈالا اور بقیہ ٹوٹا ہوا
دانت سیاہ، یا سرخ یا سبز ہوگیا یا اس کے ٹوٹے ہو
دانت کو کوئی دوسرا عیب لاحق ہوگیا تو اس صورت
میں قصاص نہیں بلکہ دیت واجب ہوگی،

۷۰۶۔۔ اگر کسی کا نصف یا ثلث یا ربع دانت ہموار طور پر توڑ دیا گیا تو قصاص ورنہ دیت لیجائے گی،

إن كسر نصف سنه أو ثلثها أو ربعها
كسرا مستويا يستطاع مثلها القصاص
أقتص بمبرد وإن كان كسرا متلثا
ليس بمستو بحيث لا يستطاع أن
يقتص منه فعليه أرشه،
(الظهيرية)

اگر کسی کا آدھا یا تہائی یا چوتھائی دانت ہموار طور پر کہ
طرح قصاص لیا جاسکتا ہو توڑ دیا گیا تو قصاص لینگے
اور اسی قدر مجرم کا دانت ریتی سے ریت دینگے اور اگر دانت
مثلث اور ناہموار طور پر ٹوٹا اس طور پر کہ اس طرح
نہیں لے سکتے تو مجرم پر دیت واجب
ہوگی،

۷۰۷۔ قصاص میں مدعی اور مدعا علیہ کے دانت کی چھوٹائی اور بڑائی کا لحاظ نہیں ہے بلکہ جتنا دانت مدعی کا ٹوٹا ہے اتنا ہی دانت مدعا علیہ کا توڑا جائیگا،

والقصاص في السن لا يكون على
اعتبار قدر سن الكاسر والمكسور
صغرا وكبرا بل على قدر ما كسرت
من السن إن نصفا وثلثا أو ربعا
فكذلك (الذخيرة)

اور دانت کے قصاص میں مدعی اور مدعا علیہ کے دانت
چھوٹائی اور بڑائی معتبر نہیں ہے بلکہ بقدر دانت کے
جائیگا، مثلاً نصف دانت توڑا ہے تو مجرم کا نصف د
تراشینگے اور اگر تہائی یا چوتھائی دانت ٹوٹا ہے تو
کا اسی قدر دانت تراشینگے،

۷۸۸- اگر تھوڑا سا دانت ٹوٹا ہے تو ایک سال تک انتظار کریں گے اگر اس مدت میں کوئی تغیر نہ ہوا تو مجرم کا اتنا ہی دانت ریتی سے تراشیں گے۔

وَفِی الْمُنْتَقٰی اِذَا کَسَرَ مِنْ سِنِّ رَجُلٍ طَائِفَةً مِنْهَا اُنْتُظِرَ بِهَا حَوْلًا فَاِذَا تَمَّ الْحَوْلُ وَلَمْ تَتَغَیَّرْ فَعَلَیْهِ الْقِصَاصُ یُبْرَدُ بِالْمِبْرَدِ (المحیط)

اگر تھوڑا سا دانت ٹوٹا ہو تو ایک سال تک انتظار کرینگے اگر ایک سال میں دانت میں تغیر نہ ہو تو مجرم کا اسی قدر دانت ریتی سے تراشینگے۔

۷۸۹- اگر کسی نے کسی کے دانت پر مارا اور وہ ہل گیا تو ایک سال تک انتظار کیا جائیگا اگر ایک سال میں دانت نہیں گرا تو قصاص اور دیت نہیں ہے، اور اگر اسی مار کے صدمے سے سال کے درمیان میں دانت گر گیا تو عمد کی صورت میں قصاص اور خطاء کی صورت میں دیت ہے۔

وَاِذَا ضَرَبَ سِنَّ اِنْسَانٍ وَتَحَرَّکَ بِسَبَبِ ضَرْبِهٖ ذُکِرَ فِی الْاَصْلِ اَنَّهٗ یُنْتَظَرُ بِهَا حَوْلًا سَوَاءٌ کَانَ الْمَجْنِیُّ عَلَیْهِ بَالِغًا اَوْ صَبِیًّا ثُمَّ اِذَا وَجَبَ الْاِسْتِینَاءُ حَوْلًا فَاِنْ لَمْ یَسْقُطْ فَلَا شَیْءَ عَلَی الضَّارِبِ وَاِنْ سَقَطَ السِّنُّ فِی السَّنَةِ مِنْ تِلْکَ الضَّرْبَةِ فَاِنْ کَانَ عَمَدًا یَجِبُ الْقِصَاصُ وَاِنْ کَانَ خَطَاءً یَجِبُ الدِّیَةُ۔

(المحیط)

اگر کسی نے کسی کے دانت کو مار دیا اور اس کے مارنے سے اسکا دانت ہل گیا تو چاہے وہ لڑکا ہو یا بالغ ایک سال تک انتظار کریں گے اگر ایک سال میں اسکا دانت نہیں گرا تو مارنے والے پر قصاص اور دیت نہیں ہے اور اگر ایک سال کے درمیان میں اسکا دانت اسی ضرب کے صدمے سے گر پڑا تو اگر مار بالقصد ہوگی تو مجرم پر قصاص ہے، اور اگر خطاء ہوگی تو دیت ہے۔

۷۹۰۔ اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ ڈالا اور پھر اس کا نصف دانت نکل آیا تو مجرم پر قصاص نہیں ہے، البتہ آدھے دانت کی دیت ہے،

رَوَى حَسَنُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ إِذَا نَزَعَ الرَّجُلُ سِنَّ رَجُلٍ فَنَبَتَتْ نِصْفُهَا فَعَلَيْهِ نِصْفُ أَرْشِهِمَا وَلَا قِصَاصَ فِي ذَٰلِكَ (المحیط)	اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ ڈالا پھر اس کا آدھا دانت نکل آیا تو مجرم پر قصاص نہیں ہے، اور اس پر آدھی دیت واجب ہوگی،

۷۹۱۔ اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ ڈالا اور مجرم کا وہ دانت عیب دار ہے تو مدعی کو اختیار ہے چاہے مجرم کا وہی دانت اوکھیڑ ڈالے یا اس سے اپنے دانت کی دیت لے،

إِذَا نَزَعَ سِنَّ رَجُلٍ وَسِنُّ الْجَانِي سَوْدَاءُ أَوْ صَفْرَاءُ أَوْ حَمْرَاءُ أَوْ خَضْرَاءُ خُيِّرَ الْمَجْنِيُّ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ نَزَعَهَا بِنُقْصَانِهَا وَإِنْ شَاءَ ضَمَّنَهُ أَرْشَ سِنِّهِ خَمْسَمِائَةٍ وَإِنْ كَانَ الْعَيْبُ فِي سِنِّ الْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ فَفِيهِ حُكُومَةُ عَدْلٍ (الظہیریہ)	اگر کسی نے کسی کے دانت کو اوکھیڑ لیا اور مجرم کا وہ دانت عیب دار سیاہ، یا زرد، یا سرخ، یا سبز ہے تو مدعی کو اختیار ہے چاہے قصاص میں مجرم کا وہی عیب دار دانت اکھاڑ لے یا مدعی سے پانچسو درم لیلے اور اگر مدعی کے دانت میں کوئی عیب ہو تو اس صورت میں حکومت عدل ہے،

۷۹۲۔ اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ ڈالا اور مجرم کے منھ میں دانت نہیں پھر اس کے منھ میں وہ دانت نکل آیا تو مجرم پر قصاص نہیں بلکہ دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ قَلَعَ رَجُلٌ ثَنِيَّةَ رَجُلٍ وَثَنِيَّةُ الْقَالِعِ مَقْلُوعَةٌ فَنَبَتَتْ ثَنِيَّتُهُ بَعْدَ الْقَلْعِ فَلَا قِصَاصَ فِيهِ وَلِلْمَقْلُوعَةِ ثَنِيَّتُهُ أَرْشُهَا (المحیط)	اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ لیا اور مجرم کے منھ میں وہ دانت نہیں تھا پھر وہ دانت نکل آیا تو اس پر قصاص نہیں البتہ مدعی کو دیت ملے گی،

۷۹۳۔ اگر کسی نے کسی کا زائد دانت اوکھیڑ لیا تو مجرم پر قصاص واجب نہ ہوگا

وَلَا قِصَاصَ فِي السِّنِّ الزَّائِدَةِ وَاِنَّمَا يَجِبُ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ (الجوہرۃ النیرہ)

اگر کسی کے منہ میں زائد دانت ہو اور کسی نے اس کا وہی زائد دانت اوکھیڑ لیا تو مجرم پر قصاص نہیں بلکہ حکومت عدل ہے

۷۹۴۔ اگر کسی نے کسی کا ہاتھ دانت سے کاٹا اور اس نے ہاتھ چھڑانے کے لیے ہاتھ کو جھٹکا دیا جس سے اس کا دانت ٹوٹ گیا تو اس پر کوئی قصاص واجب نہ ہوگا،

وَلَوْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ صَاحِبُ الْيَدِ يَدَهُ وَقَلَعَ سِنَّ الْعَاضِّ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ فِي قَوْلِ اَبِي حَنِيْفَةَ (قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی شخص کے ہاتھ کو دانت سے کاٹا اور اس شخص نے اپنے ہاتھ کو چھڑایا جس سے اس کے دانت ٹوٹ گئے تو اس شخص پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۷۹۵۔ اگر کسی کے طمانچہ سے کسی کا دانت ٹوٹ گیا تو مجرم پر دانت کا قصاص واجب ہوگا

رَجُلٌ ضَرَبَ لَطْمَةً فَسَقَطَ سِنٌّ مِنْهُ يَجِبُ الْقِصَاصُ (الحاویہ)

اگر کسی نے کسی کے منہ پر طمانچہ مارا جس سے اس کا دانت گر پڑا تو مجرم پر دانت کا قصاص واجب ہوگا،

۷۹۶۔ اگر کسی نے قصداً کسی کا ہاتھ جوڑ سے کاٹ دیا تو گو اس کا ہاتھ مدعی کے ہاتھ سے بڑا ہو لیکن وہ اس کے عوض کاٹا جائے گا،

وَمَنْ قَطَعَ يَدَ غَيْرِهِ مِنَ الْمَفْصَلِ عَمْدًا قُطِعَتْ يَدُهُ وَلَوْ كَانَتْ اَكْبَرَ مِنْ يَدِ الْمَقْطُوْعِ وَهٰذَا اِنَّمَا كَانَ بَعْدَ الْبُرْءِ وَلَا قِصَاصَ قَبْلَ الْبُرْءِ (الجوہرۃ النیرہ)

اگر کسی نے کسی کے ہاتھ کو قصداً جوڑ سے کاٹ دیا تو کاٹنے والے کا ہاتھ گو مدعی کے ہاتھ سے بڑا ہو لیکن قصاص میں کاٹا جائیگا، البتہ قصاص اس وقت واجب ہوگا جب مدعی کا زخم اچھا ہو جائیگا،

۷۹۷۔ یہی حکم اونگلی کے قصاص کا بھی ہے،

كَذَا فِي الْاَصَابِعِ الْقِصَاصُ اِذَا قُطِعَتْ

یہی حکم اونگلی کے قصاص کا بھی ہے بشرطیکہ جوڑ سے کاٹی

مِنْ مَفَاصِلِهَا وَلَا قِصَاصَ فِيْمَا اِذَا كَانَ الْقَطْعُ لَا مِنَ الْمَفْصَلِ (خزانۃ المفتیین)	جائے لیکن اگر مدعی کی انگلی جوڑ سے نہیں کاٹی گئی ہو تو مجرم پر قصاص واجب نہ ہوگا،

۷۹۸ ۔ اگر کسی کا ہاتھ نصف کلائی سے یا کسی کا پانوں نصف پنڈلی سے کاٹا گیا تو کاٹنے والے پر قصاص واجب نہ ہوگا،

وَلَوْ قَطَعَ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ مِنْ نِصْفِ السَّاعِدِ اَوْ رِجْلَهُ مِنْ نِصْفِ السَّاقِ عَمْدًا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ (المحيط)	اگر کسی کا ہاتھ قصداً نصف کلائی سے یا کسی کا پانوں قصداً نصف پنڈلی سے کاٹا گیا ہو تو کاٹنے والے پر قصاص واجب نہ ہوگا،

۷۹۹ ۔ مدعی کی داہنی انگلی کے عوض مجرم کی بائیں انگلی نہ کاٹی جائیگی،

لَا يُقْطَعُ السَّبَّابَةُ الْيُمْنٰى اِلَّا بِالسَّبَّابَةِ الْيُمْنٰى وَلَا السَّبَّابَةُ الْيُسْرٰى اِلَّا بِالْيُسْرٰى فَكَذَا لَا يُقْطَعُ الْاِبْهَامُ بِالسَّبَّابَةِ وَلَا السَّبَّابَةُ بِالْوُسْطٰى وَالْحَاصِلُ اَنَّهُ لَا يُؤْخَذُ شَيْءٌ مِنَ الْاَعْضَاءِ اِلَّا بِمِثْلِهِ مِنَ الْقَاطِعِ ، (الذخیرہ)	مدعی کی داہنی انگلی کے عوض مجرم کی بائیں انگلی نہیں کاٹی جائیگی قصاص مجرم کی اسی انگلی سے لیا جائیگا جو انگلی مدعی کی اس نے کاٹی ہو دوسرے انگلی پر قصاص نہیں ہے، حاصل یہ کہ اعضاء کے قصاص میں مجرم سے اسی عضو کا مواخذہ ہوگا جو عضو مدعی کا کاٹا گیا ہے،

۸۰۰ ۔ اگر کسی کے کوئی انگلی یا ہاتھ نہ ہو اور وہ کسی کی وہی انگلی یا ہاتھ کاٹ ڈالے تو اسپر قصاص نہیں ہے،

مَقْطُوْعُ الْاِبْهَامِ مِنْ يَدِهِ الْيُمْنٰى اِذَا قَطَعَ مِثْلَهُ لَا قِصَاصَ بَيْنَهُمَا وَكَذَا مَقْطُوْعُ الْيَدِ الْيُمْنٰى اِذَا قَطَعَ سَاعِدَ مِثْلِهِ لَا قِصَاصَ (محیط برہانی)	اگر کسی کے کوئی انگلی یا ہاتھ نہ ہو اور وہ کسی کی وہی انگلی یا وہی ہات کاٹ ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا،

٨٠١ - پانوں کے بدلے ہاتھ یا ہاتھ کی انگلی کے بجائے پانوں کی انگلی نہیں کاٹی جائیگی

وَلَا يُقْطَعُ الْيَدُ بِالرِّجْلِ وَلَا اِصْبَعُ مِنْ يَدٍ بِاِصْبَعٍ مِنْ رِجْلٍ؛

(المبسوط)

پانوں کے بدلے ہاتھ اور ہاتھ کی انگلی پانوں کی انگلی کے عوض کاٹی نہیں جاسے گی۔

٨٠٢ - اگر دو شخص کسی کے ہاتھ کو کاٹ ڈالیں تو دونوں پر قصاص واجب نہ ہوگا بلکہ ان پر نصف دیت واجب ہوگی،

وَاِذَا قَطَعَ رَجُلَانِ يَدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَلَا قِصَاصَ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَعَلَيْهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ

(الہدایہ)

اگر دو شخص کسی کے ہاتھ کو کاٹ ڈالیں تو دونوں پر قصاص واجب نہ ہوگا، بلکہ ان پر نصف دیت واجب ہوگی،

٨٠٣ - صحیح ہاتھ اس شخص کے ہاتھ کے عوض نہ کاٹا جائیگا جس کی انگلیاں کم ہوں،

لَا تُقْطَعُ الْيَدُ الصَّحِيْحَةُ بِمَنْقُوْصَةِ الْاَصَابِعِ

(محیط سرخسی)

جو ہاتھ صحیح ہو وہ اس ہاتھ کے عوض نہ کاٹا جائیگا جس کی انگلی کم ہو،

٨٠٤ - جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر اس کے ہاتھ میں ایسا زخم ہو جس سے مٹھی باندھنے میں کوئی خلل واقع نہ ہو اور اس سے دیت کا نقصان نہ ہو تو یہ قصاص کے لیے مانع نہیں ہے،

وَاِنْ كَانَ جِرَاحَةً لَا يُوْجِبُ نُقْصَانَ دِيَةِ يَدِهٖ بِاَنْ كَانَ نُقْصَانًا لَا يُوْهِنُ فِي الْبَطْشِ فَاِنَّهٗ لَا يَمْنَعُ وُجُوْبَ الْقِصَاصِ وَيُجْعَلُ وُجُوْدُ هٰذَا الْعَيْبِ وَعَدَمُهٗ بِمَنْزِلَةٍ وَاِنْ كَانَ نُقْصَانًا يُوْهِنُ فِي الْبَطْشِ حَتّٰى يَجِبَ بِقَطْعِهٖ

جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہو اگر اس کے ہاتھ میں زخم ہو اور وہ زخم مٹھی باندھنے اور ہاتھ کے دوسرے افعال میں خلل انداز نہ ہو اور اس سے دیت کا نقصان بھی نہ ہو تو وہ مانع قصاص نہیں ہے کیونکہ اس قسم کے زخم کا وجود اور عدم برابر ہے لیکن اگر زخم سے ہاتھ کے کاموں کا نقصان ہو تو ہاتھ کاٹنے والے

حُكُومَةُ عَدْلٍ لَا نِصْفُ الدِّيَةِ كَانَ بِمَنْزِلَةِ الْيَدِ الشَّلَّاءِ (المحيط)

پر قصاص نہیں ہے اور اس کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

۵۰۰۔ جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے، اگر اس کے ہاتھ میں زائد انگلی ہو اور اس سے ہاتھ کے کام میں خلل نہ واقع ہوتا ہو تو ہاتھ کاٹنے والے پر قصاص ہو،

وَلَوْ قَطَعَ الْكَفَّ وَفِيهِ إِصْبَعٌ زَائِدَةٌ تُوَهِّنُ الْكَفَّ فَلَا قِصَاصَ فِيهِ وَإِنْ كَانَتْ لَا تُوَهِّنُ الْكَفَّ يَجِبُ الْقِصَاصُ (محیط سرخسی)

جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر اس کے ہاتھ میں زائد انگلی ہو اور اس سے کام میں خلل واقع ہوتا ہو تو ہاتھ کاٹنے والے پر قصاص نہیں ہو لیکن اگر کام میں کوئی خلل واقع نہ ہوتا ہو تو قصاص واجب ہوگا،

۵۰۶۔ اگر کسی نے کسی کی زائد انگلی کاٹ ڈالی تو گو اس کے ہاتھ میں زائد انگلی ہو لیکن وہ قصاص میں کاٹی نہ جائے گی،

وَإِذَا قَطَعَ الرَّجُلُ مِنْ يَدِ رَجُلٍ إِصْبَعًا زَائِدَةً لَا قِصَاصَ فِيهِ سَوَاءٌ كَانَ لِلْقَاطِعِ إِصْبَعٌ زَائِدَةٌ أَوْ لَمْ تَكُنْ (محیط برہانی)

اگر کسی کے ہاتھ میں زائد انگلی ہو اور کسی نے وہ زائد انگلی کاٹ ڈالی تو اس پر قصاص نہیں ہے گو کاٹنے والے کے ہاتھ میں زائد انگلی موجود ہو،

۵۰۷۔ اگر کسی کے ہاتھ کا قصاص میں کاٹا جانا واجب ہو گیا پھر بسبب مرض کے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا گیا یا کسی نے ظلماً اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا تو اس سے قصاص اور دیت ساقط ہو جائینگے،

وَإِذَا قُطِعَ يَدُ رَجُلٍ عَمْدًا حَتَّى وَجَبَ الْقِصَاصُ تُقْطَعُ يَدُ الْقَاطِعِ بِأَكَلَةٍ أَوْ ظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَبْطُلُ الْقِصَاصُ وَلَا يَنْتَقِلُ إِلَى الْأَرْشِ وَلَوْ قُطِعَ يَدُ الْقَاطِعِ بِقِصَاصِ رَجُلٍ آخَرَ

اگر کسی کے ہاتھ کاٹنے کی وجہ سے کسی کے ہاتھ پر قصاص واجب ہو گیا لیکن اس کا ہاتھ بسبب مرض کے کٹ گیا یا اس کے ہاتھ کو بطریق ظلم کے کسی نے کاٹ ڈالا تو اس سے قصاص اور دیت ساقط ہو جائینگے، لیکن اگر مجرم کا ہاتھ

أَوْ فِي سَرِقَةٍ كَانَ عَلَىٰ مَنْ عَلَيْهِ الْقِصَاصُ الْأَرْشُ لِصَاحِبِ الْقِصَاصِ الْأَوَّلِ، (قاضی خان)

دوسرے ہاتھ کے قصاص میں یا چوری کی وجہ سے کاٹ لیا گیا تو پہلے شخص کے ہاتھ کی دیت اوس پر واجب ہوگی،

۷۰۰ - جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر اس کا ہاتھ صحیح اور کاٹنے والے کا ہاتھ شل یا عیب دار ہو تو اس کو اختیار ہے چاہے اسکا وہی عیب دار ہاتھ کاٹ لے یا اپنے ہاتھ کی دیت لے لے،

إِذَا كَانَتْ يَدُ الْمَقْطُوعِ صَحِيحَةً وَيَدُ الْقَاطِعِ شَلَّاءَ أَوْ نَاقِصَةَ الْأَصَابِعِ فَالْمَقْطُوعَةُ يَدُهُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ قَطَعَ الْيَدَ الْمَعِيبَةَ وَلَا شَيْءَ لَهُ غَيْرُهَا وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الْأَرْشَ كَامِلًا (الکافی)

جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر اس کا ہاتھ صحیح اور ہاتھ کاٹنے والے کا ہاتھ شل ہو یا اسکی انگلیوں میں کوئی نقص ہو تو اس کو اختیار ہے چاہے تو اس کے عیب دار ہاتھ کو کاٹ لے اور ہاتھ کاٹنے کے بعد کوئی تاوان اسپر عائد نہ ہوگا اور چاہے تو اس سے اپنے ہاتھ کی دیت لے لے،

۷۰۱ - لیکن یہ اختیار اس وقت ہے جب ہاتھ کاٹنے والے کا ہاتھ اس کے لئے کارآمد ہو اور اگر کارآمد نہ ہو تو وہ محل قصاص نہیں بلکہ اُسپر دیت عائد ہوگی،

وَكَانَ الصَّدْرُ الشَّهِيدُ بُرْهَانُ الْأَئِمَّةِ إِنَّمَا يَثْبُتُ الْخِيَارُ لِلْمَقْطُوعِ فِي هٰذِهِ الصُّوَرِ إِذَا كَانَتِ الشَّلَّاءُ مِمَّا يُنْتَفَعُ بِهَا مَعَ ذٰلِكَ وَأَمَّا إِذَا كَانَتْ غَيْرَ مُنْتَفَعٍ بِهَا فَهِيَ لَيْسَتْ بِمَحَلِّ الْقِصَاصِ فَلَا يُخَيَّرُ الْمَجْنِيُّ عَلَيْهِ بَلْ لَهُ دِيَةٌ صَحِيحَةٌ كَمَا لَوْ لَمْ يَكُنْ لِلْقَاطِعِ تِلْكَ الْيَدُ أَصْلًا وَبِهِ يُفْتَىٰ (المحیط)

لیکن جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے اس کو یہ اختیار اسوقت ہے جب ہاتھ کاٹنے والے کو اس کے ناقص ہاتھ سے کوئی فائدہ پہنچتا ہو لیکن اگر اس کو اس کے ہاتھ سے کوئی فائدہ نہ پہنچتا ہو تو وہ محل قصاص نہ ہوگا کیونکہ غیر مفید ہاتھ عدم کا حکم رکھتا ہے اور اس صورت میں اسکو اختیار نہ ہوگا اور اس کے ہاتھ کی دیت ہاتھ کاٹنے والے پر عائد ہوگی،

۸۱۰ - اگر ہاتھ کاٹنے والے کا ہاتھ عیب دار ہو اور جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے، ابھی اس نے قصاص یا دیت میں سے کسی کو اختیار نہیں کیا تھا کہ کسی نے ہاتھ کاٹنے والے کے ہاتھ کو ظلماً کاٹ لیا تو اس صورت میں اوسکا حق باطل ہو جائیگا،

وَلَوْ ذَهَبَتِ الْمَعِيبَةُ قَبْلَ اِخْتِيَارِ الْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ اَوْ قُطِعَتْ ظُلْمًا بَطَلَ حَقُّ الْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ عِنْدَنَا بِخِلَافِ مَا اِذَا قُطِعَتْ بِحَقٍّ عَلَيْهِ مِنْ قَوَدٍ اَوْ سَرِقَةٍ فَاِنَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِ اَرْشُ الْيَدِ الْمَقْطُوْعَةِ،

(الکافی)

اگر ہاتھ کاٹنے والے کا ہاتھ عیب دار ہو اور جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہو اُسنے ابھی قصاص یا دیت کو اختیار نہیں کیا تھا کہ اسی حالت میں ہاتھ کاٹنے والے کے عیب دار ہاتھ کو کسی نے ظلم سے کاٹ لیا تو اس صورت میں اسکا حق باطل ہو جائیگا لیکن اگر اوسکا عیب دار ہاتھ کسی دوسرے قصاص یا چوری کیوجہ سے کاٹا گیا تو اس صورت میں اسکے ہاتھ کی دیت اس پر واجب ہو گی،

۸۱۱ - اگر کسی نے کسی کی دو انگلی کاٹ ڈالی اور اس کے ہاتھ میں اس کی انگلی جیسی صرف ایک ہی انگلی ہے تو اس کی ایک انگلی کاٹی جائے گی، اور ایک انگلی کی دیت لیجائے گی،

وَاِذَا قَطَعَ لَهُ اِصْبَعَيْنِ وَلَيْسَ لِلْقَاطِعِ اِلَّا اِصْبَعٌ وَاحِدَةٌ فَاِنَّهُ يَقْطَعُهَا وَيَاْخُذُ اَرْشَ الْاُخْرٰى (الجوہرۃ النیرہ)

اگر کسی نے کسی کی دو انگلی کاٹ ڈالی اور اس کے ہاتھ میں اسکے مثل صرف ایک انگلی ہو تو اس صورت میں ہاتھ کاٹنے والے کی صرف ایک انگلی کاٹی جائیگی اور ایک انگلی کی دیت دیجائیگی،

۸۱۲ - اگر کسی نے کسی کا داہنا ہاتھ کاٹ لیا اور اس کے داہنا ہاتھ نہیں ہو تو اس سے داہنے ہاتھ کی دیت لیجائے گی،

رَجُلٌ قَطَعَ يَمِيْنَ رَجُلٍ وَلَا يَمِيْنَ لِلْقَاطِعِ يَحِقُّ الْمَقْطُوْعُ عَنْهُ يَدُهُ فِي الْاَرْشِ فِي مَالِهٖ

(خزانۃ المفتیین)

اگر کوئی شخص کسی کے داہنے ہاتھ کو کاٹ لے اور اس کے داہنا ہاتھ نہ ہو تو اس کے داہنے ہاتھ کے کاٹنے کے بدلے اس پر دیت واجب ہو گی،

۸۱۳- اگر کسی نے کسی کا ہاتھ کلائی سے کاٹ لیا، پھر دوسرے کا ہاتھ کہنی سے کاٹا اور یہ دونوں قصاص لینا چاہتے ہیں، تو پہلے اس کا ہاتھ کلائی سے کاٹا جائیگا، پھر کہنی والے کو اختیار ہوگا چاہے اس کے بقیہ ہاتھ کو کاٹ لے یا اس سے دیت لے،

وَلَوْ قَطَعَ كَفَّ رَجُلٍ مِنْ مَفْصَلٍ ثُمَّ قَطَعَ يَدَ اٰخَرَ مِنَ الْمِرْفَقِ ثُمَّ اجْتَمَعَا فَاِنَّ الْكَفَّ تُقْطَعُ بِصَاحِبِ الْكَفِّ ثُمَّ يُخَيَّرُ صَاحِبُ الْمِرْفَقِ فَاِنْ شَاءَ قَطَعَ مَا بَقِيَ لِحَقِّهٖ وَاِنْ شَاءَ اَخَذَ الْاَرْشَ (شرح المبسوط)

اگر کسی نے کسی کا ہاتھ کلائی سے کاٹ ڈالا پھر اسی نے دوسرے شخص کا ہاتھ کہنی سے کاٹا اور دونوں بالاتفاق قصاص لینا چاہتے ہیں تو اس صورت میں پہلے اسکا ہاتھ کلائی سے کاٹا جائیگا اس کے بعد کہنی والے کو اختیار ہے چاہے اس کے بقیہ ہاتھ کو کاٹ لے یا اس سے دیت لے،

۸۱۴- اگر کسی نے ایک شخص کا داہنا ہاتھ، پھر دوسرے کا بایاں ہاتھ کاٹ لیا تو اس صورت میں اس کے دونوں ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

لَوْ قَطَعَ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ الْيُمْنٰى وَالْيُسْرٰى مِنْ اٰخَرَ قُطِعَتْ يَدَاهُ بِهِمَا وَكَذٰلِكَ اِنْ قَطَعَهُمَا مِنْ وَاحِدٍ (المبسوط)

اگر کسی نے کسی کا داہنا ہاتھ اور دوسرے کا بایاں ہاتھ کاٹ لیا تو اس صورت میں اس کے دونوں ہاتھ کاٹے جائیں گے اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب وہ کسی کے دونوں ہاتھوں کو کاٹ ڈالے یعنی قصاص میں اس کے دونوں ہاتھ کاٹے جائیں گے،

۸۱۵- اگر کسی نے دو شخصوں کے داہنے ہاتھ کاٹ ڈالے تو اسکا داہنا ہاتھ کاٹ لیا جائیگا اور ایک ہاتھ کی دیت لے کر دونوں پر تقسیم کر دیجائے گی،

وَلَوْ قَطَعَ رَجُلٌ يَمِيْنَ رَجُلَيْنِ قُطِعَتْ يَمِيْنُهٗ بِهِمَا وَغَرِمَ دِيَةَ وَاحِدٍ بَيْنَهُمَا (المبسوط)

اگر کوئی شخص دو آدمیوں کے داہنے ہاتھ کاٹ ڈالے تو اس صورت میں اسکا داہنا ہاتھ کاٹ لیا جائیگا اور ایک ہاتھ کی دیت لیکر دونوں پر تقسیم کر دیجائے گی،

۸۱۶ - اگر کسی نے کسی کی انگلی کاٹ ڈالی پھر اس کے اچھے ہونے سے پہلے جوڑ سے اسکا ہاتھ کاٹ ڈالا تو قصاص میں اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور انگلی کا قصاص ساقط ہو جائیگا،

وَلَوْ قَطَعَ اَصَابِعَ رَجُلٍ عَمَدًا ثُمَّ قَطَعَ كَفَّهٗ مِنَ الْمَفْصَلِ قَبْلَ الْبُرْءِ يُقْطَعُ يَدُ الْقَاطِعِ دُوْنَ اَصَابِعِهٖ ۔ (محیط سرخسی)	اگر کسی نے کسی کی انگلی کاٹ ڈالی اس کے بعد اس کے ہاتھ کو جوڑ سے اسکی صحت پانے سے پہلے کاٹ ڈالا تو اس صورت میں اسکا ہاتھ کاٹ لیا جائے گا اور انگلی کا قصاص ساقط ہو جائیگا ۔

۸۱۷ - لیکن اس صورت میں اگر صحت کے بعد ہاتھ کاٹا ہو تو انگلی کا قصاص واجب ہوگا اور باقی ہاتھ میں حکومت عدل ہوگی،

وَاِنْ تَخَلَّلَ بَيْنَهُمَا بُرْءٌ يَجِبُ الْقِصَاصُ فِي الْاَصَابِعِ وَحُكُوْمَةُ عَدْلٍ فِي الْكَفِّ (المحیط)	اگر انگلی کاٹنے کے بعد صحت ہو گئی اس کے بعد اس نے ہاتھ کو کاٹا تو اس صورت میں انگلی کا قصاص واجب ہوگا اور بقیہ ہاتھ میں حکومت عدل ہوگی،

۸۱۸ - اگر کسی نے کسی کی ایک انگلی کاٹ ڈالی پھر اس کے اثر سے اس کے پاس کی انگلی بھی گر گئی، تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دونوں انگلیوں کی دیت دینی پڑے گی،

فِي نَوَادِرِ ابْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ اِنْ قَطَعَ اِصْبَعَ اِنْسَانٍ فَسَقَطَ اِصْبَعٌ اُخْرٰى بِجَنْبِهٖ عَلٰى قَوْلِ اَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَا يَجِبُ الْقِصَاصُ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ يَجِبُ دِيَةُ الْاِصْبَعَيْنِ وَعَنْ اَبِي يُوْسُفَ اَنَّهٗ يَجِبُ الْقِصَاصُ فِي الْاِصْبَعِ الْاُوْلٰى وَالدِّيَةُ فِي الْاِصْبَعِ الثَّانِيَةِ	اگر کسی نے کسی کی انگلی کاٹ ڈالی اور اس کے پاس کی دوسری انگلی بھی زخم کے اثر یا ورم سے گر پڑی تو اس صورت میں امام ابو حنیفہ کے نزدیک کسی انگلی کا قصاص نہیں لیا جائیگا بلکہ دونوں انگلی کی دیت واجب ہوگی اور امام ابو یوسف کے نزدیک پہلی انگلی کے عوض میں قصاص لیا جائے گا اور دوسری انگلی کے عوض دیت لی جائیگی

وَعَنْ مُحَمَّدٍ يَجِبُ الْقِصَاصُ فِي الْاِصْبَعَيْنِ (الذخیرہ)

اور امام محمدؒ کے نزدیک دونوں انگلی کے عوض قصاص لیا جائے گا،

۸۱۹ ۔ اگر کسی نے قصداً کسی کی انگلی کاٹ ڈالی اور اس کا ہاتھ شل ہوگیا تو اس صورت میں انگلی کے عوض قصاص نہیں لیا جائیگا بلکہ ہاتھ کی دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ قَطَعَ اِصْبَعَ رَجُلٍ عَمَدًا فَشَلَّتِ الْكَفُّ فَلَا قِصَاصَ فِي الْاِصْبَعِ وَفِي الْيَدِ دِيَةٌ فِي قَوْلِ اَصْحَابِنَا جَمِيْعًا (الذخیرہ)

اگر کسی نے قصداً کسی کی انگلی کاٹ ڈالی اور اس کا ہاتھ شل ہوگیا تو اس صورت میں انگلی کے عوض قصاص نہیں ہے بلکہ ہاتھ کی دیت واجب ہوگی،

۸۲۰ ۔ اگر کسی نے کسی کی انگلی کاٹ ڈالی اور اس کے پاس کی دوسری انگلی شل ہوگئی تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک دونوں انگلیوں کی دیت واجب ہوگی،

وَاِنْ قَطَعَ اِصْبَعًا فَشَلَّتْ بِجَنْبِهَا اُخْرٰى قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ لَا قِصَاصَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَعَلَيْهِ دِيَةُ الْاِصْبَعَيْنِ وَقَالَا يُقْتَصُّ مِنَ الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ اَرْشُهَا (الظهيرية)

اگر کسی نے کسی کی انگلی کاٹ ڈالی اور اس کے پاس کی دوسری انگلی شل ہوگئی تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک کسی انگلی کا قصاص نہیں لیا جائیگا اور دونوں انگلیوں کی دیت واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک پہلی انگلی کا قصاص لیا جائیگا اور دوسری انگلی کی دیت دلوائی جائیگی،

۸۲۱ ۔ اگر کسی نے کسی کی زائد انگلی کاٹ ڈالی تو اس پر قصاص نہیں ہے

وَاِذَا قَطَعَ الرَّجُلُ مِنْ يَدِ رَجُلٍ اِصْبَعًا زَائِدَةً فَلَا قِصَاصَ فِيْهِ سَوَاءٌ كَانَ لِلْقَاطِعِ اِصْبَعٌ زَائِدَةٌ اَوْ لَمْ يَكُنْ، (محیط البرہانی)

اگر کسی نے کسی کی زائد انگلی کاٹ ڈالی تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا خواہ اس کے زائد انگلی ہو یا نہ ہو،

۸۲۲۔ اگر کسی نے کسی کی ایک انگلی قصداً کاٹی لیکن چھری دوسری انگلی پر بھی چل گئی اور وہ کٹ گئی، تو پہلی انگلی کا قصاص اور دوسری انگلی کی دیت لیجائے گی،

اِذَا قَطَعَ الرَّجُلُ اِصْبَعَ اِنْسَانٍ عَمَدًا فَاَنْسَلَّ السِّكِّيْنُ اِلَى الْاِصْبَعِ الْاُخْرٰى يَجِبُ الْقِصَاصُ فِى الْاِصْبَعِ الْاُوْلٰى وَالدِّيَةُ فِى الْاِصْبَعِ الثَّانِيَةِ بِلَا خِلَافٍ (المحیط)

اگر کسی نے قصداً کسی کی ایک انگلی کاٹ ڈالی اور دوسری انگلی پر بھی چھری چل گئی اور اس نے اس کو کاٹ دیا تو اس صورت میں پہلی انگلی کے لئے قصاص اور دوسری انگلی کے لیے دیت ہے،

۸۲۳۔ اگر کسی نے کسی کا ہاتھ کاٹ لیا اور اس کے عوض اسکا ہاتھ کاٹا گیا، پھر پہلا زخمی اس زخم کے اثر سے مرگیا تو دوسرے کو اس کے قصاص میں قتل کیا جائیگا، اور اگر ہاتھ کاٹنے سے دوسرا مرگیا تو پہلے زخمی کے عاقلہ پر امام ابوحنیفہ کے نزدیک دیت واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک کوئی قصاص عائد نہ ہوگا،

لَوْ اَنَّ رَجُلًا قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ فَاقْتَصَّ لَهٗ فَمَاتَ الْمَقْطُوْعُ الْاَوَّلُ قُتِلَ الْمَقْطُوْعُ الثَّانِىْ بِهٖ وَهُوَ الْقَاطِعُ الْاَوَّلُ قِصَاصًا وَلَوْ مَاتَ الْمُقْتَصُّ وَهُوَ الْمَقْطُوْعُ قِصَاصًا مِنَ الْقَطْعِ فَدِيَتُهٗ عَلٰى عَاقِلَةِ الْمُقْتَصِّ لَهٗ عِنْدَ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ لَا شَيْئَ عَلَيْهِ،

(التبیین)

اگر کسی نے کسی کے ہاتھ کو کاٹ ڈالا اور اس کا ہاتھ قصاص میں کاٹ لیا گیا، پھر پہلا زخمی اسی زخم سے مرگیا تو اس صورت میں دوسرا شخص جس کا ہاتھ قصاص میں کاٹا گیا ہے، قصاصاً قتل کیا جائے گا اور اگر دوسرا شخص ہاتھ کاٹنے کے زخم سے ہلاک ہوگیا تو اس صورت میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک پہلے زخمی کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک کوئی تاوان لازم نہ ہوگا،

۸۲۴ - اگر کسی نے کسی کی انگلی یا ہاتھ کاٹ لیا پھر دوسرے نے اس کا بقیہ حصّہ کاٹ لیا اور وہ اس زخم سے ہلاک ہو گیا تو اس صورت میں دوسرا شخص یعنی جس نے بقیہ ہاتھ کاٹا ہے، قصاصاً قتل کیا جائیگا اور پہلے شخص کی انگلی یا ہاتھ کاٹا جائیگا،

لَوْ قَطَعَ اِصْبَعَهُ اَوْ یَدَهُ ثُمَّ قَطَعَ الْاٰخَرُ مَا بَقِیَ مِنَ الْیَدِ فَمَاتَ کَانَ الْقِصَاصُ عَلَی الثَّانِیْ فِی النَّفْسِ دُوْنَ الْاَوَّلِ وَ یُقْطَعُ اِصْبَعُ الْاَوَّلِ اَوْ یَدُہٗ ۔ (محیط سرخسی)

اگر کسی نے کسی کی انگلی یا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر دوسرے نے اسکے بقیہ ہاتھ کو کاٹ ڈالا اور وہ اس زخم سے مر گیا تو اس صورت میں جس نے بقیہ ہاتھ کاٹا ہے وہ قصاصاً قتل کیا جائیگا اور پہلے انگلی یا ہاتھ کاٹنے والے کی انگلی یا ہاتھ کاٹا جاے گا،

۸۲۵ - اگر کسی نے کسی کا ہات کاٹ ڈالا پھر اس کے بعد اس کو قتل کر دیا تو مجرم پر دونوں جرموں کا مواخذہ ہوگا،

مَنْ قَطَعَ یَدَهُ فَقَتَلَهُ اُخِذَ بِهِمَا سَوَاءٌ کَانَ عَمَدَیْنِ اَوْ خَطَائَیْنِ اَوْ مُخْتَلِفَیْنِ تَخَلَّلَ بُرْءٌ اَوْ لَا اِلَّا فِیْ خَطَائَیْنِ لَمْ یَتَخَلَّلْ بُرْءٌ فَیَجِبُ دِیَةٌ وَاحِدَةٌ فَاِنْ کَانَتِ الْاُوْلٰی خَطَاءً یَجِبُ دِیَةُ الْیَدِ عَلٰی عَاقِلَتِهٖ وَیُقْتَلُ قِصَاصًا وَاِنْ کَانَتِ الثَّانِیَةُ خَطَاءً فَعَلَیْهِ الْقِصَاصُ فِی الْیَدِ وَالدِّیَةُ عَلٰی عَاقِلَتِهٖ فِی النَّفْسِ ،

(شرح المبسوط)

اگر کسی نے کسی کا ہاتھ کاٹ کر پھر اس کو قتل کر دیا تو اسپر دونوں جرموں کا مواخذہ ہوگا چاہے دونوں جرم قصداً ہوں یا دونوں خطاءً ہوں یا ان میں سے ایک عمداً ہو اور دوسرا خطاءً عمد میں قصاص اور خطاء میں اوس کے عاقلہ پر دیت واجب ہو گی چاہے پہلا زخم اچھا ہوا ہو یا نہ ہوا ہو البتہ جس صورت میں دونوں جرم خطاء واقع ہوے ہونگے اور پہلا زخم اچھا نہ ہوا ہو گا تو اس صورت میں ایک دیت واجب ہوگی،

۸۲۶۔ اگر کسی نے کسی کے بدن پر دو جرم کئے اور وہ ایک جنس سے تھے یعنی دونوں بالقصد یا بالخطاء تھے تو دونوں ایک جرم خیال کئے جائیں گے، اور اگر دونوں مختلف جنس کے ہوئے یعنی ایک بالعمد اور دوسرا بالخطاء، تو اگر پہلے سے صحت واقع ہوگئی ہو تو ہر ایک کو مستقل جرم خیال کیا جائے گا۔

وَاِنْ جَنٰى جِنَايَتَيْنِ عَلٰى شَخْصٍ وَاحِدٍ فَاِنِ
اتَّحَدَ جِنْسًا بِاَنْ كَانَ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً وَمَاتَ
اِعْتَبَرْنَا وَاحِدَةً وَاِنْ تَخَلَّلَ الْبُرْءُ وَاخْتَلَفَا
بِاَنْ كَانَ اَحَدُهُمَا عَمَدًا وَالْاٰخَرُ خَطَاءً وَ
الْجَانِیْ وَاحِدٌ اَوِ اثْنَانِ فَلِكُلٍّ وَاحِدٍ حُكْمُ
نَفْسِهٖ (خزانۃ المفتین)

اگر کسی نے کسی کے بدن پر دو جرم کئے تو اگر دونوں جر
ایک جنس سے ہوں یعنی دونوں بالقصد ہوں یا دو
بالخطاء ہوں، اور وہ شخص ہلاک ہوگیا تو اس صورت میں د
جرموں کا حکم ایک ہوگا، اور اگر دونوں جرم مختلف جنس کے
یعنی ایک ان میں سے بالقصد ہو اور دوسرا بالخطاء، تو اگ
ان میں سے پہلے زخم کے اچھے ہونے کے بعد واق
تو اس صورت میں ہر ایک کے لیے وہی حکم ہوگا جو
ہو جائے دونوں جرم ایک شخص سے واقع ہوں یا دو شخص

۸۲۷۔ اگر کسی نے کسی کا ہاتھ کاٹ کر اس کے اچھے ہونے سے پہلے اس کو قتل کر دیا تو اس صورت میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک امام چاہے تو پہلے اس کا ہاتھ کاٹے پھر اس کو قتل کرے اور چاہے تو بغیر ہاتھ کاٹے ہوئے قتل کر دے لیکن صاحبین کے نزدیک وہ اس کو صرف قتل کر سکتا ہے۔

وَاِنْ كَانَ قَطَعَ يَدَهٗ عَمَدًا ثُمَّ قَتَلَهٗ عَمَدًا
قَبْلَ اَنْ يَّبْرَاَ فَاِنْ شَاءَ الْاِمَامُ قَالَ
اُقْطَعُوْهُ ثُمَّ اقْتُلُوْهُ وَاِنْ شَاءَ قَالَ فَاقْتُلُوْهُ

اگر کسی نے قصداً کسی کا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر ہاتھ کے اچھ
سے پہلے اس کو قصداً قتل کر دیا تو اس صورت میں اما
تو پہلے اسکے ہاتھ کو قطع کرے پھر اس کو قتل کرے

وَهٰذَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَقَالَا یُقْتَلُ وَلَا یُقْطَعُ (الہدایہ)

تو اس کو بغیر ہاتھ کاٹے ہوئے قتل کرے لیکن صاحبین کے نزدیک صرف اس کو قتل کیا جائیگا، اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔

۸۲۸۔ عمداً پورے حشفہ کے کاٹنے میں قصاص ہے، اور تھوڑے سے حشفہ کے کاٹنے میں قصاص نہیں

وَاِذَا قَطَعَ الْحَشَفَۃَ کُلَّہَا عَمَدًا فَفِیْہِ الْقِصَاصُ وَاِنْ قَطَعَ بَعْضَہَا فَلَا قِصَاصَ (المحیط)

اگر قصداً پورا حشفہ کاٹ لیا جائے تو قصاص واجب ہوگا اور اگر تھوڑا سا حشفہ کاٹ لیا جائے تو قصاص واجب نہ ہوگا

۸۲۹۔ اگر اعضائے تناسل کا تھوڑا سا حصہ یا تمام اعضائے تناسل کو کسی نے کاٹ لیا تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے۔

وَلَوْ قَطَعَ بَعْضَ الذَّکَرِ فَلَا قِصَاصَ وَلَوْ قَطَعَ کُلَّ الذَّکَرِ ذُکِرَ فِی الْاَصْلِ اَنَّہٗ لَا قِصَاصَ وَعَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ اَنَّ فِیْہِ الْقِصَاصُ وَھُوَ الصَّحِیْحُ (ظاہر الروایۃ المعمرات)

اگر کسی نے عضوِ تناسل کا تھوڑا سا حصہ کاٹ لیا تو اس پر قصاص نہیں ہے اور اگر پورا عضوِ تناسل کاٹ لیا تو اس میں بھی قصاص نہیں ہے اور یہی صحیح ہے اور امام ابو یوسف سے ایک روایت ہے کہ پورے عضوِ تناسل کے کاٹنے سے قصاص واجب ہوتا ہے۔

۸۳۰۔ خواجہ سرا اور عنین کے عضوِ تناسل کے کاٹنے میں حکومت عدل ہے۔

وَاَمَّا فِیْ ذَکَرِ الْخَصِیِّ وَالْعِنِّیْنِ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ وَفِیْ ذَکَرِ الْمَوْلُوْدِ اِنْ تَحَرَّکَ یَجِبُ الْقِصَاصُ اِنْ کَانَ عَمَدًا وَالدِّیَۃُ اِنْ کَانَ خَطَاءً وَاِنْ لَمْ یَتَحَرَّکْ کَانَتْ فِیْہِ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ (قاضی خاں)

خواجہ سرا اور عنین کے عضوِ تناسل کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہو گی اور لڑکے کا عضوِ تناسل اگر حرکت کرتا ہو اور قصداً کاٹا گیا ہو تو قصاص واجب ہوگا اور اگر خطاءً کاٹا گیا ہو تو دیت واجب ہو گی، لیکن اگر حرکت نہیں کرتا تو حکومتِ عدل واجب ہو گی،

۸۳۱۔ فوطہ کے کاٹنے کے متعلق ظاہر الروایہ کی کتابوں سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اس میں قصاص ہے۔

وَلَمْ يُوْجَدْ فِي الْكُتُبِ الظَّاهِرَةِ أَنَّهُ هَلْ يَجِبُ فِي قَطْعِ الْاُنْثَيَيْنِ الْقِصَاصُ حَالَةَ الْعَمْدِ (الظهيرية)

ظاہر الروایہ کتابوں میں یہ لکھا ہوا نہیں ہو کہ عمد فوطے کے کاٹنے سے قصاص واجب ہوتا ہے،

۸۳۲- اگر پانوں کے جوڑ یا سرین کے جوڑ سے کسی کا پانوں کاٹا جاے تو قصاص ہو ورنہ نہیں

وَفِي الرِّجْلِ فِي الْعَمْدِ الْقِصَاصُ إِذَا قُطِعَ مِنْ مَفْصَلِ الْقَدَمِ أَوْ مِنْ مَفْصَلِ الْوَرِكِ بِخِلَافِ مَا إِذَا قُطِعَ مِنْ غَيْرِ مَفْصَلٍ وَكَذَالِكَ الْحُكْمُ فِي أَصَابِعِ الرِّجْلِ إِنْ قَطَعَتْ مِنَ الْمَفْصَلِ عَمْدًا يَجِبُ الْقِصَاصُ وَإِنْ قَطَعَتْ مِنْ غَيْرِ مَفْصَلٍ لَا يَجِبُ (المحیط)

اگر کوئی شخص کسی کے پاؤں کو قدم کے جوڑ سے یا سرین کے جوڑ سے کاٹ ڈالے تو قصاص واجب ہوگا اور اگر جوڑ پر نہ کاٹے تو قصاص واجب ہوگا، یہی حکم پانوں کی انگلی کے کاٹنے کا بھی ہے یعنی اگر جوڑ سے کاٹے تو قصاص ہے ورنہ نہیں،

۸۳۳- ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹنے میں قصاص نہیں ہے،

وَلَوْ قَطَعَ أَظْفَارَ الْيَدَيْنِ أَوِ الرِّجْلَيْنِ رَوَى الْحَسَنُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رح أَنَّهُ لَا قِصَاصَ فِيهِ وَفِيهِ حُكُومَةُ عَدْلٍ (قاضی خاں)

ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹنے مین قصاص نہیں، اور اس میں حکومت عدل واجب ہوگی،

آٹھواں باب

دیتوں کے بیان میں

۸۳۴۔ دیت اور ارش میں فرق

اَلدِّيَةُ اَلْمَالُ الَّذِیْ هُوَ بَدَلُ النَّفْسِ وَالْاَرْشُ اِسْمٌ لِلْوَاجِبِ بِالْجِنَايَةِ عَلٰی مَادُوْنَ النَّفْسِ (الکافی)

دیت وہ مال ہے جو جان کے بدلے واجب ہوتا ہے اور ارش اس مال کو کہتے ہیں جو اعضاء کے نقصان پہنچانے کے عوض واجب ہوتا ہے،

۸۳۵۔ دیت کس چیز سے ادا کیجاتی ہے،

وَكُلُّ دِيَةٍ وَجَبَتْ بِنَفْسِ الْقَتْلِ يُقْضٰى مِنْ ثَلٰثَةِ اَشْيَاءٍ فِیْ قَوْلِ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رح مِنَ الْاِبِلِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ (شرح الطحاوی)

اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دیت اونٹ، دینار اور درہم سے ادا کیجاتی ہے،

۸۳۶۔ دیت کی تعداد

قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ مِنَ الْاِبِلِ مِائَةٌ وَمِنَ الْعَيْنِ اَلْفُ دِيْنَارٍ وَمِنَ الْوَرِقِ عَشَرَةُ

دیت کامل سو اونٹ یا ہزار دینار یا دس ہزار درہم ہے اور قاتل کو اختیار ہے کہ ان تینوں قسموں میں سے جونسی

اَلْاٰفٍ وَلِلْقَاتِلِ الْخِيَارُ يُؤَدِّي اَيَّ نَوْعٍ شَاءَ (محيط سرخسی)
قسم چاہے ادا کرے،

وَقَالَا مِنَ الْبَقَرَةِ مِائَتَا بَقَرَةٍ وَمِنَ الْغَنَمِ اَلْفَا شَاةٍ وَمِنَ الْحُلَلِ مِائَتَا حُلَّةٍ كُلُّ حُلَّةٍ ثَوْبَانِ (الهدايه)
اور صاحبین کے نزدیک دو سو گائے یا دو ہزار بکریاں یا دو سو حلے بھی دیت ہوتے ہیں، اور ہر حلہ دو کپڑوں کو کہتے ہیں ایک تہ بند اور ایک چادر،

۷۳۷۔ اگر قاتل دیت میں بکریاں دینا چاہے تو ہر ایک کی قیمت پانچ درم ہونی چاہئے،

وَ اَمَّا الْغَنَمُ فَيَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ قِيْمَةُ كُلِّ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ (جامع الرموز)
اگر قاتل بکریوں کا دینا منظور کرے تو ہر ایک بکری کی قیمت پانچ درم ہونی چاہئے،

۷۳۸۔ دیت میں کیسے اونٹ دینے چاہئیں اور کیونکر دینے چاہئیں،

ثُمَّ لَا يَجِبُ الْاِبِلُ كُلُّهَا مِنْ سِنٍّ وَاحِدٍ بَلْ مِنْ اَسْنَانٍ مُخْتَلِفَةٍ فَفِي الْخَطَاءِ الْمَحْضِ يَجِبُ الْمِائَةُ اَخْمَاسًا عِشْرُوْنَ ابْنَةُ مُخَاضٍ وَعِشْرُوْنَ ابْنُ مُخَاضٍ وَعِشْرُوْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةٌ وَعِشْرُوْنَ جِذْعَةٌ وَفِي شِبْهِ الْعَمْدِ يَجِبُ الْمِائَةُ اَرْبَاعًا عِنْدَ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاَبِي يُوْسُفَ خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ ابْنَةُ مُخَاضٍ وَخَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ وَخَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةٌ وَخَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ جِذْعَةٌ (محيط)
اور جب قاتل اونٹوں کا ادا کرنا منظور کرے تو تمام اونٹوں کو ایک سن کا نہیں ہونا چاہئے، بلکہ مختلف سن کے ہونے چاہئیں اور قتل خطا میں جب سو اونٹ ادا کیے جائیں تو ان کے پانچ حصے کرنے چاہئیں، بیس اونٹنیاں ایک سال کی، بیس نر اونٹ ایک سال کے اور بیس اونٹنیاں دو سال کی اور بیس اونٹنیاں تین سال کی اور بیس اونٹنیاں چار سال کی اور شبہ عمد میں دیت مغلظہ ہوتی ہے یعنی اس کے چار حصے کرتے ہیں، پچیس اونٹنیاں ایکسال کی پچیس اونٹنیاں دو سال کی پچیس اونٹنیاں تین سال کی اور پچیس اونٹنیاں چار سال کی،

۸۳۹۔ اگر قاتل حلے یا گائے دینا چاہے تو ان کی قیمت کیا ہونی چاہئے،

وَقَالَ اَقْضِیْ عَلٰی اَهْلِ الْحُلَلِ بِمِائَتَیْ حُلَّةٍ كُلُّ حُلَّةٍ قِیْمَتُهَا خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا وَعَلٰی اَهْلِ الْبَقَرِ بِمِائَةِ بَقَرَةٍ قِیْمَتُهٗ كُلُّ بَقَرَةٍ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا (محیط البرہانی)

اگر قاتل حلہ دینا منظور کرے تو ہر حلے کی قیمت پچاس درہم ہونی چاہئے، اور اگر گائے دینا منظور کرے تو ہر گائے کی قیمت پچاس درہم ہونی چاہیے،

۸۴۰۔ کن کن صورتوں میں قاتل کے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے،

ثُمَّ الدِّیَةُ تَجِبُ فِیْ قَتْلِ الْخَطَاءِ وَمَا اُجْرِیَ مَجْرَاهُ وَفِیْ شِبْهِ الْعَمْدِ وَفِی الْقَتْلِ بِسَبَبٍ وَفِیْ قَتْلِ الصَّبِیِّ وَالْمَجْنُوْنِ وَهٰذِهِ الدِّیَاتُ كُلُّهَا عَلَی الْعَاقِلَةِ (الجوہرۃ النیرہ)

قتل خطاء، قتل قائمقام خطاء، قتل شبہ عمد قتل بالسبب اور لڑکے اور مجنون کے قتل میں قاتل کے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے،

۸۴۱۔ قتل عمد میں لڑکے سے قصاص نہیں لیا جاتا اس کے مال سے دیت لیجاتی ہے

لَا قِصَاصَ فِیْمَا بَیْنَ الصِّبْیَانِ وَعَمْدُ الصَّبِیِّ وَخَطَاءُهٗ سَوَاءٌ عِنْدَنَا حَتّٰی تَجِبُ الدِّیَةُ فِیْ مَالَیْنِ وَیَكُوْنُ ذٰلِكَ فِیْ مَالِهٖ فِیْ نَفْسِ الْعَمْدِ وَفِی الزِّیَادَاتِ اَنَّ الدِّیَةَ فِیْ نَفْسِ الْعَمْدِ تَجِبُ عَلَی الْعَاقِلَةِ اَیْضًا (محیط البرہانی)

قتل میں بچوں پر قصاص واجب نہیں ہوتا اور لڑکے کے قتل عمد اور قتل خطاء کا حکم یکساں ہے البتہ قتل عمد میں دیت اس کے مال سے واجب ہوتی ہے لیکن امام محمد فرماتے ہیں کہ قتل عمد کی صورت میں بھی دیت اس کے عاقلہ پر واجب ہوتی ہے،

۸۴۲۔ اگر قتل عمد میں بوجہ شبہ کے قصاص ساقط ہوجائے تو قاتل کے مال سے تین سال میں دیت واجب ہوتی ہے۔

وَكُلُّ عَمْدٍ سَقَطَ الْقِصَاصُ فِيهِ بِشُبْهَةٍ فَالدِّيَةُ فِي مَالِ الْقَاتِلِ وَكُلُّ أَرْشٍ وَجَبَ بِالصُّلْحِ فَهُوَ فِي مَالِ الْقَاتِلِ غَيْرَ أَنَّ الْأَوَّلَ فِي ثَلٰثِ سِنِينَ وَالثَّانِي يَجِبُ حَالًّا (الہدایہ)

اگر قتل عمد میں بوجہ شبہ کے قصاص ساقط ہو جائے تو قاتل کے مال سے تین سال میں دیت واجب ہوگی اور جو مال بوجہ صلح کے واجب ہو وہ قاتل کے مال سے سر دست ادا کیا جائے گا،

۴۴۳ - کن صورتوں میں قاتل پر اور کن صورتوں میں اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے

الْعَمْدُ الْمَحْضُ إِذَا وَجَبَ الدِّيَةُ يَجِبُ فِي مَالِهِ فِي النَّفْسِ وَفِيمَا دُونَ النَّفْسِ وَالْخَطَاءُ فِيهِمَا عَلَى الْعَاقِلَةِ وَشِبْهُ الْعَمْدِ فِي النَّفْسِ يُوجِبُ الدِّيَةَ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَفِيمَا دُونَ النَّفْسِ يَجِبُ عَلَى الْجَانِي وَإِنْ بَلَغَ دِيَةً تَامَّةً، (الخلاصۃ)

عمد کی صورت میں چاہے کسی کو قتل کرے یا اس کے اعضاء کو نقصان پہنچائے دیت مجرم کے مال پر واجب ہوتی ہے، اور خطاء کی صورت میں دونوں حالتوں میں مجرم کے عاقلہ پر واجب ہوتی ہے، اور شبہ عمد میں اگر قتل ذات کا ہو تو مجرم کے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے اور اگر اعضاء کو نقصان پہنچایا جائے تو دیت مجرم پر واجب ہوتی ہے گو دیت کاملہ ہو،

۴۴۴ - کونسی دیت تین سال میں اور کونسی سر دست ادا کیجاتی ہے،

وَكُلُّ دِيَةٍ وَجَبَتْ بِنَفْسِ الْقَتْلِ فِي خَطَاءٍ أَوْ شِبْهِ عَمْدٍ أَوْ عَمْدٍ دَخَلَهُ الشُّبْهَةُ فَهُوَ فِي ثَلٰثِ سِنِينَ عَلَى مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ فِي كُلِّ سَنَةٍ الثُّلُثُ وَكَذَا مَنْ أَقَرَّ بِقَتْلٍ خَطَاءٍ كَانَتِ الدِّيَةُ فِي مَالِهِ فِي ثَلٰثِ سِنِينَ وَلَوْ صَالَحَ مِنَ الْجِنَايَةِ عَلَى مَالٍ فَهُوَ فِي مَالِ الْجَانِي

قتل خطاء، قتل شبہ عمد اور قتل عمد کی دیت جس میں شبہ سے قصاص ساقط ہو جائے جس شخص پر واجب ہوتی ہے اس سے تین سال میں لیجاتی ہے اسی طرح جس صورت میں قاتل نے قتل خطاء کا اقرار کیا ہے اس سے دیت تین سال میں لیتے ہیں اور قاتل پر جو مال بوجہ صلح کے واجب ہوتا ہے اگر مدت کی شرط نہ ہو تو اس کو

حالاً الا ان یشترط الاجل (الذخیرہ) — فوراً ادا کرنا چاہیے،

۴۴۵۔ دیت کے ادا کرنے کی مختلف مدتیں۔

وَاِذَا کَانَ الْوَاجِبُ بِالْفِعْلِ ثُلُثُ دِیَۃِ النَّفْسِ اَوْ اَقَلَّ کَانَ فِیْ سَنَۃٍ وَاحِدَۃٍ وَمَا زَادَ عَلَی الثُّلُثِ اِلٰی تَمَامِ الثُّلُثَیْنِ فِی السَّنَۃِ الثَّانِیَۃِ وَمَا زَادَ عَلٰی ذٰلِکَ اِلٰی تَمَامِ الدِّیَۃِ فِی السَّنَۃِ الثَّالِثَۃِ (الہدایہ)

اگر ثلث دیت یا اس سے کم واجب ہو تو ایک سال میں لینگے اور اگر اس سے زیادہ واجب ہو تو دو ثلث تک کی زیادتی کو دوسرے سال لیں گے اور اگر دو ثلث سے زیادہ ہو تو پوری دیت تک کی زیادتی کو تیسرے سال لیں گے،

۴۴۶۔ قتل خطاء کا اقرار کر کے اگر کسی نے چند سال کے بعد رجوع کیا تو دیت قاتل کے مال سے تین سال میں قاضی کے فیصلہ کے دن سے دلوائی جائیگی،

وَمَنْ اَقَرَّ بِالْقَتْلِ خَطَاءً وَلَمْ یَرْفَعُوْا اِلَی الْقَاضِیْ اِلَّا بَعْدَ سِنِیْنَ یُقْضٰی عَلَیْہِ بِالدِّیَۃِ فِیْ مَالِہٖ فِیْ ثَلٰثِ سِنِیْنَ مِنْ یَوْمِ یُقْضٰی (الکافی)

اگر کوئی شخص قتل خطاء کا اقرار کرے پھر چند سال کے بعد قاضی کے پاس رجوع کر جائے تو قاتل کے مال سے تین سال میں قاضی کے فیصلہ کے دن سے دیت دلوائی جائے گی،

۴۴۷۔ بالغ اور نابالغ کی جان کی دیت میں کوئی فرق نہیں۔

اَلصَّبِیُّ کَالْبَالِغِ فِیْ دِیَۃِ النَّفْسِ (محیط البرہانی) — لڑکے اور بالغ دونوں کی جان کی دیت برابر ہے،

۴۴۸۔ مسلم، ذمی، اور مستامن کی دیت برابر ہے،

دِیَۃُ الْمُسْلِمِ وَالذِّمِّیِّ وَالْمُسْتَاْمِنِ سَوَاءٌ (الکافی) — مسلمان، ذمی اور مستامن سب کی دیت برابر ہے،

۴۴۹۔ عورت کی جان اور اعضاء کی دیت مرد کی دیت کے نصف ہوتی ہے،

دِيَةُ الْمَرْأَةِ فِي نَفْسِهَا وَمَا دُونَهَا نِصْفُ دِيَةِ الرَّجُلِ وَإِنْ كَانَتْ جِنَايَةً لَيْسَ لَهَا أَرْشٌ مُقَدَّرَةٌ وَالْوَاجِبُ فِيهَا حُكُومَةُ عَدْلٍ اِخْتَلَفَ الْمَشَائِخُ فِيهِ قِيلَ يَسْتَوِي الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ فِيهِ وَقِيلَ يُنَصَّفُ

(المحیط سرخسی)

عورت کی جان اور اعضاء کی دیت مرد کی دیت کے نصف ہوتی ہے، اور جس جرم کا تاوان مقرر نہیں ہے اور اسمیں حکومت عدل لازم آتی ہے، اسمیں عورت کے باب میں اختلاف ہے، بعضوں کا قول ہے کہ حکومت میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں اور بعضوں کے نزدیک جو کچھ مرد کے لیے واجب ہوتا ہے، اس کا نصف عورت کے لئے واجب ہوتا ہے،

۸۵۰۔ عورت کی دیت کے نصف ہونے کی وجہ

وَهُوَ الْقِيَاسُ عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْمِيرَاثِ فَقَدْ أُقِيمَ كُلُّ امْرَأَةٍ مَقَامَ نِصْفِ رَجُلٍ فِي الْمِيرَاثِ وَالشَّهَادَةِ فَكَذَا فِي الدِّيَةِ

(المحیط البرہانی)

عورت کی دیت کے نصف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عورت میراث اور شہادت میں بمنزلہ نصف مرد کے ہے، اس لیے دیت کے بارے میں بھی مرد کا نصف ہوگی،

۸۵۱۔ کن جرائم میں حکومت عدل واجب ہوتی ہے

كُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ أَرْشٌ مَعْلُومٌ فَفِيهِ حُكُومَةُ عَدْلٍ (الحمادیہ)

جس چیز کی دیت مقرر نہیں ہے اس میں حکومت عدل واجب ہوتی ہے،

۸۵۲۔ حکومت عدل کی تعریف،

وَاخْتَلَفُوا فِي تَفْسِيرِ حُكُومَةِ الْعَدْلِ فَقَالَ الطَّحَاوِيُّ السَّبِيلُ إِلَى ذَلِكَ أَنْ يُقَوَّمَ لَوْ كَانَ مَمْلُوكًا بِدُونِ هَذَا الْأَثَرِ وَيُقَوَّمَ مَعَ هَذَا الْأَثَرِ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى

حکومت عدل کے معنی یہ ہیں کہ مدعی کو اس عیب کے بغیر جو اس کو لاحق ہوا ہے غلام فرض کرکے اس کی قیمت تجویز کریں پھر اس عیب کیساتھ اسکی قیمت تجویز کریں، جو کچھ پہلی قیمت سے کم ہو وہی اس کے حق میں حکومت عدل

تَفَاوُتِ مَا بَيْنَ الْقِيْمَتَيْنِ فَإِنْ كَانَ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ وَإِنْ كَانَ بِقَدْرِ رُبُعِ الْعُشْرِ يَجِبُ رُبُعُ عُشْرِ الدِّيَةِ وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى ،

(الكافی)

ہوگی ،

۸۵۳ - اعضاء کے نقصان پہنچانے میں دیت کاملہ کے واجب ہونے کا قاعدہ کلیہ

وَالْاَصْلُ فِي الْاَطْرَافِ اِذَا فَاتَ جِنْسُ مَنْفَعَةٍ عَلَى الْكَمَالِ اَوْ اَزَالَ جَمَالًا مَقْصُوْدًا فِي الْاٰدَمِيِّ عَلَى الْكَمَالِ يَجِبُ كُلُّ الدِّيَةِ

(الكافی)

جرائم متعلقہ اعضا کے متعلق قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر انکا پورا فائدہ زائل ہو جائے یا جو مکمل حسن انسان میں مقصود ہے وہ زائل ہو جائے تو دیت کاملہ واجب ہوتی ہے ،

۸۵۴ - اگر مقتول کی وراثت کی وجہ سے باپ مع اپنے چھوٹے بچے کی دیت کے لینے میں شریک ہو تو وہ پوری دیت لے سکتا ہے ،

اِنْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَاءً فَاِنْ كَانَ الشَّرِيْكُ الْكَبِيْرُ اَبًا كَانَ لَهٗ اَنْ يَسْتَوْفِيَ جَمِيْعَ الدِّيَةِ حِصَّةَ نَفْسِهٖ بِحُكْمِ الْمِلْكِ وَحِصَّةَ الصَّغِيْرِ بِحُكْمِ الْوِلَايَةِ وَاِنْ كَانَ الشَّرِيْكُ الْكَبِيْرُ اَخًا اَوْ عَمًّا وَلَمْ يَكُنْ وَصِيًّا لِلصَّغِيْرِ يَسْتَوْفِي حِصَّةَ نَفْسِهٖ وَلَا يَسْتَوْفِيْ حِصَّةَ الصَّغِيْرِ

(المحیط)

اگر کوئی شخص مقتول کی وراثت کی وجہ سے دیت کے لینے میں اپنے نابالغ بچے کیساتھ شریک ہو تو وہ پوری دیت لے سکتا ہے کیونکہ وہ اپنے حصے کا مالک ہے اور اپنے نابالغ بچے کا ولی ہے اور اگر بالغ شخص نابالغ کا اس طرح شریک ہو کہ وہ نابالغ کا بھائی یا چچا ہو اور وہ نابالغ کا وصی نہ ہو تو بالغ کو مقتول کی دیت میں سے بقدر اپنے حصے کے لے لینا چاہیئے لیکن اسکو نابالغ کے حصہ لینے کا حق نہیں ہے

۸۵۵- اگر کوئی شخص کسی کا خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا بالغ ہو یا نابالغ بال مونڈ ڈالے اور پھر اس کے بال نہ نکلیں تو بال کے عوض اس پر دیت کاملہ واجب ہوگی،

اِذَا حَلَقَ شَعْرَ رَاسِ اِنْسَانٍ وَلَمْ يَنْبُتْ يَجِبُ فِيْهِ الدِّيَةُ الْكَامِلَةُ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ وَالصَّغِيْرُ وَالْكَبِيْرُ فِيْهِ سَوَاءٌ اِلَّا اَنَّهُ لَا يُخَاطَبُ بِالدِّيَةِ حَالَ الْحَلْقِ بَلْ يُؤَجَّلُ سَنَةً فَاِنْ اُجِّلَ سَنَةً وَمَاتَ الْمَجْنِيُّ عَلَيْهِ فِي السَّنَةِ وَالشَّعْرُ لَمْ يَنْبُتْ بَعْدُ لَا شَيْءَ عَلَى الْجَانِي فِي قَوْلِ اَبِي حَنِيْفَةَ وَفِي قَوْلِ اَبِي يُوْسُفَ يَجِبُ حُكُوْمَةُ الْعَدْلِ (الذخیرہ)

اگر کوئی شخص کسی کے سر کے بال کو مونڈ ڈالے اور پھر اس کے سر کے بال نہ نکلیں تو بال کے عوض اس پر دیت کاملہ واجب ہوگی، چاہے وہ مرد ہو یا عورت نابالغ ہو یا بالغ البتہ سر مونڈنے کے وقت دیت کا حکم نہ دیا جائیگا بلکہ ایک سال تک تاخیر کیجائیگی اور اگر وہ شخص جسکا بال مونڈا گیا ہو اسی سال مرگیا اور اس کے سر کے بال نہ نکلے تو مجرم پر امام ابو حنیفہ کے قول کے موافق کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور امام ابو یوسف کی رائے کے موافق حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۵۶- سینہ اور کلائی وغیرہ کے بال مونڈنے سے کوئی تاوان عائد نہیں ہوتا

لَا يَلْزَمُ شَيْءٌ بِقَطْعِ شَعْرِ الصَّدْرِ وَالسَّاعِدَيْنِ وَالسَّاقَيْنِ (جامع الرموز)

سینہ، کلائی، اور پنڈلی کے بال سے حسن کو کوئی تعلق نہیں ہے اس لیے اس کو مونڈنے سے کوئی تاوان عائد نہیں ہوتا

۸۵۷- اگر کوئی شخص کسی کے ابرو کو مونڈ دے اور وہ پھر نہ نکلیں تو اس میں دیت واجب ہوگی،

وَفِي الْحَاجِبَيْنِ اِذَا حَلَقَهُمَا عَلَى وَجْهٍ اَفْسَدَ الْمَنْبَتَ اَوْ نَتَفَ فَاَفْسَدَ الْمَنْبَتَ يَجِبُ فِيْهِمَا الدِّيَةُ وَفِي اَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ (المبسوط)

اگر کسی نے کسی کے ابرو مونڈ ڈالے یا اوکھاڑ ڈالے اور پھر وہ نہ نکلے تو دونوں ابروں میں دیت کاملہ اور ایک ابرو میں نصف دیت واجب ہوگی،

۸۵۸۔ پلکوں کی دیت

وَفِي الْاِثْنَيْنِ مِنَ الْاَهْدَابِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي اَحَدِهِمَا رُبْعُ الدِّيَةِ الْكَامِلَةِ (المحیط)

ایک آنکھ کے اوپر اور نیچے کی پلکوں کی دیت دیت کاملہ کی آدھی اور صرف ایک پلک کی دیت، دیت کاملہ کی چوتھائی ہے،

۸۵۹۔ داڑھی مونڈ ڈالنے کی دیت

وَاِذَا حَلَقَ لِحْيَةَ رَجُلٍ وَلَمْ يَنْبُتْ مَكَانَهَا اُخْرٰى فَفِيْهَا كَمَالُ الدِّيَةِ (الذخیرہ)

اگر کسی نے کسی کی داڑھی مونڈ ڈالی اور پھر اسکی داڑھی نہ نکلی تو دیت کاملہ واجب ہو گی،

۸۶۰۔ سر کے بال اور داڑھی مونڈنے میں عمد وخطا برابر ہیں

وَيَسْتَوِي الْعَمْدُ وَالْخَطَاءُ فِي حَلْقِ شَعْرِ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ (الکافی)

داڑھی اور سر کے بال مونڈنے میں عمد اور خطا دونوں برابر ہیں یعنی دونوں صورتوں میں دیت واجب ہو گی

۸۶۱۔ آدھی داڑھی کے مونڈنے سے آدھی دیت واجب ہو گی

وَلَوْ حَلَقَ نِصْفَ اللِّحْيَةِ يَجِبُ نِصْفُ الدِّيَةِ اِذَا عُلِمَ اَنَّهٗ نِصْفٌ وَاِنْ لَمْ يُعْلَمْ اَنَّ الْفَائِتَ كَمْ هُوَ يَجِبُ حُكُوْمَةُ الْعَدْلِ (الخلاصۃ)

آدھی داڑھی کے مونڈنے سے آدھی دیت واجب ہو گی بشرطیکہ یہ معلوم ہو سکے کہ وہ آدھی ہے اور اگر یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کس قدر داڑھی ضائع ہوئی ہے تو حکومت عدل واجب ہو گی،

۸۶۲۔ آدھی داڑھی سے کم مونڈنے میں حکومت عدل ہے

اَلْوَاجِبُ فِي بَعْضِ اللِّحْيَةِ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ اِذَا كَانَ دُوْنَ النِّصْفِ اِمَّا اِذَا كَانَ النِّصْفُ فَالْوَاجِبُ نِصْفُ الدِّيَةِ (منح الغفار)

آدھی داڑھی سے کم میں حکومت عدل ہے اور آدھی داڑھی میں آدھی دیت واجب ہوتی ہے،

۶۳۸۔ بعضوں کے نزدیک تھوڑی سی داڑھی مونڈنے کی دیت پوری داڑھی کے تناسب سے واجب ہوگی،

فِیْ فَتَاوِی الْفَضْلِیْ اِذَا نَتَفَ بَعْضَ لِحْیَۃِ رَجُلٍ تُقَسَّمُ الدِّیَۃُ عَلٰی مَا ذَھَبَ وَعَلٰی مَا بَقِیَ فَیَجِبُ عَلَی الْجَانِیْ بِحِسَابِ ذَالِکَ (الخلاصہ)

تھوڑی سی داڑھی کے متعلق بعض فقہار کا مذہب یہ ہے کہ پوری داڑھی کی دیت کا لحاظ کر کے جس قدر داڑھی کا نقصان ہوا ہو اسی قدر دیت دلوائیں گے،

۶۴۸۔ اگر پوری اور خوبصورتی پیدا کرنے والی داڑھی نہ ہو تو اس کے مونڈنے سے دیت واجب نہ ہوگی،

وَقَالَ اَبُوْ جَعْفَرِ الْھِنْدُوَانِیُّ اِنَّ اللِّحْیَۃَ عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَوْجُہٍ اِنْ کَانَتْ وَافِرَۃً فَفِیْہِ دِیَۃٌ کَامِلَۃٌ وَاِنْ کَانَتْ طَاقَاتٍ لَا یَتَجَمَّلُ بِھَا فَلَا شَیْءَ فِیْہِ وَکَذٰلِکَ فِیْ لِحْیَۃِ الْمَرْاَۃِ وَاِنْ کَانَتْ لِحْیَۃً یَقَعُ بِھَا الْجَمَالُ فِی الْجُمْلَۃِ فَفِیْہِ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ (قاضی خان)

اور فقہار کا قول ہے کہ اگر داڑھی پوری ہو اور اس سے حسن پیدا ہوتا ہو تو پوری دیت واجب ہوگی اور اگر داڑھی پوری نہ ہو اور اس سے حسن نہ پیدا ہوتا ہو تو اس کے مونڈنے سے کچھ تاوان عائد نہ ہوگا، اور یہی حکم اس داڑھی کا بھی ہے جو بعض عورتوں کو نکل آتی ہے کہ اس کے مونڈنے سے کوئی تاوان عائد نہیں ہوتا اور اگر داڑھی زیادہ نہ ہو لیکن فی الجملہ اس سے حسن پیدا ہوتا ہو تو اس کے مونڈنے سے حکومت عدل واجب ہوگی

۶۵۸۔ داڑھی مونڈنے کے بعد تھوڑی سی داڑھی نکل آئی اور تھوڑی سی نہ نکلی تو حکومت عدل واجب ہوگی،

وَاِنْ حَلَقَ لِحْیَۃَ الْاِنْسَانِ فَنَبَتَ بَعْضُھَا

اگر کسی نے کسی کی داڑھی مونڈ ڈالی اور تھوڑی سی داڑ

دُوْنَ الْبَعْضِ فَفِيْهَا حُكُوْمَةُ عَدْلٍ ۔ (قاضی خاں)	نکل آئی اور تھوڑی سی نہیں نکلی تو اس میں بھی حکومت عدل واجب ہوگی ،

۸۶۶۔ مونڈنے کے بعد اگر داڑھی سفید نکلی تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک آزاد کے لیے کچھ نہیں اور غلام کے لیے حکومت عدل ہے ۔

وَاِذَا نَبَتَتْ مَكَانَهُ اَبْيَضَ لَمْ يُذْكَرْ هٰذَا فِيْ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ وَقَدْ ذُكِرَ فِيْ غَيْرِ رِوَايَةِ الْاُصُوْلِ وَقَالَ عَلٰى قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِنْ كَانَ حُرًّا فَلَا شَيْئَ عَلَيْهِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا فَحُكُوْمَةُ عَدْلٍ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٌ فِيْهِمَا حُكُوْمَةُ عَدْلٍ (المحيط)	اگر مونڈنے کے بعد داڑھی سفید نکلی تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک آزاد کے لیے کچھ نہیں اور غلام کے لیے حکومت عدل ہے لیکن صاحبین کے نزدیک دونوں کے لیے حکومتِ عدل ہے ،

۸۶۷۔ کوسج کی داڑھی کی دیت ۔

وَتَكَلَّمُوْا فِيْ لِحْيَةِ الْكُوْسَجِ وَالْاَصَحُّ فِيْ ذٰلِكَ مَا فَصَّلَهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْهِنْدُوَانِيُّ اِنْ كَانَتِ النَّابِتُ عَلٰى ذَقَنِهِ شَعَرَاتٌ مَعْدُوْدَةٌ فَلَيْسَ فِيْ حَلْقِ ذٰلِكَ شَيْئٌ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ عَلَى الذَّقَنِ وَالْخَدِّ جَمِيْعًا وَلٰكِنَّهُ غَيْرُ مُتَّصِلٍ فَفِيْهِ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ وَاِنْ كَانَتْ مُتَّصِلَةً فَفِيْهِ كَمَالُ الدِّيَةِ فَاِنْ نَبَتَتْ حَتّٰى اسْتَوٰى كَمَا كَانَ لَا يَجِبُ	کوسج کی داڑھی میں یعنی جس شخص کی داڑھی ناقص ہو اختلاف ہے لیکن صحیح یہ ہو کہ اگر اس کی ٹھوڑی پر چند گنتی کے بال ہوں تو ان کے مونڈنے سے دیت واجب نہیں ہوتی اگر بہت بال ہوں لیکن باہم ملے ہوئے نہ ہوں تو حکومت عدل واجب ہوگی اگر ملے ہوئے ہوں تو پوری دیت واجب ہوگی اور اگر پہلے ہی کی طرح اس کے بال نکل آئیں تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا البتہ مجرم کو تعزیری سزا دیجائے گی ،

فِیْہِ شَیْءٌ وَلٰکِنَّہٗ یُؤَدَّبُ عَلٰی ذٰلِکَ (المبسوط)

۸۶۸۔ اگر اس طرح مونچھ مونڈ دی جائے کہ دوبارہ نہ نکلے تو حکومت عدل واجب ہوگی

وَاِذَا حَلَقَ الشَّارِبَ فَلَمْ یَنْبُتْ یَجِبُ حُکُوْمَۃُ الْعَدْلِ (قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی کی مونچھ مونڈ ڈالی اور پھر اسکی مونچھ نہ نکلی تو حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۶۹۔ اگر کسی نے کسی کے سر کا بال مونڈ دیا اور دوبارہ وہ نہ نکلا لیکن مجرم کہتا ہے کہ گنجہ تھا یعنی اس کے سر کے بال کم تھے تو اس کے خیال میں جسقدر بال تھے اس کی دیت واجب ہوگی

ذَکَرَ الْھَارُوْنِیُّ لَوْ حَلَقَ رَأْسَ رَجُلٍ فَقَالَ کَانَ اَصْلَعَ فَلَمْ یَنْبُتْ عَلَیْہِ مِنَ الدِّیَۃِ بِقَدْرِ مَازَعَمَ الْحَالِقُ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ رَأْسِہٖ مِنَ الشَّعْرِ وَکَذَا اللِّحْیَۃُ لَوْ حَلَقَھَا وَقَالَ کَانَ کَوْسَجًا لَمْ یَکُنْ فِیْ عَارِضِہٖ شَعْرٌ وَکَذٰلِکَ فِی الْحَاجِبَیْنِ وَالْاَشْفَارِ کَانَ الْقَوْلُ قَوْلَہٗ مَعَ یَمِیْنِہٖ اِلَّا اَنْ تُقِیْمَ الْمَجْنِیُّ عَلَیْہِ الْبَیِّنَۃَ اِنْ کَانَ صَحِیْحًا، (محیط سرخسی)

اگر کسی نے کسی کا بال مونڈ دیا اور پھر اس کے سر کا بال نہیں نکلا لیکن مجرم کہتا ہے کہ وہ گنجہ تھا یعنی اس کے سر پر بال کم تھے تو جس قدر بال اس کے خیال میں تھے اتنی ہی دیت واجب ہوگی، یہی حکم داڑھی مونڈنے کا بھی اس صورت میں ہے جب مجرم کہے کہ وہ کوسج تھا اور ابرو اور مژگاں کے متعلق بھی یہی حکم ہے بشرطیکہ مجرم ان کے بال کا انکار کرے، البتہ مجرم پر قسم واجب ہوگی، لیکن جس شخص کے ساتھ یہ جرائم کئے گئے ہیں اگر وہ اپنی صحت پر گواہ پیش کرے تو مجرم پر قسم واجب نہ ہوگی،

۸۷۰۔ لیکن مونڈنے کے بعد اگر بال نکل آئے تو مجرم کو صرف تعزیری سزا دیجائیگی،

وَھٰذَا کُلُّھَا اِذَا اَفْسَدَ الْمَنْبَتَ فَاِنْ نَبَتَ حَتّٰی اسْتَوٰی کَمَا کَانَ لَا یَجِبُ شَیْءٌ لِاَنَّہٗ لَمْ یَبْقَ اَثَرُ الْجِنَایَۃِ وَیُؤَدَّبُ عَلٰی ارْتِکَابِہٖ

بالوں میں دیت یا حکومت عدل اس وقت ہے جب دوبارہ بال نہ نکلیں اور اگر پہلے کی طرح بال نکل آئے تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا البتہ مجرم کو تعزیری سزا دیجائیگی

مَا لَا يَجِبُ (الهدايه)

۸۷۱۔ اگر کسی نے کسی کے کان پر مار دیا اور وہ بہرا ہو گیا تو دیت واجب ہو گی،

وَاِذَا ضَرَبَ اُذُنَ اِنْسَانٍ حَتّٰی ذَهَبَ سَمْعُهٗ يَجِبُ الدِّيَةُ (الظہیریہ)

اگر کسی نے کسی کے کان پر مار دیا اور وہ بہرا ہو گیا اور اسکی قوت سماعت زائل ہو گئی تو اُسپر دیت واجب ہو گی،

۸۷۲۔ خطاءً دونوں کانوں کے کاٹنے سے پوری اور ایک کان کاٹنے سے آدھی دیت واجب ہوتی ہے،

وَفِي الْاُذُنَيْنِ الشَّاخِصَتَيْنِ فِي الْخَطَاءِ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ وَفِي اَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ وَاِذَا يَبِسَتِ الْاُذُنُ وَانْخَسَفَتْ فَفِيهَا حُكُومَةُ عَدْلٍ (المحیط)

اگر کسی نے کسی کے دونوں کان خطاءً کاٹ ڈالے تو پوری دیت واجب ہو گی اور ایک کان کے لیے آدھی دیت واجب ہو گی، اور اگر کسی کا کان خشک اور ناقص ہو جائے تو اسمیں حکومت عدل واجب ہو گی،

۸۷۳۔ دونوں آنکھوں کے پھوڑنے سے پوری دیت اور ایک آنکھ کے پھوڑنے سے آدھی دیت واجب ہو گی،

وَفِي الْعَيْنَيْنِ اِذَا فَقَأَهُمَا خَطَاءً كَمَالُ الدِّيَةِ وَفِي اَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ وَكَذٰلِكَ اِذَا لَمْ تُفْقَأَا وَلٰكِنَّهُمَا انْخَسَفَتَا اَوْ ذَهَبَ بَصَرُهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ يَجِبُ كَمَالُ الدِّيَةِ وَنِصْفُ الدِّيَةِ فِي اَحَدِهِمَا

اگر کوئی شخص خطاءً کسی کی دونوں آنکھیں پھوڑ ڈالے یا ناقص کر دے یا اسکا نور ضائع کر دے لیکن آنکھ باقی رہے تو پوری دیت واجب ہو گی اور ایک آنکھ کیلئے آدھی دیت واجب ہو گی اور کانے آدمی کی آنکھ کے لیے بھی آدھی دیت ہو گی،

وَفِي عَيْنِ الْاَعْوَرِ نِصْفُ الدِّيَةِ (الظہیریہ)

۸۷۴۔ جس شخص کے مژگان نہ ہوں اس کے پپوٹے کے کاٹنے میں حکومت عدل ہے

وَفِي قَطْعِ الْجُفُوْنِ الَّتِي لَا شُعُوْرَ عَلَيْهَا حُكُوْمَةُ عَدْلٍ وَإِنْ كَانَ الْجَانِي عَلَى الْأَهْدَابِ وَاحِدًا وَعَلَى الْجُفُوْنِ وَاحِدًا كَانَ عَلَى الَّذِي جَنَى عَلَى الْأَهْدَابِ تَمَامُ الدِّيَةِ وَعَلَى الَّذِي جَنَى عَلَى الْجُفُوْنِ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ (المحیط)

جس شخص کے پلکیں نہ ہوں اس کے پپوٹے کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی اور اگر ایک شخص پلکوں کے نقصان پہنچانے کا مجرم ہو اور دوسرا پپوٹوں کے کاٹنے کا مجرم ہو تو جس نے پلکوں کو نقصان پہنچایا ہے اس پر پوری دیت واجب ہوگی اور جس نے پپوٹوں کو نقصان پہنچایا ہے اس پر حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۷۵- پلکوں سمیت پپوٹے کے کاٹنے سے ایک ہی دیت واجب ہوگی

وَلَوْ قَطَعَ الْجُفُوْنَ بِأَهْدَابِهَا فَفِيْهِ دِيَةٌ وَاحِدَةٌ - (الهدایه)

اگر کسی نے پپوٹوں کو پلکوں کیساتھ کاٹ ڈالا تو ایک ہی دیت واجب ہوگی،

۸۷۶- پوری ناک کے کاٹنے سے پوری دیت واجب ہوگی،

وَفِي قَطْعِ الْأَنْفِ دِيَةُ النَّفْسِ فَكَذَا إِذَا قَطَعَ الْمَارِنَ وَهِيَ مَا لَانَ مِنَ الْأَنْفِ وَإِنْ قَطَعَ نِصْفَ قَصَبَةِ الْأَنْفِ لَا قِصَاصَ فِيْهِ وَفِيْهِ دِيَةُ النَّفْسِ (قاضی خان)

پوری ناک کے کاٹنے سے پوری دیت واجب ہوگی اور یہی حکم آدھی ناک کے کاٹنے کا بھی ہے لیکن مجرم پر قصاص واجب نہ ہوگا اور ناک کے سرے کے کاٹنے سے بھی پوری دیت واجب ہوگی،

۸۷۷- ایسے شخص کی ناک کاٹنے سے جو ناک سے سانس نہیں لیتا حکومت عدل واجب ہوگی

إِذَا جَنَى عَلَيْهِ فَصَارَ لَا يَتَنَفَّسُ مِنْ أَنْفِهِ وَلٰكِنْ يَتَنَفَّسُ مِنْ فَمِهِ فَعَلَيْهِ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ، (الذخیرہ)

اگر کسی نے ایسے شخص کی ناک کاٹی جو ناک سے سانس نہیں لیتا بلکہ منہ سے لیتا ہے تو اس صورت میں حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۷۸- ناک کے توڑنے سے بھی حکومت عدل واجب ہوگی،

إِذَا كُسِرَ أَنْفُ الْإِنْسَانِ فَفِيهِ حُكُومَةُ عَدْلٍ (الظہیریہ)

ناک کے توڑنے سے حکومت عدل واجب ہو گی،

۸۷۹ ہونٹھ کی دیت

وَفِي الشَّفَتَيْنِ كَمَالُ الدِّيَةِ وَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ الْعُلْيَاءُ وَالسُّفْلَى فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ (المحیط)

دونوں ہونٹھوں کے کاٹنے سے پوری دیت اور ایک ہونٹھ کے کاٹنے سے آدھی دیت واجب ہو گی اوپر اور نیچے کے ہونٹھ دیت میں برابر ہیں،

۸۸۰ دانتوں کی دیت

وَيَجِبُ فِي كُلِّ سِنٍّ نِصْفُ عُشْرِ دِيَةٍ وَ يَسْتَوِي فِي ذَلِكَ الْأَنْيَابُ وَالضَّوَاحِكُ وَالنَّوَاجِذُ وَالطَّوَاحِينُ (المبسوط)

ہر دانت کے توڑنے سے عشر دیت کا آدھا واجب ہو گا اور سب دانت اس حکم میں برابر ہیں،

۸۸۱ اعضائے انسانی میں صرف دانتوں کی دیت جان کی دیت سے زیادہ ہے،

وَلَيْسَ فِي الْآدَمِيِّ شَيْءٌ مِنَ الْأَعْضَاءِ يَزْدَادُ أَرْشُهُ عَلَى دِيَةِ النَّفْسِ إِلَّا الْأَسْنَانُ (خزانۃ المفتیین)

آدمی کے جسم میں دانت کے سوا کوئی عضو ایسا نہیں جس کی دیت جان کی دیت سے زیادہ ہو،

حَتَّى لَوْ كَانَتْ ثَمَانِيَةً وَعِشْرِينَ فَعَلَيْهِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفًا وَإِنْ كَانَتْ ثَلَاثِينَ فَخَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفًا (الظہیریہ)

کیونکہ اگر اٹھائیس دانت ہوں تو ان کی دیت ۱۴ ہزار درم ہو گی اور اگر تیس دانت ہوں تو ان کی دیت پندرہ ہزار درم ہو گی،

۸۸۲۔ دانت توڑنے کے بعد اگر پھر دانت نکل آئیں تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک دیت ساقط ہو جائے گی،

وَمَنْ قَلَعَ سِنَّ رَجُلٍ فَنَبَتَتْ مَكَانَهَا أُخْرىٰ سَقَطَ الْأَرْشُ هٰذَا عِنْدَ أَبِي حَنِيْفَةَ وَ قَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الْأَرْشُ كَمَلاً (الجوہرة النیرہ)

اگر کسی نے کسی کے دانت اوکھاڑ ڈالے اور پھر اس کے دانت نکل آئے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک دیت ساقط ہوجائیگی اور صاحبین کے نزدیک مجرم پر دیت واجب ہوگی،

۸۸۳۔ لیکن اگر سیاہ دانت نکلے تو دیت ساقط نہ ہوگی،

وَإِنْ نَبَتَتِ الْأُخْرىٰ سَوْدَاءَ بَقِيَ الْأَرْشُ عَلىٰ حَالِهٖ (المحیط)

اور اگر سیاہ دانت نکلے تو مجرم کے ذمہ دیت باقی رہے گی،

۸۸۴ اگر کسی نے کسی کے دانت پر مار دیا اور وہ ہل گئے تو دیت لینے میں تاخیر کیجائیگی یعنی اگر دانت سبز اور سرخ ہوگئے تو دیت واجب ہوگی اور اگر زرد ہوگئے تو کچھ واجب نہ ہوگا

لَوْضَرَبَ سِنَّ إِنْسَانٍ فَتَحَرَّكَ فَأُجِّلَ فَإِنْ اِخْضَرَّ أَوْ احْمَرَّ يَجِبُ دِيَةُ السِّنِّ خَمْسٌ مِائَةٍ وَإِنْ اصْفَرَّ اخْتَلَفَ الْمَشَائِخُ وَالصَّحِيْحُ أَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْئٌ وَإِنْ اسْوَدَّ يَجِبُ دِيَةُ السِّنِّ إِذَا فَاتَتْ مَنْفَعَةُ الْمَضْغِ وَإِنْ لَمْ تَفُتْ إِلَّا أَنَّهُ مِنَ الْأَسْنَانِ الَّتِيْ يُرىٰ حَتّٰى فَاتَ جَمَالُهُ فَكَذٰلِكَ وَإِنْ يَكُنْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَفِيْهِ رِوَايَتَانِ وَالصَّحِيْحُ أَنَّهُ لَا يَجِبُ شَيْئٌ۔ (قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی کے دانتوں کو مار دیا اور وہ ہل گئے تو دیت لینے میں تاخیر کیجائے گی، اگر اس کے دانت سبز یا سرخ ہوگئے تو دیت واجب ہوگی، اور اگر زرد ہوگئے تو دیت واجب نہ ہوگی اور اگر سیاہ ہوگئے تو دیکھیں گے اگر چبانے کا فائدہ جاتا رہا تو دیت واجب ہوگی اور اگر چبانے کی قوت باقی رہی تو دیکھیں گے کہ اس کے دانت ویسے ہی ہیں جیسے لوگوں کو نظر آتے ہیں لیکن اس کا حسن زائل ہوگیا ہے تو اس صورت میں بھی دیت واجب ہوگی اور اگر ویسے نہیں ہیں تو کچھ واجب نہ ہوگا،

۸۸۵- اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھاڑ لیا اور اس نے پھر دانت کو اس کی جگہ رکھدیا اور اسکے دانت پر گوشت نکل آیا تو مجرم پر دانت کی دیت واجب ہو گی،

وَلَوْ قَلَعَ سِنَّ غَيْرِهِ فَرَدَّهَا صَاحِبُهَا مَكَانَهَا وَنَبَتَ عَلَيْهِ اللَّحْمُ فَعَلَى الْقَالِعِ كَمَالُ الْأَرْشِ (الکافی)

اگر کسی نے کسی کے دانت کو اوکھاڑ ڈالا اور اس نے اپنے دانت کو اسکی جگہ رکھدیا اور اس دانت پر گوشت نکل آیا تو مجرم پر دانت کی دیت واجب ہو گی،

۸۸۶- زبان کی دیت،

وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ وَكَذَا فِي قَطْعِ بَعْضِ اللِّسَانِ إِذَا امْتَنَعَ عَنِ الْكَلَامِ الدِّيَةُ وَلَوْ قَدَرَ عَلَى التَّكَلُّمِ بِبَعْضِ الْحُرُوفِ قِيلَ يُقَسَّمُ عَلَى عَدَدِ الْحُرُوفِ وَقِيلَ عَلَى عَدَدِ حُرُوفٍ تَتَعَلَّقُ بِاللِّسَانِ وَقِيلَ إِنْ قَدَرَ عَلَى أَدَاءِ أَكْثَرِ الْحُرُوفِ يَجِبُ فِيهِ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَإِنْ عَجَزَ عَنْ أَدَاءِ الْأَكْثَرِ يَجِبُ كُلُّ الدِّيَةِ (الکافی)

زبان کے کاٹنے میں پوری دیت ہے، اور اگر تھوڑی سی زبان کوئی کاٹ لے تو جس صورت میں کہ وہ بات چیت کرنے سے معذور ہو جائے پوری دیت ہے اور اگر بعض حروف کے ادا کرنے پر قادر ہو تو اس صورت میں اختلاف ہے بعضوں کا قول ہے کہ دیت حروف پر تقسیم کیجائے گی اور بعضوں کے نزدیک ان حروف پر تقسیم کیجائے گی جنکا ادا کرنا زبان سے تعلق رکھتا ہے، اور جس قدر حروف کا ادا کرنا فوت ہوا ہے اسکی دیت دی کیجائے گی اور بعضوں کے نزدیک اگر اکثر حروف کے ادا کرنے پر قادر ہو تو حکومت عدل واجب ہو گی اور اگر اکثر حروف کے ادا کرنے سے عاجز ہو تو دیت کاملہ واجب ہو گی

۸۸۷- لڑکے کی زبان کی دیت،

لَوْ قَطَعَ لِسَانَ صَبِيٍّ إِنِ اسْتَهَلَّ يَجِبُ

اگر کسی نے لڑکے کی زبان کاٹ ڈالی تو اگر وہ

حُكُومَةُ الْعَدْلِ وَإِنْ تَكَلَّمَ فَفِيهِ الدِّيَةُ

(شرح جامع الصغیر)

بات نہیں کرتا تھا تو حکومتِ عدل واجب ہوگی اور اگر بات کرتا تھا تو دیت واجب ہوگی،

۸۸۸- گونگے آدمی کی زبان کی دیت،

وَفِي لِسَانِ الْأَخْرَسِ حُكُومَةُ عَدْلٍ

(المحیط)

اور گونگے آدمی کی زبان کاٹنے سے حکومتِ عدل واجب ہوگی،

۸۸۹- کلہ کی دیت

وَفِي اللَّحْيَيْنِ كَمَالُ الدِّيَةِ وَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُهَا (المحیط)

دونوں کلوں کے کاٹنے سے پوری دیت اور ایک کلہ کے کاٹنے سے آدھی دیت واجب ہوگی،

۸۹۰- ہاتھوں کی دیت

وَفِي الْيَدَيْنِ إِذَا قُطِعَتْ خَطَأً كَمَالُ الدِّيَةِ وَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ وَلَا يُفَضَّلُ الْيَمِينُ عَلَى الشِّمَالِ وَإِنْ كَانَ الْيَمِينُ أَكْثَرَ بَطْشًا مِنَ الشِّمَالِ

(الذخیرہ)

اگر کوئی شخص کسی کے دونوں ہاتھوں کو غلطی سے کاٹ ڈالے تو پوری دیت واجب ہوگی اور ایک ہاتھ کے کاٹنے سے آدھی دیت واجب ہوگی لیکن داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر کوئی فضیلت نہیں ہے گو پکڑنے کی قوت داہنے ہاتھ میں زیادہ ہے،

۸۹۱- انگلیوں کی دیت

وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ أَوِ الرِّجْلَيْنِ عُشْرُ الدِّيَةِ وَالْأَصَابِعُ كُلُّهَا سَوَاءٌ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ فِيهَا ثَلَاثُ مَفَاصِلَ فَفِي أَحَدِهَا ثُلُثُ دِيَةِ الْإِصْبَعِ

ہاتھ پانوں کی انگلیوں کی دیت، دیت کا دسواں حصہ ہے، اور تمام انگلیاں دیت میں برابر ہیں اور جس انگلی کے تین جوڑ ہیں اس کے ایک جوڑ کے کاٹنے سے انگلی کی تہائی دیت واجب ہوگی اور

وَمَا بَيْنَهُمَا مَفْصَلَانِ فَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ دِيَةِ الْأُصْبُعِ (الہدایہ)	جس انگلی میں دو جوڑ ہیں اس کے ایک جوڑ کے کاٹنے سے انگلی کی آدھی دیت واجب ہو گی،

۸۹۲ - زائد انگلی کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہو گی۔

وَفِي الْأُصْبُعِ الزَّائِدَةِ حُكُومَةُ عَدْلٍ (الجوہرۃ النیرہ)	زائد انگلی کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہو گی،

۸۹۳ - شل ہاتھ کے کاٹنے سے بھی حکومت عدل واجب ہو گی،

وَفِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ حُكُومَةُ عَدْلٍ (المحیط)	شل ہاتھ کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہو گی،

۸۹۴ - کسی کے ہاتھ شل کرنے کی دیت

وَإِذَا ضَرَبَ رَجُلٌ عَلَى يَدِ رَجُلٍ فَشَلَّتِ الْيَدُ فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً (خزانۃ المفتین)	اگر کسی نے کسی کے ہاتھ پر مارا جس کے صدمہ سے وہ شل ہو گیا تو پوری دیت واجب ہو گی،

۸۹۵ - اوپر کے جوڑ سے اگر کسی نے کسی کی انگلی کاٹ دی اور اس کے اثر سے باقی انگلیاں یا پورا ہاتھ شل ہو گیا تو اوپر کے جوڑ کی دیت واجب ہو گی اور باقی نقصان کے لیے حکومت عدل واجب ہو گی،

وَإِنْ قَطَعَ إِصْبَعَ رَجُلٍ مِنَ الْمَفْصَلِ الْأَعْلَى فَشَلَّ مَا بَقِيَ مِنَ الْأُصْبُعِ وَالْيَدِ كُلِّهَا لَا قِصَاصَ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَيَنْبَغِي أَنْ تَجِبَ الدِّيَةُ فِي الْمَفْصَلِ الْأَعْلَى وَفِيمَا بَقِيَ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَكَذَا فِي الزَّنْدِ إِذَا كُسِرَ حُكُومَةُ عَدْلٍ (الذخیرہ)	اگر کسی نے اوپر کے جوڑ سے کسی کی انگلی کاٹ دی اور بقیہ انگلیاں یا پورا ہاتھ شل ہو گیا تو مجرم پر قصاص واجب نہ ہو گا بلکہ اوپر کے جوڑ کی دیت اور بقیہ نقصان کے لیے حکومت عدل واجب ہو گی، اسی طرح کلائی کے توڑنے سے بھی حکومت عدل واجب ہو گی،

۸۹۶۔ آدھی کلائی سے ہاتھ کاٹنے کی دیت،

وَفِي الْيَدِ إِذَا قُطِعَتْ مِنْ نِصْفِ السَّاعِدِ دِيَةُ الْيَدِ وَحُكُومَةُ عَدْلٍ فِيمَا بَيْنَ الْكَفِّ إِلَى السَّاعِدِ وَإِنْ كَانَ إِلَى الْمِرْفَقِ كَانَ فِي الذِّرَاعِ بَعْدَ دِيَةِ الْيَدِ حُكُومَةُ عَدْلٍ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ (المبسوط)

نصف کلائی سے ہاتھ کاٹنے کی صورت میں ہاتھ کی دیت واجب ہوگی اور ہتھیلی سے کلائی تک کے لیے حکومت عدل واجب ہوگی اور اگر ہاتھ کہنی سے کاٹ ڈالا جائے تو ہاتھ کی دیت دینی ہوگی اور جو کچھ مذکور ہوا جو کچھ اس سے زائد ہوگا اس کے لیے حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۹۷ انگلی کے سرے اور ناخن کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی

وَفِي الْأَنْمُلَةِ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَالظُّفُرُ إِذَا نَبَتَ كَمَا كَانَ لَا شَيْءَ فِيهِ كَمَا فِي غَيْرِهٖ وَإِنْ لَمْ يَنْبُتْ فَفِيهِ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَإِنْ نَبَتَ عَلَى عَيْبٍ فَحُكُومَةٌ دُونَ الْأَوَّلِ (خزانة المفتيين)

انگلی کے سرے کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی؛ اور اگر ناخن کاٹ لیے جائیں اور پھر دوبارہ ویسے ہی نکل آئیں تو کوئی تاوان واجب نہ ہوگا اور اگر دوبارہ نہ نکلیں تو حکومت عدل واجب ہوگی اور اگر عیب دار نکلیں تب بھی حکومت عدل واجب ہوگی لیکن پہلے سے کم،

۸۹۸ پسلی اور سینے کی ہڈی کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

وَفِي الضِّلَعِ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَفِي التَّرْقُوَةِ حُكُومَةُ عَدْلٍ (الذخيرة)

پسلی اور سینے کی ہڈی کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۹۹۔ مرد کی دونوں چھاتیوں کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

وَفِي ثَدْيَيِ الرَّجُلِ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَفِي

مرد کی دونوں پستان کے کاٹنے سے حکومت عدل

حَلَمَتَيْهِ حُكُومَةُ مَا دُوْنَ الْاَوَّلِ ،

(الظہیریہ)

واجب ہو گی اور عورت کے دونوں سر پستان کے کاٹنے میں بھی حکومت عدل ہے لیکن پہلے سے کم۔

۹۰۰ - مرد کے ایک پستان کے کاٹنے سے اسکا آدھا واجب ہو گا،

وَفِي اِحْدَى ثَدْيِ الرَّجُلِ نِصْفُ ذٰلِكَ

(المحیط)

مرد کی ایک پستان کے کاٹنے سے اس کا نصف واجب ہو گا،

۹۰۱ - عورت کی پستان کی دیت

وَفِي ثَدْيِ الْمَرْاَةِ الدِّيَةُ وَكَذَا فِي حَلَمَتَيْ ثَدْيِهِمَا وَحْدَهَا وَفِي اَحَدِهِمَا وَحْدَهَا وَفِي اَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ وَلَمْ يُوجَدْ فِي الْكُتُبِ الظَّاهِرَةِ وُجُوبُ الْقِصَاصِ فِي ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اِذَا قُطِعَتْ عَمْدًا وَ الصَّغِيرَةُ وَالْكَبِيرَةُ فِي ذٰلِكَ سَوَاءٌ

(الظہیریہ)

عورت کی دونوں چھاتیوں کے کاٹنے سے دیت واجب ہو گی اور عورت کی دونوں چھاتیوں کی نوک کے کاٹنے سے بھی دیت واجب ہو گی اور ایک چھاتی کی دیت آدھی ہو گی، چھاتیوں کے کاٹنے سے قصاص واجب نہیں ہوتا، اور چھوٹی اور بڑی چھاتیوں کا حکم ایک ہے،

۹۰۲ - اگر کسی نے کسی کی پیٹھ پر اس طرح مار دیا کہ قوت جماع زائل ہو گئی، یا وہ کبڑا ہو گیا تو پوری دیت واجب ہو گی،

وَاِنْ ضَرَبَ عَلَى الظَّهْرِ فَفَاتَ مَنْفَعَةُ الْجِمَاعِ اَوْ صَارَ اَحْدَبَ يَجِبُ دِيَةُ النَّفْسِ

(قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی کی پیٹھ پر مار دیا جس سے جماع کا فائدہ جاتا رہا یا وہ کبڑا ہو گیا تو پوری دیت واجب ہو گی

۹۰۳ - لیکن اگر ایسا نہ ہوا بلکہ صرف زخم باقی رہا تو حکومت عدل واجب ہو گی،

وَاِذَا لَمْ یُحْدِثْ بِہٖ وَلَمْ یَمْنَعْہُ عَنِ الْجِمَاعِ فَاِنْ بَقِیَ لِلْجِرَاحَۃِ اَثَرٌ فَفِیْہِ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ (المحیط)

اور اگر یہ مار مانع جماع نہ ہوئی اور وہ کبڑا نہ ہوا اور زخم کا اثر باقی رہ گیا تو حکومتِ عدل واجب ہوگی،

۹۰۴- اگر زخم کا نشان بھی باقی نہ رہا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک کوئی تاوان واجب نہ ہوگا

وَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْہِ اَثَرُ الضَّرْبِ فَلَا شَیْءَ وَقَالَا اُجْرَۃُ الطَّبِیْبِ، (خزانۃ المفتیین)

اور اگر مار کا نشان بھی باقی نہ رہا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک کوئی تاوان واجب نہ ہوگا اور صاحبین کے نزدیک طبیب کی فیس دینی پڑے گی،

۹۰۵- اگر کسی نے عورت کا سینہ توڑ دیا اور منی کا پیدا ہونا بند ہوگیا تو دیت واجب ہوگی

وَصَدْرُ الْمَرْاَۃِ اِذَا انْکَسَرَ وَانْقَطَعَ الْمَاءُ فَفِیْہِ الدِّیَۃُ (الذخیرہ)

اگر کسی نے عورت کے سینے کو توڑ دیا اور منی کا پیدا ہونا بند ہوگیا تو دیت واجب ہوگی،

۹۰۶- عضو تناسل کی دیت،

وَفِی الذَّکَرِ کَمَالُ الدِّیَۃِ وَفِیْ ذَکَرِ الْخَصِیِّ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ عِنْدَنَا سَوَاءٌ کَانَ یَتَحَرَّکُ اَوْ لَا یَتَحَرَّکُ یَقْدِرُ الْخَصِیُّ عَلَی الْوَطْیِ اَوْ لَا یَقْدِرُ وَھُوَ الْحُکْمُ فِیْ ذَکَرِ الْعِنِّیْنِ (الذخیرہ)

عضوِ تناسل کے کاٹنے سے پوری دیت واجب ہوگی اور خصی کے عضو تناسل کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی چاہے اس کے عضو میں حرکت ہو یا نہ ہو وہ جماع پر قادر ہو یا نہ ہو اور یہی حکم عنین کے عضو کے کاٹنے کا بھی ہے،

۹۰۷- سرِ ذکر کے کاٹنے سے پوری دیت واجب ہوگی،

وَاِذَا قَطَعَ الْحَشَفَۃَ یَجِبُ کَمَالُ الدِّیَۃِ (المحیط)

سرِ ذکر کے کاٹنے سے بھی پوری دیت واجب ہوگی

۹۰۸- خصیہ کے کاٹنے سے بھی پوری دیت واجب ہوگی،

وَفِی الْاُنْثَیَیْنِ کَمَالُ الدِّیَۃِ (المحیط)

خصیہ کے کاٹنے سے بھی پوری دیت واجب ہوگی

۹۰۹- عضوِ تناسل اور خصیہ کو یکے بعد دیگرے کاٹنے کی دیت۔

وَاِذَا قَطَعَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثَیَیْنِ مِنَ الرَّجُلِ الصَّحِیْحِ خَطَاءً اِنْ بَدَءَ بِقَطْعِ الذَّکَرِ فَفِیْہِ دِیَتَانِ وَلَوْ بَدَءَ بِالْاُنْثَیَیْنِ ثُمَّ بِالذَّکَرِ فَفِی الْاُنْثَیَیْنِ الدِّیَۃُ کَامِلَۃً وَفِی الذَّکَرِ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ وَاِنْ قَطَعَہُمَا مِنْ جَانِبِ الْفَخْذِ مَعًا فَعَلَیْہِ دِیَتَانِ (الذخیرہ)

اگر کسی نے کسی کے عضوِ تناسل اور خصیہ کو غلطی سے کاٹ ڈالا تو اگر پہلے عضوِ تناسل کو کاٹا پھر خصیہ کو تو اس پر دو دیت واجب ہوگی اور اگر پہلے خصیہ کو کاٹا پھر عضوِ تناسل کو تو اس صورت میں خصیہ کے لیے دیت واجب ہوگی اور عضوِ تناسل کے لیے حکومت عدل اور اگر دونوں کو ایک ساتھ کاٹا تو اس صورت میں بھی دو دیت واجب ہوگی

۹۱۰- ایک خصیہ کے کاٹنے سے اگر منی کا پیدا ہونا بند ہوگیا اور مجرم اس کا اقرار بھی کرتا ہو تو دیت واجب ہوگی،

لَوْ قَطَعَ اَحَدَ اُنْثَیَیْہِ فَانْقَطَعَ مَاءُہٗ فَفِیْہِ الدِّیَۃُ وَلَا یُعْلَمُ ذٰلِکَ اِلَّا بِاَنْ یُقِرَّ الْجَانِیْ بِہٖ (خزانۃ المفتیین)

ایک خصیہ کے کاٹنے سے بشرطیکہ منی کا پیدا ہونا بند ہو گیا ہو اور مجرم اس کا اقرار کرے دیت واجب ہوگی

۹۱۱- خطاءً سرین کے کاٹنے کی دیت

وَفِی الْاَلْیَتَیْنِ اِذَا قُطِعَتَا خَطَاءً کَمَالُ الدِّیَۃِ وَفِیْ اَحَدِہِمَا نِصْفُ الدِّیَۃِ۔ (المحیط)

اور غلطی سے دونوں سرینوں کے کاٹنے سے پوری دیت اور ایک سرین کے کاٹنے سے آدھی دیت واجب ہوگی،

۹۱۲- پیٹ چاک کرنے کی دیت،

وَلَوْ طَعَنَ بَطْنَهٗ بِرُمْحٍ فَصَارَ بِحَالٍ لَا يَسْتَمْسِكُ الطَّعَامُ فَفِيهِ الدِّيَةُ (الخلاصہ)

اگر کسی نے کسی کے پیٹ پر نیزہ مارا اور اسوجہ سے اسکے پیٹ میں کھانا نہیں ٹھہرتا تو دیت واجب ہوگی،

۹۱۳- اگر کسی نے کسی کی مقعد میں نیزہ مارا اور اسوجہ سے اس کے پیٹ میں کھانا نہیں ٹھہرتا تو پوری دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ طَعَنَ بِرُمْحٍ اَوْ غَيْرِهٖ فِي الدُّبُرِ فَلَا يَسْتَمْسِكُ الطَّعَامُ فِي جَوْفِهٖ فَعَلَيْهِ دِيَةٌ كَامِلَةٌ وَكَذٰلِكَ لَوْ ضَرَبَهٗ فَسَلَسَ بَوْلُهٗ وَلَا يَسْتَمْسِكُ الْبَوْلُ فَفِيهِ الدِّيَةُ (فتاوی قاضی خان)

اگر کسی نے کسی کی مقعد میں نیزہ مارا اور اس وجہ سے اسکے پیٹ میں کھانا نہیں ٹھہرتا تو پوری دیت واجب ہوگی، اور اس عورت میں بھی یہی حکم ہے جب ضرب سلس البول کا سبب ہوجائے، یعنی پوری دیت واجب ہوگی،

۹۱۴- اگر کسی نے عورت کی شرمگاہ کاٹ ڈالی اور اس کو سلس البول ہوگیا تو دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ قَطَعَ فَرْجَ امْرَاَةٍ وَصَارَتْ بِحَالٍ لَا يَسْتَمْسِكُ الْبَوْلُ فَفِيهِ الدِّيَةُ (الخلاصہ)

اگر کسی نے کسی عورت کی شرمگاہ کاٹ ڈالی اور وہ جب سلس البول ہو گئی تو دیت واجب ہوگی،

۹۱۵- اگر کسی نے عورت کی شرمگاہ کاٹ ڈالی اور قابلِ جماع نہ رہی تو دیت واجب ہوگی

وَاِذَا قَطَعَ فَرْجَ امْرَاَةٍ وَصَارَتْ بِحَالٍ لَا يُسْتَطَاعُ وِقَاعُهَا فَفِيهِ الدِّيَةُ، (خزانۃ المفتیین)

اگر کسی نے کسی عورت کی شرمگاہ کاٹ ڈالی اور وہ قابلِ جماع نہ رہی تو دیت واجب ہوگی،

۹۱۶- اگر کسی نے کسی عورت کو اس طرح مار دیا کہ وہ مستحاضہ ہوگئی تو ایکسال تک انتظار کیا جائیگا، اگر اس مدت میں اصلی حالت پر آگئی تو دیت واجب نہ ہوگی،

وَاِذَا ضُرِبَتْ اِمْرَأَةٌ فَصَارَتْ مُسْتَحَاضَةً يُنْتَظَرُ حَوْلًا فَاِنْ بَرَأَتْ وَاِلَّا يُقْضٰى بِالدِّيَةِ وَفِيْ مَسْئَلَةِ سَلَسِ الْبَوْلِ يَجِبُ اَنْ يُنْتَظَرَ حَوْلًا اَيْضًا بِخِلَافِ مَسْئَلَةِ الطَّعْنِ فِي الْبَطْنِ (المحیط)

اگر کسی نے کسی عورت کو مار دیا اور وہ مستحاضہ ہو گئی تو ایک سال تک انتظار کیا جائیگا اگر اس مدت میں اپنی اصلی حالت پر آگئی تو کچھ واجب نہ ہوگا ورنہ دیت واجب ہوگی مسئلہ سلس البول میں بھی ایک سال تک انتظار کیا جائیگا اور پیٹ پر اس طرح نیزہ مارنے کی صورت میں کہ کھانا نہ ٹھہر سکے انتظار نہیں ہے،

۹۱۷۔ اگر کسی نے کسی عورت کی شرمگاہ کو اس طرح وسیع کر دیا کہ پیشاب کا ضبط نہیں کر سکتی تو دیت واجب ہو گی،

فِي الْمُتَفَرِّقَاتِ وَاِنْ اَفْضٰى اِمْرَأَةً فَلَا تَسْتَمْسِكُ الْبَوْلُ فَفِيْهَا الدِّيَةُ وَاِنْ كَانَتْ تَسْتَمْسِكُ فَهِيَ جَائِفَةٌ يَجِبُ فِيْهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ (قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی عورت کی شرمگاہ کو وسیع کر دیا اور اسلئے وہ پیشاب کو ضبط نہیں کر سکتی تو دیت واجب ہو گی اور اگر پیشاب کو ضبط کر سکتی ہے تو اسکا حکم شجہ جائفہ کا ہے جسمیں ثلث دیت واجب ہو گی،

۹۱۸۔ اگر کسی نے کسی کے سرین پر مار دیا اور اس سے سلس البول پیدا ہو گیا تو دیت واجب ہو گی

فَاِذَا ضَرَبَ اِنْسَانًا عَلٰى عَجُزٍ فَسَلَسَ بَوْلُهٗ وَصَارَ لَا يَسْتَمْسِكُ فَفِيْهِ الدِّيَةُ، (جوہرہ نیرہ)

اگر کسی نے کسی کے سرین پر مار دیا جس سے سلس البول پیدا ہو گیا اور وہ پیشاب کو ضبط نہیں کر سکتا تو دیت واجب ہو گی

۹۱۹۔ نابالغ عورت کیساتھ جو قابلِ جماع نہیں اگر کسی نے مباشرت کی اور وہ ہلاک ہو گئی تو اس کی دیت کی دو صورتیں ہیں،

رَجُلٌ جَامَعَ صَغِيْرَةً لَا يُجَامَعُ مِثْلُهَا فَمَاتَتْ اِنْ كَانَتْ اَجْنَبِيَّةً يَجِبُ الدِّيَةُ

اگر ایک مرد نے ایک نابالغ عورت کیساتھ جو قابلِ جماع نہیں مباشرت کی اور وہ ہلاک ہو گئی تو عورت اگر

عَلَى الْعَاقِلَةِ وَاِنْ كَانَتْ مَنْكُوْحَةً فَالدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَالْمَهْرُ عَلَى الزَّوْجِ (الخلاصہ)

غیر ہو یعنی اسکی بی بی نہیں ہے تو مرد کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اگر اسکی منکوحہ ہو تو دیت اسکے عاقلہ پر اور مہر اسپر واجب ہوگا

۹۲۰۔ اگر کسی کے ڈھکیلنے سے ایک عورت کی بکارت زائل ہو گئی تو اسپر اسکا مہر مثل واجب ہوگا،

اِذَا وَقَعَ اَجْنَبِيَّةٌ فَسَقَطَتْ وَذَهَبَ عُذْرَتُهَا فَعَلَى الدَّافِعِ مَهْرُ مِثْلِهَا وَالتَّعْزِيْرُ

اگر کسی مرد نے کسی غیر کی عورت کو ڈھکیل دیا اور وہ گر پڑی اور اسکی بکارت زائل ہو گئی تو اسپر اسکا مہر مثل واجب ہوگا اور اسکو تعزیر بھی دیجائیگی،

۹۲۱۔ خطاءً پاؤں کے کاٹنے کی دیت

وَفِي الرِّجْلَيْنِ كَمَالُ الدِّيَةِ فِي الْخَطَاءِ وَفِي اَحَدِهِمَا النِّصْفُ (المحیط)

خطاءً دونوں پاؤں کے کاٹنے سے دیت کاملہ واجب ہوگی اور ایک پاؤں کے کاٹنے سے آدھی دیت واجب ہوگی،

۹۲۲۔ نصف پنڈلی سے پاؤں کاٹنے کا حکم

وَاِذَا قَطَعَ الرِّجْلَ خَطَاءً مِنْ نِصْفِ السَّاقِ يَجِبُ الدِّيَةُ لِاَجْلِ الْقَدَمِ وَحُكُوْمَةُ الْعَدْلِ فِي مَاوَرَاءِ الْقَدَمِ. (الذخیرہ)

اگر کسی نے کسی کے پاؤں کو خطاءً نصف پنڈلی سے کاٹ ڈالا تو اس صورت میں اُسپر پاؤں کی دیت واجب ہوگی اور پاؤں سے زیادہ جو کچھ کاٹا ہے اس کے لیے حکومت عدل واجب ہوگی،

۹۲۳۔ ناقص اور کج پاؤں کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

وَفِي قَطْعِ الرِّجْلِ الْعَوْجَاءِ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ (ینابیع)

ناقص اور کج پاؤں کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی

۹۲۴۔ اگر کسی نے کسی کی ران توڑ ڈالی اور پھر وہ اچھی ہو گئی تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

وَاِنْ كَسَرَ فَخِذَهُ وَبَرَاَتْ وَاسْتَقَامَتْ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ فِي قَوْلِ اَبِي حَنِيْفَةَ وَفِي قَوْلِ اَبِي يُوْسُفَ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ (ینابیع)

اگر کسی نے کسی کی ران توڑ ڈالی اور اسکی ران پھر صحیح ہو گئی اور شخص اٹھنے لگا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک حکومت عدل واجب ہوگی

۹۲۵- جو لڑکا اٹھ بیٹھ نہیں سکتا اس کے ہاتھ پانوں کے توڑنے سے حکومت عدل واجب ہو گی،

وَفِي يَدِ الصَّغِيْرِ وَرِجْلِهِ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ إِذَا لَمْ يَتَحَرَّكْ وَلَمْ يَقْعُدْ وَلَمْ يُحَرِّكْهُمَا أَمَّا إِذَا كَانَ يُحَرِّكُهُمَا فَفِيْهِمَا الدِّيَةُ كَامِلَةً (السراج الوہاج)

چھوٹا بچہ اگر اٹھ نہیں سکتا حرکت نہیں کر سکتا اور ہاتھ پانوں کو جنبش نہیں دے سکتا تو اس کے ہاتھ پانوں کے توڑنے سے حکومت عدل واجب ہو گی اور اگر حرکت کر سکتا ہے تو دیت واجب ہو گی،

۹۲۶- اگر کسی نے کسی کو سو کوڑے مارے اور اس نے نوے کوڑوں کی مار سے صحت پائی اور دس کوڑوں کی مار سے مر گیا تو مجرم پر نوے کوڑوں کی دیت واجب نہ ہو گی صرف ایک دیت واجب ہو گی

وَمَنْ ضَرَبَ رَجُلًا مِائَةَ سَوْطٍ فَبَرَءَ مِنْ تِسْعِيْنَ وَمَاتَ مِنْ عَشَرَةٍ فَعَلَيْهِ دِيَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَيْسَ عَلَيْهِ بِضَرْبِ تِسْعِيْنَ شَيْئٌ (الکافی)

اگر کسی نے کسی کو سو کوڑے مارے اور وہ نوے کوڑوں کی مار سے اچھا ہو گیا اور دس کوڑوں کی مار سے مر گیا تو اس صورت میں مجرم پر ایک دیت واجب ہو گی اور نوے کوڑوں کے عوض کچھ واجب نہ ہو گا،

۹۲۷- اگر کسی نے کسی کو سو کوڑے مارے اور زخم مندمل ہو گئے لیکن ان کا اثر باقی رہا تو حکومت عدل واجب ہو گی،

إِنْ ضَرَبَ رَجُلًا مِائَةَ سَوْطٍ فَجَرَحَتْهُ فَبَرَءَ مِنْهَا وَبَقِيَ لَهُ أَثَرٌ يَجِبُ حُكُوْمَةُ الْعَدْلِ لِبَقَاءِ الْأَثَرِ، (الکافی)

اگر کسی نے کسی کو سو کوڑے مارے اور زخم بھر گئے لیکن ان کا نشان باقی رہا تو حکومت عدل واجب ہو گی،

نواں باب

زخموں کے بیان میں

۹۲۸- شجہ اور جراحت میں فرق

يختص الشجة بما يكون بالوجه والرأس لغة وما يكون بغيرهما فجراحة (منح الغفار)

جو زخم کہ چہرے اور سر پر لگے اس کو شجہ، اور جو باقی بدن پر لگے اس کو جراحت کہتے ہیں،

۹۲۹- شجہ کی قسمیں

الشجاج عشرة الحارصة وهي التي تحرص الجلد اي تخدشه ولا تخرج الدم والدامعة وهي التي تظهر الدم ولا تسيله كالدمع والدامية وهي التي تسيل الدم والباضعة وهي التي تبضع الجلد اي تقطعه والمتلاحمة وهي التي تاخذ في اللحم والسمحاق وهي التي تصل الى السمحاق وهي جلدة رقيقة بين اللحم وعظم الرأس والموضحة

شجہ دس ہیں، ایک حارصہ، دوسرا دامعہ، تیسرا دامیہ، چوتھا باضعہ، پانچواں متلاحمہ، چھٹا سمحاق، ساتواں موضحہ، آٹھواں ہاشمہ، نواں منقلہ، دسواں آمہ، حارصہ وہ ہے جس سے چمڑے میں خراش آجائے لیکن خون نہ نکلے، دامعہ وہ ہے جسمیں خون نکلے لیکن بہے نہیں، دامیہ وہ ہے جسمیں خون بہنے لگے، باضعہ وہ ہے جسمیں چمڑا کٹ جائے، متلاحمہ وہ ہے جو چمڑے کو کاٹ کر گوشت تک پہنچ جائے، سمحاق وہ ہے جو گوشت سے گذر کر سمحاق تک پہنچ جائے یعنی اس باریک چمڑے تک

وَهِيَ الَّتِي تُوَضِّحُ الْعَظْمَ أَيْ تُبَيِّنُهُ وَالْهَاشِمَةُ وَهِيَ الَّتِي تَكْسِرُ الْعَظْمَ وَالْمُنَقِّلَةُ وَهِيَ الَّتِي تَنْقُلُ الْعَظْمَ بَعْدَ الْكَسْرِ أَيْ تُحَوِّلُهُ وَالْآمَّةُ وَهِيَ الَّتِي تَصِلُ إِلَى أُمِّ الرَّأْسِ وَهُوَ الَّذِي فِيهِ الدِّمَاغُ (الہدایہ)

جو گوشت اور ہڈی کے درمیان ہے، موضحہ وہ ہے جو ہڈی کو ظاہر کر دے، ہاشمہ وہ ہے جو ہڈی کو توڑ دے، منقلہ وہ ہے جو ہڈی کو توڑ کر اس کی جگہ سے سرکا دے، آمہ وہ ہے جو ام دماغ تک پہنچ جائے، اور ام دماغ وہ جھلی ہے جس کے اندر دماغ رہتا ہے،

۹۳۰ - جائفہ،

ثُمَّ الْجَائِفَةُ وَهِيَ الَّتِي تَخْرِقُ الْجِلْدَ وَتَصِلُ إِلَى الدِّمَاغِ وَلَمْ يَذْكُرْهَا مُحَمَّدٌ لِأَنَّ الْإِنْسَانَ لَا يَعِيشُ مِنْهَا (محیط سرخسی)

جائفہ وہ ہے جو چمڑے سے گذر کر دماغ تک پہونچ جائے لیکن اس کو امام محمد نے شجہ کے اقسام میں شمار نہیں کیا، کیونکہ انسان دماغ کے جائفہ سے زندہ نہیں رہتا،

۹۳۱ - شجہ کی جگہ!

مَوْضِعُ الشَّجَّةِ الرَّأْسُ وَالْوَجْهُ إِلَى الذَّقَنِ وَتَحْتَ الذَّقَنِ لَيْسَ بِمَوْضِعِ الشَّجَّةِ، (خزانۃ المفتیین)

شجہ کی جگہ سر اور چہرہ ہے ٹھوڑی تک، اور ٹھوڑی سے نیچے شجہ کی جگہ نہیں ہے،

۹۳۲ - آمہ،

وَلَا يَكُونُ الْآمَّةُ إِلَّا فِي الرَّأْسِ أَوْ فِي الْوَجْهِ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يَخْلُصُ مِنْهُ إِلَى الدِّمَاغِ (المحیط)

آمہ سر اور چہرے کے ساتھ مخصوص ہے جو ام دماغ تک پہونچے،

۹۳۳ - اچھے ہونے کی صورت میں شجہ کا تاوان،

وَفِي هٰذَا كُلِّهِ إِذَا بَرِءَ وَلَمْ يَبْقَ لَهَا أَثَرٌ

اور شجہ جب اچھا ہو گیا، اور اس کا کوئی نشان باقی نہ رہا تو

لَا یَجِبُ شَیْءٌ اِلَّا عِنْدَ مُحَمَّدٍ فَاِنَّہٗ قَالَ یَجِبُ مِقْدَارُ مَا اَنْفَقَ اِلٰی اَنْ یَبْرَءَ (الذخیرہ)

امام ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسف کے نزدیک کوئی تاوان واجب نہ ہوگا، اور امام محمد کے نزدیک زخمی پر جس قدر خرچ ہوا ہوگا وہ زخم لگانے والے کو دینا پڑیگا،

۹۳۴۔ موضحہ اگر عمداً ہو تو اس میں قصاص ہے،

وَفِی الْمُوْضِحَۃِ الْقِصَاصُ اِنْ کَانَ عَمَدًا (التبیین)

موضحہ اگر عمداً ہو تو اس میں قصاص واجب ہوتا ہے،

۹۳۵۔ موضحہ کے علاوہ شجہ کے دوسرے اقسام میں قصاص نہیں ہے،

وَلَا قِصَاصَ فِیْ غَیْرِ الْمُوْضِحَۃِ ذَکَرَہٗ مُحَمَّدٌ فِی الْاَصْلِ وَھُوَ الْاَصَحُّ (التبیین)

موضحہ کے علاوہ شجہ کے دوسرے اقسام میں امام محمد کے قول کے موافق قصاص نہیں ہے،

۹۳۶۔ جو شجہ موضحہ سے زیادہ ہو اس میں بالاتفاق قصاص نہیں ہے،

وَمَا فَوْقَھَا مِنَ الشِّجَاجِ لَا قِصَاصَ فِیْہِ بِالْاِجْمَاعِ وَاِنْ کَانَ عَمَدًا کَالْھَاشِمَۃِ وَالْمُنَقِّلَۃِ (جوہرۃ النیرہ)

اور جو شجہ موضحہ سے زائد ہو گو وہ عمداً ہو لیکن اسمیں بالاتفاق قصاص نہیں،

۹۳۷۔ اگر موضحہ سے کم ہو اور خطاءً ہو تو اس میں حکومت عدل ہے،

وَفِیْمَا دُوْنَ الْمُوْضِحَۃِ مِنَ الشِّجَاجِ الثَّلٰثَۃِ اِذَا کَانَتْ خَطَاءً حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ (المحیط)

اور جو شجہ موضحہ سے کم ہو اور خطاءً ہو اسمیں حکومت عدل ہے،

۹۳۸۔ شجہ کے جن اقسام میں قصاص نہیں ان میں عمداً اور خطاءً کا حکم یکساں ہے،

وَفِیْ کُلِّ مَا ذُکِرَ مِنَ الشِّجَاجِ اَنَّہٗ لَا یَجِبُ الْقِصَاصُ فَحُکْمُھَا عَمَدًا وَحُکْمُ الْخَطَاءِ

شجہ کے جن اقسام میں قصاص واجب نہیں ہوتا اسمیں عمد وخطاء کا حکم یکساں ہے یعنی جو کچھ قصد کی صورت

سَوَاءٌ فِيْمَا فِيهِمَا إِذَا كَانَتْ عَمْدًا أَمَا يَجِبُ	میں واجب ہوتا ہے، وہی خطا کی صورت میں واجب
فِيهِمَا إِذَا كَانَتْ خَطَأً (المحيط)	ہوتا ہے،

۹۳۹۔ شجہ کے مختلف اقسام کی دیت،

وَفِي الْمُوْضِحَةِ إِنْ كَانَتْ خَطَأً نِصْفُ	شجہ موضحہ میں اگر خطاءً ہو تو عشر دیت کا نصف اور
عُشْرِ الدِّيَةِ وَفِي الْهَاشِمَةِ عُشْرُ الدِّيَةِ	ہاشمہ میں عشر دیت اور منقلہ میں عشر اور نصف عشر
وَفِي الْمُنَقِّلَةِ عُشْرُ الدِّيَةِ وَنِصْفُ عُشْرِ	دیت اور آمہ میں ثلث دیت واجب ہوگی اور
الدِّيَةِ وَفِي الْآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي	اگر نفوذ کر کے جائفہ ہو جائے تو ثلث دیت واجب
الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ فَإِنْ نَفَذَتْ فَهُمَا	ہوگی،
جَائِفَتَانِ فَفِيهِمَا ثُلُثَا الدِّيَةِ (الهداية)	

۹۴۰۔ شجہ منقلہ میں صحت یاب ہونے کے بعد اگر زخم کا نشان باقی رہے تو دیت ساقط نہ ہوگی،

شَجَّ رَجُلًا مُنَقِّلَةً فَبَرَأَ وَبَقِيَ شَيْءٌ مِنْ أَثَرِهَا	اگر کسی نے کسی کو شجہ منقلہ لگایا، اور وہ اچھا ہوگیا لیکن
بَعْدَ الْبُرْءِ وَإِنْ قَلَّ فَعَلَيْهِ أَرْشُ الْمُنَقِّلَةِ	اچھے ہونے کے بعد تھوڑا سا زخم کا نشان باقی رہ گیا تو زخم
لِأَنَّ الْأَرْشَ إِذَا وَجَبَ لَا يَسْقُطُ إِلَّا إِذَا	لگانے والے پر منقلہ کی دیت واجب ہوگی کیونکہ جب تک
زَالَ وَجُوبُهُ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ (المحيط)	ہر حیثیت سے زخم کا اثر زائل نہ ہو جائے اسکی دیت ساقط نہ ہوگی

۹۴۱۔ شجہ موضحہ کے قصاص لینے کا طریقہ،

وَقِصَاصُ الشَّجَّةِ يَسْتَوْفِي عَلَى مَسَاحَةِ الشَّجَّةِ	شجہ کا قصاص شجہ کی مقدار کے طول و عرض کے
فِي طُولِهَا وَعَرْضِهَا فَإِذَا كَانَتْ فِي مُقَدَّمِ	موافق دیا جائیگا، اسلئے اگر شجہ سر کے اگلے حصہ میں
الرَّأْسِ أَوْ فِي مُؤَخَّرِهِ أَوْ فِي وَسَطِهِ أَوْ	اسکے پچھلے حصہ میں یا اسکے بیچ میں یا اسکے پہلو میں ہو

جَنْبِهٖ فَعَلَى مِثْلِ ذٰلِكَ فِي الشِّجَاجِ فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ بِالرَّاسِ (الذخیرہ)

تو ویسے ہی تجہ سر کے اوس مقام پر لگایا جائیگا،

۹۴۲ - اگر مجروح کی پوری پیشانی پر زخم لگا ہے اور اس قدر زخم، زخم لگانے والے کی پیشانی پر نہیں لگایا جا سکتا تو وہ یا تو اپنے زخم کے طول کے برابر پیشانی کے جس مقام پر چاہے قصاصاً زخم لگا سکتا ہے۔ یا اپنے زخم کی دیت لے سکتا ہے،

وَلَوْ شَجَّهُ مُوْضِحَةً فَاَخَذَتْ مَابَيْنَ قَرْنَي الْمَشْجُوْجِ وَهِيَ لَاتَاخُذُ مَابَيْنَ قَرْنَيِ الشَّاجِّ خُيِّرَ الْمَشْجُوْجُ اِنْ شَاءَ اِقْتَصَّ وَبَدَءَ مِنْ اَيِّ جَانِبٍ شَاءَ حَتّٰى يَبْلُغَ مِقْدَارَ طُوْلِ الْاُوْلٰى اِلٰى حَيْثُ يَبْلُغُ ثُمَّ يَكُفُّ وَاِنْ شَاءَ اَخَذَ الْاَرْشَ وَاِنْ كَانَتْ اَخَذَتْ مَابَيْنَ قَرْنَيِ الشَّاجِّ وَلَا يَزِيْدُ (المحیط)

اگر مجروح کی پوری پیشانی پر زخم لگ گیا اور اس قدر زخم زخم لگانیوالے کی پوری پیشانی پر نہیں لگایا جا سکتا تو مجروح کو اختیار ہے، وہ چاہے تو اپنے زخم کے طول کے برابر اس جگہ کے جس طرف سے چاہے قصاص لے لے یا اپنے زخم کی دیت لے۔ اگر مجروح کا وہ زخم، زخم لگانیوالی کی پیشانی سے زیادہ ہو تب بھی مجروح کو اختیار ہے، چاہے اپنے زخم کی دیت لے لے یا زخم لگانیوالے کی پیشانی کے بقدر قصاص لے اور اس سے زیادہ زخم نہ لگائے،

۹۴۳ - اگر کسی نے کسی کے ابرو پر زخم لگایا، اور اس کے بال گر پڑے اور پھر نہ نکلے تو ابرو کے عوض نصف دیت واجب ہوگی، اور زخم کی دیت بھی اسی میں شامل ہو جائے گی،

وَلَوْ شَجَّ رَجُلًا فِي حَاجِبِهٖ مُوْضِحَةً خَطَاءً وَسَقَطَ الشَّعْرُ وَلَمْ يَنْبُتْ كَانَ عَلَيْهِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَدَخَلَ اَرْشُ الْمُوْضِحَةِ فِي ذٰلِكَ (سراج الوہاب)

اگر کسی نے کسی کے ابرو پر خطاءً زخم لگایا، اور اس کے بال گر پڑے اور دوبارہ نہ نکلے، تو اس پر ابرو کے عوض نصف دیت واجب ہوگی اور زخم کی دیت مجروح کے ابرو کی دیت میں شامل ہو جائے گی،

۹۴۴- اگر زخم لگنے سے کسی کی قوتِ سماعت، بصارت و قوتِ کلام زائل ہوگئی، تو اس کی دیت زخم کی دیت کے ساتھ واجب ہوگی،

وَإِنْ ذَهَبَ سَمْعُهُ أَوْ بَصَرُهُ أَوْ كَلَامُهُ فَعَلَيْهِ أَرْشُ الْمُوضِحَةِ مَعَ الدِّيَةِ قَالَ هَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ أَنَّ الشَّجَّةَ يَدْخُلُ فِي دِيَةِ السَّمْعِ وَالْكَلَامِ وَلَا يَدْخُلُ فِي دِيَةِ الْبَصَرِ (الہدایہ)

اگر زخم کے پہنچنے سے قوتِ سماعت، یا قوتِ بصارت یا قوتِ کلام زائل ہوگئی تو امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اسکی دیت زخم کی دیت کیساتھ واجب ہوگی اور امام ابویوسف کے نزدیک زخم کی دیت سماعت اور کلام کی دیت کو بھی شامل ہوجائیگی لیکن بصارت کی دیت زخم کی دیت

۹۴۵- اگر کسی نے کسی کو زخم لگایا اور اس کی عقل زائل ہوگئی یا اس کے سر کے تمام بال گر پڑے اور پھر نہ نکلے تو زخم کی دیت بھی شامل دیت ہوجائیگی،

وَمَنْ شَجَّ رَجُلًا مُوضِحَةً فَذَهَبَ عَقْلُهُ أَوْ شَعْرُ جَمِيعِ رَأْسِهِ فَلَمْ يَنْبُتْ دَخَلَ أَرْشُ الْمُوضِحَةِ فِي الدِّيَةِ وَلَمْ يَدْخُلْ أَرْشُ الْمُوضِحَةِ فِي غَيْرِ هَذَيْنِ وَإِنْ تَنَاثَرَ بَعْضُ الشَّعْرِ أَوْ شَيْءٌ يَسِيرٌ مِنْهُ فَعَلَيْهِ أَرْشُ الْمُوضِحَةِ وَدَخَلَ فِيهِ الشَّعْرُ وَهَذَا إِذَا لَمْ يَنْبُتْ شَعْرُ رَأْسِهِ أَمَّا إِذَا نَبَتَ وَرَجَعَ كَمَا كَانَ لَا يَلْزَمُهُ شَيْءٌ (جوہرة النیرہ)

اگر کسی نے کسی کو شجہ موضحہ لگایا جس سے اسکی عقل زائل ہوگئی یا سر کے تمام بال گر پڑے اور پھر نہ نکلے تو موضحہ کی دیت بھی دیت میں شامل ہوجائے گی لیکن دوسری دیتوں میں شامل نہ ہوگی، لیکن اگر تھوڑے سے سر کے بال نکل آئے تو موضحہ کی دیت واجب ہوگی، اور بال کا نقصان اسمیں داخل نہ ہوگا، اور اگر سر کے بال بدستور نکل آئے تو کچھ تاوان واجب نہ ہوگا،

۹۴۶- اگر کسی نے کسی کو شجہ موضحہ لگایا، اور اس سے اس کی دونوں آنکھیں ضائع ہوگئیں، تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک آنکھوں کا قصاص نہیں لیا جائیگا، بلکہ دونوں کی دیت واجب ہوگی

وَمَنْ شَجَّ رَجُلاً مُوضِحَةً عَمَداً فَذَهَبَ عَيْنَاهُ فَلَا قِصَاصَ فِي شَيْءٍ مِنْهُ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَيَجِبُ الدِّيَةُ فِيهِمَا وَقَالَا فِي الْمُوضِحَةِ الْقِصَاصُ وَالدِّيَةُ فِي الْبَصَرِ وَرَوَى ابْنُ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ يَجِبُ الْقِصَاصُ فِي الْمُوضِحَةِ وَالْعَيْنَيْنِ (الکافی)

اگر کسی نے کسی کو شجہ موضحہ لگایا اور اس سے اسکی دونوں آنکھیں ضائع ہوگئیں، تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں آنکھوں کا قصاص نہیں لیا جائیگا بلکہ دونوں کی دیت واجب ہوگی، اور صاحبین کے نزدیک موضحہ کا قصاص لیا جائیگا اور آنکھ کی دیت لیجائیگی، اور امام محمد سے ایک روایت ہے کہ دونوں کا قصاص لیا جائیگا،

۹۴۷- گنجے کے موضحہ کی دیت اس شخص کے موضحہ سے کم ہوگی جو گنجہ نہیں ہے،

مُوضِحَةُ الْأَصْلَعِ أَنْقَصُ مِنْ مُوضِحَةِ غَيْرِهِ فَكَانَ الْأَرْشُ أَنْقَصَ أَيْضاً وَفِي الْهَاشِمَةِ يَسْتَوِيَانِ (واقعات الناطفی)

گنجے کا موضحہ اس شخص کے موضحہ سے کم درجہ رکھتا ہے جو گنجہ نہیں ہے، اس لئے اسکی دیت بھی اس سے کم ہوگی، لیکن دونوں کا ہاشمہ برابر درجہ رکھتا ہے،

۹۴۸- اگر بوجہ پیری کے کسی کے سر میں بال نہیں ہیں، اور کسی نے اس کو شجہ موضحہ لگایا، تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا، دیت واجب ہوگی،

رَجُلٌ أَصْلَعُ ذَهَبَ شَعْرُهُ مِنْ كِبَرِهِ فَشَجَّهُ مُوضِحَةً إِنْسَانٌ مُتَعَمِّداً قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُقْتَصُّ وَعَلَيْهِ الْأَرْشُ وَإِنْ قَالَ الشَّاجُّ رَضِيتُ أَنْ يُقْتَصَّ مِنِّي لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ وَالشَّاجُّ وَإِنْ كَانَ أَيْضاً أَصْلَعَ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ، (محیط سرخسی)

اگر کسی نے ایسے شخص کو شجہ موضحہ لگایا جس کے سر میں بڑھاپے کی وجہ سے بال نہیں ہیں تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا بلکہ دیت واجب ہوگی اور اگر زخم لگانے والا قصاص دینے پر راضی ہو تب بھی جائز نہیں ہے اور اگر زخم لگانے والا بھی گنجہ ہو تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

۹۴۹- سر اور چہرے کے علاوہ جو زخم ہیں ان میں حکومت عدل واجب ہوگی،

وَالْجِرَاحَاتُ الَّتِيْ هِيَ فِيْ غَيْرِ الرَّأْسِ وَالْوَجْهِ فَفِيْهَا حُكُوْمَةُ عَدْلٍ إِذَا وَضَحَتْ الْعَظْمَ أَوْ كَسَرَتْهُ إِذَا بَقِيَ لَهَا أَثَرٌ وَإِنْ لَمْ يَبْقَ لِلْجِرَاحَةِ أَثَرٌ فَعِنْدَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَعَنْ مُحَمَّدٍ يَلْزَمُهُ قِيْمَةُ مَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ إِلَى أَنْ يَبْرَأَ (محیط السرخسی)

سر اور چہرے کے علاوہ جو زخم ہوں انمیں حکومت عدل واجب ہوگی، چاہے ہڈی نکل آئے یا ٹوٹ جائے لیکن یہ اس صورت میں جبکہ زخم کا نشان باقی رہے، اور اگر زخم کا کوئی نشان باقی نہ رہے تو امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کے نزدیک کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور امام محمد کے نزدیک صحیاب ہونے تک مجروح کا خرچ زخم لگانے والے پر عائد ہوگا،

۹۵۰ - جائفہ کی تعریف۔

وَالْجَائِفَةُ مَا تَصِلُ إِلَى الْجَوْفِ مِنَ الْبَطْنِ أَوِ الظَّهْرِ أَوِ الصَّدْرِ، أَوْ مَا يُتَوَصَّلُ مِنَ الرَّقَبَةِ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِيْ إِذَا وَصَلَ إِلَيْهِ الشَّرَابُ كَانَ مُفَطِّرًا فَذَالِكَ كُلُّهُ جَائِفَةٌ وَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ بِجَائِفَةٍ وَلَا تَكُوْنُ فِي الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَالْفَخِذِ وَالْفَمِ وَالرَّأْسِ جَائِفَةٌ وَإِنْ كَانَتِ الْجِرَاحَةُ بَيْنَ الْأُنْثَيَيْنِ وَالذَّكَرِ حَتّٰى يَصِلَ إِلَى الْجَوْفِ فَهِيَ جَائِفَةٌ۔

(السراج الوہاج)

جائفہ اس زخم کو کہتے ہیں جو جوفِ بدن تک پہونچ جائے، مثلاً پیٹ، پیٹھ، سینہ اور گردن، اور اگر جوفِ بدن تک نہ پہونچے تو وہ جائفہ نہیں ہے، اور جو زخم ہاتھ، پاؤں، ران، منھ، اور سر میں لگے وہ بھی جائفہ نہیں ہے، اور اگر زخم خصیہ اور عضوِ تناسل سے جوفِ بدن میں پہنچ جائے تو وہ بھی جائفہ ہے،

۹۵۱ - اگر کسی نے کسی کے کان میں نیزہ مارا اور وہ دوسرے کان سے نکل گیا تو حکومت عدل واجب ہوگی،

رجل طعن رجلا في اذنه فخرج من
الاخرى قال محمد فيه حكومة عدل
وان طعن في فمه فخرج من دماغه
حتى نفذت من الفم الى الدماغ قال
محمد فيه حكومة عدل ومن الدماغ
اذا نفذت الى الفوق ففيه ثلث الدية
ولو رمى الرمح او السهم في عينيه
وانفذها في قفاه ففي عينيه نصف
الدية وفي الباقي حكومة عدل وان
اصاب الدماغ ونفذت فعليه في العين
نصف الدية ومنها الى ما اتصل
الدماغ حكومة عدل وفي الدماغ
حتى نفذت الى الفوق ثلث الدية

(محیط سرخسی)

اگر کسی نے کسی کے کان میں نیزہ مارا اور وہ دوسرے کان سے نکل گیا، تو حکومت عدل واجب ہوگی، اور اگر اس کے منہ میں نیزہ مارا اور اس کے دماغ سے باہر نکل گیا، تو منہ کے لئے دماغ تک حکومت عدل اور دماغ سے اوپر تک کے لئے ثلث دیت واجب ہوگی، اور اگر اس کی آنکھ میں نیزہ مارا اور گردن کے راستہ سے نکل گیا تو آنکھ کے لئے نصف دیت اور آنکھ سے دماغ تک پہونچنے کے لئے حکومت عدل اور دماغ سے اوپر تک جہاں تک وہ نفوذ کر گیا ہے، ثلث دیت واجب ہوگی،

۹۵۲- زخموں میں صرف جائفہ کی دیت مقرر ہے،

وليس في شئ من الجراحات ارش
مقدر الا في الجائفة ولا يقتص في
شئ من ذلك قبل البرء وكذلك لا
يحكم بارشها قبل البرء (محیط البرہانی)

جائفہ کے سوا کسی زخم کے لئے دیت مقرر نہیں ہے اور مجرم پر کسی زخم کا قصاص مجروح کے اچھے ہونے سے پہلے واجب نہ ہوگا، اور اس کے اچھے ہونے سے پہلے مجرم کو دیت کا حکم بھی نہ دیا جائیگا،

دسواں باب

جرم کے حکم دینے اور بچوں اور جنین کے بیان میں،

۹۵۳ اگر کسی نے کسی کو اپنے مار ڈالنے کا حکم دیا اور اس نے اس کو مار ڈالا تو قاتل پر قصاص اور دیت واجب نہ ہوگی،

رَجُلٌ اَمَرَ غَیْرَہٗ بِاَنْ یَقْتُلَہٗ فَقَتَلَہٗ بِسَیْفٍ فَلَا قِصَاصَ فِیْہِ وَلَا یَلْزَمُہُ الدِّیَۃُ فِیْ اَصَحِّ الرِّوَایَتَیْنِ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَلَوْ اَمَرَہٗ اَنْ یَقْطَعَ یَدَہٗ اَوْ یَفْقَاءَ عَیْنَہٗ فَفَعَلَ لَا ضَمَانَ عَلَیْہِ فِی الْوَجْھَیْنِ (ظہیریہ)

اگر کسی نے کسی کو حکم دیا کہ مجھکو مار ڈال اور اس نے اسکو تلوار سے مار ڈالا تو اس صورت میں قاتل پر قصاص اور دیت واجب نہ ہوگی اور یہی حکم اعضا کے کاٹنے کا بھی ہے، یعنی اگر کوئی شخص کسی کے ہاتھ کو کاٹ ڈالے یا کسی کی آنکھ کو اس کی اجازت سے اندھا کرے تو اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا۔

۹۵۴۔ اگر کسی نے کسی کے حکم سے اس کے لڑکے کو مار ڈالا تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا

رَجُلٌ قَالَ لِاٰخَرَ اُقْتُلْ اِبْنِیْ اَوْ اِقْطَعْ یَدَ اِبْنِیْ وَھُوَ صَغِیْرٌ یَجِبُ عَلَیْہِ الْقِصَاصُ وَعَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ اَنَّہٗ قَالَ اَسْتَحْسِنُ فِیْ

اگر کسی نے کسی سے کہا کہ میرے لڑکے کو مار ڈال یا میرے لڑکے کے ہاتھ کو کاٹ ڈال اور اس کا لڑکا نابالغ ہو تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا لیکن امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں

ذٰلِكَ وَاُغْرِمَ الدِّيَةَ (واقعات الحسامیہ) کہ استحساناً اس سے دیت لیجائے گی،

۹۵۵- اگر کسی نے کسی کو اپنے بھائی کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور وہ اس کا وارث تھا تو قاتل سے استحساناً دیت لیجاسے گی،

وَلَوْ قَالَ اُقْتُلْ اَخِيْ فَقَتَلَهٗ وَالْاٰمِرُ وَارِثُهٗ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ اَسْتَحْسِنُ اَنْ اٰخُذَ الدِّيَةَ مِنَ الْقَاتِلِ وَلَوْ اَمَرَهٗ اَنْ يَّشُجَّهٗ فَشَجَّهٗ لَا شَيْئَ عَلَيْهِ فَاِنْ مَاتَ كَانَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ، (الظہیریہ)

اگر کسی نے کسی سے کہا کہ میرے بھائی کو مار ڈال اور وہ اس بھائی کا وارث ہو اور اس شخص نے اس کو مار ڈالا تو امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ قاتل سے استحساناً دیت لیجائیگی اور اگر اس نے کہا کہ میرے بھائی کے سر اور چہرے پر زخم لگا اور اس نے اسکے بھائی کو زخمی کر دیا تو اوسپر کوئی تاوان عائد نہوگا اور اگر وہ مر گیا...

۹۵۶- اگر کسی کے حکم سے کسی نے اس کے باپ کو مار ڈالا تو قاتل پر دیت واجب ہو گی

وَلَوْ قَالَ الرَّجُلُ اُقْتُلْ اَبِيْ فَقَتَلَهٗ فَعَلَى الْقَاتِلِ الدِّيَةُ لِاِبْنِهٖ وَلَوْ قَالَ لِرَجُلٍ اِقْطَعْ يَدَ اَبِيْ فَقَطَعَهٗ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ (واقعات الحسامیہ)

اگر کسی نے کسی کو اپنے باپ کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور اس نے اس کے باپ کو مار ڈالا تو قاتل پر دیت واجب ہوگی اور اگر اس نے کہا کہ میرے باپ کے ہاتھ کو کاٹ ڈال اور اس نے اسکے ہاتھ کو کاٹ ڈالا تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

۹۵۷- اگر کسی نے کسی کے حکم سے اس کے غلام کو مار ڈالا تو اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا

وَلَوْ قَالَ اُقْتُلْ عَبْدِيْ اَوْ اِقْطَعْ يَدَهٗ فَفَعَلَ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ، (واقعات حسامی)

اگر کسی نے کسی سے کہا کہ میرے غلام کو مار ڈال یا اُسکے ہاتھ کو کاٹ ڈال اور اس نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی تو اسپر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۹۵۸- اگر ایک لڑکے نے ایک لڑکے کے حکم سے کسی کو قتل کر دیا تو قاتل کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی

وَلَوْ اَمَرَ صَبِيٌّ صَبِيًّا بِقَتْلِ اِنْسَانٍ فَقَتَلَهٗ اگر ایک لڑکے نے ایک لڑکے کے حکم سے کسی کو قتل کر د

وَجَبَ الدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَةِ الْقَاتِلِ وَلَا يَرْجِعُ عَاقِلَةُ الصَّبِيِّ عَلٰى عَاقِلَةِ الْاٰمِرِ (قاضی خان)

قاتل کے عاقلہ پر دیت واجب ہو گی اور وہ لوگ اس لڑکے کے عاقلہ سے جسنے مار ڈالنے کا حکم دیا تھا کوئی مواخذہ نہیں کر سکتے

۹۵۹- اگر کسی نے کسی کے غلام کو کسی کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور اس نے اس کو مار ڈالا تو اس کے آقا کو اختیار ہے چاہے غلام کو مدعی کے حوالہ کرے یا تاوان دے، اور تاوان اور غلام کی قیمت میں جو کم ہو وہ حکم دینے والے کے عاقلہ سے لے لے۔

وَاِنْ كَانَ الْمَاْمُوْرُ عَبْدًا مَحْجُوْرًا صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا يُخَيَّرُ مَوْلَاهُ بَيْنَ الدَّفْعِ وَالْفِدَاءِ وَاَيًّا مَّا اخْتَارَ يَرْجِعُ بِالْاَقَلِّ عَلَى الْاٰمِرِ (شرح الزیادات)

اگر کسی نے کسی کے غلام کو کسی کے قتل کرنیکا حکم دیا اور اس نے اسکو قتل کر دیا تو اس کے آقا کو اختیار ہے چاہے غلام کو مدعی کے حوالہ کرے یا تاوان دے اور قیمت اور تاوان میں جو کم ہو وہ حکم دینے والے کے عاقلہ سے لے لے

۹۶۰- اگر کسی کے کہنے سے کسی کے غلام نے اپنے آپ کو مار ڈالا تو اس شخص کو غلام کی قیمت دینی ہو گی،

رَجُلٌ قَالَ لِعَبْدِ الْغَيْرِ اُقْتُلْ نَفْسَكَ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَعَلَيْهِ قِيْمَتُهُ (محیط البرہانی)

اگر کسی نے کسی کے غلام کو کہا اپنے آپکو مار ڈال اور اس نے اپنے آپ کو ہلاک کر دیا تو اس صورت میں اس شخص پر اس غلام کی قیمت واجب ہوگی

۹۶۱- اگر کسی کے حکم سے کسی لڑکے نے کسی کو قتل کر دیا تو حکم دینے والے کے عاقلہ پر اس کی دیت واجب ہو گی،

رَجُلٌ اَمَرَ صَبِيًّا بِقَتْلِ رَجُلٍ فَقَتَلَهُ كَانَتِ الدِّيَةُ عَلَى الْاٰمِرِ (خزانۃ المفتیین)

اگر کسی نے کسی لڑکے کو کسی کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور اس نے اسکو مار ڈالا تو حکم دینے والے کے عاقلہ پر اسکی دیت واجب ہو گی،

۹۶۲- اگر ایک بالغ شخص نے ایک بالغ شخص کو کسی کے مار ڈالنے کا حکم دیا تو اس کا تاوان قاتل پر عائد ہو گا،

وَلَوْ اَمَرَ بَالِغٌ بَالِغًا بِذٰلِكَ كَانَ الضَّمَانُ عَلَى الْقَاتِلِ وَلَا شَيْءَ عَلَى الْاٰمِرِ، (قاضی خاں)	اگر ایک بالغ نے ایک بالغ کو کسی کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور اس نے اسکو مار ڈالا تو اسکا تاوان قاتل پر عائد ہوگا حکم دینے والے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۹۶۳- ایک لڑکا باپ کے ہاتھ میں تھا اور اس کو کسی نے اس کے ہاتھ سے کھینچا اور وہ مرگیا تو اس صورت میں اس لڑکے کی دیت اسپر واجب ہوگی اور اسکا باپ اسکا وارث ہوگا،

صَبِيٌّ فِي يَدِ اَبِيْهِ فَجَذَبَهُ اِنْسَانٌ مِنْ يَدِهِ وَالْاَبُ مُتَمَسِّكٌ حَتّٰى مَاتَ فَدِيَةُ الصَّبِيِّ عَلَى الْجَاذِبِ وَيَرِثُ مِنْهُ الْاَبُ وَلَوْ جَذَبَا حَتّٰى مَاتَ فَالدِّيَةُ عَلَيْهِمَا وَلَا يَرِثُ الْاَبُ (الواقعات الحسامیہ)	ایک لڑکا اپنے باپ کے ہاتھ میں تھا اور اس کو کسی نے اس کے ہاتھ سے کھینچ لیا اور وہ مرگیا تو اس صورت میں لڑکے کی دیت اس شخص پر واجب ہوگی اور اسکا باپ اسکا وارث ہوگا اور اگر اس لڑکے کو اس کے باپ اور اس شخص دونوں نے کھینچا اور وہ لڑکا اس کشمکش میں مرگیا تو اس صورت میں دونوں پر دیت واجب ہوگی اور اس کا باپ اسکا وارث نہ ہوگا،

۹۶۴- ایک ماں نے اپنے شیرخوار بچے کو اس کے باپ کے حوالہ کیا اور خود چلی گئی، بچہ دوسری عورت کا دودھ پیتا ہے، لیکن باپ نے اس کے لیے دایہ مقرر نہیں کی اور وہ بھوک سے مرگیا تو باپ پر گناہ، کفارہ اور توبہ واجب ہوگی،

اَلْاُمُّ اِذَا تَرَكَتِ الصَّبِيَّ عِنْدَ الْاَبِ وَذَهَبَتْ وَالصَّبِيُّ يَقْبَلُ ثَدْيَ غَيْرِهَا فَلَمْ يَاْخُذِ الْاَبُ لِلصَّبِيِّ ظِئْرًا حَتّٰى مَاتَ جُوْعًا فَالْاَبُ اٰثِمٌ وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ وَالتَّوْبَةُ وَاِنْ كَانَ لَا يَقْبَلُ ثَدْيَ	اگر ماں لڑکے کو اس کے باپ کے سپرد کرکے چلی گئی اور لڑکا دوسری عورت کا دودھ قبول کرتا ہے لیکن اس کے باپ نے اس کے لیے دایہ مقرر نہیں کی اور وہ لڑکا بھوک سے مرگیا تو اس کے باپ پر گناہ، کفارہ اور توبہ واجب ہوگی، اور اگر لڑکا دوسری عورت کا دودھ پینا قبول نہیں کرتا

غَیْرِهَا وَهِیَ تَعْلَمُ بِذٰلِكَ فَالْاِثْمُ عَلَیْهِمَا فِی	اور اس کی ماں اس کی عادت سے واقف ہی تو گناہ
الَّتِیْ ضَیَّعَتْهُ وَعَلَیْهِ الْکَفَّارَةُ (المحیط)	اور کفارہ اس کی ماں پر ہوگا،

۹۶۵- اگر کسی نے لڑکے کو غصب کر لیا اور اس کو خطرے میں ڈال دیا اور وہ مر گیا تو غاصب پر اس کی دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ غَصَبَ صَبِیًّا وَقَرَّبَهُ اِلَی الْمَهَالِكِ فَهَلَكَ	اگر کسی نے کسی لڑکے کو غصب کر کے خطرے میں ڈال
کَانَ عَلَیْهِ دِیَةٌ اِنْ کَانَ حُرًّا،	دیا اور وہ لڑکا مر گیا تو اگر لڑکا آزاد ہوگا تو غاصب پر اسکی
(قاضی خاں)	دیت واجب ہوگی،

۹۶۶- اگر مغصوب لڑکے کو کسی اور نے قتل کر دیا تو اس کا باپ اگر چاہے تو قاتل سے قصاص لے اور اگر چاہے تو غاصب کے عاقلہ سے تاوان لے،

وَلَوْ قَتَلَهُ اَجْنَبِیٌّ فِیْ یَدِهٖ کَانَ الْاَبُ	اگر مغصوب لڑکے کو کسی دوسرے نے قتل کر دیا تو
بِالْخِیَارِ فَاِنْ قَتَلَ الْقَاتِلَ بَرِیَ الْغَاصِبُ	اس کے باپ کو اختیار ہے چاہے تو قاتل سے قصاص لے اس
وَعَاقِلَتُهٗ وَاِنْ ضَمَّنَ عَاقِلَةَ الْغَاصِبِ	صورت میں غاصب بری الذمہ ہو جائیگا اور اگر چاہے تو
الدِّیَةَ رَجَعُوْا بِهَا فِیْ مَالِ الْقَاتِلِ،	غاصب کے عاقلہ سے تاوان لے لے اور اس صورت
(محیط البرہانی)	میں غاصب کے عاقلہ نے جو کچھ دیا ہے اسکو قاتل سے لے سکتے ہیں

۹۶۷- حجام، فصاد اور ختنے کرنے سے جو زخم ہو جاتا ہے اگر اس کے سرایت کرنے سے کوئی مر گیا بشرطیکہ یہ چیزیں ولی کی اجازت سے ہوں تو ان لوگوں پر کوئی تاوان عائد نہیں ہوتا۔

اَلْحَجَّامُ وَالْفَصَّادُ وَالْبَزَّاغُ وَالْخَتَّانُ اِذَا	اگر حجام نے کسی کو ولی کی اجازت سے پچھنا لگایا یا فصاد
فَصَدَ اَوْ بَزَغَ اَوْ خَتَنَ بِاِذْنِ صَاحِبِهٖ	نے فصد کھولی یا بزاغ نے داغا یا ختنہ کرنے والے نے ختنہ

فسری الی النفس ومات لم یضمن
(السراجیہ)

کیا اور زخم سرایت کر گیا اور وہ شخص ہلاک ہو گیا تو تاوان عائد نہ ہوگا،

البزاغ او الفصاد او الحجام اذا بزغ او فصد او حجم وکان باذن المولی فی العبد او باذن الولی فی الصبی وسری الی النفس ومات فلا ضمان علیہم وکذلک الختان فی ھذا فھؤلاء لا یضمنون للسرایۃ بلا خلاف
(المحیط)

اگر ولی کی اجازت سے کسی لڑکے کو یا آقا کی اجازت سے کسی غلام کو حجام، فصاد، بزاغ اور ختان نے پچھنا لگایا یا فصد کھولی یا داغا یا ختنہ کیا اور ان کا زخم سرایت کر کے موجب ہلاکت ہو گیا تو تاوان عائد نہ ہوگا،

۹۶۹- اگر کسی نے بادشاہ کے جبر سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو بادشاہ سے اس کا قصاص لیا جائیگا

اذا اکرہ السلطان رجلا بالقتل علی ان یقطع ید نفسہ وسعہ ان یقطع یدہ ان شاء فان قطع یدہ ثم خاصم المکرہ فی ذلک فعلی المکرہ القود ولو اکرھہ بالقتل علی ان یقتل نفسہ لا یسعہ ان یقتل نفسہ ولو قتل نفسہ لا شئی علی المکرہ (المحیط)

اگر سلطان کسی سے جبراً کہے کہ تو اپنے ہاتھ کو کاٹ ڈال ورنہ میں تجھے مار ڈالونگا تو اگر اس شخص نے اپنے ہاتھ کو کاٹ ڈالا تو بادشاہ پر تاوان واجب ہوگا اور اگر بادشاہ کسی کو بجبر کہے کہ تو اپنے آپکو مار ڈال اور اس نے اپنے آپ کو مار ڈالا تو بادشاہ پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۹۷۰- اگر کسی نے کسی کے جبر کرنے سے کسی کو مار ڈالا یا اس کا کوئی عضو کاٹ ڈالا تو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک جبر کرنے والے سے قصاص لیا جائے گا،

وَاِنْ اَكْرَهَ بِقَتْلٍ اَوْ اِتْلَافِ عُضْوٍ فَفَعَلَ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَ مُحَمَّدٌ رح يُعْتَبَرُ الْاِكْرَاهُ فَيَجِبُ الْقِصَاصُ عَلَى الْمُكْرِهِ دُوْنَ الْمَامُوْرِ وَ قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ رح يُعْتَبَرُ الْاِكْرَاهُ وَلَا يَجِبُ الْقِصَاصُ عَلٰى اَحَدٍ وَكَانَ عَلَى الْاٰمِرِ دِيَةُ الْمَقْتُوْلِ مِنْ مَالِهٖ فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ (قاضی خاں)

اگر کوئی شخص کسی پر جبر کرے اور کہے کہ فلاں شخص کو مار ڈال یا اس کا عضو کاٹ ڈال اور اس نے ایسا کر دیا تو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک جبر کرنے والے پر قصاص واجب ہوگا مجرم پر واجب نہ ہوگا لیکن امام ابو یوسف کے نزدیک کسی پر قصاص واجب نہ ہوگا البتہ جبر کرنے والے پر دیت واجب ہوگی جو تین سال میں ادا کیجائے گی۔

۹۷۰ - اگر کسی نے کسی سے کہا کہ فلاں شخص کو مار ڈال ورنہ میں تجھے جان سے مار ڈالونگا اور اس نے جان کے خوف سے اس کو مار ڈالا تو اس پر دیت واجب ہوگی۔

لَا يَجِبُ عَلَى الْمُكْرَهِ دِيَةُ الْمُكْرَهِ عَلَى الْقَتْلِ اِذَا قَتَلَهُ الْاٰخَرُ دَفْعًا عَنْ نَفْسِهٖ۔ (الاشباہ والنظائر)

اگر ایک شخص کسی سے کہے کہ فلاں شخص کو مار ڈال ورنہ میں تجھکو مار ڈالونگا اور اس نے اپنی جان کے خوف سے اس کو مار ڈالا تو قاتل پر دیت واجب نہ ہوگی۔

۹۷۱ - اگر بادشاہ نے کسی سے کہا کہ فلاں شخص کو مار ڈال ورنہ میں تجھے جان سے مار ڈالونگا اور اس نے اس کو مار ڈالا تو بادشاہ پر قصاص اور قاتل پر تعزیر واجب ہوگی۔

وَلَوْ اَكْرَهَ السُّلْطَانُ رَجُلًا عَلٰى قَتْلِ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ وَوَاعَدَهٗ بِقَتْلِهٖ فَالْقِصَاصُ عَلَى السُّلْطَانِ وَالتَّعْزِيْرُ عَلَى الْقَاتِلِ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح (قاضی خاں)

اگر بادشاہ کسی پر جبر کرے اور کہے کہ فلاں شخص کو مار ڈال ورنہ میں تجھے مار ڈالوں گا اور اس نے اس کو قتل کر دیا تو اس صورت میں بادشاہ پر قصاص اور قاتل پر تعزیر واجب ہوگی۔

۹۷۲ - اگر بادشاہ نے کسی سے کہا کہ فلاں شخص کے ہاتھ کو کاٹ ڈال ورنہ میں تجھے مار ڈالونگا اور اس نے اس کے ہاتھ کو کاٹ دیا تو بادشاہ پر قصاص واجب ہوگا

وَلَوْ قَالَ السُّلْطَانُ لِرَجُلٍ اِقْطَعْ يَدَ فُلَانٍ وَاِلَّا لَاَقْتُلَنَّكَ وَسِعَهُ اَنْ يَقْطَعَ يَدَ فُلَانٍ وَاِذَا قَطَعَ كَانَ الْقِصَاصُ عَلَى الْاٰمِرِ فِي قَوْلِ اَبِي حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح (المحيط)	اگر بادشاہ کسی سے کہے کہ فلاں شخص کے ہاتھ کو کاٹ ڈال ورنہ میں تجھے مار ڈالوں گا اور اس نے اس کے ہاتھ کو کاٹ دیا تو اس صورت میں بادشاہ پر قصاص واجب ہوگا،

۹۷۳- باپ اگر اپنے لڑکے کو تادیبًا یا وصی یتیم کو تادیبًا مارے اور وہ مرجائے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک تاوان عائد ہوگا،

اَلْاَبُ اِذَا ضَرَبَ الْاِبْنَ فِي اَدَبٍ وَالْوَصِيُّ ضَرَبَ الْيَتِيْمَ فَمَاتَ يُضْمَنُ عِنْدَ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاِنْ ضَرَبَهُ الْمُعَلِّمُ اِنْ كَانَ بِغَيْرِ اِذْنِهِمَا فَلَا ضَمَانَ عَلَى اَحَدٍ زَوْجٌ ضَرَبَ زَوْجَتَهُ فِي اَدَبٍ فَمَاتَتْ ضَمِنَ وَعَلَى الْاَبِ الْكَفَّارَةُ وَالدِّيَةُ وَعَلَى الْمُؤَدِّبِ الْكَفَّارَةُ دُوْنَ الدِّيَةِ وَعَلَى الزَّوْجِ الْكَفَّارَةُ وَالدِّيَةُ جَمِيْعًا (الواقعات الحسامی)	باپ نے اگر اپنے لڑکے کو تادیبًا یا وصی نے یتیم کو تادیبًا مارا اور وہ مرگیا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک تاوان عائد ہوگا، اگر معلم لڑکے کو باپ کی اجازت کے بغیر مارے یا شوہر اپنی بیوی کو تادیبًا مارے اور وہ ہلاک ہوجائے تو باپ پر دیت اور کفارہ واجب ہوگا اور مودب پر کفارہ ہے دیت نہیں اور شوہر پر کفارہ اور دیت دونوں واجب ہوگا،

۹۷۴- اگر ماں اپنے لڑکے کو تادیبًا مارے اور وہ مرجائے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک ماں پر تاوان واجب ہوگا،

اَلْوَالِدَةُ اِذَا ضَرَبَتْ وَلَدَهَا الصَّغِيْرَ لِلتَّادِيْبِ فَلَا شَكَّ اَنَّهَا تُضْمَنُ عَلٰى	اگر ماں اپنے لڑکے کو تادیبًا مارے اور وہ مرجائے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک ماں پر تاوان عائد ہوگا،

قَوْلِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَقَدْ اِخْتَلَفَ فِیْہِ الْمَشَائِخُ عَلٰی قَوْلِہِمَا بَعْضُہُمْ قَالُوْا لَا تَضْمَنُ وَ بَعْضُہُمْ قَالُوْا ھِیَ ضَامِنَۃٌ (المحیط)

اور صاحبین کے قول میں مشائخ کا اختلاف ہے بعضوں کا قول ہے کہ اس صورت میں تاوان نہیں ہے اور بعضوں کے نزدیک تاوان ہے،

۹۷۵ - اگر معلم نے لڑکے کو اس قدر مارا جس قدر تعلیم کے لیے معمولاً مارتے ہیں تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

اَلْاَبُ وَالْوَصِیُّ اِذَا سَلَّمَ الصَّغِیْرَ اِلَی مُعَلِّمٍ یُعَلِّمُہُ الْقُرْاٰنَ اَوْ عَمَلًا اٰخَرَ فَضَرَبَہُ الْمُعَلِّمُ لِلتَّعْلِیْمِ اِنْ ضَرَبَہُ بِاِذْنِ الْاَبِ حَیْثُ یُضْرَبُ مِثْلَ مَا یُضْرَبُ لِلتَّعْلِیْمِ فَلَا ضَمَانَ لَا عَلَی الْمُعَلِّمِ وَلَا عَلَی الْاَبِ وَالْوَصِیِّ

(محیط البرہانی)

اگر چھوٹے بچے کو باپ یا وصی نے تعلیم کیلئے معلم کے حوالے کیا اور معلم نے اس کو اس قدر زدوکوب کی جسقدر لوگ تعلیم کیلئے زدوکوب کرتے ہیں تو اس کا تاوان کسی پر واجب نہ ہوگا،

۹۷۶ - اگر معمول سے زیادہ زدوکوب کی تو معلم پر اس کا تاوان واجب ہوگا،

وَاِنْ ضَرَبَہُ حَیْثُ لَا یُضْرَبُ اَوْفَوْقَ مَا یُضْرَبُ لِلتَّعْلِیْمِ فَالْمُعَلِّمُ ضَامِنٌ (محیط البرہانی)

اگر معمول سے زیادہ زدوکوب کی تو معلم پر تاوان عائد ہوگا،

۹۷۷ - باپ نے اگر لڑکے کو تادیباً معمول سے زیادہ مارا تو اس پر دیت و کفارہ واجب ہوگا

اَلْاَبُ اِذَا ضَرَبَ اِبْنَہُ الصَّغِیْرَ تَادِیْبًا فَعَطَبَ مِنْ ذٰلِکَ یُنْظَرُ اِنْ ضَرَبَہُ بِحَیْثُ لَا یُضْرَبُ لِلتَّادِیْبِ اَوْ حَیْثُ یُضْرَبُ وَلٰکِنْ فَوْقَ مَا یُضْرَبُ التَّادِیْبَ فَاِنَّہُ یَغْرَمُ

باپ نے اگر لڑکے کو ادب دینے کے لیے معمول سے زیادہ زدوکوب کیا اور وہ مرگیا تو اس پر دیت اور کفارہ واجب ہوگا،

الدِّيَةُ وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ (محیط البرہانی)

۹۷۸- اگر کسی نے حاملہ عورت کے پیٹ پر مارا اور اس کے پیٹ سے مردہ بچہ گر پڑا تو اس صورت میں مارنے والے کے عاقلہ پر غرہ واجب ہوگا،

(ضَرَبَ بَطْنَ امْرَأَةٍ حَامِلٍ مُسْلِمَةٍ أَوْ كَافِرَةٍ فَأَلْقَتْ جَنِيْنًا مَيِّتًا حُرًّا ذَكَرًا كَانَ أَوْ أُنْثٰى فَعَلٰى عَاقِلَتِهِ الْغُرَّةُ وَهِيَ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ أَوْ فَرَسٌ قِيْمَتُهٗ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَيَكُوْنُ مَوْرُوْثًا عَنِ الْوَلَدِ وَلَوْ كَانَ الضَّارِبُ وَارِثًا لَمْ يَرِثْ وَلَا كَفَّارَةَ فِيْهِ (السراجیہ)

اگر کسی نے حاملہ عورت کے پیٹ پر خواہ وہ مسلمان ہو یا کافرہ مارا اور اس کے پیٹ سے مردہ بچہ گر پڑا اور وہ بچہ خواہ مرد ہو یا عورت لیکن آزاد تھا تو اس صورت میں مارنے والے کے عاقلہ پر غرہ واجب ہوگا یعنی ایک غلام یا ایک لونڈی یا ایک گھوڑا جسکی قیمت پانچسو درم ہوگی اور وہ غرہ بچے کے وارثوں کو ملے گا اور وہ اسکی وراثت ہوگا اور اگر مارنے والا بچے کا وارث ہوگا تو اس کو بچے کی وراثت نہ ملیگی اور اس قسم کے

۹۷۹- اگر دو مردہ بچے گر پڑے تو دو غرہ واجب ہوگا،

وَإِنْ أَلْقَتْ مَيِّتَيْنِ فَغُرَّتَانِ (خزانۃ المفتین)

اور اگر دو مردہ بچے گر پڑے تو دو غرہ واجب ہوگا۔

۹۸۰- جس بچے کے ناخن اور بال نہیں نکلے ہیں اسکا حکم صحیح بچے کا ہے،

وَالْجَنِيْنُ الَّذِيْ قَدِ اسْتَبَانَ بَعْضُ خَلْقِهٖ كَالظُّفْرِ وَالشَّعْرِ بِمَنْزِلَةِ الْجَنِيْنِ التَّامِّ فِيْ جَمِيْعِ الْأَحْكَامِ (الکافی)

جس بچے کے بعض اجزاء مثلاً ناخن اور بال کا نکلنا باقی ہو اس کا حکم صحیح الخلقۃ بچے کا ہے،

۹۸۱- اگر بچہ پیٹ سے زندہ نکلا پھر مرگیا تو مارنے والے پر دیت کاملہ اور کفارہ واجب ہوگا،

وَإِنْ خَرَجَ الْجَنِيْنُ بَعْدَ الضَّرْبَةِ حَيًّا ثُمَّ مَاتَ فَفِيْهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً وَالْكَفَّارَةُ (المبتغی)

اگر بچہ مارنے کے بعد زندہ نکلا پھر مرگیا تو مارنے والے پر دیت کاملہ اور کفارہ واجب ہوگا،

۹۸۲- اگر بچہ مردہ نکلا اور اس سے اس کی ماں بھی مرگئی تو اس صورت میں جنین کے عوض غرہ اور ماں کے قتل کے عوض دیت واجب ہو گی،

اِنْ اَلْقَتْ مَیِّتًا ثُمَّ مَاتَتِ الْاُمُّ فَعَلَیْهِ دِیَةٌ بِقَتْلِ الْاُمِّ وَغُرَّۃٌ بِاِلْقَائِهَا وَاِنْ مَاتَتْ الْاُمُّ مِنَ الضَّرْبَةِ ثُمَّ خَرَجَ الْجَنِیْنُ بَعْدَ ذٰلِكَ حَیًّا ثُمَّ مَاتَ فَعَلَیْهِ دِیَةٌ فِی الْاُمِّ وَدِیَةٌ فِی الْجَنِیْنِ وَاِنْ کَانَتْ ثُمَّ اَلْقَتْ مَیِّتًا فَعَلَیْهِ دِیَةٌ فِی الْاُمِّ وَلَا شَیْءَ فِی الْجَنِیْنِ (الهدایہ)

اگر بچہ مردہ نکلا اور اس سے اسکی ماں بھی مرگئی تو اس صورت میں بچے کے عوض غرہ اور اسکی ماں کے قتل کے عوض مارنے والے پر دیت واجب ہو گی اور اگر مارے اسکی ماں مرگئی پھر بچہ زندہ نکلا اور پھر مرگیا تو اس صورت میں مارنے والے پر بچے اور ماں دونوں کی دیت واجب ہو گی اور اگر ماں مرگئی پھر بچہ مردہ نکلا تو اس صورت میں مارنے والے پر ماں کی دیت واجب ہو گی اور بچے کے عوض کچھ واجب نہ ہو گا،

۹۸۳- اگر ایک بچہ مردہ اور ایک بچہ زندہ نکلا اور پھر وہ مرگیا تو مارنے والے پر مردہ بچے کے عوض غرہ اور زندہ بچے کے عوض دیت کاملہ واجب ہو گی،

رَجُلٌ ضَرَبَ بَطْنَ اِمْرَاَۃٍ فَاَلْقَتْ جَنِیْنًا اَحَدُهُمَا مَیِّتٌ وَالْاٰخَرُ حَیٌّ فَمَاتَ الْحَیُّ بَعْدَ الْاِنْفِصَالِ مِنْ ذٰلِكَ الضَّرْبِ عَلَی الضَّارِبِ فِی الْمَیِّتِ مِنْهُمَا الْغُرَّۃُ وَفِی الْحَیِّ الدِّیَةُ کَامِلَةً (الظهیریہ)

اگر ایک بچہ مردہ اور دوسرا زندہ نکلا پھر زندہ بچہ بھی اسی ضرب سے مرگیا تو اس صورت میں مارنے والے پر مردہ بچے کے عوض غرہ اور زندہ بچے کے عوض دیت کاملہ واجب ہو گی،

۹۸۴- اگر کسی نے ایک لونڈی کے پیٹ پر مارا اور اس کے پیٹ سے بچہ گر پڑا تو اگر وہ آزاد ہو گا تو اس پر غرہ واجب ہو گا اور اگر غلام ہو گا تو اس شکل کے زندہ بچے کی قیمت تجویز کریں گے پھر اگر وہ مرد ہو گا تو اس کے نصف عشر اور اگر عورت ہو گا تو اس کا عشر مارنے والے پر واجب ہو گا،

اذا ضرب بطن امة والقت جنينا ميتا وامه حية ينظر ان كان هذا الحمل حرا بان كان الحمل من المولى يجب الغرة ذكرا كان او انثى وان كان الجنين رقيقا ذكر في ظاهر رواية اصحابنا انه يقوم على الهيئة واللون التي انفصل لو كان حيا ثم اذا ظهر قيمته ينظر ان كان ذكرا يجب عليه نصف عشر قيمته وان كان انثى يجب عليه عشر قيمتها ولو ضاع الجنين ولم يمكن تقويمه باعتبار لونه وهيئته على تقدير انه حي ووقع التنازع في قيمته بين الضارب ومولى الامة (تبيين الحقائق ...)

اگر کسی نے کسی لونڈی کے پیٹ پر مارا اور اس کے پیٹ مردہ بچہ گر پڑا اور اسکی ماں زندہ ہے تو اگر بچہ آزاد ہوگا یعنی حمل آقا سے ہوگا تو مارنے والے پر غرہ واجب ہوگا، خواہ بچہ مرد ہو یا عورت اور اگر بچہ آزاد نہ ہو تو زندہ رہنے کی صورت میں اس کی قیمت اسی رنگ روپ کے مطابق تجویز کرینگے اگر وہ مرد ہوگا تو اس کے عشر کا آدھا اور اگر عورت ہوگا تو اس کا عشر مارنے والے پر واجب ہوگا اور اگر بچہ ضائع ہو جائے اور اس کی قیمت کا تجویز کرنا ممکن نہ ہو اور اسکی قیمت میں مارنے والے اور لونڈی کے آقا کے درمیان اختلاف پیدا ہو جائے تو اس صورت میں قسم کیساتھ مارنے والے کا قول معتبر ہوگا،

۹۰۵- اگر ایک لونڈی کے مارنے سے اس کے پیٹ سے بچہ مردہ گر جائے اور وہ خود مر جائے تو اسکی قیمت تین سال میں مارنے والے سے لیجائے گی،

وفي المنتقى رجل ضرب بطن امة والقت جنينا ميتا وماتت الام قال ابو حنيفة على الضارب قيمة الام في ثلث سنين (الخ)

اگر بچے کی ماں لونڈی ہو اور کسی کے مارنے سے اس کے پیٹ کا بچہ گر جائے اور وہ خود بھی مر جائے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک مارنے والے سے اسکی قیمت تین سال میں لیجائیگی،

۹۰۶- لونڈی کے پیٹ کے بچے کا تاوان مارنے والے کے مال سے بغیر میعاد لیا جائیگا اور آزاد عورت کے پیٹ کے بچے کا تاوان مارنے والے کے عاقلہ سے ایک سال میں لیا جائیگا،

وَمَا وَجَبَ فِي جَنِينِ الْأَمَةِ يُصْرَفُ فِي مَالِ الضَّارِبِ يُؤْخَذُ مِنْهُ حَالًّا فِي سَنَةٍ أَوْ دِيَةُ الْحُرِّ وَمَا وَجَبَ فِي جَنِينِ الْحُرَّةِ فَهُوَ عَلَى عَاقِلَةِ الضَّارِبِ إِلَى سَنَةٍ (شرح الطحاوی)

جو تاوان لونڈی کے پیٹ کے بچے کے عوض عائد ہوگا وہ مارنے والے کے مال سے بغیر میعاد کے لیا جائیگا اور جو تاوان آزاد عورت کے پیٹ کے بچہ کے عوض لیا جائیگا وہ اس کے عاقلہ سے ایک سال میں لیا جائیگا

۹۸۷- اگر ایک عورت نے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر خود حمل گرا دیا اور بچہ اس کے پیٹ سے مردہ نکلا تو اس کے عاقلہ پر تاوان عائد ہوگا

وَالْمَرْأَةُ إِذَا ضَرَبَتْ بَطْنَ نَفْسِهَا أَوْ شَرِبَتْ دَوَاءً لِتَطْرَحَ الْوَلَدَ مُتَعَمِّدَةً أَوْ عَالَجَتْ فَرْجَهَا حَتَّى سَقَطَ الْوَلَدُ ضَمِنَ عَاقِلَتُهَا الْغُرَّةَ إِنْ فَعَلَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ الزَّوْجِ وَإِنْ فَعَلَتْ بِإِذْنِهِ لَا يَجِبُ شَيْءٌ (الکافی)

اگر ایک عورت نے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر پیٹ کو ضرب پہنچایا یا دوا سے قصداً اپنا حمل ساقط کر دیا اور بچہ اس کے پیٹ سے مردہ نکلا تو اس کے عاقلہ پر تاوان عائد ہوگا اور اگر اپنے شوہر کی اجازت سے اسقاط حمل کیا تو اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۹۸۸- اگر کسی عورت نے بغیر قصد حمل گرانے کے سقوط حمل دوا کھائی تو اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

امْرَأَةٌ شَرِبَتْ دَوَاءً وَلَمْ تَتَعَمَّدْ بِهِ إِسْقَاطَ الْوَلَدِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهَا (الظہیریہ)

اگر کسی عورت نے بغیر قصد حمل گرانے والی دوا کھالی تو اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۹۸۹- ایک عورت نے جس سے خلع کیا گیا ہو اگر عدت کے زائل کرنے کیلئے حمل گروا دیا تو اس پر غرہ واجب ہوگا اور وہ شوہر کا حق ہوگا،

فِي فَتَاوَى النَّسَفِيِّ سُئِلَ عَنْ مُخْتَلِعَةٍ وَهِيَ حَامِلَةٌ احْتَالَتْ لِإِسْقَاطِ الْعِدَّةِ بِإِسْقَاطِ الْوَلَدِ قَالَ إِنْ أَسْقَطَتْ بِفِعْلِهَا وَجَبَ عَلَيْهَا غُرَّةٌ [illegible]

اگر ایک عورت نے جس سے خلع کیا گیا ہو اسقاط عدت کیلئے حمل گروا دیا تو اس کا غرہ اس پر واجب ہوگا اور وہ شوہر کا حق ہوگا،

۹۹۰- اگر کسی نے عورت کے پیٹ پر چھرا مارا اور اس سے بچہ کا ہاتھ کٹ گیا اور وہ زندہ پیدا ہوا تو اس کی نصف دیت اس کے عاقلہ پر واجب ہوگی

ضَرَبَ رَجُلٌ بَطْنَ حَامِلٍ بِسِكِّينٍ فَأَصَابَ الْوَلَدَ فِي بَطْنِهَا فَقَطَعَهَا ثُمَّ وَلَدَتْ حَيًّا فَنِصْفُ الدِّيَةِ عَلَى عَاقِلَتِهِ لِأَنَّهُ خَطَأٌ [illegible]

اگر کسی شخص نے کسی عورت کے پیٹ پر چھرا مارا اور اس سے اس کے پیٹ کے بچہ کا ہاتھ کٹ گیا اس کے بعد لڑکا زندہ پیدا ہوا تو اس صورت میں حکم غلطی کا ہوگا اور آدھی دیت اس شخص کے عاقلہ پر واجب ہوگی

گیارہواں باب

دیوار اور کنوئیں وغیرہ کے حوادث کے بیان میں

۹۹۱- اگر کسی نے ابتدا ہی سے ٹیڑھی دیوار بنائی اور وہ کسی کے اوپر گر پڑی اور وہ مر گیا تو مالک دیوار پر تاوان عائد ہوگا،

یَجِبُ اَنْ یُعْلَمَ بِاَنَّ الْحَائِطَ الْمَائِلَ اِنْ بَنَاهُ صَاحِبُهُ مَائِلًا فِي الْاِبْتِدَاءِ ثُمَّ سَقَطَ عَلٰی اِنْسَانٍ فَقَتَلَهُ اَوْ تَلَفَ مَالُ اِنْسَانٍ فَاِنَّهُ یُضَمَّنُ سَوَاءٌ تُقَدِّمَ اِلَیْهِ بِالنَّقْضِ اَوْ لَمْ یَتَقَدَّمْ (الذخیرہ)

اگر صاحب خانہ نے شروع ہی سے کج دیوار بنائی اور اس دیوار نے گر کر کسی کو ہلاک کر دیا یا کسی کے مال کو ضائع کر دیا تو اس صورت میں دیوار کے مالک پر تاوان عائد ہوگا، خواہ اس سے دیوار کے منہدم کرنے کی درخواست کی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو،

۹۹۲- کج دیوار کے گرنے سے اگر جان کا نقصان ہوگا تو صاحب دیوار کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اگر مال کا نقصان ہوگا تو خود صاحب دیوار پر تاوان عائد ہوگا،

ثُمَّ مَا تَلَفَ بِهٖ مِنَ النُّفُوْسِ تَتَحَمَّلُهُ الْعَاقِلَةُ وَمَا تَلَفَ بِهٖ مِنَ الْاَمْوَالِ فَضَمَانُهُ عَلَیْهِ (التبیین)

کج دیوار کے گرنے سے اگر جان کا نقصان ہوگا تو صاحب دیوار کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اگر مال کا نقصان ہوگا تو صاحب دیوار پر تاوان عائد ہوگا،

۹۹۳ - بادشاہ اور بادشاہ کے علاوہ دوسرے کے سامنے صاحب دیوار سے مواخذہ کیا جا سکتا ہے،

وَالتَّقَدُّمُ اِلَیْهِ صَحِیْحٌ عِنْدَ السُّلْطَانِ وَ عِنْدَ غَیْرِ السُّلْطَانِ (الکافی)

مالک دیوار سے بادشاہ یا غیر بادشاہ کے حضور مواخذہ کرنا صحیح ہے،

۹۹۴ - مواخذہ کرنے کا طریقہ

وَتَفْسِیْرُ التَّقَدُّمِ اَنْ یَقُوْلَ صَاحِبُ الْحَقِّ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ اِنَّ حَائِطَكَ مَخُوْفٌ اَوْ یَقُوْلَ مَائِلٌ فَانْقُضْهُ حَتّٰی لَا یَسْقُطَ وَلَا یُتْلِفَ شَیْئًا (المحیط)

اور صاحب حق کو مالک دیوار سے اسطرح مواخذہ کرنا چاہیے کہ تمہاری دیوار خطرناک ہے اس کو گرا دو کہیں وہ گر نہ پڑے اور کسی کا نقصان نہ کر دے،

وَلَوْ قِیْلَ لَهٗ اِنَّ حَائِطَكَ مَائِلٌ یَنْبَغِیْ لَكَ اَنْ تَهْدِمَهٗ كَانَ ذٰلِكَ مَشُوْرَةً لَا یَكُوْنُ طَلَبًا (فتاوی قاضی خاں)

اگر صاحب حق کہے کہ تمہاری دیوار کج ہو گئی ہے مناسب یہ ہے کہ تم اس کو منہدم کر دو تو یہ قول بمنزلہ مشورہ کے ہوگا، مواخذہ نہ ہوگا،

۹۹۵ - مواخذہ شرط ہے لیکن مواخذہ کے گواہ شرط نہیں ہیں،

وَالشَّرْطُ الطَّلَبُ وَالْاِشْهَادُ لَیْسَ بِشَرْطٍ حَتّٰی لَوْ طَلَبَ بِالتَّفْرِیْغِ مِنْ غَیْرِ اِشْهَادٍ وَلَمْ یُفَرِّغْ مَعَ التَّمَكُّنِ حَتّٰی سَقَطَ وَتَلِفَ بِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ یُقِرُّ مَا یُطْلَبُ ضَمِنَ وَفَائِدَةُ الْاِشْهَادِ اِمْكَانُ اِثْبَاتٍ عِنْدَ الْجُحُوْدِ،

(الکافی)

مواخذہ شرط ہے اور مواخذہ پر گواہ بنانا شرط نہیں ہے کیونکہ اگر صاحب حق نے مالک دیوار سے درخواست کی کہ اپنی دیوار کو منہدم کر دے اور اس کے مالک نے باوجود قدرت کے اس کو منہدم نہیں کیا اور دیوار گر پڑی اور کسی کا نقصان کر دیا اور دیوار کے مالک نے صاحب حق کے مطالبہ کا اقرار کیا تو اسپر تاوان عائد ہوگا،

البتہ گواہ بنانے کا فائدہ یہ ہے کہ اگر مالک دیوار مواخذہ کا انکار کرے تو اس کو صاحب حق گواہوں کے ذریعہ سے ثابت کردے،

۹۹۶ - مواخذہ کا ثبوت،

وَاِنْ شَهِدَ بِالطَّلَبِ رَجُلَانِ اَوْ رَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ فَثَبَتَ الْمُطَالَبَةُ وَيَثْبُتُ اَيْضًا بِكِتَابِ الْقَاضِيْ (قاضی خاں)

اور مواخذہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے اور نیز قاضی کے خط سے بھی ثابت ہوتا ہے،

۹۹۷ - مواخذہ کے صحت کی شرط،

وَيُشْتَرَطُ لِصِحَّةِ التَّقَدُّمِ وَالطَّلَبِ اَنْ يَكُوْنَ التَّقَدُّمُ اِلٰى مَنْ لَهٗ وِلَايَةُ النَّقْضِ حَتّٰى لَوْ تَقَدَّمَ اِلٰى مَنْ سَكَنَ الدَّارَ بِاِجَارَةٍ اَوْ اِعَارَةٍ فَلَمْ يَنْقُضِ الْحَائِطَ حَتّٰى سَقَطَ عَلٰى اِنْسَانٍ لَا ضَمَانَ عَلٰى اَحَدٍ (الذخیرہ)

اور مواخذہ کی شرط یہ ہے کہ ایسے شخص سے درخواست کرے جسکو دیوار کے منہدم کرنے کا اختیار حاصل ہو اور کرایہ دار یا ایسے شخص سے جس نے اس کو عاریۃً لیا ہو مواخذہ کرنا صحیح نہیں ہے،

وَيُشْتَرَطُ دَوَامُ تِلْكَ الْوِلَايَةِ اِلٰى وَقْتِ السُّقُوْطِ حَتّٰى لَوْ خَرَجَ عَنْ مِلْكِهٖ بِالْبَيْعِ بَعْدَ الْاِشْهَادِ وَبَرِئَ عَنِ الضَّمَانِ (التبیین)

نیز یہ بھی شرط ہے کہ انہدام کی درخواست ایسے شخص سے کیجائے جو دیوار کے گرنے تک اسکا مالک ہو اگر مواخذہ کے بعد دیوار اس کی ملکیت سے بیع کرنے کیوجہ سے نکل جائے تو تاوان اس سے ساقط ہوجائیگا،

۹۹۸ - مکان کی بیع کے بعد جبتک خریدار سے مواخذہ نہ کیا جائے وہ تاوان سے بری ہوگا،

وَلَا ضَمَانَ عَلَى الْمُشْتَرِي فَإِنْ أُشْهِدَ عَلَى الْمُشْتَرِي بَعْدَ شِرَائِهِ فَهُوَ ضَامِنٌ ، (الکافی)

اور مشتری پر تاوان عائد نہ ہوگا البتہ اگر مشتری سے مکان خریدنے کے بعد مواخذہ کیا گیا پھر دیوار گر پڑی اور کسی کا نقصان ہو گیا تو اسپر تاوان عائد ہوگا ،

۹۹۹۔ مواخذہ کے بعد تاوان کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ اس قدر مدت گذر جاے جسمیں دیوار کا انہدام ممکن ہو ،

وَيُشْتَرَطُ لِلضَّمَانِ اَنْ يَمْضِيَ مُدَّةٌ يَتَمَكَّنُ فِيهَا مِنَ النَّقْضِ بَعْدَ الْاِشْهَادِ حَتّٰى اِذَا اُشْهِدَ عَلَيْهِ فَسَقَطَ مِنْ سَاعَتِهٖ قَبْلَ التَّمَكُّنِ مِنْ نَقْضِهٖ لَا يَضْمَنُ مَا تَلِفَ فِيهِ (التبیین)

نیز یہ بھی شرط ہے کہ مواخذہ کے بعد اس قدر مدت گذر جاے جسمیں دیوار کا انہدام ممکن ہو کیونکہ اگر مواخذہ کے بعد فوراً دیوار گر پڑی تو تاوان عائد نہ ہوگا ،

۱۰۰۰۔ مواخذہ کے لیے یہ شرط ہے کہ صاحب حق کی جانب سے ہو ،

وَيُشْتَرَطُ اَنْ يَكُوْنَ التَّقَدُّمُ وَالطَّلَبُ مِنْ صَاحِبِ الْحَقِّ وَالْحَقُّ فِي طَرِيْقِ الْعَامَّةِ لِلْعَامَّةِ وَيُكْتَفٰى بِطَلَبِ وَاحِدٍ مِنَ الْعَامَّةِ (الذخیرہ)

نیز مواخذہ کے لیے یہ شرط ہے کہ صاحب حق کی جانب سے ہو اور جس شخص کا کوئی حق نہیں ہے اس کا مواخذہ معتبر نہیں ہے اور گذرگاہ عام میں ہر شخص کا حق ہے اور ان میں سے ایک شخص کا مواخذہ کافی ہے ،

۱۰۰۱۔ مواخذہ کے بعد اگر وہ مدت گذر گئی جسمیں کج دیوار کا انہدام ممکن تھا اور دیوار گر پڑے تو صاحب دیوار اس کے نقصان کا ضامن ہوگا ،

وَلَوْ مَالَ حَائِطٌ وَطُلِبَ اَنْ يَنْقُضَهُ وَاُشْهِدَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَنْقُضْهُ فِي الْمُدَّةِ مَعَ الْاِمْكَانِ فَسَقَطَ ضَمِنَ مَا اَتْلَفَ (مجمع البحرین)

اگر کسی کی دیوار کج ہو اور باوجود مواخذہ کے اس نے اس مدت میں جسمیں دیوار کا انہدام ممکن تھا اسکو منہدم نہیں کیا اور دیوار گر پڑی تو جو کچھ اس سے نقصان ہوگا اسکا تاوان صاحب دیوار پر عائد ہوگا

۱۰۰۲ خاص گلی میں مواخذہ کا حق اس گلی کے باشندوں کو حاصل ہے،

فِی السِّکَّۃِ الْخَاصَّۃِ الْحَقُّ لِصَاحِبِ السِّکَّۃِ فَیَکْتَفِیْ بِطَلَبِ وَاحِدٍ مِنْھُمْ وَفِی الدَّارِ یُشْتَرَطُ طَلَبُ الْمَالِکِ اَوِ السَّاکِنِ، (الذخیرہ)

خاص گلی میں اس گلی کے باشندوں کو مواخذہ کا حق ہے اور ان میں ایک شخص کا مواخذہ بھی کافی ہے اور مکان میں مواخذہ کا حق یا تو مالک مکان کو ہے یا اس مکان کے رہنے والوں کو،

۱۰۰۳ مواخذہ کے بعد اگر کسی نے کج دیوار نہیں گرائی اور اس کی دیوار کے گرنے سے ہمسایہ کی دیوار گر پڑی تو ہمسایہ کی دیوار کا تاوان اسپر عاید ہوگا،

رَجُلٌ تَقَدَّمَ اِلَیْہِ فِیْ حَائِطٍ مَائِلٍ لَہٗ فَلَمْ یَنْقُضْہُ حَتّٰی وَقَعَ عَلٰی حَائِطِ الْجَارِ ذھَدَمَہٗ فَھُوَ ضَامِنٌ لِحَائِطِ الْجَارِ (المحیط)

اگر کسی نے کج دیوار کا مواخذہ کیا اور مالک دیوار نے دیوار کو منہدم نہیں کیا اور دیوار گر پڑی اور اس دیوار کے گرنے سے ہمسایہ کی دیوار بھی گر پڑی تو ہمسایہ کی دیوار کا تاوان اسپر عاید ہوگا

۱۰۰۴ البتہ اگر گھر کے مالک یا گھر کے رہنے والوں نے اس کو مہلت دی یا مواخذہ سے بری کیا تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ اَجَّلَہٗ رَبُّ الدَّارِ اَوْ اَبْرَأَہٗ مِنَ الْمُطَالَبَۃِ اَوْ فَعَلَ ذٰلِکَ سُکَّانُھَا صَحَّ وَلَا ضَمَانَ عَلَیْہِ فِیْمَا تَلِفَ بِالْحَائِطِ (الکافی)

اگر گھر کے مالک یا گھر کے رہنے والوں نے مہلت دی یا مواخذہ سے بری کیا تو یہ جائز ہوگا اور مالک دیوار پر نقصان کا تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۰۵ اگر زمانۂ مہلت کے گذر جانے پر دیوار گر پڑے تو مالک دیوار پر تاوان عائد ہوگا،

وَلَوْ سَقَطَ الْحَائِطُ بَعْدَ مُضِیِّ مُدَّۃِ الْاَجَلِ کَانَ ضَامِنًا (المحیط)

اگر بعد گذرنے زمانہ مہلت کے دیوار گر پڑے تو مالک دیوار پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۰۶ مواخذہ کے بعد صاحب دیوار کو قاضی کا مہلت دینا جائز نہیں ہے،

وَلَوْ اَشْهَدَ عَلَيْهِ فِى الطَّرِيْقِ ثُمَّ اسْتَمْهَلَ مِنَ الْقَاضِىْ فَاَجَّلَهٗ فَهُوَ بَاطِلٌ، (خزانۃ المفتیین)

اگر گذرگاہ عام میں لوگوں کے مواخذہ کرنے کے بعد مالک دیوار کی درخواست سے قاضی نے اسکو چند روز کی مہلت دیدی تو یہ جائز نہیں ہے،

۱۰۰۷- گذرگاہ عام میں مواخذہ کرنے والے کو بھی مہلت دینے کا حق حاصل نہیں ہے،

وَكَذٰلِكَ لَوْ لَمْ يُؤَخِّرْهُ الْقَاضِىْ وَلٰكِنْ اَخَّرَهُ الَّذِىْ اَشْهَدَ عَلَيْهِ لَا يَصِحُّ لَا فِىْ حَقِّ غَيْرِهٖ وَلَا فِىْ حَقِّ نَفْسِهٖ (المحیط)

گذرگاہ عام میں اس شخص کا مہلت دینا بھی جائز نہیں ہے جس نے مواخذہ کیا ہو نہ دوسرے کے حق کے لیے نہ اپنے حق کے لیے،

۱۰۰۸- دیوار مرہونہ کا مواخذہ مرتہن سے جائز نہیں ہے،

وَلَوْ كَانَ الْحَائِطُ رَهْنًا فَتَقَدَّمَ اِلَى الْمُرْتَهِنِ فِيْهِ لَمْ يَضْمَنْهُ الْمُرْتَهِنُ وَلَا الرَّاهِنُ وَاِنْ تَقَدَّمَ فِيْهِ اِلَى الرَّاهِنِ كَانَ ضَامِنًا (شرح المبسوط)

دیوار مرہونہ کا مواخذہ مرتہن سے جائز نہیں ہے اور تاوان راہن اور مرتہن پر عائد نہ ہوگا البتہ اگر راہن سے مواخذہ کریں تو جائز ہے اور نقصان کا تاوان اس پر عائد ہوگا،

۱۰۰۹- اگر دیوار کا مالک نابالغ ہو تو باپ یا اس کے وصی سے مواخذہ کرنا جائز ہے،

وَلَوْ كَانَتِ الدَّارُ لِلصَّغِيْرِ فَاَشْهَدَ عَلَى الْاَبِ اَوِ الْوَصِىِّ صَحَّ الْاِشْهَادُ فَاِنْ سَقَطَ الْحَائِطُ وَاَتْلَفَ شَيْئًا كَانَ الضَّمَانُ عَلَى الصَّغِيْرِ،

(قاضی خاں)

اگر دیوار کا مالک نابالغ ہو تو اس کے باپ یا اس کے وصی سے مواخذہ کرنا جائز ہے، اور نقصان کا تاوان اس نابالغ بچے پر عائد ہوگا،

۱۰۱۰- اس کی ماں سے مواخذہ کرنا بھی جائز ہے،

وَيَصِحُّ عَلٰى اُمِّهٖ اَيْضًا (الکافی)

اس کی ماں سے مواخذہ کرنا بھی جائز ہے،

۱۰۱۱- اگر دیوار کا مواخذہ بعض ورثہ سے کیا تو اس صورت میں قیاس کے موافق کسی پر تاوان عائد نہ ہوگا،

وَاِذَا تَقَدَّمَ فِی الْحَائِطِ اِلٰی بَعْضِ الْوَرَثَۃِ فَالْقِیَاسُ اَنْ لَا ضَمَانَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْھُمْ وَ لٰکِنَّا اَسْتَحْسَنُ فَیُضَمَّنُ ھٰذَا الَّذِیْ اُشْھِدَ عَلَیْہِ بِحِصَّۃِ نَصِیْبِہٖ بِمَا اَصَابَہُ الْحَائِطُ

(المبسوط)

اگر دیوار کا مواخذہ بعض وارثوں سے کیا تو اس صورت میں قیاس کے موافق کسی پر تاوان عائد نہ ہوگا اور استحسان کے موافق جس شخص سے مواخذہ کیا ہے اس کے حصہ کے مطابق اسپر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۱۲- مسجد کی کج دیوار کا مواخذہ اس کے بانی سے کیا جائیگا،

مَسْجِدٌ مَالَ حَائِطُہٗ فَالْاِشْھَادُ عَلَی الَّذِیْ بَنَاہُ (خزانۃ المفتیین)

اگر مسجد کی دیوار کج ہو تو اس کا مواخذہ اس کے بانی سے کیا جائے گا،

۱۰۱۳- اگر دیوار قبل از مطالبہ گر پڑے اس کے بعد اس سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ اینٹ اور پتھر کو راستے سے ہٹائے اور اس نے نہیں ہٹایا اور اس سے ٹھوکر کھا کر کوئی مر گیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

حَائِطٌ لِرَجُلٍ فَسَقَطَ قَبْلَ الْاِشْھَادِ ثُمَّ اُشْھِدَ عَلٰی صَاحِبِہٖ فِیْ رَفْعِ النَّقْضِ عَنِ الطَّرِیْقِ فَلَمْ یَرْفَعْ حَتّٰی عَثَرَ بِہٖ اٰدَمِیٌّ اَوْ دَابَّۃٌ فَعَطَبَ کَانَ ضَامِنًا (قاضی خاں)

اگر کسی کی دیوار قبل از مطالبہ گر پڑے اس کے بعد اس سے مواخذہ کیا گیا کہ اپنی دیوار کے اینٹ اور پتھر کو راستے سے ہٹائے لیکن اس نے نہیں ہٹایا اور اس سے کوئی شخص ٹھوکر کھا کر مر گیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۱۴- ایک دیوار ایک شخص کے قبضہ میں ہے اور اس نے مواخذہ کرنے پر اس کو منہدم نہیں کیا اور وہ گر پڑی اور اس سے کوئی مر گیا، لیکن اس کے عاقلہ اس کی ملکیت کا انکار کرتے ہیں تو اس صورت میں ان پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

اِذَا اُشْھِدَ عَلَی الرَّجُلِ فِیْ حَائِطٍ مَائِلٍ مِنْ دَارٍ

اگر ایک شخص کے قبضہ میں ایک کج دیوار ہو اور اس

فِي يَدِهٖ فَلَمْ يَنْقُضْ مِنْهُ حَتّٰى سَقَطَ عَلٰى رَجُلٍ فَقَتَلَهٗ فَأَنْكَرَتِ الْعَاقِلَةُ أَنْ تَكُوْنَ الدَّارُ لَهٗ أَوْ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ أَنَّ الدَّارَ لَهٗ أَوْ لِغَيْرِهٖ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُقِيْمَ الْبَيِّنَةَ عَلٰى أَنَّ الدَّارَ لَهٗ فَإِنْ أَقَرَّ ذُوالْيَدِ أَنَّ الدَّارَ لَهٗ لَمْ يُصَدَّقْ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا يَجِبُ الضَّمَانُ عَلَيْهِ قِيَاسًا وَفِي الْاِسْتِحْسَانِ عَلَيْهِ دِيَةُ الْقَتِيْلِ إِنْ أَقَرَّ بِالْإِشْهَادِ عَلَيْهِ (قاضی خاں)

مواخذہ کیا گیا اور اس نے اس کو منہدم نہیں کیا اور وہ دیوار کسی پر گر پڑی اور اس نے اسکو ہلاک کر دیا اور اسکے عاقلہ نے اس کی ملکیت کا انکار کیا یا اپنی عدم واقفیت ظاہر کی اس صورت میں عاقلہ پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا جبتک کہ اس شخص کی ملکیت کا ثبوت نہ پیش کیا جائے اور اگر اس نے خود اپنی ملکیت کا اقرار کیا تو یہ عاقلہ پر حجت نہ ہوگا اور موافق قیاس کے اسپر تاوان عائد نہ ہوگا لیکن اگر اس نے مواخذہ کا بھی اقرار کیا تو اس پر استحساناً دیت واجب ہوگی،

۱۰۱۵ دیوار عام گذرگاہ کی طرف جھکی ہوئی ہو اس کا مواخذہ ہر مسلمان اور ذمی بشرطیکہ بالغ اور آزاد ہو کر سکتا ہے،

وَفِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ لَوْ كَانَ مَائِلًا إِلَى الطَّرِيْقِ الْعَامِّ فَإِنَّ الْخُصُوْمَةَ فِيْهِ إِلَى النَّاسِ مُسْلِمًا كَانَ أَوْ ذِمِّيًّا بَعْدَ أَنْ كَانَ حُرًّا بَالِغًا عَاقِلًا أَوْ كَانَ صَغِيْرًا أَذِنَ لَهٗ وَلِيُّهٗ بِالْخُصُوْمَةِ فِيْهِ أَوْ كَانَ عَبْدًا أَذِنَ لَهٗ مَوْلَاهُ بِالْخُصُوْمَةِ (الكفایہ)

جو دیوار عام گذرگاہ کی طرف جھکی ہوئی ہو اس کا مواخذہ سب لوگ کر سکتے ہیں، خواہ مسلمان ہوں خواہ ذمی، لیکن ان کو آزاد اور بالغ ہونا چاہئے، اور اگر لڑکا اپنے ولی کی اجازت سے یا غلام اپنے آقا کی اجازت سے مواخذہ کرے تو یہ بھی جائز ہے،

۱۰۱۶ اگر امام کی اجازت کے بغیر کوئی شخص عام گذرگاہ میں کوئی چیز بنائے تو ہر شخص اسکو منہدم کر سکتا ہے،

فِی الْجَامِعِ الصَّغِیْرِ رَجُلٌ اَخْرَجَ اِلَی الطَّرِیْقِ کَنِیْفًا اَوْ مِیْزَابًا اَوْ یَبْنِیْ دُکَّانًا اَوْ جُرْصُنًا فَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِنْ عَرْضِ النَّاسِ اَنْ یَقْلَعَ ذٰلِکَ وَیَهْدِمَهٗ اِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ بِغَیْرِ اِذْنِ الْاِمَامِ یَضُرُّ ذٰلِکَ بِالْمُسْلِمِیْنَ اَوْ لَمْ یَضُرَّ وَیَسْتَوِیْ فِیْ هٰذَا الْحَقِّ الْمُسْلِمُ وَالْکَافِرُ وَالْمَرْاَۃُ وَلَیْسَ لِلْعَبْدِ حَقُّ نَقْضِ الدَّارِ الْمَبْنِیَّةِ عَلَی الطَّرِیْقِ (الخلاصہ)	اگر امام کی اجازت کے بغیر کسی نے عام گذرگاہ میں کوئی چیز بنائی تو ہر شخص کو اس کے منہدم کرنے کا حق ہے خواہ وہ مسلمانوں کے لیے مضر ہو یا نہ ہو اور مسلمان اور کافر اور عورت گذرگاہ عام کے حق میں برابر ہیں البتہ غلام کو انہدام کا حق حاصل نہیں ہے۔

۱۰۱۷۔ اگر کسی نے امام کی اجازت کے بغیر گذرگاہ عام میں کوئی چیز بنائی تو اس کے نقصان کا تاوان اسی پر عائد ہوگا۔

ذَکَرَ الْمَسْئَلَةَ فِی الْاَصْلِ مُطْلَقًا وَاِنَّمَا عَلَی التَّفْصِیْلِ اِنْ فَعَلَ ذٰلِکَ بِغَیْرِ اِذْنِ الْاِمَامِ یَضْمَنُ وَاِنْ فَعَلَ بِاِذْنِ الْاِمَامِ لَا یَضْمَنُ قَالَ مَشَایِخُنَا وَاِنَّمَا یَعْتَبِرُ لِلْاِمَامِ اَنْ یَاْذَنَ بِذٰلِکَ اِذَا کَانَ لَا یَضُرُّ بِالْعَامَّةِ بِاَنْ کَانَ فِی الطَّرِیْقِ سَعَةٌ فَاَمَّا اِذَا کَانَ یَضُرُّ بِالْعَامَّةِ بِاَنْ کَانَ فِی الطَّرِیْقِ ضِیْقٌ لَا یُبَاحُ لَهٗ ذٰلِکَ (الذخیرہ)	اگر کسی نے عام گذرگاہ میں امام کی اجازت کے بغیر کوئی چیز بنائی تو اس کے نقصان کا تاوان اس پر عائد ہوگا اور اگر امام کی اجازت سے بنائی تو تاوان عائد نہ ہوگا اور امام کو اجازت دینے کا حق اس وقت ہے کہ راہ کشادہ ہو لیکن اگر راہ میں تنگی ہو اور وہ لوگوں کیلئے مضر ہو تو امام کو اجازت دینے کا حق حاصل نہیں ہے

۱۰۱۸۔ اگر گذرگاہ عام میں کوئی پرانی چیز بنی ہو تو کسی کو اس کے انہدام کا حق حاصل نہیں ہے۔

وَاِنْ كَانَتْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ قَدِيْمَةً لَا يَكُوْنُ لِاَحَدٍ حَقُّ الرَّفْعِ وَاِنْ كَانَ لَا يُدْرٰى حَالُهَا فَاِنَّهَا تُجْعَلُ حَدِيْثَةً حَتّٰى كَانَ لِلْاِمَامِ حَقُّ الرَّفْعِ (المحیط)	گذرگاہ عام میں جو پرانی چیز ہو کسی کو اس کے انہدام کا حق حاصل نہیں ہے لیکن اگر اس کا حال معلوم نہ ہو کہ وہ پرانی ہے یا نئی تو اس صورت میں امام اس کو منہدم کر سکتا ہے۔

۱۰۱۹۔ انہدام کا حق اس وقت حاصل ہوتا ہے جب گذرگاہ عام میں کوئی چیز شخصی فائدہ کے لیے بنائی جائے۔

هٰذَا اِذَا بَنٰى عَلَى الطَّرِيْقِ الْعَامَّةِ بِنَاءً لِنَفْسِهٖ وَاِنْ بَنٰى شَيْئًا لِلْعَامَّةِ كَالْمَسْجِدِ وَغَيْرِهٖ وَلَا يَضُرُّ لَا يُنْقَضُ كَذَا رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدٍ (النہایہ)	انہدام کا حق اس وقت حاصل ہوتا ہے جب گذرگاہ عام میں کوئی چیز اپنی ذات کے لیے بنائی جائے لیکن اگر وہ رفاہ عام کے لیے ہو اور کسی کے لیے مضر نہ ہو تو اس کا انہدام جائز نہ ہوگا۔

۱۰۲۰۔ اگر خاص گلی میں کوئی چیز بنائی جائے تو اُس گلی کے تمام باشندوں کو اس کے انہدام کا حق حاصل ہے۔

وَاِنْ اَخْرَجَ فِي الطَّرِيْقِ الْخَاصِّ فِيْ سِكَّةٍ غَيْرِ نَافِذَةٍ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ السِّكَّةِ اِذَا كَانَ لَهُ الْمُرُوْرُ تَحْتَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ حَقُّ النَّزْعِ وَاِنْ كَانَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ قَدِيْمَةً فَلَيْسَ لِاَحَدٍ حَقُّ النَّزْعِ وَاِنْ كَانَ لَا يُدْرٰى حَالُ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ تُجْعَلُ قَدِيْمَةً (المحیط)	اور جو چیز خاص گلی میں بنائی جائے تو اس گلی کے تمام باشندوں کو جنکا گذر اس سے ہوتا ہے اسکے منہدم کرنے کا حق ہے، اور جنکا گذر اس سے نہیں ہوتا اسکو حق نہیں ہے، اور خاص گلی میں جو چیز پرانی بنی ہوئی ہو کسی کو اس کے منہدم کرنے کا حق حاصل نہیں ہے اور اگر اس کا حال معلوم نہ ہو کہ قدیم ہے یا جدید تو اس کا حکم پرانی چیز کا ہوگا۔

۱۰۲۱- اگر کوئی راستے میں برآمدہ بنائے تو ہر شخص کو مواخذے کا حق حاصل ہے،

لِكُلِّ وَاحِدٍ التَّعَرُّضُ عَلَى مَنْ شَرَعَ جَنَاحاً فِي الطَّرِيقِ وَلَا يَأْثَمُونَ بِالسُّكُوتِ عِنْدَهُ (الاشباہ والنظائر)

اگر کوئی شخص راہ میں برآمدہ بنائے تو ہر شخص کو مواخذہ کا حق حاصل ہے اور جو شخص مواخذہ نہ کرے وہ گنہگار نہ ہوگا،

۱۰۲۲- اگر کوئی شخص گذرگاہِ عام میں سائبان بنائے تو ہر شخص کو روکنے اور گرانے کا حق حاصل ہے،

إِذَا أَرَادَ إِحْدَاثَ ظُلَّةٍ فِي طَرِيقِ الْعَامَّةِ وَذٰلِكَ لَا يَضُرُّ بِالْعَامَّةِ فَالصَّحِيحُ مِنْ مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ رح أَنَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ آحَادِ الْمُسْلِمِينَ حَقَّ الْمَنْعِ وَحَقَّ الطَّرْحِ وَإِنْ أَرَادَ إِحْدَاثَ الظُّلَّةِ فِي سِكَّةٍ غَيْرِ نَافِذَةٍ لَا يُعْتَبَرُ فِيهِ الضَّرَرُ وَعَدَمُهُ عِنْدَنَا بَلْ يُعْتَبَرُ فِيهِ الْإِذْنُ مِنْ أَهْلِ السِّكَّةِ (فصول عمادیہ)

اگر کوئی شخص گذرگاہ عام میں سائبان بنائے تو ہر مسلمان اسکو روک سکتا ہے اور گرا سکتا ہے خواہ لوگوں کے لیے مضر ہو یا نہ ہو اور اگر خاص گلی میں سائبان بنائے تو اہل محلہ کی اجازت چاہیے،

۱۰۲۳- خاص گلی میں تمام باشندوں کی اجازت کے بغیر کوئی شخص کوئی چیز نہیں بنا سکتا،

وَلَيْسَ لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الدَّرْبِ الَّذِي هُوَ غَيْرُ نَافِذٍ أَنْ يَشْرَعَ كَنِيفاً وَلَا مِيزَاباً إِلَّا بِإِذْنِ جَمِيعِ أَهْلِ الدَّرْبِ يَضُرُّ ذٰلِكَ بِهِمْ أَوْ لَمْ يَضُرَّ (الخلاصہ)

خاص گلی میں کسی کو کسی چیز کے بنانے کا حق اس کے باشندوں کی اجازت کے بغیر حاصل نہیں ہوتا چاہے وہ ان کے لئے نقصان رساں ہو یا نہ ہو،

۱۰۲۴- اس میں اہل محلہ کی اجازت کا اعتبار نہیں ہے،

وَلَا اعْتِبَارَ بِرِضَاءِ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ فِی سِکَّةٍ نَافِذَةٍ (الاشباہ والنظائر)

عام گلی میں اہل محلہ کی اجازت کا اعتبار نہیں ہے،

۱۰۲۵- اگر کسی نے دیوار گرانے کے لیے مزدور مقرر کئے اور دیوار گرنے سے کوئی شخص مرگیا تو اس کا تاوان مزدوروں پر عائد ہوگا،

اِذَا اِسْتَاجَرَ رَجُلٌ قَوْمًا یَهْدِمُوْنَ لَهٗ حَائِطًا فَقُتِلَ بِهَدْمِ مِنْ فِعْلِهِمْ رَجُلاً مِنْهُمْ اَوْ مِنْ غَیْرِهِمْ فَالضَّمَانُ وَالْکَفَّارَۃُ عَلَیْهِمْ دُوْنَ رَبِّ الدَّارِ (المبسوط)

اگر کسی نے دیوار کے منہدم کرنے کے لیے چند مزدور مقرر کئے اور دیوار کے منہدم ہونے سے ان میں سے یا ان کے علاوہ کوئی ہلاک ہوگیا تو تاوان اور کفارہ مزدوروں پر ہوگا مالک پر نہ ہوگا،

۱۰۲۶- اگر کسی مزدور کے ہاتھ سے کوئی چیز گر پڑی اور اس سے کوئی ہلاک ہوگیا تو اسپر کفارہ واجب ہوگا اور اس کے عاقلہ پر دیت،

وَلَوْ سَقَطَ مِنْ اَیْدِیْهِمْ اٰجُرٌّ اَوْ حِجَارَۃٌ اَوْ خَشَبَۃٌ فَاَصَابَ اِنْسَانًا فَقَتَلَهٗ فَاِنَّهٗ یَجِبُ الدِّیَۃُ عَلٰی عَاقِلَۃِ مَنْ سَقَطَ ذٰلِکَ مِنْ یَدِہٖ وَعَلَیْهِ الْکَفَّارَۃُ (سراج الوہاج)

اگر مزدوروں کے ہاتھ سے کوئی چیز گر پڑی اور کسی کو ہلاک کر دیا تو اس کا کفارہ اس مزدور پر واجب ہوگا جس کے ہاتھ سے وہ چیز گری ہے اور دیت اس کے عاقلہ پر واجب ہوگی،

۱۰۲۷- اگر کوئی شخص راستے میں آگ جلائے تو نقصان کا تاوان اُسپر عاید ہوگا،

وَلَوْ وَضَعَ فِی الطَّرِیْقِ جَمْرًا فَاحْتَرَقَ بِهٖ شَیْءٌ کَانَ ضَامِنًا (قاضی خاں)

اگر کوئی شخص راہ میں آگ جلائے تو نقصان کا تاوان اُسپر عاید ہوگا،

۱۰۲۸- اگر کوئی شخص راستے مین لکڑی رکھے اور اس سے کوئی پھسل کر مرجائے تو اس شخص پر تاوان عائد ہوگا،

لو وضع خشبة على الطريق فتعقل به
رجل فهو ضامن له فان وطئ النائم
على الخشبة ووقع فمات كان ضامن
له بعد ان لا يتعمد الزلقة قال وهذا
اذا كانت الخشبة كبيرة تؤطاء
على مثلها فان كانت صغيرة لا توطأ
على مثلها فلا ضمان على الذي وضعها
(المبسوط)

اگر کوئی شخص راستے میں لکڑی رکھدے اور اس سے
کوئی گر کر مر جائے تو اس شخص پر تاوان عائد ہوگا
بشرطیکہ لکڑی پر چلکر قصداً نہ گرا ہو اور یہ اس وقت
ہے کہ لکڑی بڑی اور گرنے کے قابل ہو اور اگر لکڑی
چھوٹی ہو جس سے آدمی نہیں گرتے تو تاوان واجب
نہ ہوگا،

۱۰۲۹۔ خاص گلی میں ہر شخص کو لکڑی رکھنے اور مویشی باندھنے کا حق حاصل ہے، اگر کوئی شخص ان سے مر جائے تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا،

وقال ابو حنيفة اذا كان الطريق غير
نافذة فلكل واحد من اصحاب الطريق
ان يضع فيه الخشبة ويربط فيه الدابة
ويتوضأ فيه فان عطب بذالك
انسان لا يضمن وان بنى فيه بناء
او حفر فيه بيرا فعطب به انسان
كان ضامنا (قاضی خاں)

خاص گلی میں اسکے تمام باشندوں کو لکڑی رکھنے،
مویشی باندھنے اور وضو کرنے کا حق حاصل ہے، اگر کوئی
شخص ان چیزوں سے ہلاک ہو جائے تو ان پر تاوان
عائد نہ ہوگا، لیکن اگر کوئی شخص اس میں کوئی عمارت
بنائے، یا کنواں کھودے اور اس سے کوئی
ہلاک ہو جائے تو تاوان عائد ہوگا،

۱۰۳۰۔ اگر مسجد میں کوئی شخص بیٹھا ہوا ہو اور اس سے ٹھوکر کھا کر کوئی گر پڑے تو اگر وہ شخص نماز میں ہوگا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس پر تاوان عائد نہ ہوگا،

اِنْ جَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَعَطَبَ بِهٖ رَجُلٌ اِنْ کَانَ فِیْ غَیْرِ الصَّلٰوۃِ ضَمِنَ وَ اِنْ کَانَ فِی الصَّلٰوۃِ لَا یُضْمَنُ وَھٰذَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَقَالَا لَا یُضْمَنُ فِیْ کُلِّ حَالٍ (الکافی)

اگر مسجد میں کوئی شخص بیٹھا ہوا ہو اور اس سے کوئی شخص ٹھوکر کھا کر گر پڑے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر وہ شخص نماز میں ہوگا تو تاوان عائد نہ ہوگا ورنہ تاوان عائد ہوگا، اور صاحبین کے نزدیک کسی حال میں تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۳۱۔ اگر کوئی شخص مسجد میں جا رہا تھا اور اس سے کچل کر کوئی شخص ہلاک ہو گیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

لَا خِلَافَ فِیْ اَنَّہٗ اِذَا مَشٰی فِی الْمَسْجِدِ فَاَوْطَأَ اِنْسَانًا اَوْنَامَ فِیْہِ وَانْقَلَبَ عَلٰی اِنْسَانٍ فَھُوَ ضَامِنٌ (المبسوط)

اگر کوئی شخص مسجد میں چلا اور اس سے کچل کر کوئی شخص ہلاک ہو گیا یا کوئی شخص مسجد میں سو رہا تھا اور وہ کسی پر الٹ گیا اور وہ مر گیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۳۲۔ اگر لوہار اپنی دوکان میں گرم لوہا کوٹ رہا ہو اور اس کی چنگاری اڑ کر راستے میں کسی کو جلا دے تو اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

اَلْحَدَّادُ اِذَا اَخْرَجَ الْحَدِیْدَ مِنَ الْکِیْرِ وَذٰلِکَ فِیْ حَانُوْتِہٖ فَوَضَعَہَا عَلَی الْعَلَاۃِ وَضَرَبَہَا بِمِطْرَقَۃٍ فَخَرَجَ شَرَرُھَا اِلَی الطَّرِیْقِ الْعَامَّۃِ فَاَحْرَقَتْ رَجُلًا اَوْ فَقَأَتْ عَیْنَہٗ فَدِیَتُہٗ عَلٰی عَاقِلَتِہٖ وَلَوْ اَحْرَقَتْ ثَوْبَ اِنْسَانٍ فَقِیْمَتُہٗ فِیْ مَالِہٖ لَوْ لَمْ یَضْرِبْہَا بِالْمِطْرَقَۃِ وَلٰکِنَّ الرِّیْحَ

اگر لوہار گرم لوہا اپنی دوکان میں پیٹے اور اس کی چنگاری اڑ کر کسی کو جلا دے یا کسی کی آنکھ کو ضائع کر دے تو لوہار کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی، اور اگر کسی کے مال کا نقصان کر دے، تو لوہار پر تاوان عائد ہوگا اور اگر لوہا پیٹنے کے بغیر چنگاری ہوا سے اڑ جائے تو تاوان عائد نہ ہوگا،

اَخْرَجَتْ شَرَرَهَا فَاَصَابَ مَا اَصَابَ فَهُوَ

هَدَرٌ (الخلاصہ)

۱۰۳۳ اگر لوہار اپنی دوکان کے کنارے آگ جلائے اور وہ یہ جانتا ہو کہ آگ راستے تک پہنچ سکتی ہے تو آگ سے جو نقصان ہوگا اس کا تاوان لوہار پر عائد ہوگا،

وَلَوْ کَانَ الْحَدَّادُ اَوْقَدَ النَّارَ عَلٰی طَرَفِ حَانُوْتِہٖ اِلٰی جَانِبِ طَرِیْقٍ عَلٰی مَا یُحِیْطُ نَعْلَمُ بِاَنَّ تِلْکَ النَّارَ تَشْتَعِلُ اِلٰی جَانِبِہَا فِی الطَّرِیْقِ حَتّٰی اَحْرَقَتْ کَانَ ضَامِنًا،

اگر لوہار اپنی دوکان کے کنارے آگ جلائے، اور وہ یہ جانتا ہو کہ آگ راستے تک پہنچسکتی ہے تو آگ سے کسی کا جو کچھ نقصان ہوگا اس کا تاوان لوہار پر عائد ہوگا،

۱۰۳۴۔ اگر کوئی شخص بوجھ لیے ہوے بازار میں جا رہا ہے اور بوجھ اس کے سر سے گر کر کسی کا نقصان کر دے تو اس کا تاوان اس پر عائد ہوگا،

رَجُلٌ مَرَّ فِی الطَّرِیْقِ وَھُوَ یَحْتَمِلُ حِمْلًا فَوَقَعَ الْحِمْلُ عَلٰی اِنْسَانٍ فَاَتْلَفَہٗ کَانَ ضَامِنًا وَلَوْ عَثَرَ اِنْسَانٌ بِالْحِمْلِ الْوَاقِعِ فِی الطَّرِیْقِ ضَمِنَ اَیْضًا (قاضی خاں)

اگر کوئی شخص سر پر بوجھ لئے ہوے بازار میں جا رہا ہے اور بوجھ نے اس کے سر سے گر کر کسی کا نقصان کر دیا یا وہ اپنے بوجھ کو عام گذرگاہ میں چھوڑ دے اور اس سے کوئی شخص ٹھوکر کھا جائے اور اسکو نقصان پہنچ جائے تو اسکا تاوان اس شخص پر عائد ہوگا،

۱۰۳۵۔ اگر کسی نے عام گذرگاہ میں کنواں کھودا اور کسی نے اپنے آپ کو قصدًا اس کوئیں میں گرا دیا تو اسپر تاوان عائد نہ ہوگا،

رَجُلٌ حَفَرَ بِئْرًا فِی الطَّرِیْقِ فَجَاءَ اِنْسَانٌ وَاَلْقٰی فِیْہَا نَفْسَہٗ مُتَعَمِّدًا لَا یَضْمَنُ الْحَافِرُ (قاضی خاں)

اگر ایک شخص نے عام راستے میں کنواں کھودا اور کوئی شخص قصدًا اس کوئیں میں گر پڑا تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا

۱۰۳۶۔ اگر کنوئیں میں گرنے والے کے وارث کہتے ہیں کہ وہ نادانستہ کنوئیں میں گر پڑا اور کنواں کھودنے والا کہتا ہے کہ وہ قصداً کنوئیں میں گرا تو اس کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا،

فِی حَفْرِ الْبِئْرِ لَوْ قَالَ الْوَلِیُّ سَقَطَ وَ قَالَ الْحَافِرُ اَسْقَطَ نَفْسَہٗ فَالْقَوْلُ لِلْحَافِرِ (الاشباہ والنظائر)

اگر ایک شخص کنوئیں میں گر کر مر گیا اور اس کے ورثہ کہتے ہیں کہ نادانستہ کنوئیں میں گر پڑا اور جس شخص نے کنواں کھودا تھا وہ کہتا ہو کہ وہ قصداً کنوئیں میں گرا تو اسکا قول قسم کیساتھ معتبر ہوگا،

۱۰۳۷۔ اگر کوئی شخص عام گذرگاہ میں کنواں کھودے اور کوئی اسمیں گر پڑے تو تاوان اس کے عاقلہ پر عائد ہوگا اور کفارہ اور وراثت سے محرومی نہ ہوگی،

اِذَا حَفَرَ الرَّجُلُ بِئْرًا فِی طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ فِی غَیْرِ فِنَائِہٖ فَوَقَعَ فِیْهَا اِنْسَانٌ وَمَاتَ مِنَ الْوُقُوْعِ اَجْمَعُوْا عَلٰی اَنَّہٗ یَجِبُ الدِّیَۃُ عَلٰی عَاقِلَتِہٖ وَلَا یَجِبُ عَلَیْہِ الْکَفَّارَۃُ وَلَا یُحْرَمُ مِنَ الْمِیْرَاثِ عِنْدَنَا وَاِنْ حَفَرَ فِی فِنَاءِ دَارٍ اِنْ کَانَ الْفِنَاءُ مَمْلُوْکَۃً اَوْ کَانَ لَہٗ حَقُّ الْحَفْرِ فِی الْقَدِیْمِ لَا یَضْمَنُ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ مِلْکًا لَّہٗ لٰکِنْ کَانَ لِجَمَاعَۃِ الْمُسْلِمِیْنَ اَوْ مُشْتَرَکًا بِاَنْ کَانَ فِی سِکَّۃٍ غَیْرِ نَافِذَۃٍ یَضْمَنُ (المحیط)

اگر کوئی شخص عام گذرگاہ میں کنواں کھودے اور کوئی اس میں گر پڑے تو اس کے عاقلہ پر تاوان عائد ہوگا، اور اس پر کفارہ واجب نہ ہوگا، اور اس کو وارث سے محرومی نہ ہوگی اور اگر اپنی مملوکہ زمین میں کنواں کھودے تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر زمین مسلمانوں کی ہو یا وہ اس میں شریک ہو مثلاً خاص گلی ہو تو تاوان عائد ہوگا،

۱۰۳۸۔ تین شخص ایک مکان کی دیوار کے مالک تھے اور ان میں سے ایک نے اور

شرکار کی اجازت کے بغیر کنواں کھودوایا دیوار بنائی اور اس سے کوئی شخص مر گیا تو اس پر ثلث دیت واجب ہوگی،

دَارٌ بَیْنَ ثَلٰثَۃِ نَفَرٍ حَفَرَ اَحَدُھُمْ بِئْرًا اَوْ بَنٰی حَائِطًا بِغَیْرِ اِذْنِ صَاحِبِہٖ فَعَطَبَ بِہٖ اِنْسَانٌ فَعَلَیْہِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ وَقَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ نِصْفُ الدِّیَۃِ (شرح جامع الصغیر)

تین شخص ایک مکان کے مالک تھے اور ان میں سے ایک نے اور شرکار کی اجازت کے بغیر کنواں کھودوایا دیوار بنائی اور اس سے کوئی مر گیا تو اس صورت میں اسپر تہائی دیت واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک آدھی دیت واجب ہوگی

۱۰۳۹۔ لیکن اگر اور شرکار کی اجازت لے لی تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا

وَاِنْ کَانَ الْحَفْرُ وَالْبِنَاءُ بِاِذْنِ الْبَاقِیْنَ لَا یَکُوْنُ جِنَایَۃً (سراج الوہاج)

اگر کنواں یا دیوار اور شرکار کی اجازت سے بنایا تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۴۰۔ اگر کوئی کنواں راستہ میں ہو اور اس میں کوئی گر پڑے اور ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے کنواں کھودا تھا تو اس کے مال سے تین سال میں دیت واجب ہوگی،

لَوْ وَقَعَ اِنْسَانٌ فِیْ بِئْرٍ فِی الطَّرِیْقِ فَاَقَرَّ رَجُلٌ اَنَّہٗ ھُوَ الَّذِیْ حَفَرَ الْبِئْرَ کَانَ مُصَدَّقًا عَلٰی نَفْسِہٖ دُوْنَ عَوَاقِلِہٖ وَیَکُوْنُ الدِّیَۃُ فِیْ مَالِہٖ فِیْ ثَلٰثِ سِنِیْنَ، (المبسوط)

اگر ایک راستے میں ایک کنواں ہو اور اس میں کوئی شخص گر پڑے اور ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے اس کنوئیں کو کھودا ہے تو تین سال میں دیت اس کے مال سے واجب ہوگی اُسکے عاقلہ پر واجب نہ ہوگی کیونکہ اقرار کا حکم اقرار کرنے والے کی ذات پر ہوگا

۱۰۴۱۔ اگر ایک شخص نے دوسرے کی زمین میں کنواں کھودا اور اس میں گر کر کوئی شخص مر گیا اور صاحب زمین نے کہا کہ اس نے میری اجازت سے کنواں کھودا تھا تو قیاس کے موافق اس کا قول مقبول نہ ہوگا،

رَجُلٌ حَفَرَ بِئْرًا فِي مِلْكِ غَيْرِهٖ فَوَقَعَ فِيْهَا اِنْسَانٌ فَقَالَ صَاحِبُ الْاَرْضِ اَنَا اَمَرْتُهٗ بِذٰلِكَ وَاَنْكَرَ اَوْلِيَاءُ الْوَاقِعِ فَالْقِيَاسُ اَنْ لَّا يُصَدَّقَ صَاحِبُ الْاَرْضِ وَفِي الْاِسْتِحْسَانِ يُصَدَّقُ (الظہیریہ)	ایک شخص نے دوسرے کی زمین میں کنواں کھودا اور اس کنوئیں میں گر کر کوئی شخص مرگیا اور صاحب زمین نے کہا کہ اس نے میری اجازت سے کنواں کھودا تھا تو قیاس کے موافق اس کا قول مقبول نہ ہوگا لیکن استحساناً مقبول ہوگا،

۱۰۴۲- ایک شخص نے عام گذرگاہ میں کنواں کھودا اور اس کنوئیں میں کوئی شخص گر پڑا اور بسبب بھوک یا پیاس یا حبس ہوا کے مرگیا تو اس شخص پر اس کا تاوان عائد نہ ہوگا،

حَفَرَ بِئْرًا فِي الطَّرِيْقِ فَجَاءَ اِنْسَانٌ وَتَرَدّٰى فِيْهَا وَمَاتَ جُوْعًا اَوْ عَطْشًا اَوْ غَمًّا لَا ضَمَانَ عَلَى الْحَافِرِ فِي قَوْلِ اَبِي حَنِيْفَةَ رح (الظہیریہ)	ایک شخص نے عام گذرگاہ میں کنواں کھودا اور اس کنوئیں میں کوئی شخص گر پڑا اور بسبب بھوک یا پیاس یا ہوا بند ہوجانے کی وجہ سے مرگیا تو اس کا تاوان اس شخص پر عائد نہ ہوگا،

۱۰۴۳- اگر ایک شخص نے کنواں کھودا اور کوئی اس میں گر پڑا لیکن ہلاک نہیں ہوا اور لوگوں نے اس کو باہر نکالنا چاہا لیکن کنوئیں کے وسط میں پہنچکر وہ پھر گر پڑا اور مرگیا تو اس صورت میں اس شخص پر تاوان عائد نہ ہوگا،

اِذَا حَفَرَ بِئْرًا فِي قَاعَةِ الطَّرِيْقِ فَوَقَعَ فِيْهَا اِنْسَانٌ وَسَلِمَ مِنَ الْوَقْعَةِ وَطَلَبَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا فَتَعَلَّقَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِي وَسْطِهَا سَقَطَ وَعَطِبَ فَلَا ضَمَانَ، (الذخیرہ)	اگر کسی نے راستے میں کنواں کھودا اور کوئی شخص اس میں گر پڑا لیکن ہلاک نہیں ہوا اور لوگوں نے اس کو باہر نکالنا چاہا لیکن وہ کنوئیں کے وسط تک پہنچکر پھر گر پڑا اور ہلاک ہوگیا تو اس صورت میں اس شخص پر تاوان نہ ہوگا

۱۰۴۴۔ اگر کسی نے امام کی اجازت کے بغیر صحرا میں جسمیں لوگوں کی آمد ورفت نہ ہو کنواں کھودا اور اس کنوئیں میں گر کر کوئی شخص مرگیا تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا،

رَجُلٌ حَفَرَ بِئْراً فِي الْمَفَازَةِ فِي مَوْضِعٍ لَيْسَ يَمُرُّ وَلَا طَرِيقَ لِلْإِنْسَانِ بِغَيْرِ إِذْنِ الْإِمَامِ فَوَقَعَ فِيهَا إِنْسَانٌ لَا يَضْمَنُ الْحَافِرُ وَكَذَلِكَ لَوْ قَعَدَ إِنْسَانٌ فِي الْمَفَازَةِ أَوْ نَصَبَ خَيْمَةً فَعَثَرَ بِهَا رَجُلٌ لَا يَضْمَنُ الْقَاعِدُ وَالنَّاصِبُ وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ فِي الطَّرِيقِ ضَمِنَ (قاضی خاں)

اگر کسی شخص نے صحرا میں امام کی اجازت کے بغیر کنواں کھودا اور وہاں لوگوں کی آمد ورفت نہیں ہے اور اس کنوئیں میں گر کر کوئی شخص مرگیا تو تاوان عائد نہ ہوگا اور چار پایہ رکھنے اور خیمہ نصب کرنے کا بھی یہی حکم ہے اور اگر عام راستے میں ہو تو تاوان عائد ہوگا

۱۰۴۵۔ اگر کسی شخص نے کسی کو کنوئیں میں ڈالدیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

وَإِذَا أَوْقَعَ رَجُلٌ رَجُلاً فِي بِئْرٍ فِي مِلْكِهِ أَوْ فِي الطَّرِيقِ فَالضَّمَانُ عَلَى الدَّافِعِ، (المبسوط)

اگر کسی نے کسی کو کنوئیں میں ڈالدیا تو اس شخص پر تاوان عائد ہوگا، کنواں اوس کی ملک میں ہو یا نہ ہو،

۱۰۴۶۔ اگر کسی نے دوسرے کی زمین میں کنواں کھودا اور کسی نے کسی کو اس کنوئیں میں گرادیا تو تاوان کنوئیں میں گرانے والے پر عائد ہوگا،

إِذَا اجْتَمَعَ الْمُبَاشِرُ وَالْمُتَسَبِّبُ أُضِيفَ الْحُكْمُ إِلَى الْمُبَاشِرِ وَلَا ضَمَانَ عَلَى حَافِرِ الْبِئْرِ تَعَدِّيًا بِمَا تَلِفَ بِإِلْقَاءِ غَيْرِهِ (الاشباہ والنظائر)

اگر کسی نے دوسرے کی زمین میں کنواں کھودا اور دوسرے نے کسی کو اس کنوئیں میں گرادیا تو جس شخص نے کنوئیں میں گرایا ہے اسی پر تاوان عائد ہوگا، کنوئیں کھودنے والے پر عائد نہ ہوگا،

۱۰۴۷ - اگر کسی نے کنواں کھودنے کے لیے چار مزدور مقرر کئے اور ان میں سے ایک پر کنواں گر پڑا اور وہ مر گیا تو دیت کا چوتھائی حصہ ہر مزدور پر واجب ہوگا اور چوتھا حصہ ساقط ہو جائے گا،

إذا استأجر الرجل أربعة رهطٍ يحفرون له بئراً فوقعت عليهم من حفرهم فقتلت واحداً منهم فعلى كل واحدٍ من الثلاثة الباقين ربع الدية وسقط الربع وكذلك لو كانوا أعواناً له وإن كان الذي يحفر واحداً فانهدمت عليه من حفره فدمه هدر كذا في المبسوط)

اگر کسی نے کنواں کھودنے کیلئے چار مزدور مقرر کئے اور ان سب نے کنواں کھودا اور ان میں سے ایک پر گر پڑا اور وہ مر گیا تو اس صورت میں دیت کا چوتھا حصہ ہر ایک مزدور پر واجب ہوگا اور چوتھا حصہ ساقط ہو جائیگا اور اگر ایک مزدور نے کنواں کھودا اور کنواں اس پر گر پڑا اور وہ مر گیا تو اس کا خون رائیگاں جائے گا،

۱۰۴۸ - اگر کوئی شخص حالت خواب یا غفلت میں کسی پر گر پڑا اور وہ مر گیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

وكذلك إن تغفل فسقط أو نام فانقلب فسقط على غيره من سطح أو من شغل وعليه الكفارة في ذلك وكذلك لو تردى من جبل على رجل فقتله فعليه ضمانه ملكه وغير ملكه في ذلك سواء وكذلك لو سقط في بئر احتفرها في ملكه وفيها إنسان فقتل ذلك الإنسان

اگر کوئی شخص غفلت سے یا نیند کی حالت میں یا چھت سے کسی پر گر پڑا اور وہ مر گیا تو اس پر تاوان و کفارہ عائد ہوگا چاہے اس کی ملک میں ہو یا دوسرے کی ملک میں اور اگر اپنی ملک میں کنواں کھدا ہوا ہو اس میں کوئی شخص گر پڑا اور کنوئیں کا مالک بھی اس میں گر پڑا اور اس کے گرنے سے پہلا شخص مر گیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

كَانَ ضَامِنًا لِدِيَتِهٖ (المبسوط)

۱۰۴۹ اگر دو شخص ایک رسی کھینچ رہے تھے اور اس کے ٹوٹ جانے سے دونوں چت گر کر مر گئے تو کسی پر تاوان عائد نہ ہوگا،

مِنْدِيْلٌ اَوْ حَبْلٌ طَرَفَاهُ فِيْ يَدِ رَجُلَيْنِ يَتَجَاذَبَانِ فَانْقَطَعَ الْمِنْدِيْلُ اَوِ الْحَبْلُ وَسَقَطَا وَمَاتَا قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ رح اِنْ سَقَطَا مُسْتَلْقِيَيْنِ عَلٰى قَفَاهُمَا فَلَا دِيَةَ لِاَحَدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ لِاَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَاتَ بِفِعْلِ نَفْسِهٖ وَاِنْ سَقَطَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى وَجْهِهٖ يَجِبُ الدِّيَةُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِاَنَّهٗ مَاتَ بِفِعْلِ صَاحِبِهٖ وَاِنْ سَقَطَ اَحَدُهُمَا مُسْتَلْقِيًا وَالْاٰخَرُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَدِيَةُ الَّذِيْ سَقَطَ عَلٰى وَجْهِهٖ عَلٰى عَاقِلَةِ الْمُسْتَلْقِيْ وَلَا شَيْءَ لِلْمُسْتَلْقِيْ لِاَنَّهٗ مَاتَ بِفِعْلِ نَفْسِهٖ وَاِنْ قَطَعَ اَجْنَبِيٌّ هٰذَا الْحَبْلَ فَوَقَعَا عَلٰى اَقْفَاهُمَا وَمَاتَا لَا يَضْمَنَانِ شَيْئًا وَيَضْمَنُ الْقَاطِعُ دِيَتَهُمَا وَقِيْمَةَ الْحَبْلِ وَلَوْ وَقَعَا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا قَالَ مُحَمَّدٌ رح فَكَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ مِنْ قَطْعِ الْحَبْلِ (قاضی خاں)

اگر دو شخصوں نے رسی کھینچی اور اس کے ٹوٹ جانے سے دونوں چت گرے اور مر گئے تو کسی پر تاوان عائد نہ ہوگا کیونکہ دونوں اپنے فعل سے مرے ہیں، اور اگر دونوں منھ کے بل گر کر مرے تو ہر ایک کی دیت دوسرے پر واجب ہوگی کیونکہ ہر ایک دوسرے کے فعل سے گرا ہے اور اگر ایک چت اور دوسرا منھ کے بل گر کر مرا تو جو شخص منھ کے بل گرا ہے اسکی دیت چت گرنے والے کے عاقلہ پر واجب ہوگی، اگر کسی دوسرے نے رسی کو کاٹ دیا اور دونوں چت گر کر مر گئے تو دونوں کی دیت رسی کاٹنے والے پر عائد ہوگی لیکن اگر منھ کے بل گرے تو اس کو رسی کاٹنے کی طرف منسوب نہیں کر سکتے،

۱۰۵۰۔ اگر کسی نے کسی دوسرے کی ملک میں نہر کھودی اور اس کی طغیانی سے دوسرے کی ملک ڈوب گئی تو اوس پر تاوان عائد ہوگا،

اِذَا حَفَرَ الرَّجُلُ نَهْرًا فِي غَيْرِ مِلْكِهٖ فَانْشَقَّ مِنْ ذٰلِكَ النَّهْرِ مَاءٌ فَغَرَّقَ اَرْضًا اَوْ قَرْيَةً كَانَ ضَامِنًا وَلَوْ كَانَ فِي مِلْكِهٖ (فتح القدیر) اگر کسی نے دوسرے کی زمین میں نہر کھودی اور اس کے پانی کی طغیانی نے دوسرے کی ملک کو ڈبو دیا تو اس شخص پر تاوان عائد ہوگا اور اگر اپنی ملک میں نہر کھودی ہے تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا

۱۰۵۱۔ اگر کسی کی زمین میں سوراخ یا چوہے کی بل ہو اور وہ باوجود علم کے اس کو بند نہ کرے اور اس کی وجہ سے دوسرے کی زمین ضائع ہو جائے تو اس پر تاوان عائد ہوگا۔

وَاِنْ كَانَ فِيْ اَرْضِهٖ نَقْبٌ اَوْ جُحْرُ فَارَةٍ اِنْ عَلِمَ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَسُدَّهٗ حَتّٰى فَسَدَتْ اَرْضُ جَارِهٖ كَانَ ضَامِنًا وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُ لَا يَكُوْنُ ضَامِنًا (قاضی خاں) اگر کسی کی زمین میں سوراخ یا چوہے کی بل ہو اور وہ باوجود علم کے اسکو بند نہ کرے اور اس سوراخ کی وجہ سے کسی کی زمین ضائع ہو جائے تو اوس پر تاوان عائد ہوگا لیکن اگر اس سوراخ سے اسکو واقفیت نہ ہو تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۵۲۔ اگر کوئی شخص اپنی زمین میں آگ جلائے اور وہ آگ دوسرے کی زمین تک پہنچے اور اسکا نقصان کرے تو اس صورت میں اگر ہوا تیز نہ ہوگی تو اوسپر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

لَوْ اَحْرَقَ حَشِيْشًا فِيْ اَرْضِهٖ اَوْ حَصَائِدَهٗ اَوْ اَجَمَتَهٗ فَخَرَجَتِ النَّارُ اِلٰى اَرْضِ غَيْرِهٖ وَاَحْرَقَتْ شَيْئًا لَا يَكُوْنُ ضَامِنًا قِيْلَ هٰذَا اِذَا كَانَتِ الرِّيَاحُ سَاكِنَةً حِيْنَ اَوْقَدَ النَّارَ فَاَمَّا اِذَا كَانَ الْيَوْمُ رِيْحًا يَعْلَمُ اَنَّ الرِّيْحَ يَذْهَبُ النَّارَ اِلٰى اَرْضِ جَارِهٖ كَانَ ضَامِنًا اِسْتِحْسَانًا كَمَا صَبَّ الْمَاءَ فِيْ مِيْزَابٍ تَحْتَ الْمِيْزَابِ مَتَاعُ الْاِنْسَانِ فَفَسَدَ بِهٖ كَانَ ضَامِنًا وَلَوْ اَوْقَدَ النَّارَ فِيْ دَارِهٖ وَتَنُّوْرِهٖ (فتاویٰ عالمگیری جلد ۵) اگر کوئی شخص اپنی زمین میں آگ روشن کرے اور کوڑا کرکٹ جلاوے اور وہ کسی زمین تک پہنچ کر کسی کا نقصان کرے تو اس صورت میں اگر ہوا تند نہ ہو تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر ہوا تند ہو اور وہ جانتا ہے کہ آگ دوسرے کی زمین تک پہنچیگی تو اوسپر تاوان عائد ہوگا جیسے کوئی شخص اپنے پرنالہ میں پانی گرا اور وہ جانتا ہے کہ دوسرے کا مال پرنالے کے نیچے ہے تو اگر وہ مال ضائع ہو جائیگا تو اوسپر تاوان عائد ہوگا اور اگر اپنے گھر یا اپنے تنور میں آگ جلا اور اس سے کوئی چیز جل جائے تو اوسپر تاوان عائد نہ ہوگا،

بارہواں باب

جانوروں کے جرائم کے بیان میں

۱۰۵۳- جو شخص کسی جانور پر سوار ہو وہ اس کے نقصانات کا ذمہ دار ہے ،

اَلرَّاكِبُ ضَامِنٌ لِمَا وَطِئَتِ الدَّابَّةُ وَمَا اَصَابَتْ بِيَدِهَا اَوْ رِجْلِهَا اَوْ رَاسِهَا اَوْ كَدَمَتْ اَوْ خَبَطَتْ وَكَذَا اِذَا اَصْدَمَتْ (الهدایہ)

جو شخص کسی جانور پر سوار ہو وہ اس نقصان کا تاوان دیگا جو اس کے جانور کے ہاتھ یا پانوں یا سر یا ہاتھ پاؤں مارنے یا دانت کاٹنے یا ٹھوکر لگانے سے پہنچے ،

۱۰۵۴- چارپایہ کے پاؤں یا دم مارنے سے جو نقصان پہنچے سوار پر اسکا تاوان عائد نہ ہوگا ،

لَا يَضْمَنُ مَا نَفَحَتْ بِرِجْلِهَا اَوْ ذَنَبِهَا (الذخیرہ)

اگر چارپایہ اپنے پانوں یا دم سے مار کر کسی چیز کو نقصان پہنچائے تو سوار پر اس کا تاوان عائد نہ ہوگا ،

۱۰۵۵- جو شخص چارپایہ کو آگے سے ہانکتا ہے تاوان دینے میں اس کا اور سوار کا حکم ایک ہے ،

وَالْجَوَابُ فِيمَا اِذَا كَانَ قَائِدًا كَمَا نَظِيرُهُ الْجَوَابُ فِيمَا اِذَا كَانَ رَاكِبًا عَلَيْهَا اَمَّا السَّائِقُ هَلْ يَضْمَنُ النَّفْحَةَ اخْتَلَفَ الْمَشَائِخُ

قائد یعنی جو شخص چارپایہ کو آگے سے کھینچ کے چلتا ہو اس کا اور سوار کا حکم ایک ہے اور سائق یعنی اس شخص کی نسبت جو چارپایہ کو پیچھے سے ہانکتا ہو اس چیز کے تاوان کے

فیہ (الذخیرہ)

متعلق جو چارپایہ اپنے پانوں سے پہنچائے اختلاف ہے بعض فقہاء کے نزدیک اسپر تاوان عائد ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک عائد نہیں ہوتا،

۱۰۵۶- لیکن صحیح یہ ہے کہ اس پر اس کا تاوان عائد نہ ہوگا

والصحیح ان السائق لا یضمن النفحۃ،

(الکافی)

اور صحیح یہ ہے کہ چارپایہ اپنے پانوں سے جو نقصان پہنچائے پیچھے سے ہانکنے والے پر اوسکا تاوان عائد نہوگا

۱۰۵۷- اگر چارپایہ کے لئے سوار اور سائق دونوں ہوں اور چارپایہ کسی کو پانوں سے کچل دے تو بعضوں کے نزدیک سائق پر تاوان عائد نہ ہوگا،

ولو کان راکب وسائق قیل لا یضمن السائق ما وطئت الدابۃ وقیل الضمان علیہما (النہایہ)

اگر چارپایہ کے لیے سوار اور پیچھے سے ہانکنے والے دونوں ہوں اور چارپایہ کسی کو پانوں سے کچلدے تو بعضوں کے نزدیک پیچھے سے ہانکنے والے پر تاوان عائد نہ ہوگا اور بعضوں نے کہا ہو کہ اوسپر اور سوار دونوں پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۵۸- اگر چارپایہ نے کسی کو کچل دیا تو سوار پر کفارہ واجب ہوگا اور وہ اس کی وراثت اور وصیت سے محروم رہے گا،

وعلی الراکب الکفارۃ فی الایطاء لا علی السائق والقائد وکذا یتعلق بالایطاء فی حق الراکب حرمان المیراث والوصیۃ دون السائق والقائد،

(التبیین)

اگر چارپایہ کسی کو کچل دے تو اس کے سوار پر کفارہ واجب ہوگا اور وہ اوسکی وراثت اور وصیت سے محروم رہیگا لیکن اس کے آگے اور پیچھے سے ہانکنے والے نہ کفارہ دیں گے نہ وراثت اور وصیت سے محروم ہونگے۔

١٠٥٩ اگر چارپایہ کے ہاتھ یا پانوں سے کنکری یا غبار اڑے اور اس سے کسی کی آنکھ اندھی ہو جائے تو تاوان عائد نہ ہوگا۔

وَاِنْ اَصَابَتْ بِيَدِهَا اَوْ رِجْلِهَا حَصَاةً اَوْ نَوَاةً اَوْ اَثَارَ غُبَارًا اَوْ حَجَرًا صَغِيْرًا فَفَقَاءَ عَيْنَ اِنْسَانٍ اَوْ اَفْسَدَ ثَوْبَهٗ لَمْ يَضْمَنْ وَاِنْ كَانَ حَجَرًا كَبِيْرًا يَضْمَنْ

(المحیط)

اگر چارپایہ کے ہاتھ یا پانوں سے کنکری یا غبار اوڑا اور اس سے کسی کی آنکھ اندھی ہو گئی تو تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر بڑا پتھر اوڑا تو تاوان عائد ہوگا۔

١٠٦٠ چارپایہ کے نقصان کی قسمیں اور اس کے مختلف احکام۔

يَجِبُ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ جِنَايَةَ الدَّابَّةِ لَا تَخْلُوْ مِنْ ثَلٰثَةِ اَوْجُهٍ اِمَّا اَنْ تَكُوْنَ فِيْ مِلْكِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ اَوْ فِيْ مِلْكِ غَيْرِهٖ اَوْ فِيْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ كَانَتْ فِيْ مِلْكِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ وَلَمْ يَكُنْ صَاحِبُهَا مَعَهَا فَاِنَّهٗ لَا يَضْمَنُ صَاحِبُهَا وَاقِفَةً كَانَتِ الدَّابَّةُ اَوْ سَائِرَةً وَطِئَتْ بِيَدِهَا اَوْ رِجْلِهَا اَوْ نَفَحَتْ بِيَدِهَا اَوْ رِجْلِهَا اَوْ ضَرَبَتْ بِذَنَبِهَا اَوْ كَدَمَتْ وَاِنْ كَانَ صَاحِبُهَا مَعَهَا اِنْ كَانَ قَائِدًا لَهَا اَوْ سَائِقًا لَهَا فَكَذَا لَا يَضْمَنُ صَاحِبُهَا

جانور کے نقصان کی تین قسمیں ہیں یا وہ جانور کے مالک کی ملک میں ہوگا یا غیر کی ملک میں ہوگا یا عام گذرگاہ میں ہوگا تو جو نقصان جانور کے مالک کی ملک میں ہوگا تو اگر جانور کا مالک جانور کے ساتھ نہ تو کسی صورت میں مالک پر تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر جانور کا مالک جانور کیساتھ ہو اور آگے سے یا پیچھے سے ہانکنے والا بھی ہو تو جانور کے مالک پر کسی صورت میں تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر جانور کا مالک اسپر ہو اور جانور چل رہا ہو تو اس صورت میں اگر جانو کسی کو ہاتھ سے یا پانوں سے کچل ڈالے تو اس سوار پر مال کا تاوان اور قتل کی صورت میں اس

فِي الْوُجُوهِ كُلِّهَا وَإِنْ كَانَ صَاحِبُ الدَّابَّةِ رَاكِبًا عَلَى الدَّابَّةِ وَالدَّابَّةُ تَسِيرُ إِنْ وَطِئَتْ بِيَدِهَا أَوْ بِرِجْلِهَا يَضْمَنُ وَعَلَى عَاقِلَتِهِ الدِّيَةُ وَيَلْزَمُهُ الْكَفَّارَةُ وَيُحْرَمُ عَنِ الْمِيرَاثِ وَإِنْ كَدَمَتْ أَوْ نَفَحَتْ بِرِجْلِهَا أَوْ بِيَدِهَا أَوْ ضَرَبَتْ بِذَنَبِهَا فَلَا ضَمَانَ (الذخیرہ)

عاقلہ پر دیت اور سوار پر کفارہ واجب ہوگا اور وہ مقتول کی میراث سے محروم ہوگا اور اگر جانور دانت سے کاٹے یا ہاتھ یا پاؤں یا دُم سے مارے تو اس کے سوار پر تاوان عائد نہ ہوگا،

وَإِنْ كَانَتْ فِي مِلْكِ غَيْرِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ فَإِنْ دَخَلَتْ فِي مِلْكِ الْغَيْرِ مِنْ غَيْرِ إِدْخَالِ صَاحِبِهَا بِأَنْ كَانَتْ مُنْفَلِتَةً فَلَا ضَمَانَ عَلَى صَاحِبِهَا وَإِنْ دَخَلَتْ بِإِدْخَالِ صَاحِبِهَا فَصَاحِبُ الدَّابَّةِ ضَامِنٌ فِي الْوُجُوهِ كُلِّهَا سَوَاءٌ كَانَتْ وَاقِفَةً أَوْ سَائِرَةً وَسَوَاءٌ كَانَ صَاحِبُهَا مَعَهَا يَسُوقُهَا أَوْ يَقُودُهَا أَوْ كَانَ رَاكِبًا عَلَيْهَا أَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهَا (الذخیرہ)

اور اگر نقصان غیر کی ملک میں ہو تو جس صورت میں جانور غیر کی ملک میں جانور کے مالک کے داخل کرنے کے بغیر داخل ہو تو اس صورت میں جانور کے مالک پر بالکل تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر جانور کو جانور کے مالک نے غیر کی ملک میں داخل کیا ہو تو اُس پر ہر صورت میں تاوان عائد ہوگا چاہے وہ جانور کے ساتھ ہو یا اس پر سوار ہو یا آگے یا پیچھے سے اس کا ہانکنے والا ہو یا اس کے ساتھ نہ ہو،

وَإِنْ كَانَ بِإِذْنِ مَالِكِهِ فَهُوَ كَمَا لَوْ كَانَ فِي مِلْكِهِ (التبیین)

اور اگر اپنے جانور کو دوسرے کی ملک میں زمین کے مالک کی اجازت سے داخل کیا ہو تو اوسکا حکم خود اسکے مملوکہ زمین کے مثل ہوگا

وَإِنْ كَانَتْ فِي طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ

اور اگر عام گذرگاہ میں ہو تو جس صورت میں کہ جانور کے

إن كانت الدابة واقفة في طريق المسلمين
وأوقفها صاحبها فصاحب الدابة
ضامن لما تلف بعض الدابة في الوجوه
كلها وإن كانت سائرة ولم يكن صاحبها
معها فإن سارت بإرسال صاحبها
فصاحبها ضامن ما دامت تسير
في وجهها ولم تسر يمينا وشمالا،

مالک نے عام راستے میں جانور کو کھڑا کیا ہے وہ جانور
کے اس نقصان کا بہرحال ذمہ دار ہے جس کو اس نے
اپنے فعل سے کیا ہو اور اگر جانور راستے میں جا رہا ہو اور
جانور کا مالک اس کے ساتھ نہ ہو تو اگر اس نے جانور کو
ہانک دیا ہو تو اس پر اس وقت تک تاوان عائد ہوگا
جبتک جانور سیدھی راہ جا رہا ہو اور دائیں بائیں نہیں پھرا

(الذخیرہ)

فإن عطفت يمينا و
شمالا فإن لم يكن لها
طريق إلا ذلك فالضمان
على المرسل وإن كان
لها طريق آخر لا يضمن و
لو وقفت الدابة ثم
سارت خرج السائق
من الضمان فإن ردها أذان لم
يرتد ومضى في وجهه
فالضمان على المرسل فإن
ارتدت ثم وقفت

اور اگر جانور دائیں بائیں پھرے تو اس
صورت میں کہ اس کے سوا دوسرا راستہ
نہ ہو اس کے ہانکنے والے ہی پر تاوان
عائد ہوگا، اور اگر دوسرا راستہ بھی ہو تو اس پر
تاوان عائد نہ ہوگا، اور اگر جانور اپنے مالک
کے ہانکنے کے بعد ٹھہر جائے اس کے بعد
پھر چلنے لگے تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا،
اور اگر اس کو کوئی دوسرا ہانک دے تو
اس کا حکم پہلے ہانکنے والے کے حکم کی طرح
ہے۔

ثُمَّ سَارَتْ فَلَا ضَمَانَ عَلٰی
اَحَدٍ وَاِنْ ارْتَدَّتْ وَلَمْ
تَقِفْ وَمَضَتْ فِی وَجْهِهَا
وَاَصَابَ شَيْئًا ضَمِنَ الرَّادُ

(محیط سرخسی)

۱۰۶۱- اگر جانور پر دو شخص سوار ہوں اور جانور کے آگے پیچھے ہانکنے والے بھی ہوں اور وہ جانور کسی کو مار ڈالے تو ہر ایک پر بحصہ مساوی دیت واجب ہوگی اور سواروں پر کفارہ بھی واجب ہوگا،

وَاِذَا سَارَ الرَّجُلُ عَلٰی دَابَّةٍ وَخَلْفَهُ رَدِيْفٌ وَخَلْفَ الدَّابَّةِ سَائِقٌ وَاَمَامَهَا قَائِدٌ فَوَطِئَتْ اِنْسَانًا فَالدِّيَةُ عَلَيْهِمْ اَرْبَاعًا وَعَلَی الرَّاكِبِ وَالرَّدِيْفِ الْكَفَّارَةُ (المحیط)	اگر دو شخص ایک جانور پر سوار ہوں اور جانور کے آگے اور پیچھے کے ہانکنے والے بھی ہوں اور وہ جانور کسی کو مار ڈالے تو ان میں سے ہر ایک پر مساوی دیت واجب ہوگی یعنی ہر ایک دیت کا چوتھائی حصہ دیگا لیکن سواروں پر کفارہ بھی واجب ہوگا

۱۰۶۲- راستے میں ایک پتھر رکھا ہوا ہے اور ایک شخص کسی جانور پر سوار ہو کر جا رہا ہے جانور پتھر سے ٹھوکر کھا کر گرا اور اس سے کوئی شخص ہلاک ہو گیا تو اگر سوار کو اس پتھر کا علم نہیں ہے تو جس نے راہ میں پتھر رکھا ہے، سر تاوان عائد ہوگا،

اِذَا سَارَ الرَّجُلُ عَلٰی دَابَّتِهٖ فِی الطَّرِيْقِ فَنَفَحَتْ بِحَجَرٍ وَضَعَهُ رَجُلٌ اَوْ بِدُكَّانٍ قَدْ بَنَاهُ رَجُلٌ اَوْ بِمَاءٍ صَبَّهُ رَجُلٌ فَوَقَعَتْ	ایک شخص جانور پر سوار ہو کر راہ میں جا رہا ہے اور جانور ایک پتھر سے جو راہ میں کھا ہوا ہے یا ایک دوکان سے جو راہ میں بنائی ہوئی ہے ٹھوکر کھا کر یا پانی سے جو راستے

عَلٰی اِنْسَانٍ فَمَاتَ فَالضَّمَانُ عَلَی الَّذِیْ
اَحْدَثَ ذٰلِکَ فِی الطَّرِیْقِ قَالُوْا هٰذَا
اِذَا لَمْ یَعْلَمِ الرَّاکِبُ بِمَا اَحْدَثَ فِی الطَّرِیْقِ
فَاِنْ عَلِمَ بِذٰلِکَ وَسَیَّرَ الدَّابَّةَ عَلٰی
ذٰلِکَ الْمَوْضِعِ قَصْدًا فَالضَّمَانُ عَلَیْهِ،

گرایا گیا یا پھسل کر گر پڑا اور ایک شخص اسکے گرنے سے ہلاک ہو گیا تو تاوان اس شخص پر عائد ہو گا جس نے یہ چیزیں راستے میں رکھی یا بنائی ہیں بشرطیکہ سوار ان سے واقف نہ ہو لیکن اگر جان بوجھکر ان چیزوں سے گذرے تو تاوان سوار پر عائد ہو گا،

(المبسوط)

۱۰۶۳- اگر کسی نے جانور کو راستے میں کھڑا کر دیا لیکن باندھا نہیں اور جانور نے اس جگہ سے جنبش کرکے کوئی نقصان کر دیا تو اوسپر تاوان عائد نہ ہو گا،

رَجُلٌ اَوْقَفَ دَابَّةً فِیْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ
وَلَمْ یَشُدَّهَا فَسَارَتْ عَنْ ذٰلِکَ الْمَکَانِ
وَاَتْلَفَتْ شَیْئًا لَا یَضْمَنُ الرَّجُلُ،

(قاضی خاں)

اگر ایک شخص نے اپنے جانور کو راستے میں کھڑا کر دیا لیکن باندھا نہیں اور جانور نے اس جگہ سے جنبش کرکے کسی چیز کا نقصان کر دیا تو اس پر تاوان عائد نہ ہو گا،

۱۰۶۴- اگر کسی نے جانور کو راستے میں باندھ دیا اور جانور کھل گیا اور اس جگہ سے جنبش کرکے کوئی نقصان کر دیا تو اسپر تاوان عائد نہ ہو گا،

وَلَوْ اَوْقَفَهَا فِی الطَّرِیْقِ مَرْبُوْطَةً فَجَالَتْ
فِیْ رِبَاطِهَا فَاَصَابَتْ شَیْئًا اِنْ اَصَابَ بَعْدَ
مَا انْحَلَّ الرِّبَاطُ وَزَالَ عَنْ مَکَانِهٖ لَا ضَمَانَ
عَلٰی صَاحِبِهَا وَاِنْ اَصَابَتْ وَالرِّبَاطُ عَلٰی
حَالِهٖ ضَمِنَ مَا جَنَتْ وَاِنْ زَالَ الشُّغْلُ عَنْ

اگر کسی نے جانور کو راہ میں باندھ کر چھوڑ دیا اور جانور نے کھل کر اس جگہ سے جنبش کی اور کسی چیز کا نقصان کر دیا تو اس شخص پر تاوان عائد نہ ہو گا، لیکن اگر کھلا نہیں اور اس جگہ سے جنبش بھی کی تو اس پر تاوان عائد ہو گا،

Marfat.com

لِمَكَانِ الْاِيْقَافِ (المحيط)

۱۰۶۵۔ اگر کسی نے اپنے جانور کو جانوروں کے احاطہ مثلاً اصطبل وغیرہ میں چھوڑ دیا اور اس نے کسی کو لات مارا تو اسپر تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ اَوْقَفَ دَابَّةً فِیْ سُوْقِ الدَّوَابِ فَنَفَحَتْ فَلَا ضَمَانَ عَلٰی صَاحِبِهَا وَعَلٰی هٰذَا السَّفِيْنَةُ الْمَرْبُوْطَةُ فِی الشَّطِّ (المحیط)

اگر کسی نے اپنے جانور کو جانوروں کے احاطہ مثلاً اصطبل وغیرہ میں چھوڑ دیا اور اس نے کسی کو لات مارا تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا اور یہی حکم اس کشتی کا بھی ہے جو کنارے پر باندھدی گئی ہو،

۱۰۶۶۔ اگر کسی نے اپنے جانور کو مسجد عام کے دروازہ پر چھوڑ دیا اور اس جانور نے کسی کو لات مار دیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

مَنْ اَوْقَفَ دَابَّةً عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ اَوْ بَابِ مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِيْنَ فَنَفَحَتْ بِرِجْلِهَا اِنْسَانًا فَهُوَ ضَامِنٌ، (المحیط)

اگر کسی نے اپنے جانور کو مسجد عام کے دروازے پر چھوڑ دیا اور اس نے کسی کو لات مارا تو اس صورت میں اس پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۶۷۔ لیکن اگر امام نے جانوروں کے کھڑے کرنے کے لیے کوئی جگہ مقرر کردی ہے، اور جانور اس جگہ کھڑا ہے تو اس کے نقصان کا تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ جَعَلَ الْاِمَامُ مَوْضِعًا لِوُقُوْفِ الدَّوَابِ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَلَا ضَمَانَ فِيْمَا حَدَثَ مِنَ الْوُقُوْفِ (التبیین)

اگر امام نے مسجد کے دروازہ پر جانوروں کے کھڑے ہونے کے لیے کوئی جگہ مقرر کی ہو اور جانور اس جگہ کھڑا ہوکر کوئی نقصان کرے تو اس سے تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۶۸۔ لیکن اگر اس جگہ کسی نے جانور کو آگے یا پیچھے سے ہانکا یا سوار ہوکر اس کو چلایا اور اس نے

کوئی نقصان ہوگیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

وَلٰكِنْ اِذَا سَاقَ الدَّابَّةَ اَوْقَادَهَا اَوْ سَارَ بِهٖ عَلَى الدَّابَّةِ ضَمِنَ، (محیط السرخسی)

لیکن اگر کسی نے جانور کو اس جگہ پیچھے سے ہانکا یا آگے سے کھینچا یا سوار ہو کر چلایا تو اس حالت میں اس کے تاوان کا نقصان اوس پر عائد ہوگا،

۱۰۶۹۔ اگر ایک شخص نے اپنے جانور کو بادشاہ کے دروازہ پر کھڑا کیا اور لوگ بھی اس جگہ جانوروں کو کھڑا کرتے ہیں تو امام محمدؒ کے نزدیک اس پر تاوان عائد ہوگا،

فِي الْمُنْتَقٰى عَنْ مُحَمَّدٍ اَوْقَفَ دَابَّةً عَلٰى بَابِ سُلْطَانٍ وَقَدْ يُوْقَفُ الدَّوَابُّ بِبَابِهٖ قَالَ يَضْمَنُ مَا اَصَابَتْ (الحاوی)

اگر کسی نے اپنے جانور کو بادشاہ کے دروازے پر کھڑا کیا اور اس جگہ دوسرے لوگ بھی جانور کھڑا کرتے ہیں تو امام محمدؒ کے نزدیک اس پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۷۰۔ ایک شخص کسی جانور پر سوار ہو کر جا رہا ہے اور کسی نے اس کی اجازت کے بغیر جانور کو کونچ دیا اور اس نے سوار کو گرا دیا اور وہ ہلاک ہوگیا تو اس پر دیت واجب ہوگی

وَاِنْ كَانَتِ الدَّابَّةُ تَسِيْرُ وَعَلَيْهَا رَجُلٌ فَنَخَسَهَا رَجُلٌ فَالْقَتِ الرَّاكِبَ اِنْ كَانَ النَّخْسُ بِاِذْنِهٖ لَا يَجِبُ عَلَى النَّاخِسِ شَيْءٌ وَاِنْ كَانَ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ فَعَلَيْهِ مَالُ الدِّيَةِ وَاِنْ ضَرَبَ النَّاخِسَ فَمَاتَ فَدَمُهٗ هَدَرٌ وَاِنْ اَصَابَ رَجُلًا اٰخَرَ بِالذَّنَبِ اَوْ بِالرِّجْلِ اَوْ كَيْفَ مَا اَصَابَ اِنْ كَانَ بِغَيْرِ اِذْنِ الرَّاكِبِ فَالضَّمَانُ عَلَى النَّاخِسِ

ایک شخص کسی جانور پر سوار ہو کر جا رہا ہے اور کسی دوسرے نے اس کے جانور کو کسی چیز سے کونچ دیا اور جانور نے سوار کو گرا دیا اور وہ مر گیا تو اگر اس نے سوار کی اجازت کے بغیر اس کو کونچا ہے تو اس پر دیت واجب ہوگی اور اگر سوار کی اجازت سے کونچا ہے تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر کونچنے والے کو جانور نے ہلاک کر دیا تو اس کا خون رائیگاں جائے گا، اور اگر جانور نے کسی دوسرے کو ہلاک کر دیا تو جس صورت میں کہ اس نے سوار کی

وَاِنْ كَانَ بِاِذْنِهٖ فَالضَّمَانُ عَلَيْهِمَا اِلَّا فِي النَّفْحَةِ بِالرِّجْلِ وَالذَّنَبِ فَاِنَّهَا جُبَارٌ (المحیط)

اجازت کے بغیر اس کو کونچا ہے اسپر تاوان عاید ہوگا، اور اگر اس کی اجازت سے کونچا ہو تو دونوں پر تاوان عائد ہوگا لیکن اگر جانور لات یادم سے مارے تو کسی پر تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۷۱- جس جانور کے آگے اور پیچھے سے ہانکنے والے ہوں اور کسی نے ان کی اجازت کے بغیر کسی چیز سے اس کو کونچ دیا اور اس جانور نے کسی کو لات [illegible] اس صورت میں اسپر تاوان عائد ہوگا،

دَابَّةٌ لَهَا سَائِقٌ وَقَائِدٌ نَخَسَهَا رَجُلٌ بِغَيْرِ اِذْنِ اَحَدِهِمَا فَنَفَحَتْ اِنْسَانًا كَانَ ضَمَانُ النَّفْحِ عَلَى النَّاخِسِ خَاصَّةً وَاِنْ كَانَ النَّخْسُ بِاَمْرِ اَحَدِهِمَا لَا يَجِبُ الضَّمَانُ عَلٰى اَحَدٍ (قاضی خاں)

جس جانور کے آگے اور پیچھے سے ہانکنے والے ہوں اور کسی نے انکی اجازت کے بغیر اسکو کونچ دیا اور اس جانور نے کسی کو لات مار دیا تو اس صورت میں اسپر تاوان عائد ہوگا اور اگر ان کی اجازت سے کونچا ہے تو لات مارنے کا تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۷۲- ایک شخص نے جانور کو راستہ [illegible] کھڑا کر کے ایک شخص کو اس کے کونچنے کا حکم دیا اور اس نے اس کو کونچ دیا تو اگر اس وجہ [illegible] جانور نے کسی کو ہلاک کر دیا تو دونوں پر آدھی آدھی دیت واجب ہوگی،

وَاِنْ كَانَ الْاٰمِرُ اَوْقَفَهَا فِي الطَّرِيْقِ [illegible] فَنَخَسَ [illegible] حَلَالًا [illegible] بِالنِّصْفِ [illegible] (المحیط)

ایک شخص نے جانور کو راستے [illegible] کھڑا کر کے دوسرے [illegible] کو اس کے [illegible] کا حکم دیا [illegible] دیا اور [illegible] وجہ سے [illegible] اس صورت میں دونوں پر [illegible] واجب ہوگی

۱۰۷۳- اگر ایک چیز راستے میں کھڑی ہوئی ہے، اور جانور اس سے گذرا اور اس سے اسکو کونچا لگ گیا اور جانور نے کسی کو لات مار کر ہلاک کر دیا تو جس شخص نے راستے میں اس چیز کو کھڑا کیا ہے اس پر تاوان عائد ہوگا،

وَاِذَا مَرَّتِ الدَّابَّةُ بِشَیٍٔ قَدْ نُصِبَ فِی الطَّرِیْقِ فَنَخَسَهَا ذٰلِكَ الشَّیُٔ فَنَفَحَتْ اِنْسَانًا فَقَتَلَهٗ فَالضَّمَانُ عَلَی الَّذِیْ نَصَبَ ذٰلِكَ الشَّیَٔ ۔ (الحاوی)

اگر جانور ایسی چیز سے گذرا جو راستے میں کھڑی کیگئی ہے اور اس چیز سے اس کو کونچا لگ گیا اور اس نے لات مار کر کسی کو ہلاک کر دیا تو جس شخص نے اس چیز کو راستے میں کھڑا کیا ہے اس پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۷۴- راستے میں پتھر رکھا ہوا ہے اور ایک جانور اس کو دیکھکر بھاگا اور کسی کو ہلاک کر دیا تو جس شخص نے راستے میں پتھر رکھا ہے اس پر تاوان عائد ہوگا،

وَلَوْ نَفَرَتْ مِنْ حَجَرٍ وَضَعَهٗ رَجُلٌ عَلَی الطَّرِیْقِ فَالْوَاضِعُ بِمَنْزِلَةِ النَّاخِسِ (محیط سرخسی)

اگر ایک پتھر کے دیکھنے سے جو راہ میں رکھا ہوا ہے ایک جانور بھاگا اور کسی کو ہلاک کر دیا تو تاوان اس شخص پر عائد ہوگا جس نے راستے میں پتھر رکھا ہے،

۱۰۷۵- اگر ایک شخص نے کسی پر اپنا کُتا چھوڑ دیا اور اس نے اس کو کاٹ کھایا تو امام ابو حنیفہ کے قول کے موافق اس پر تاوان عائد نہ ہوگا،

رَجُلٌ اَغْرٰی كَلْبَهٗ عَلٰی رَجُلٍ فَعَضَّهٗ اَوْ خَرَقَ ثِیَابَهٗ لَا یَكُوْنُ ضَامِنًا فِیْ قَوْلِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَیُضَمَّنُ فِیْ قَوْلِ اَبِیْ یُوْسُفَ وَالْمُخْتَارُ لِلْفَتْوٰی قَوْلُ

اگر کسی نے کسی پر اپنا کتا چھوڑا اور کتے نے اس شخص کو کاٹ کھایا یا اس کے مال کو ضائع کر دیا تو امام ابو حنیفہ کے قول کے موافق تاوان عائد نہ ہوگا اور امام ابو یوسف کے قول کے موافق تاوان عائد ہوگا اور

اَبِیْ یُوْسُفَ (قاضی خاں) فتویٰ امام ابو یوسف کے قول پر ہے،

۱۰۷۶۔ اگر کسی نے اپنے کتے کو شکار پر چھوڑا اور اس کے ساتھ اس کا ہانکنے والا نہ تھا اور کتے نے خود کسی شخص پر حملہ کر دیا تو تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ اَرْسَلَ کَلْبَہٗ اِلٰی صَیْدٍ وَلَمْ یَکُنْ سَائِقًا فَاَصَابَ اِنْسَانًا لَا یُضَمَّنُ فِی الرِّوَایَاتِ الظَّاھِرَۃِ (قاضی خاں)

اگر کسی نے اپنے کتے کو شکار پر چھوڑا اور اس کا ہانکنے والا نہ تھا اور کتے نے خود کسی شخص پر حملہ کر دیا تو تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۷۷۔ دیوانے کتے کو جو لوگوں کو اذیت پہنچاتا ہے لوگ مار ڈال سکتے ہیں،

وَلَوْ کَانَ لِلرَّجُلِ کَلْبٌ عَقُوْرٌ یُؤْذِیْ مَنْ مَرَّ بِہٖ فَلِاَھْلِ الْبَلَدِ اَنْ یَقْتُلُوْہُ وَاِنْ اَتْلَفَ یَجِبُ عَلٰی صَاحِبِہِ الضَّمَانُ اِنْ کَانَ تَقَدَّمَ اِلَیْہِ قَبْلَ الْاِتْلَافِ وَاِلَّا فَلَا شَیْئَ عَلَیْہِ کَالْحَائِطِ الْمَائِلِ (التبیین)

اگر کسی کا کتا دیوانہ ہو اور جو لوگ اسکے پاس سے گذریں انکو اذیت پہنچائے تو باشندگان شہر اسکو مار ڈال سکتے ہیں، اور اگر اس نے کسی چیز کا نقصان کر دیا تو صاحب مال کو نوٹس دے دیا ہو تو اسپر تاوان عائد ہوگا، ورنہ کچھ عائد نہ ہوگا۔

۱۰۷۸۔ اگر کسی کی بلی یا کتے نے کسی کا نقصان کر دیا تو اسپر تاوان عائد نہ ہوگا،

اَلسَّنَانِیْرُ وَالْکِلَابُ اِذَا اَفْسَدَتْ شَیْئًا مِنْ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا ضَمَانَ عَلٰی صَاحِبِھَا (المحیط)

بلی اور کتا اگر کسی کا مال تلف کر دیں تو ان کے مالک پر تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۷۹۔ اگر کسی نے درندہ جانور کو چھوڑا اور وہ خود اس کا ہانکنے والا تھا اور اس جانور نے کسی کو ہلاک کر دیا تو اس کا تاوان اس پر عائد ہوگا،

وَمَنْ اَرْسَلَ بَهِيْمَةً وَكَانَ لَهَا سَائِقٌ فَاَصَابَتْ فِي فَوْرِهَا اِنْسَانًا اَوْ شَيْئًا ضَمِنَهٗ وَاِنْ اَرْسَلَ طَيْرًا اَوْ سَاقَهٗ فَاَصَابَ فِي فَوْرِهٖ لَمْ يَضْمَنْ (السراج الوہاج)

اگر کسی نے درندہ جانور کو چھوڑا اور وہ خود اسکا ہانکنے والا تھا اور اس جانور نے کسی کو ہلاک کر دیا یا مال کو نقصان کر دیا تو اس شخص پر تاوان عائد ہوگا اور اگر پرند کو چھوڑا اور اس نے کسی چیز پر حملہ کر دیا تو تاوان عائد نہ ہوگا۔

۱۰۸۰- اگر جانور نے خود چھوٹ کر کسی کا نقصان کر دیا تو اس کے مالک پر تاوان عائد نہ ہوگا

وَلَوِ انْفَلَتَتِ الدَّابَّةُ فَاَصَابَتْ مَالًا اَوْ اٰدَمِيًّا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا لَا ضَمَانَ عَلٰى صَاحِبِهَا (الہدایہ)

اگر جانور نے خود چھوٹ کر کسی کے مال کا نقصان یا کسی شخص پر دن میں یا رات میں حملہ کر دیا تو اس کے مالک پر تاوان عائد نہ ہوگا۔

۱۰۸۱- اگر جانور نے سرکشی کی اور سوار نے اس کو مارا اور اس حالت میں جانور نے کسی کو لات یا دم سے مار دیا تو اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا۔

اِذَا جَمَحَتِ الدَّابَّةُ فَضَرَبَهَا اَوْ كَبَحَهَا بِاللِّجَامِ فَضَرَبَتْ بِرِجْلِهَا اَوْ بِذَنَبِهَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ - (الحاوی)

اگر جانور نے سرکشی کی اور سوار نے اسکو مارا یا اسکی لگام کھینچی تو اس حالت میں اگر جانور نے کسی کو پاؤں یا دم سے مار دیا تو سوار پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا۔

۱۰۸۲- اگر کوئی شخص جانوروں کے قطار کا ہانکنے والا ہو اور اس قطار کا کوئی جانور کوئی نقصان کرے تو اس پر اس کا تاوان عائد ہوگا۔

قَائِدُ الْقِطَارِ يَضْمَنُ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ فَاِنْ كَانَ عَظِيْمًا لَا يُمْكِنُهٗ ضَبْطُهٗ اٰخِرَهٗ وَاِنْ كَانَ

جو شخص جانور کی قطار کا آگے سے ہانکنے والا ہو اسپر قطار کے جانوروں کے نقصان کا تاوان عائد ہوگا

مَعَهُ سَائِقٌ فَالضَّمَانُ عَلَيْهِمَا وَإِنْ كَانَ ثَالِثٌ وَسْطَ الْقِطَارِ ضَمِنُوا أَثْلَاثًا (خزانۃ المفتیین)

گو قطار اس قدر بڑی ہو کہ اس کے آخری حصہ کی نگرانی نہ ہو سکے اور اگر قطار کے لیے پیچھے سے ہانکنے والا بھی ہو تو دونوں پر تاوان عائد ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص قطار کے بیچ میں بھی ہو تو تینوں پر بحصۂ مساوی تاوان عائد ہوگا،

۱۰۸۳- اگر ایک شخص آگے سے اونٹوں کو ہانک رہا ہے اور دوسرا قطار کے بیچ میں اپنے پیچھے کے اونٹوں کو لگام پکڑ کر لیجا رہا ہے تو اس کے پیچھے کے اونٹ جو نقصان کریں گے اس کا تاوان آگے سے ہانکنے والے پر عائد نہ ہوگا،

وَإِنْ كَانَ الَّذِي فِي وَسْطِ الْقِطَارِ أَخَذَ بِزِمَامِ بَعِيرٍ يَقُودُ مَا خَلْفَهُ وَلَا يَسُوقُ مَا قَبْلَهُ فَمَا أَصَابَ مِمَّا خَلْفَهُ فَلَا ضَمَانَ فِيهِ عَلَى الْقَائِدِ الْأَوَّلِ وَمَا أَصَابَ مِمَّا قَبْلَهُ فَضَمَانُ ذٰلِكَ عَلَى الْقَائِدِ الْأَوَّلِ وَلَا شَيْءَ فِيهِ عَلَى هٰذَا الَّذِي فِي وَسْطِ الْقِطَارِ لِأَنَّهُ لَيْسَ بِسَائِقٍ بِمَا فِيهِ. (المحیط)

اگر ایک شخص اونٹوں کو آگے سے ہانکتا ہے اور ایک شخص قطار کے بیچ میں اپنے پیچھے کے اونٹوں کی لگام پکڑ کر کھینچتا ہے لیکن اپنے آگے کے اونٹوں کو نہیں ہانکتا تو جو نقصان پیچھے کے اونٹوں سے پہنچیگا آگے سے ہانکنے والے پر اس کا تاوان عائد نہ ہوگا، اور جو نقصان آگے کے اونٹوں سے پہنچیگا قطار کے بیچ والے پر اس کا تاوان عائد نہ ہوگا اور اس کا تاوان آگے سے ہانکنے والے پر عائد ہوگا،

۱۰۸۴- ایک شخص قطار کے بیچ میں ایک اونٹ پر سوار ہے لیکن اپنے آگے کے اونٹوں کو ہانکتا نہیں تو جو نقصان اس کے آگے کے اونٹوں سے ہوگا اسکا تاوان اس پر عائد نہ ہوگا

وَلَوْ كَانَ رَجُلٌ رَاكِبًا وَسْطَ الْقِطَارِ عَلَى بَعِيرٍ

اگر ایک شخص قطار کے بیچ میں کسی اونٹ پر سوار ہو

وَلَا يَسُوْقُ مِنْهَا شَيْئًا لَمْ يَضْمَنْ مِمَّا يُصِيْبُ الْاِبِلُ الَّتِیْ بَیْنَ يَدَيْهِ وَلٰكِنْ هُوَ مَعَهُمْ فِی الضَّمَانِ فِيْمَا اَصَابَ الْبَعِيْرُ الَّذِیْ هُوَ عَلَيْهِ وَمَا خَلْفَهٗ وَقَالَ بَعْضُ الْمُتَاَخِّرِيْنَ هٰذَا اِذَا كَانَ زِمَامُ خَلْفِهٖ بِيَدِهٖ يَقُوْدُهٗ وَاَمَّا اِذَا كَانَ نَائِمًا عَلٰی بَعِيْرٍ اَوْ غَيْرَ قَائِدٍ لِمَا خَلْفَهٗ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ فِیْ ذٰلِكَ وَهُوَ فِیْ حَقِّ مَا خَلْفَهٗ بِمَنْزِلَةِ الْمَتَاعِ الْمَوْضُوْعِ عَلٰی بَعِيْرٍ، (المبسوط)	لیکن اپنے آگے کے اونٹوں کو ہانکتا نہ ہو تو جو نقصان اس کے آگے کے اونٹوں سے ہوگا اس کا تاوان اسپر عائد نہ ہوگا لیکن اس کے اونٹ اور اسکے پیچھے کے اونٹوں کا تاوان اسپر عائد ہوگا لیکن بعضوں کا قول ہے کہ یہ اس وقت ہے جب پیچھے کے اونٹ کی باگ اسکے ہاتھ میں ہو اور وہ اپنے پیچھے کے اونٹوں کو کھینچتا ہو اور اگر کسی اونٹ پر سوتا ہو یا پیچھے کے اونٹ کو کھینچتا نہ ہو تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا اور وہ پیچھے کے اونٹوں کے حق میں اس اسباب کے مثل ہے جو کسی اونٹ پر رکھا ہوا ہو،

۱۰۸۵- اگر کسی نے سانپ کو راستے میں ڈالدیا تو جبتک وہ سانپ اس جگہ ہے اس کے کاٹنے کا تاوان اسپر عائد ہوگا،

رَجُلٌ اَلْقٰی حَيَّةً فِی الطَّرِيْقِ فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا اَصَابَ حَتّٰی يَزُوْلَ عَنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ (قاضی خاں)	اگر کسی شخص نے سانپ کو راستے میں ڈال دیا تو جبتک سانپ اس جگہ سے نہ ہٹے اور کسی کو کاٹ لے تو اس پر اسکا تاوان عائد ہوگا،

۱۰۸۶- اگر کوئی شخص درندہ جانور کو راستے میں باندھ دے اور وہ کسی کا نقصان کرے تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

وَمَنْ اَوْقَفَ سَبُعًا فِی الطَّرِيْقِ ضَمِنَ مَا اَتْلَفَ اِذَا كَانَ مَرْبُوْطًا فَاَصَابَ قَبْلَ حَلِّ الرِّبَاطِ	اگر کوئی شخص درندہ جانور کو راستے میں باندھ دے اور وہ کسی کا نقصان کرے تو اسپر تاوان عائد ہوگا

وَإِذَا أَصَابَ بَعْدَ مَا انْحَلَّ الرِّبَاطُ وَزَالَ عَنْ مَكَانِهِ لَمْ يَضْمَنْ وَكَذَلِكَ لَوْ طَرَحَ بَعْضَ الْهَوَامِّ عَلَى رَجُلٍ فَعَقَرَ يَضْمَنُ وَكَذَا لَوْ شَلَى كَلْبًا عَقُورًا عَلَى رَجُلٍ (محیط سرخسی)

اور اگر وہ کھل کر اور اس جگہ سے الگ ہو کر کسی کا نقصان کردے تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر کوئی شخص کیڑا مکوڑا یا کاٹنے والے کتے کو کسی پر چھوڑ دے تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۸۷۔ اگر کوئی شخص اپنے ساتھ کسی ایسے لڑکے کو کسی جانور پر سوار کرلے جو نہ خود سوار ہو سکتا نہ جانور کو چلا سکتا اور جانور نے کسی کو کچل کر ہلاک کردیا تو اس صورت میں صرف اسی شخص کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اسپر کفارہ عائد ہوگا،

إِذَا حَمَلَ الرَّجُلُ مَعَهُ الصَّبِيَّ عَلَى الدَّابَّةِ وَمِثْلُهُ لَا يَضْرِبُ وَلَا يَسْتَمْسِكُ عَلَيْهَا فَوَطِئَتِ الدَّابَّةُ إِنْسَانًا فَقَتَلَتْهُ فَالدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَةِ الرَّجُلِ خَاصَّةً وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ وَلَوْ كَانَ الصَّبِيُّ يَضْرِبُ الدَّابَّةَ وَيَسِيرُ عَلَيْهَا فَالدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَتِهِمَا جَمِيعًا وَيَرْجِعُ عَاقِلَةُ الصَّبِيِّ عَلَى عَاقِلَةِ الرَّجُلِ (المبسوط)

اگر کسی نے کسی لڑکے کو اپنے ساتھ کسی جانور پر سوار کرایا اور وہ لڑکا نہ خود سوار ہو سکتا نہ جانور کو ہانک سکتا اور جانور نے کسی کو اپنے پاؤں سے کچل کر ہلاک کردیا تو اس صورت میں صرف اسی شخص کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اس شخص پر کفارہ واجب ہوگا، لیکن اگر لڑکا جانور پر سوار ہو سکتا ہے اور اس کو ہانک سکتا ہے تو اس صورت میں دونوں کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور لڑکے کے عاقلہ جو کچھ دینگے اسکا مطالبہ اس شخص سے کرینگے،

۱۰۸۸۔ اگر کسی نے اپنے غلام کو جو سوار ہو سکتا ہے کسی جانور پر سوار کرایا اور اس کو اس کے ہانکنے کا حکم دیا اور جانور نے کسی کو ہلاک کردیا تو اس کا تاوان غلام پر عائد ہوگا، اور اس کا آقا یا تو خود اس کو مدعی کے حوالے کریگا یا اس کا تاوان خود دے گا،

وَإِذَا حَمَلَ الْحُرُّ الْكَبِيرُ الْعَبْدَ الصَّغِيرَ عَلَى

اگر کسی نے کسی کے غلام کو جانور پر سوار کرایا اور وہ غلام

الدابة ومثله يضربها ويستمسك عليها ثم أمره أن يسير عليها فأوطأ إنسانا فذلك في عنق العبد يدفعه به مولاه أو يفديه أو يرجع مولاه بالأقل من قيمته ومن الأرش على الغاصب ولو حمله عليها وهو لا يضرب الدابة ولا يستمسك عليها فسارت الدابة فأوطأت إنسانا فدمه هدر (المبسوط)

جانور پر سوار ہو سکتا ہے اور اس کو جانور کے ہانکنے کا حکم دیا اور جانور نے کسی کو ہلاک کر دیا تو اس کا تاوان غلام پر عائد ہوگا اور اس کا آقا یا تو خود اس کو مدعی کے حوالے کریگا یا تاوان دیگا اور تاوان اور غلام کی قیمت میں سے جو کم ہوگا، وہ اس شخص سے لے گا، اور اگر وہ غلام جانور پر سوار نہیں ہو سکتا ہے اور اس کو کسی نے سوار کر دیا اور جانور نے کسی کو ہلاک کر دیا تو اس کا خون رائگاں جائیگا،

۱۰۸۹۔ اگر کسی کے غلام نے آزاد لڑکے کو ایک جانور پر سوار کرایا اور وہ لڑکا گر کر مر گیا تو غلام پر دیت واجب ہوگی اور اس کے آقا کو چاہئے کہ غلام کو لڑکے کے وارثوں کے حوالہ کر دے یا اس کا فدیہ دے،

لو أن عبدا حمل صبيا حرا على دابة فوقع الصبي منها ومات فدية الصبي يكون على عنق العبد يدفعه المولى بها أو يفدي وإن كان العبد مع الصبي على الدابة فسار عليها فأوطأت الدابة إنسانا ومات فعلى عاقلة الصبي نصف الدية وفي عنق العبد نصفها

(قاضي خان)

اگر کسی کے غلام نے آزاد لڑکے کو ایک جانور پر سوار کرایا اور وہ لڑکا اس سے گر کر مر گیا تو لڑکے کی دیت غلام پر واجب ہوگی، اس کے آقا کو چاہیئے کہ غلام کو لڑکوں کے وارثوں کے حوالہ کر دیں یا فدیہ دے اور اگر غلام اور لڑکا دونوں جانور پر سوار ہوں اور جانور کسی کو ہلاک کر دے تو آدھی دیت لڑکے کے عاقلہ پر اور آدھی غلام پر واجب ہوگی،

تیرہواں باب

قسامت کے بیان میں!

۱۰۹۰۔ قسامت کی تعریف

هِيَ الْاَيْمَانُ يُقْسَمُ عَلٰى اَهْلِ الْمَحَلَّةِ الَّذِيْ وُجِدَ الْقَتِيْلُ فِيْهِمْ (الکافی)

قسامت چند آدمیوں کی قسم کو کہتے ہیں جو اس محلہ کے لوگوں پر تقسیم کردیجاتی ہے جسمیں مقتول پایا جاتا ہے،

۱۰۹۱۔ قسامت کا سبب

سَبَبُهَا وُجُوْدُ الْقَتِيْلِ فِي الْمَحَلَّةِ اَوْ مَا فِيْ مَعْنَاهَا مِنَ الدَّارِ وَالْمَوْضِعِ الَّذِيْ يَقْرُبُ مِنَ الْمِصْرِ بِحَيْثُ يُسْمَعُ الصَّوْتُ مِنْهُ، (النهاية)

قسامت کا سبب مقتول کا محلہ میں یا اس مقام کا جو محلے کے معنی میں ہو مثلاً مکان یا وہ مقام جو شہر سے اس قدر قریب ہو کہ وہاں سے آدمی کی آواز پہنچ سکے پایا جاتا ہے،

۱۰۹۲۔ اگر لاش محلے میں پائی جائے تو پچاس آدمیوں کو قسم کھانا پڑیگا،

اِذَا وُجِدَ الْقَتِيْلُ فِيْ مَحَلَّةٍ لَا يُعْلَمُ مَنْ قَتَلَهُ يُسْتَحْلَفُ خَمْسُوْنَ رَجُلًا مِنْهُمْ يَتَخَيَّرُهُمْ

اگر مقتول کی لاش محلے میں پائی جائے اور اسکا قاتل معلوم نہ ہو تو مقتول کے ورثہ کے انتخاب سے محلے کے

اَوۡ تِيۡ بِاللّٰهِ مَا قَتَلۡنَاهُ وَلَا عَلِمۡنَا لَهٗ قَاتِلاً (الہدایہ)

پچاس آدمی اس مضمون کی قسم کھائینگے کہ ہم نے نہ قتل کیا ہے نہ قاتل کو جانتے،

۱۰۹۳۔ لڑکے اور مجنون پر قسامت واجب نہیں ہوتی،

وَلَا يَدۡخُلُ فِي الۡقَسَامَةِ صَبِيٌّ وَلَا مَجۡنُوۡنٌ (السراج الوہاج)

لڑکے اور مجنون پر قسامت واجب نہیں ہوتی،

۱۰۹۴۔ عورت اور غلام قسامت میں داخل نہیں ہیں،

وَلَا يَدۡخُلُ فِي الۡقَسَامَةِ النِّسَاءُ وَ الۡمَمَالِيۡكُ (المبسوط)

عورت اور غلام قسامت میں داخل نہیں ہیں،

۱۰۹۵۔ مقتول کسکو کہتے ہیں،

وَالۡقَتِيۡلُ مَنۡ بِهٖ اَثَرُ الۡقَتۡلِ وَالۡمَيِّتُ مَنۡ لَا يَكُوۡنُ بِهٖ اَثَرُ الۡقَتۡلِ (الذخیرہ)

اور مقتول وہ ہے جسمیں قتل کا نشان پایا جاے اور میت وہ ہی جسمیں قتل کا نشان نہ ہو،

۱۰۹۶ جس مردہ میں قتل کا نشان نہ ہو اس کے لیے قسامت اور دیت واجب نہیں ہوتی،

وَاِنۡ وُجِدَ مَيِّتٌ لَا اَثَرَ بِهٖ فَلَا قَسَامَةَ وَلَا دِيَةَ (خزانۃ المفتیین)

اگر ایسا مردہ پایا جاے جس کے جسم پر قتل کا نشان نہ ہو تو قسامت اور دیت واجب نہیں ہوتی،

۱۰۹۷۔ قتل کے نشانات کیا کیا ہیں،

وَالۡاَثَرُ بِاَنۡ يَكُوۡنَ بِهٖ جِرَاحَةٌ اَوۡ اَثَرُ ضَرۡبٍ اَوۡ خَنۡقٍ اَوۡ خَرَجَ الدَّمُ مِنۡ عَيۡنِهٖ اَوۡ اُذُنِهٖ (خزانۃ المفتیین)

اور قتل کا نشان یہ ہے کہ زخم یا مار یا گلا گھونٹنے کا نشان پایا جاے یا آنکھ کان سے خون نکلا ہو،

۱۰۹۸۔ اگر منھ سے خون نکلا ہو تو دیکھیں گے کہ اگر پیٹ سے اوپر آیا ہی تو مقتول ہی۔ اور اگر دماغ سے خون

اترا ہے تو مقتول نہیں ہے،

وَاِنْ خَرَجَ الدَّمُ مِنْ اَنْفِهٖ اِنْ عَلَاهُ مِنَ الْجَوْفِ كَانَ قَتِيْلًا وَاِنْ نَزَلَ مِنَ الرَّاْسِ فَلَا۔ (المحیط)

اگر خون منہ سے نکلا ہو تو دیکھینگے اگر پیٹ سے اوپر آیا ہے تو مقتول ہے اور اگر دماغ سے اترا ہے تو مقتول نہیں ہے،

۱۰۹۹۔ اگر مقعد یا عضو تناسل سے خون نکلا ہے تو مقتول نہیں ہے،

وَاِنْ خَرَجَ الدَّمُ مِنْ دُبُرِهٖ اَوْ ذَكَرِهٖ فَلَيْسَ بِقَتِيْلٍ (الاختیار)

اگر خون مقعد یا عضو تناسل سے نکلا ہے تو مقتول نہیں ہے،

۱۱۰۰۔ قسامت کے شرائط اور اس کی صورت

وَاِذَا وُجِدَ قَتِيْلٌ فِيْ مَحَلَّةِ قَوْمٍ وَادَّعٰى وَلِيُّ الْقَتِيْلِ عَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ اَنَّهُمْ قَتَلُوْهُ وَلِيُّهٗ عَمْدًا اَوْ خَطَاءً وَاَنْكَرَ اَهْلُ الْمَحَلَّةِ فَاِنَّهٗ يَحْلِفُ خَمْسُوْنَ رَجُلًا مِنْهُمْ يَحْلِفُ كُلُّ رَجُلٍ بِاللّٰهِ مَا قَتَلْتُهٗ وَلَا عَلِمْتُ لَهٗ قَاتِلًا وَلَا يَحْلِفُ بِاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ۔

(المحیط)

جب مقتول کسی جماعت کے محلے میں پایا جائے اور مقتول کا وارث تمام محلے والوں پر دعویٰ قتل عمد یا قتل خطا کا کرے اور محلے والے انکار کریں تو اس محلے کے پچاس آدمیوں کو اس طرح قسم کھانا چاہیے کہ ان میں سے ہر ایک یہ کہے کہ خدا کی قسم میں نے نہ مارا ہے، اور نہ اس کے قاتل کو جانتا اس طرح قسم نہ کھانا چاہیے کہ خدا کی قسم ہم لوگوں نے نہیں مارا ہے

۱۱۰۱۔ اگر محلے میں پچاس آدمی سے زیادہ ہوں تو پچاس آدمیوں کا انتخاب مقتول کا وارث کریگا،

وَالْاِخْتِيَارُ فِي التَّعْيِيْنِ اِلٰى وَلِيِّ الْقَتِيْلِ اِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ خَمْسِيْنَ وَاِنْ كَانُوْا اَقَلَّ

اگر اس محلے میں پچاس آدمی سے زائد ہوں تو ان میں سے پچاس آدمیوں کا انتخاب مقتول کے وارث کی

مِنْ خَمْسِيْنَ فَاِنَّهٗ يُكَرِّرُ الْيَمِيْنَ عَلٰى بَعْضِهِمْ حَتّٰى يُتِمَّ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا (المحيط)

تجویز سے ہوگا، اور اگر اس محلے میں پچاس آدمیوں سے کم ہوں تو بعض اشخاص سے دوبارہ قسم لیجائیگی تاکہ پچاس قسمیں پوری ہو جائیں

۱۱۰۲- قسم کے لیے جوان اور بدکار اور بوڑھے اور نیک سب کا انتخاب کیا جا سکتا ہے،

وَلَهٗ اَنْ يَخْتَارَ الشُّبَّانَ وَالْفُسَّاقَ وَلَهٗ اَنْ يَخْتَارَ الْمَشَايِخَ وَالصُّلَحَاءَ مِنْهُمْ (الكافي)

اس کو قسامت کے لیے جوان، بدکار، بوڑھے اور نیک سب لوگوں کے انتخاب کا اختیار حاصل ہے۔

۱۱۰۳- قسم کے پورے ہو جانے کے بعد اہل محلہ کو دیت ادا کرنی پڑیگی،

فَاِنْ حَلَفُوْا غَرِمُوا الدِّيَةَ وَاِنْ نَكَلُوْا فَاِنَّهُمْ يُحْبَسُوْنَ حَتّٰى يَحْلِفُوْا (المحيط)

جب قسم پوری ہو گئی تو محلہ والے دیت ادا کرینگے اور اگر قسم نہ کھائینگے تو قسم کھانے کیلئے قید کئے جائینگے،

۱۱۰۴- قسم کے لیے انتخاب کا اختیار امام کو نہیں ہے،

وَالْخِيَارُ لِوَلِيِّ الْقَتِيْلِ دُوْنَ الْاِمَامِ (قاضی خاں)

پچاس آدمیوں کے انتخاب کا اختیار مقتول کے وارث کو ہے اس معاملے میں امام کو مداخلت کا حق حاصل نہیں ہے،

۱۱۰۵- اگر مدعی نے دعویٰ کیا کہ اہل محلہ نے قتل کیا ہے تو اسپر قسم واجب نہیں ہے۔

وَلَا يَحْلِفُ الْمُدَّعِيْ اَنَّ اَهْلَ الْمَحَلَّةِ قَتَلُوْا وَلِيَّهٗ سَوَاءٌ كَانَ الظَّاهِرُ شَاهِدُ الْمُدَّعِيْ بِاَنْ كَانَ بَيْنَ الْمَقْتُوْلِ وَبَيْنَ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ عَدَاوَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ لَمْ يَكُنْ شَاهِدُ الْمُدَّعِيْ بِاَنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْمَقْتُوْلِ وَبَيْنَ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ عَدَاوَةٌ ظَاهِرَةٌ (المحيط)

اگر مدعی نے دعویٰ کیا کہ اہل محلہ نے قتل کیا ہو تو مقتول اور اہل محلہ کے درمیان عداوت ظاہر ہو یا نہ ہو لیکن اسپر قسم واجب نہ ہوگی،

۱۱۰۶- دیت اہل محلہ کے عاقلہ پر واجب ہوگی اور وہ تین سال میں ادا کریں گے،

ثُمَّ تَجِبُ عَلیٰ عَاقِلَةِ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ فِیْ ثَلٰثِ سِنِیْنَ (المحیط)

اور دیت جو اہل محلہ کے عاقلہ پر واجب ہو گی اسکو وہ لوگ تین سال میں ادا کریں گے،

۱۱۰۷- جو لوگ محلے میں مستعار یا کرایہ کے مکان میں رہتے ہیں وہ قسامت میں شریک ہونگے

وَلَا یَدْخُلُ السُّکَّانُ فِی الْقَسَامَةِ مَعَ الْمُلَّاكِ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح ، (التبیین)

اور جو لوگ محلہ میں عاریت یا کرایہ کے مکان میں رہتے ہیں، وہ محلہ کے مالکوں کے ساتھ قسامت میں شریک ہونگے،

۱۱۰۸- اگر مدعی نے اہل محلہ پر بلا تعیین قتل کا دعویٰ کیا تو اہل محلہ پر قسامت اور دیت واجب ہو گی

وَاِنْ اِدَّعیٰ الْقَتْلَ عَلیٰ بَعْضِ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ لَا بِاَعْیَانِهِمْ فَکَذَا الْجَوَابُ یَجِبُ الْقَسَامَةُ وَالدِّیَةُ عَلیٰ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ وَکَذَا اِذَا ادَّعیٰ عَلیٰ بَعْضِ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ بِاَعْیَانِهِمْ اِسْتِحْسَانًا (المحیط)

اگر مدعی نے اہل محلہ پر بلا تعیین قتل کا دعوی کیا تو اہل محلہ پر قسامت اور دیت واجب ہو گی اور اگر اہل محلہ میں سے چند متعین اشخاص پر قتل کا دعوی کیا تو اس صورت میں بھی استحساناً یہی حکم ہے،

۱۱۰۹- اگر مدعی نے غیر محلہ کے کسی شخص پر قتل کا دعویٰ کیا تو اہل محلہ پر قسامت واجب ہو گی،

وَاِنْ ادَّعیٰ الْقَتْلَ عَلیٰ وَاحِدٍ مِنْ غَیْرِ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ لَمْ یَکُنْ عَلیٰ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ قَسَامَةٌ وَلَا دِیَةٌ فَیُقَالُ لِلْمُدَّعِیْ اَلَكَ بَیِّنَةٌ عَلیٰ مَا ادَّعَیْتَ فَاِنْ قَالَ نَعَمْ اَقَامَهَا وَثَبَتَ مَا ادَّعَاهُ بِبَیِّنَةٍ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ لَهُ بَیِّنَةٌ یَحْلِفُ الْمُدَّعیٰ عَلَیْهِ یَمِیْنًا وَاحِدَةً وَلَا یَحْلِفُ خَمْسِیْنَ یَمِیْنًا (المحیط)

اگر مدعی نے کسی غیر محلہ کے شخص پر قتل کا دعویٰ کیا تو اہل محلہ پر قسامت اور دیت واجب نہ ہو گی بلکہ مدعی اگر اپنے دعویٰ پر گواہ رکھتا ہے تو اس کو گواہوں سے ثابت کریگا اور اگر گواہ نہیں رکھتا تو مدعا علیہ ایک بار قسم کھائے گا نہ کہ پچاس بار،

۱۱۱۰۔ اگر مقتول کے وارث نے محلہ کے ایک شخص پر جہاں مقتول پایا گیا تھا دعویٰ کیا تو اہل محلہ کی شہادت اس کے متعلق مقبول نہ ہوگی،

وَإِنْ ادَّعَى وَلِيُّ الْقَتِيْلِ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْمَحَلَّةِ بِعَيْنِهٖ فَشَهِدَ شَاهِدَانِ مِنْ أَهْلِ الْمَحَلَّةِ عَلَيْهِ لَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُمَا بِالْإِجْمَاعِ (سراج الوہاج)	اگر مقتول کے وارث نے محلہ کے ایک شخص پر جہاں مقتول پایا گیا تھا دعویٰ کیا تو اس شخص کے متعلق اہل محلہ کی گواہی مقبول نہ ہوگی،
لِأَنَّ الْخُصُوْمَةَ قَائِمَةٌ مَعَ الْكُلِّ (الہدایہ)	کیونکہ دعوے تمام اہل محلہ پر قائم ہے،

۱۱۱۱۔ لیکن اگر غیر محلہ کے شخص پر دعویٰ کیا اور اہل محلہ نے اس کے متعلق قتل کی شہادت دی تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی اور اہل محلہ قسامت اور دیت سے بری ہو جائیں گے،

وَإِنْ ادَّعَى وَلِيُّ الْقَتِيْلِ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ أَهْلِ الْمَحَلَّةِ أَنَّهُ قَتَلَهُ وَشَهِدَ بِذٰلِكَ شَاهِدَانِ مِنْ أَهْلِ الْمَحَلَّةِ الَّتِيْ وُجِدَ فِيْهَا الْقَتِيْلُ قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ لَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُمَا إِلَّا أَنَّهُ يَبْرَءُ أَهْلُ الْمَحَلَّةِ عَنِ الْقَسَامَةِ وَالدِّيَةِ وَقَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رح تُقْبَلُ شَهَادَتُهُمَا فِيْ حَقِّ الْقَضَاءِ مَا تُقْبَلُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ (الذخیرہ)	اگر مقتول کے وارث نے غیر محلہ کے ایک شخص پر قتل کا دعویٰ کیا اور اہل محلہ نے اس کے قتل پر گواہی دی تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی البتہ اہل محلہ قسامت اور دیت سے بری ہو جائیں گے اور صاحبین کے نزدیک اس شخص کے متعلق اہل محلہ کی گواہی مقبول ہوگی، اور مدعا علیہ کو اس کی گواہی سے قتل کر سکیں گے،

۱۱۱۲ - اگر مقتول ایک محلہ میں پایا گیا اور اہل محلہ نے ایک شخص معین پر قتل کا دعویٰ کیا اور غیر محلہ کے گواہ پیش کئے تو ان کی گواہی مقبول ہوگی اور اہل محلہ قسامت اور دیت سے بری ہونگے،

إِذَا وُجِدَ الْقَتِيْلُ فِي مَحَلَّةٍ وَادَّعَى أَهْلُ الْمَحَلَّةِ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ دُوْنَهُمْ وَأَقَامُوْا عَلَى ذَلِكَ بَيِّنَةً مِنْ غَيْرِ مَحَلَّتِهِمْ جَازَتِ الشَّهَادَةُ وَوَقَعَتْ لَهُمُ الْبَرَاءَةُ عَنِ الْقَسَامَةِ وَالدِّيَةِ ادَّعَى وَلِيُّ الْقَتِيْلِ ذَلِكَ أَوْ لَمْ يَدَّعِ (الذخیرہ)

اگر مقتول ایک محلہ میں پایا جائے اور اہل محلہ ایک شخص معین پر اس کے قتل کا دعویٰ کریں اور غیر محلہ کے گواہ پیش کریں تو اس صورت میں ان کی گواہی مقبول ہوگی اور اہل محلہ قسامت اور دیت سے بری ہو جائیں گے خواہ مقتول کا وارث اس شخص پر دعوی کرے یا نہ کرے،

۱۱۱۳ - اگر مقتول ایک محلہ میں پایا جائے اور مقتول کا وارث اہل محلہ پر قتل کا دعوے کرتا ہے لیکن اہل محلہ اسپر گواہ پیش کرتے ہیں کہ اسکو غیر محلہ کے فلاں رہنے والے نے قتل کیا ہے تو اہل محلہ بری الذمہ ہونگے،

فِي نَوَادِرِ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ إِذَا وُجِدَ قَتِيْلٌ فِي مَحَلَّةٍ وَادَّعَى أَوْلِيَاؤُهُ عَلَيْهِمْ وَأَقَامَ أَهْلُ الْمَحَلَّةِ بَيِّنَةً عَلَى أَنَّهُ قَتَلَهُ فُلَانُ الرَّجُلِ مِنْ غَيْرِ مَحَلَّتِهِمْ أَوْ جَاءَ جَرِيْحًا حَتَّى سَقَطَ فِي مَحَلَّتِهِمْ وَمَاتَ قَالَ يَبْرَءُوْنَ مِنَ الدِّيَةِ (المحیط)

اگر مقتول ایک محلہ میں پایا گیا اور مقتول کے وارث نے اہل محلہ پر دعویٰ کیا لیکن اہل محلہ نے اسپر گواہ پیش کیا کہ اس کو غیر محلہ کے رہنے والے فلاں شخص نے قتل کیا ہے، یا اسپر گواہ پیش کیا کہ مقتول اس محلہ میں زخمی ہو کر آیا اور گر کر مر گیا تو اس صورت میں اس محلہ کے لوگ بری الذمہ ہو جائیں گے،

۱۱۱۴ - ایک شخص ایک محلہ میں زخمی ہوا اور اس کو اٹھا کر دوسرے محلہ میں لے گئے اور وہ

اس زخم سے مرگیا تو جس محلے میں وہ زخمی ہوا تھا انھیں پر قسامت اور دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ جُرِحَ فِي مَحَلَّةٍ أَوْ قَبِيلَةٍ فَحُمِلَ مَجْرُوحًا وَمَاتَ فِي مَحَلَّةٍ أُخْرَى مِنْ تِلْكَ الْجِرَاحَةِ فَالْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلَى أَهْلِ الْمَحَلَّةِ الَّتِي جُرِحَ فِيهَا (محیط سرخسی)

اگر ایک شخص کسی محلے میں زخمی ہوا اور اس کو اٹھا کر دوسرے محلہ میں لیگئے اور وہاں جاکر اس زخم سے مرگیا تو جس محلے میں زخمی ہوا تھا اسی محلہ کے لوگوں پر قسامت اور دیت واجب ہوگی،

۱۱۱۵- اگر ایک شخص کسی قبیلہ میں زخمی ہوکر اپنے گھر گیا اور اس زخم سے ہلاک ہوکر مرگیا تو اگر تا دم مرگ صاحب فراش رہا تو اس قبیلے پر قسامت اور دیت واجب ہوگی،

إِذَا جُرِحَ الرَّجُلُ فِي قَبِيلَةٍ فَنُقِلَ إِلَى أَهْلِهِ فَمَاتَ مِنْ تِلْكَ الْجِرَاحَةِ فَإِنْ كَانَ صَاحِبَ فِرَاشٍ حَتَّى مَاتَ فَالْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلَى الْقَبِيلَةِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَ فِرَاشٍ فَلَا ضَمَانَ فِيهِ وَلَا قَسَامَةَ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ لَا ضَمَانَ فِيهِ وَلَا قَسَامَةَ فِي الْوَجْهَيْنِ (الکافی)

اگر کوئی شخص کسی قبیلے میں زخمی ہوکر اپنے گھر چلا گیا اور اسی زخم سے مرگیا تو اگر تا دم مرگ صاحب فراش رہا تو اس قبیلے پر قسامت اور دیت واجب ہوگی اور اگر چل پھر سکتا تھا تو تاوان اور قسامت کچھ واجب نہ ہوگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک دونوں صورتوں میں تاوان اور قسامت نہیں ہے،

۱۱۱۶- اگر مقتول کا پورا بدن یا نصف بدن سے زیادہ یا نصف بدن مع سر کے کسی محلے میں پایا جاے تو اہل محلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی،

إِذَا وُجِدَ بَدَنُ الْقَتِيلِ أَوْ أَكْثَرُ مِنْ نِصْفِ الْبَدَنِ أَوْ نِصْفُ الْبَدَنِ وَمَعَهُ الرَّأْسُ فِي مَحَلَّةٍ فَعَلَى أَهْلِهَا الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ وَإِنْ وُجِدَ نِصْفُهُ مَشْقُوقًا بِالطُّولِ أَوْ

اگر مقتول کا پورا بدن یا نصف بدن سے زیادہ یا نصف بدن مع سر کے کسی محلے میں پایا جاے تو اہل محلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی اور اگر نصف یا نصف سے کم بدن پایا جاے تو کچھ

اَقَلَّ مِنَ النِّصْفِ وَمَعَهُ الرَّاسُ اَوْ وُجِدَ يَدُهُ اَوْ رَاسُهُ فَلَا شَيْئَ عَلَيْهِمْ فِيْهِ (البدائع) — واجب نہ ہوگا،

۱۱۱۷۔ اگر کسی محلے میں پیٹ سے گرا ہوا بچہ پایا جائے اور اس پر ضرب کا نشان نہ ہو تو اہل محلہ پر کچھ واجب نہ ہوگا،

وَلَوْ وُجِدَ فِيْهِمْ جَنِيْنٌ اَوْ سِقْطٌ لَيْسَ بِهٖ اَثَرُ الضَّرْبِ فَلَا شَيْئَ عَلٰى اَهْلِ الْمَحَلَّةِ وَاِنْ كَانَ بِهٖ اَثَرُ الضَّرْبِ وَهُوَ تَامُّ الْخِلْقَةِ وَجَبَتِ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلَيْهِمْ وَاِنْ كَانَ نَاقِصَ الْخَلْقِ فَلَا شَيْئَ عَلَيْهِمْ (الکافی) — اگر پیٹ کا بچہ یا پیٹ سے گرا ہوا بچہ پایا جائے اور اسکے جسم پر ضرب کا اثر نہ ہو تو اہل محلہ پر کچھ واجب نہ ہوگا اور اگر اس کے جسم پر ضرب کا نشان ہو اور وہ کامل الخلقہ ہو تو قسامت اور دیت واجب ہوگی اور اگر ناقص الخلقہ ہو تو گو اس کے جسم پر ضرب کا نشان پایا جائے لیکن کچھ واجب نہ ہوگا،

۱۱۱۸۔ اگر مقتول کسی کے مملوکہ مکان میں پایا جائے تو اس پر قسامت اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

وَاِنْ وُجِدَ الْقَتِيْلُ فِيْ مَكَانٍ مَمْلُوْكٍ كَانَتِ الْقَسَامَةُ عَلَى الْمَالِكِ وَالدِّيَةُ عَلٰى عَوَاقِلِهِمْ (قاضی خاں) — اگر کسی کے مملوکہ مکان میں مقتول پایا جائے تو اس پر قسامت اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی

۱۱۱۹۔ اگر کسی عورت کے مکان میں مقتول پایا جائے تو اسپر پچاس قسم اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

وَاِنْ وُجِدَ الْقَتِيْلُ فِيْ دَارِ امْرَأَةٍ كَانَتِ الْقَسَامَةُ عَلَيْهَا تَحْلِفُ هِيَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا — اگر مقتول کسی عورت کے مکان میں پایا جائے تو اوس پر قسامت یعنی ۵۰ قسم اور اسکے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

فِی قَوۡلِ اَبِی حَنِیۡفَۃَ وَ مُحَمَّدٍ وَالدِّیَۃُ عَلٰی
عَاقِلَتِہَا (قاضی خاں)

۱۱۲۰- اگر خالی اور مقفل مکان میں مقتول پایا جاے تو مالکِ مکان کے عاقلہ پر قسامت اور دیت واجب ہو گی،

وَاِنۡ کَانَتِ الدَّارُ مُفۡرَغَۃً وَّھِیَ مُقۡفَلَۃٌ فَوُجِدَ فِیۡھَا قَتِیۡلٌ فَالۡقَسَامَۃُ وَالدِّیَۃُ عَلٰی عَاقِلَۃِ رَبِّ الدَّارِ وَھُوَ قَوۡلُ اَبِیۡ حَنِیۡفَۃَ وَاَبِیۡ یُوۡسُفَ وَ مُحَمَّدٍ رح (المبسوط)	اگر مقتول کسی خالی اور مقفل مکان میں پایا جاے تو مالکِ مکان کے عاقلہ پر قسامت اور دیت واجب ہو گی،

۱۱۲۱- اگر کسی نے ایک مکان خریدا اور ابھی تک قبضہ نہیں کیا تھا کہ اس میں ایک مقتول پایا گیا تو اگر بائع اور مشتری کو خیار نہ ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک دیت بائع کے عاقلہ پر اور صاحبین کے نزدیک مشتری کے عاقلہ پر واجب ہو گی،

وَمَنِ اشۡتَرٰی دَارًا فَلَمۡ یَقۡبِضۡھَا حَتّٰی وُجِدَ فِیۡھَا قَتِیۡلٌ وَّلَیۡسَ فِی الشِّرَاءِ خِیَارٌ فَالدِّیَۃُ عَلٰی عَاقِلَۃِ الۡبَائِعِ وَاِنۡ کَانَ فِی الۡبَیۡعِ خِیَارُ اَحَدِھِمَا فَھُوَ عَلٰی عَاقِلَۃِ ذِی الۡیَدِ وَھٰذَا عِنۡدَ اَبِیۡ حَنِیۡفَۃَ وَ قَالَا اِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ فِی الشِّرَاءِ خِیَارٌ فَالدِّیَۃُ عَلٰی عَاقِلَۃِ الۡمُشۡتَرِیۡ وَاِنۡ کَانَ فِیۡہِ خِیَارٌ فَالدِّیَۃُ عَلٰی عَاقِلَۃِ الَّذِیۡ تَصِیۡرُ الدَّارُ	اگر کسی نے ایک مکان کو خریدا اور ابھی تک اسپر قبضہ نہیں کیا تھا کہ اسمیں ایک مقتول پایا گیا تو اگر بائع و مشتری کو خیار کا حق حاصل نہ ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک دیت بائع کے عاقلہ پر اور صاحبین کے نزدیک مشتری کے عاقلہ پر واجب ہو گی اور اگر بائع اور مشتری کو خیار کا حق حاصل ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک جس کے قبضے میں مکان ہو اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہو گی اور صاحبین کے نزدیک

مکان جسکے تصرف میں آئیگا مقتول کی دیت اس کے عاقلہ پر واجب ہوگی

اِلَیْہِ ۔ (الکافی)

۱۱۲۲۔ اگر ایک مکان غیر محلہ کے آدمی نے خریدا ہے اور اس میں مقتول پایا گیا تو اہل محلہ پر قسامت واجب نہ ہوگی، مالکِ خانہ پر واجب ہوگی،

وَاِذَا وُجِدَ الْقَتِیْلُ فِیْ دَارِ رَجُلٍ قَدْ	اگر مقتول اس گھر میں پایا گیا جسکو غیر محلے کے آدمی نے
اِشْتَرٰی وَھُوَ مِنْ غَیْرِ اَھْلِ الْخِطَّۃِ فَاِنَّ	خریدا ہے تو اہل محلہ پر قسامت واجب نہ ہوگی بلکہ
اَھْلَ الْخِطِّ بَرِیٌّ مِنْ ذٰلِکَ وَالْقَسَامَۃُ	قسامت گھر کے مالک پر اور دیت اس کے عاقلہ
عَلٰی صَاحِبِ الدَّارِ وَالدِّیَۃُ عَلٰی قَوْمِہٖ	پر واجب ہوگی،

(المحیط البرہانی)

۱۱۲۳۔ اگر ایک شخص کسی مکان پر قابض ہو اور اس جگہ مقتول پایا جائے تو جبتک گواہ اس کی ملکیت کی شہادت نہ دیں دیت اس کے عاقلہ پر واجب نہ ہوگی،

وَمَنْ کَانَ فِیْ یَدِہٖ دَارٌ فَوُجِدَ فِیْھَا	اگر کوئی شخص کسی مکان پر قابض ہو اور اس جگہ مقتول
قَتِیْلٌ لَمْ یَعْقِلْہُ الْعَاقِلَۃُ حَتّٰی یَشْھَدَ	پایا جائے تو جبتک گواہ اس کی ملکیت کی شہادت
الشُّھُوْدُ اَنَّھَا لِلَّذِیْ فِیْ یَدِہٖ (خزانۃ المفتیین)	نہ دیں اس کے عاقلہ پر دیت واجب نہ ہوگی،

۱۱۲۴۔ اگر صاحبِ مکان خود اپنے مکان میں مقتول پایا جائے تو اس کے ورثہ اسکے عاقلہ سے دیت لینگے،

وَلَوْ وُجِدَ الرَّجُلُ قَتِیْلًا فِیْ دَارِ نَفْسِہٖ	اگر صاحب مکان خود اپنے مکان میں مقتول پایا
فَعَلٰی عَاقِلَتِہٖ دِیَتُہٗ لِوَرَثَتِہٖ عِنْدَ اَبِیْ	جائے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اُسکے ورثہ اس کے
حَنِیْفَۃَ وَقَالَا لَا شَیْئَ عَلَیْھِمْ،	عاقلہ سے دیت لینگے اور صاحبین کے نزدیک کچھ
(الکافی)	واجب نہ ہوگا،

۱۱۲۵- اگر دو شخص ایک مکان میں رہتے ہوں اور ایک ان میں سے مقتول پایا جاے تو امام ابو یوسف کے نزدیک اسکی دیت دوسرے پر واجب ہوگی،

فِي الْمُنْتَقِيْ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ رح فِيْ رَجُلَيْنِ فِيْ بَيْتٍ لَيْسَ مَعَهُمَا اَحَدٌ فَوُجِدَ اَحَدُهُمَا مَقْتُوْلًا قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ اُضَمِّنُهُ الدِّيَةَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا اُضَمِّنُهُ لِاَنَّهُ قَتَلَ نَفْسَهُ (خلاصہ)	اگر دو شخص ایک مکان میں رہتے ہوں اور ان میں سے ایک مقتول پایا جاے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اسکی دیت دوسرے پر واجب ہوگی اور امام محمد کے نزدیک دیت واجب نہ ہوگی کیونکہ یہ احتمال ہو کہ اس نے خود اپنے آپ کو مار ڈالا ہو،

۱۱۲۶- میدان میں کسی مقتول کے پاے جانے کا حکم اور اس کی دیت،

وَاِذَا وُجِدَ الْقَتِيْلُ فِيْ فَلَاةٍ فِيْ اَرْضٍ فَاِنْ كَانَتْ مِلْكًا لِاِنْسَانٍ فَالْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلَى الْمَالِكِ وَعَلٰى قَبِيْلَتِهٖ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مِلْكًا لِاَحَدٍ فَاِنْ كَانَ يُسْمَعُ فِيْهِ الصَّوْتُ مِنْ مِصْرٍ مِنَ الْاَمْصَارِ فَعَلَيْهِمُ الْقَسَامَةُ وَاِنْ كَانَ لَا يُسْمَعُ فِيْهِ الصَّوْتُ فَاِنْ كَانَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهَا مَنْفَعَةُ الْاِحْتِطَابِ وَالْاِحْتِشَاشِ وَالْكَلَاءِ فَالدِّيَةُ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ وَاِنْ اِنْقَطَعَتْ عَنْهَا مَنْفَعَةُ الْمُسْلِمِيْنَ فَدَمُهُ هَدَرٌ وَكَذٰلِكَ اِذَا وُجِدَ فِي الْمَفَازَةِ	اگر مقتول ایک میدان میں پایا جاے جو کسی کی ملک میں ہو تو اس کے مالک اور اس کے قبیلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی اور اگر وہ کسی کی ملک میں نہ ہو اور اس جگہ آدمیوں کی آواز کسی گانوں سے پہنچ سکے تو اس گانوں کے باشندوں پر قسامت واجب ہوگی اور اگر کوئی گانوں اسقدر قریب نہ ہو اور اگر مسلمانوں کو اس میدان سے لکڑی اور گھاس کا فائدہ ہو تو مقتول کی دیت بیت المال سے ادا کیجاے گی اور اگر اس میدان سے کوئی فائدہ نہ ہو تو کچھ واجب نہ ہوگا، اور جس میدان کے پاس آبادی نہ ہو اسکا حکم بھی یہی ہے،

وَكَيْسَ بِفَقْرٍ بِهَا عِمْرَانٌ (محيط)

۱۱۲۷- اگر دو فوج نے لڑائی کی اور مقتول کو چھوڑ کر چلی گئی تو قسامت اور دیت واجب نہ ہو گی،

اِنْ كَانَ اَهْلُ الْعَسْكَرِ قَدْ لَقُوْا عَدُوَّهُمْ مِنَ الْكَفَرَةِ فَاَجْلَوْا عَنْ قَتِيْلٍ مُسْلِمٍ فَلَا قَسَامَةَ فِي الْقَتِيْلِ وَلَا دِيَةَ وَاِنْ كَانَ لَا يُدْرٰى مَنْ قَتَلَهٗ (المحيط)

اگر دو فوجوں نے باہم لڑائی کی اور مقتول کو چھوڑ کر چلی گئی تو گو اس کا قاتل معلوم نہ ہو لیکن قسامت اور دیت واجب نہ ہو گی،

۱۱۲۸- اگر غلام یا مکاتب یا مدبر یا ام ولد یا ایسا غلام جس نے اپنی قیمت کا کچھ حصہ ادا کیا ہو کسی محلے میں مقتول پائے جائیں تو محلے والوں پر قسامت اور ان کے عاقلہ پر ان کی قیمت تین سال میں واجب ہو گی،

اِذَا وُجِدَ الْعَبْدُ اَوِ الْمُكَاتَبُ اَوِ الْمُدَبَّرُ اَوْ اُمُّ الْوَلَدِ وَالَّذِيْ سَعٰى فِيْ بَعْضِ قِيْمَتِهٖ قَتِيْلًا فِيْ مَحَلَّةٍ فَعَلَيْهِمُ الْقَسَامَةُ وَيَجِبُ الْقِيْمَةُ عَلٰى عَوَاقِلِ الْمَحَلَّةِ فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ (المحيط)

اگر غلام یا مکاتب یا مدبر یا ام ولد یا وہ غلام جو اپنی قیمت کا ایک حصہ ادا کر چکا ہو کسی محلے میں مقتول پائے جائیں تو اہل محلہ پر قسامت اور ان کے عاقلہ پر تین سال میں ان کی قیمت واجب ہو گی،

۱۱۲۹- اگر کوئی مقتول غلام متصرف کے مکان میں پایا جائے تو اس کے آقا کے عاقلہ پر قسامت اور دیت واجب ہو گی،

وَلَوْ وُجِدَ الرَّجُلُ قَتِيْلًا فِيْ دَارِ عَبْدٍ الْمَاذُوْنِ كَانَتِ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ

اگر مقتول غلام متصرف کے مکان میں پایا جائے تو اس کے آقا کے عاقلہ پر قسامت اور دیت

عَلٰی عَاقِلَۃِ الْمَوْلٰی کَانَ الْعَبْدُ مَدْیُوْنًا اَوْلَمْ یَکُنْ (قاضی خاں) واجب ہو گی،

۱۱۳۰- اگر مقتول غلام مکاتب کے گھر میں پایا جائے تو اس کی قیمت اور دیت میں سے جو کم ہو گا وہ تین سال میں ادا کریگا،

وَلَوْ وُجِدَ قَتِیْلٌ فِیْ دَارِ مُکَاتَبٍ فَعَلَیْہِ اَنْ یُّسْعٰی فِی الْاَقَلِّ مِنْ قِیْمَتِہٖ وَمِنْ دِیَۃِ الْقَتِیْلِ فِیْ ثَلٰثِ سِنِیْنَ وَلَا یَتَحَمَّلُھَا الْعَاقِلَۃُ (الظہیریہ)

اگر مقتول غلام مکاتب کے گھر میں پایا جائے تو اپنی قیمت اور دیت سے جو کم ہو گا اس کو تین سال میں ادا کریگا اس کے عاقلہ اس کو ادا نہ کرینگے،

۱۱۳۱- اگر مکاتب اپنے مکان میں پایا جائے تو اس صورت میں کچھ واجب نہ ہو گا،

وَاِنْ وُجِدَ الْمُکَاتَبُ قَتِیْلًا فِیْ دَارِہٖ فَھُوَ ھَدَرٌ بِالْاِجْمَاعِ (السراج الوہاج)

اگر مکاتب اپنے مکان میں مقتول پایا جائے تو اس صورت میں کچھ واجب نہ ہو گا،

۱۱۳۲- اگر مکاتب اپنے آقا کے مکان میں مقتول پایا جائے تو آقا اس کی قیمت تین سال میں ادا کرے گا، اور حق کتابت اس سے محسوب ہو گا،

وَلَوْ وُجِدَ الْمُکَاتَبُ قَتِیْلًا فِیْ دَارِ مَوْلَاہُ کَانَتْ قِیْمَتُہٗ عَلَی الْمَوْلٰی یُؤَجَّلُہٗ فِیْ ثَلٰثِ سِنِیْنَ یُقْضٰی مِنْہُ کِتَابَتُہٗ وَیُحْکَمُ بِحُرِّیَّتِہٖ وَمَا بَقِیَ یَکُوْنُ مِیْرَاثًا عَنْہُ لِوَرَثَتِہٖ (قاضی خان)

اگر مکاتب اپنے آقا کے مکان میں مقتول پایا جائے تو آقا تین سال میں اسکی قیمت ادا کریگا اور حق کتابت اس سے محسوب ہو گا اور اس کی آزادی کا حکم دیا جائیگا اور بقیہ قیمت کو اس کے ورثہ لیں گے،

۱۱۳۳- اگر مقتول کسی کے گھر میں پایا جائے تو دیت اس کے عاقلہ پر اور قسامت اسپر اور

اس کی قوم پر جو اس جگہ موجود ہو واجب ہوگی،

وَاِنْ وُجِدَ الْقَتِيْلُ فِيْ دَارِ اِنْسَانٍ فَالدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ وَالْقَسَامَةُ عَلَيْهِ وَعَلٰى قَوْمِهٖ اِنْ كَانَ حُضُوْرًا وَاِنْ كَانَ غُيَّبًا فَالْقَسَامَةُ عَلٰى رَبِّ الدَّارِ يُكَرَّرُ عَلَيْهِ الْاَيْمَانُ هٰذَا عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح (الهدايه)

اگر مقتول کسی کے گھر میں پایا جائے تو اس کے عاقلہ پر دیت اور اس شخص اور اس کی اس قوم پر جو اس جگہ موجود ہو قسامت واجب ہوگی اور اگر موجود نہ ہو تو مالک خانہ خود پچاس بار قسم کھائیگا۔

۱۱۳۴۔ اگر غلام قرضدار نہ ہو اور وہ اپنے آقا کے گھر میں مقتول پایا جائے تو آقا پر کچھ واجب نہ ہوگا

اِذَا وُجِدَ الْعَبْدُ قَتِيْلًا فِيْ دَارِ مَوْلَاهُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ قَالُوْا هٰذَا اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى الْعَبْدِ دَيْنٌ فَاَمَّا اِذَا كَانَ عَلَى الْعَبْدِ دَيْنٌ فَاِنَّهٗ يَضْمَنُ الْمَوْلٰى الْاَقَلَّ مِنْ قِيْمَتِهٖ وَمِنَ الدَّيْنِ (المحيط)

اگر غلام اپنے آقا کے گھر میں مقتول پایا جائے اور وہ قرضدار نہ ہو تو آقا پر کچھ واجب نہ ہوگا اور اگر قرضدار ہو تو آقا کو چاہئے کہ قرض اور غلام کی قیمت میں جو کچھ ہو وہ ادا کرے،

۱۱۳۵۔ اگر مقتول جامع مسجد یا گذرگاہ عام میں پایا جائے تو قسامت واجب نہ ہوگی،

وَاِنْ وُجِدَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ اَوِ الشَّارِعِ الْاَعْظَمِ فَلَا قَسَامَةَ فِيْهِ وَالدِّيَةُ عَلٰى بَيْتِ الْمَالِ (الهدايه)

اگر مقتول جامع مسجد یا عام گذرگاہ میں پایا جائے تو قسامت واجب نہ ہوگی اور دیت بیت المال سے ادا کیجائے گی،

۱۱۳۶۔ اگر راستہ کسی کی ملک میں ہو تو قسامت اور دیت اسکے مالک پر واجب ہوگی،

وَاِنْ كَانَ مَمْلُوْكًا تَعَلَّقَ بِهٖ الْقَسَامَةُ وَالدِّ

اگر وہ راستہ کسی کی ملک میں ہو تو اس کے مالک پر

عَلَيْهِمْ (محیط سرخسی) — قسامت اور دیت واجب ہوگی،

۱۱۳۷۔ اگر مقتول ایسی زمین میں پایا جائے جو جامع مسجد پر وقف ہو تو اس کی دیت بھی بیت المال پر واجب ہوگی،

وَلَوْ وُجِدَ الْقَتِيْلُ فِيْ وَقْفِ الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ كَانَتِ الدِّيَةُ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ (المحيط) — اگر مقتول ایسی زمین میں پایا جائے جو جامع مسجد پر وقف ہو تو اسکی دیت بھی بیت المال پر واجب ہوگی،

۱۱۳۸۔ اگر مقتول کسی محلہ کی مسجد میں پایا جائے تو اہل محلہ پر دیت اور قسامت واجب ہوگی،

وَإِنْ كَانَ فِيْ مَسْجِدِ أَهْلِ الْمَحَلَّةِ فَعَلَى أَهْلِ الْمَحَلَّةِ (محیط سرخسی) — اگر مقتول اہل محلہ کی مسجد میں پایا جائے تو اہل محلہ پر دیت اور قسامت واجب ہوگی،

۱۱۳۹۔ اگر مقتول ایسی زمین یا ایسے گھر میں پایا جائے جو چند متعین اشخاص پر وقف ہو تو قسامت اور دیت ان پر واجب ہوگی،

وَلَوْ وُجِدَ قَتِيْلٌ فِيْ أَرْضٍ أَوْ دَارٍ مَوْقُوْفَةٍ عَلَى أَرْبَابٍ مَعْلُوْمَةٍ فَالْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلَى أَرْبَابِهَا (محیط سرخسی) — اگر مقتول ایسی زمین یا ایسے گھر میں پایا جائے جو چند متعین اشخاص پر وقف ہو تو قسامت اور دیت ان پر واجب ہوگی،

۱۱۴۰۔ اگر مقتول قید خانے میں پایا جائے تو دیت بیت المال پر واجب ہوگی،

وَلَوْ وُجِدَ فِي السِّجْنِ فَالدِّيَةُ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ وَعَلَى قَوْلِ أَبِيْ يُوْسُفَ الدِّيَةُ وَالْقَسَامَةُ عَلَى أَهْلِ السِّجْنِ (الہدایہ) — اگر مقتول قید خانے میں پایا جائے تو دیت بیت المال پر واجب ہوگی اور امام ابو یوسف کے نزدیک دیت اور قسامت قیدیوں پر واجب ہوگی،

۱۱۴۱۔ اگر مقتول دو گانوں یا دو کوچے کے درمیان پایا جائے تو جو گانوں یا جو کوچہ مقتول سے قریب تر ہوگا اسپر قسامت اور دیت واجب ہوگی بشرطیکہ بجگہ سے مقتول کی لاش

تک آواز پہنچ سکے

وَاِنْ وُجِدَ الْقَتِيْلُ بَيْنَ قَرْيَتَيْنِ اَوْ سِكَّتَيْنِ كَانَتِ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلٰى اَقْرَبِ الْقَرْيَتَيْنِ اَوِ السِّكَّتَيْنِ اِلَى الْقَتِيْلِ هٰذَا اِذَا كَانَ صَوْتُ الْقَرْيَتَيْنِ يَبْلُغُ الْمَوْضِعَ الَّذِيْ وُجِدَ فِيْهِ الْقَتِيْلُ وَاِنْ لَمْ يَبْلُغْ فَلَا شَيْءَ عَلٰى وَاحِدٍ مِنَ الْقَرْيَتَيْنِ (قاضی خاں)

اگر مقتول دو گانوں یا دو گلیوں کے درمیان پایا جائے تو مقتول کی لاش سے جو قریب تر ہو گا اس پر قسامت اور دیت واجب ہو گی بشرطیکہ اس جگہ سے مقتول کی لاش تک آواز پہنچ سکے اور اگر آواز نہ پہنچ سکے تو کوئی تاوان عائد نہ ہو گا،

۱۱۴۲- اگر دونوں گانوں کا قرب برابر ہو تو دونوں گانوں کے باشندوں پر آدھی آدھی دیت واجب ہو گی،

اِذَا وُجِدَ قَتِيْلٌ بَيْنَ قَرْيَتَيْنِ هُوَ فِي الْقُرْبِ اِلَيْهِمَا عَلَى السَّوَاءِ وَفِيْ اَحَدِ الْقَرْيَتَيْنِ اَلْفُ رَجُلٍ وَفِي الْاُخْرٰى اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَالدِّيَةُ عَلَى الْقَرْيَتَيْنِ نِصْفَانِ بِلَا خِلَافٍ (المحیط)

اگر دونوں گانوں کا قرب مقتول کی لاش سے برابر ہو تو دونوں گانوں پر آدھی آدھی دیت واجب ہو گی گو ایک گانوں میں آدمی زیادہ ہوں اور دوسرے گانوں میں کم،

۱۱۴۳- اگر مقتول ملکیت مشترکہ میں پایا جائے تو تمام شرکاء پر قسامت واجب ہو گی،

اِنْ وُجِدَ فِيْ مِلْكٍ مُشْتَرَكٍ قَتِيْلٌ فَاِنَّ الْقَسَامَةَ عَلَى الْمُلَّاكِ وَتُحْمَلُ الدِّيَةُ عَلٰى عَوَاقِلِهِمْ بِعَدَدِ الرُّؤُوْسِ مِنَ الْمُلَّاكِ

اگر مقتول ملک مشترکہ میں پایا جائے تو تمام شرکاء پر قسامت واجب ہو گی اور ان کے عاقلہ پر دیت شرکاء کی تعداد کے موافق واجب ہو گی، نہ حصہ

لا بعدد الانصباء حتی لو کان لاحد الشریکین ثلث الدار وللاخر ثلثاھا فالدیۃ علی عواقلھما نصفان (الذخیرہ) | شرکت کے موافق،

۱۱۴۴- اگر مقتول عورت کے گانوں میں پایا جاوے تو اُسپر قسامت اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

لو وجد قتیل فی قریۃ لامرأۃ فعند ابی حنیفۃ ومحمد رح علیھا القسامۃ تکرر الایمان وعلی عاقلتھا الدیۃ وعاقلتھا اقرب القبائل الیھا فی النسب (الکافی) | اگر مقتول عورت کے گانوں میں پایا جاوے تو اسپر قسامت اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور عورت کا عاقلہ وہ ہے جو اس کے ساتھ نسباً قرابت رکھے،

۱۱۴۵- اگر مقتول لڑکے یا مجنون کے گھر میں پایا جاوے تو ان پر قسامت واجب نہ ہوگی، ان کے عاقلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی،

واجمعوا ان القتیل اذا وجد فی دار صبی فانہ لایکون علی الصبی قسامۃ وانما یجب الدیۃ والقسامۃ علی عاقلتہ واجمعوا انہ اذا وجد فی دار مجنون انہ لاقسامۃ علی المجنون وانما القسامۃ | اگر مقتول لڑکے یا مجنون کے گھر میں پایا جاوے تو ان پر قسامت واجب نہ ہوگی بلکہ ان کے عاقلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی،

۱۱۴۶- اگر مقتول خیمہ میں پایا جاوے تو قسامت اور دیت اہل خیمہ پر واجب ہوگی،

ان وجد فی خیمۃ او فسطاط فالقسامۃ والدیۃ | اگر مقتول خیمہ میں پایا جاوے تو قسامت اور دیت

عَلٰی مَنْ سَاکِنِہَا (التبیین) — اہل خیمہ پر واجب ہوگی،

۱۱۴۷- اگر مقتول کشتی میں پایا جائے تو تمام کشتی والوں پر قسامت واجب ہوگی،

وَاِنْ وُجِدَ قَتِیْلٌ فِی السَّفِیْنَۃِ فَالْقَسَامَۃُ عَلٰی مَنْ فِیْہَا مِنَ الرُّکَّابِ وَالْمَلَّاحِیْنَ وَالْقِیَاسُ اَنْ تَکُوْنَ عَلٰی اَرْبَابِہَا حَتّٰی یَجِبَ عَلَی الْاَرْبَابِ الَّذِیْنَ فِیْہَا وَعَلَی السُّکَّانِ وَعَلٰی مَنْ یَمُدُّہَا وَالْمَالِکُ فِیْ ذٰلِکَ وَغَیْرُہٗ سواء [illegible]

اگر مقتول کشتی میں پایا جائے تو کشتی کے تمام رہنے والوں پر قسامت واجب ہوگی کشتی کے سوار، کشتی کے کھینچنے والے، کشتی کے مالک اور غیر مالک سب اس حکم میں برابر ہیں اور گاڑی کا بھی یہی حکم ہے

۱۱۴۸- اگر مقتول کسی جانور پر پایا جائے اور اسکے ساتھ اسکے آگے اور پیچھے سے ہانکنے والے یا سوار موجود ہوں تو ان سب پر چاہے وہ اسکے مالک ہوں یا نہ ہوں دیت واجب ہوگی،

قَتِیْلٌ عَلٰی دَابَّۃٍ مَعَہَا سَائِقٌ اَوْ قَائِدٌ اَوْ رَاکِبٌ فَدِیَتُہٗ عَلٰی عَاقِلَتِہِمْ دُوْنَ اَہْلِ الْمَحَلَّۃِ وَاِنِ اجْتَمَعَ فِیْہَا السَّائِقُ وَالْقَائِدُ وَالرَّاکِبُ کَانَتِ الدِّیَۃُ عَلَیْہِمْ جَمِیْعًا وَلَا یُشْتَرَطُ اَنْ یَکُوْنُوْا مَالِکِیْنَ لِلدَّابَّۃِ بِخِلَافِ الدَّارِ اِنْ لَمْ یَکُنْ مَعَ الدَّابَّۃِ اَحَدٌ فَالدِّیَۃُ وَالْقَسَامَۃُ عَلٰی اَہْلِ الْمَحَلَّۃِ الَّذِیْنَ وُجِدَ فِیْہِمُ الْقَتِیْلُ عَلَی الدَّابَّۃِ (التبیین)

اگر مقتول کسی جانور پر پایا جائے اور اس کے ساتھ اسکے پیچھے یا آگے سے ہانکنے والے یا سوار موجود ہوں تو ان کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی چاہے وہ اس کے مالک ہوں یا نہ ہوں اور اہل محلہ پر کچھ واجب نہ ہوگا اور اگر اس جانور کے ہمراہ کوئی نہ ہو تو جس جگہ مقتول پایا گیا ہے اس محلہ کے لوگوں پر دیت اور قسامت واجب ہوگی،

۱۱۴۹- اگر کوئی جانور مقتول پایا جائے تو کچھ واجب نہ ہوگا،

وَاِنْ وُجِدَ الْبَہِیْمَۃُ وَالدَّابَّۃُ مَقْتُوْلَۃً فَلَا شَیْءَ فِیْہَا (قاضی خاں)

اگر جانور مقتول پایا جائے تو کچھ واجب نہ ہوگا

چودھواں باب

عاقلہ کے بیان میں،

۱۱۵۰۔ عاقلہ کی تعریف

اَلْعَاقِلَةُ الَّذِيْنَ يَعْقِلُوْنَ الْعَقْلَ اَوْ يُوْدُوْنَ الدِّيَةَ (الکافی)

عاقلہ وہ ہے جو دیت ادا کرے،

۱۱۵۱۔ مرد کے عاقلہ کون لوگ ہیں

عَاقِلَةُ الرَّجُلِ اَهْلُ دِيْوَانِهٖ (المحیط)

مرد کے عاقلہ اس کے اہلِ دیوان ہیں،

۱۱۵۲۔ اہل دیوان کی تعریف

اَهْلُ الدِّيْوَانِ اَهْلُ الرَّايَاتِ وَهُمُ الْجُيُوْشُ الَّذِيْنَ كُتِبَ اَسَامِيْهِمْ فِي الدِّيْوَانِ (الھدایہ)

اہل دیوان جھنڈے والے لوگ ہیں یعنی وہ لوگ جنکا نام دفتر میں لکھا ہوا ہو،

۱۱۵۳۔ مختلف لوگوں کے مختلف عاقلے،

اِذَا كَانَ الْقَاتِلُ مِنْ اَهْلِ الدِّيْوَانِ فَاِنْ كَانَ غَازِيًا وَلَهٗ دِيْوَانٌ يُرْتَزَقُ

اگر قاتل سپاہیوں کے گروہ سے ہو اور اسکی روزی ان کے ساتھ ہو تو اس کے عاقلہ وہی سپاہی

مِنْهُ الْقَاتِلُ فَعَاقِلَتُهُ مَنْ كَانَ فِي دِيْوَانِهٖ	ہونگے اور اگر قاتل محرروں کے گروہ سے ہو اور اسکی
مِنَ الْغُزَاةِ وَاِنْ كَانَ كَاتِبًا وَلَهٗ دِيْوَانٌ	روزی ان کے ساتھ ہو تو اس کے عاقلہ پر وہی
يُرْتَزَقُ مِنْهُ فَعَاقِلَتُهٗ مَنْ كَانَ يُرْتَزَقُ	محرر ہونگے بشرطیکہ ان سے قاتل کو امداد و حمایت
مِنْ دِيْوَانِ الْكُتَّابِ اِنْ كَانُوْا يَتَنَاصَرُوْنَ	حاصل ہوتی ہو اور اگر قاتل کا نام کسی دیوان میں
بِهَا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ دِيْوَانٌ فَعَاقِلَتُهٗ نَصًّا	لکھا نہ ہو تو جس سے اس کو امداد حاصل ہوتی ہو وہی
فَاِنْ كَانَ نُصْرَتُهٗ بِالْمَحَالِ وَالدُّوْرِ	اس کے عاقلہ ہونگے اگر اس کو اہل محلہ اور اس جگہ
يُحْمَلُ عَلَيْهِمْ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْقَرْيَةِ	کے باشندوں سے امداد حاصل ہوتی ہے تو وہی
وَنُصْرَتُهٗ بِاَهْلِ الْقَرْيَةِ يُحْمَلُ عَلَيْهِمْ	اسکے عاقلہ ہونگے اور اگر اس کو گاؤں کے باشندوں
(المحیط)	سے امداد حاصل ہوتی ہو تو وہی اُسکے عاقلہ ہیں،

۱۱۵۴۔ اگر ایک شخص کو مختلف لوگوں سے امداد حاصل ہوتی ہے تو ان میں عاقلہ بننے کی سب سے زیادہ صلاحیت کس میں ہے،

فَاِنْ كَانَ لَهٗ مُتَنَاصِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدِّيْوَانِ	اگر کسی کو اہل دیوان، قرابت دار اہل محلہ اور اہل بازار
وَمِنَ الْعَشِيْرَةِ اَوِ الْمَحَلَّةِ اَوِ السُّوْقِ	سب سے مدد حاصل ہوتی ہو تو عاقلہ کا حکم اہل دیوان پہ
فَاَهْلُ الدِّيْوَانِ اَوْلٰى فَاِنْ لَمْ يَكُنْ	مرجح ہے، اور اگر اہل دیوان نہ ہوں تو قرابتدار
مُتَنَاصِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدِّيْوَانِ فَالْمُتَنَاصِرُوْنَ	مرجح ہیں اگر قرابتدار بھی نہ ہوں تو عاقلہ بننے کا
مِنْ اَهْلِ الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ	حکم اہل محلہ اور اہل بازار پر لگایا جائیگا۔
الْمُتَنَاصِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ وَالسُّوْقِ	
(الذخیرہ)	

۱۱۵۵۔ اگر قاتل کے دیوان اور قرابت نہ ہو تو جن لوگوں سے اسکو مدد ملتی ہو وہی اسکے عاقلہ ہونگے،

وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ دِيْوَانٌ وَلَا قَرَابَةٌ يُنْظَرُ اِنْ كَانَ يَتَنَاصَرُ بِاَهْلِ الْحِرَفِ فَعَقْلُهٗ عَلَيْهِمْ وَالْفَضْلُ فِيْ مَالِهٖ وَاِنْ كَانَ يَتَنَاصَرُ بِاَهْلِ الْمَحَلَّةِ فَعَقْلُهٗ عَلٰى اَهْلِ الْمَحَلَّةِ وَالْفَضْلُ عَلَيْهِ وَاِنْ كَانَ يَتَنَاصَرُ بِالْمِصْرِ فَهُوَ عَلٰى اَهْلِ الْمِصْرِ

(المحیط)

اگر قاتل اہل دیوان سے نہ ہو اور اس کے اقربا بھی نہ ہوں تو اگر اہل پیشہ سے اس کو امداد حاصل ہوتی ہے تو وہی اس کے عاقلہ ہونگے اور انھی پر دیت واجب ہوگی اور جو کچھ باقی رہے گا وہ مجرم کے مال سے دلائیں گے اور اگر اس کو اہل محلہ سے مدد حاصل ہوتی ہو تو اہل محلہ دیت ادا کریں گے اور جو کچھ باقی رہیگا وہ مجرم کے مال سے دلوائینگے اور اگر اہل شہر سے

۱۱۵۶۔ اگر قاتل اہل دیوان سے ہو تو اس کے گروہ پر دیت واجب ہوگی اور فیصلہ کے بعد کے مہینوں کی تنخواہ سے لیجائے گی،

فَاِنْ كَانَ عَاقِلَةُ الرَّجُلِ اَصْحَابَ الرِّزْقِ قُضِيَ عَلَيْهِمْ بِالدِّيَةِ فِيْ اَرْزَاقِهِمْ فَاِنْ خَرَجَتْ لَهُمْ اَرْزَاقُ اَشْهُرٍ مَضَتْ قَبْلَ الْقَضَاءِ بِالدِّيَةِ لَا يُؤْخَذُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ وَاِنْ خَرَجَتْ لَهُمْ اَرْزَاقٌ مَضَتْ بَعْدَ الْقَضَاءِ يُؤْخَذُ مِنْهُ الدِّيَةُ بِالْحِصَّةِ (المحیط)

اگر قاتل اہل دیوان سے ہو اور اسکو وظیفہ خواروں کے گروہ سے مدد ملتی ہو تو ان سب پر دیت واجب ہوگی اور جو زمانہ کہ فیصلے سے پہلے گذرا ہے اس کے وظیفہ سے دیت نہ لیں گے بلکہ فیصلے کے بعد کے زمانہ کے وظیفہ سے دیت لینگے،

۱۱۵۷۔ عاقلہ سے تین سال میں ہر سال ایک ایک درم یا ایک درم اور ثلث درم کر کے دیت لیجائے گی۔

وَتُقَسَّمُ عَلَيْهِمْ فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ لَا يُؤْخَذُ

عاقلہ سے تین سال میں دیت لیجائے گی اور ہر ایک

مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ فِي كُلِّ سَنَةٍ إِلَّا دِرْهَمٌ وَثُلُثُ دِرْهَمٍ وَلَا يُزَادُ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ كُلِّ الدِّيَةِ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ عَلَى ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ فَإِنْ لَمْ يَتَّسِعِ الْقَبِيلَةُ كَذَلِكَ ضُمَّ إِلَيْهِ أَقْرَبُ الْقَبَائِلِ نَسَبًا وَيُضَمُّ الْأَقْرَبُ فَالْأَقْرَبُ عَلَى تَرْتِيبِ الْعَصَبَاتِ الْإِخْوَةُ ثُمَّ بَنُوهُمْ ثُمَّ الْأَعْمَامُ ثُمَّ بَنُوهُمْ وَأَمَّا الْآبَاءُ وَالْأَبْنَاءُ فَقَدْ قِيلَ يَدْخُلُونَ وَقِيلَ لَا يَدْخُلُونَ

(الکافی)

سے ہر ایک سال میں ایک درم یا ایک درم اور ثلث درم لینگے تاکہ تین سال میں دیت کا پورا حصہ تین درم یا چار درم ہو اور اس سے زیادہ نہیں اور اگر عاقلہ کم ہوں تو قاتل کے اقربا کو بھی داخل کرلینگے اور عصبات کی ترتیب کے رو سے جو شخص کہ نسب میں قریب تر ہوگا اس کو مقدم رکھیں گے، یعنی پہلے بھائی اس کے بعد بھائی کی اولاد پھر چچا پھر چچا کی اولاد لیکن باپ اور لڑکے کے حکم میں اختلاف ہے، بعضوں کے نزدیک وہ عاقلہ میں داخل ہیں اور بعضوں کے نزدیک داخل نہیں ہیں،

۱۱۵۸- اگر عاقلہ اس قدر کم ہوں کہ ہر ایک پر چار درم سے زیادہ پڑے تو قاتل کے دیوان سے جو دیوان قریب تر ہوگا اس کو بھی ملالیں گے،

وَإِنْ قَلَّتِ الْعَاقِلَةُ حَتَّى يَصِيرَ نَصِيبُ كُلِّ وَاحِدٍ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ يُضَمُّ إِلَيْهِمْ أَقْرَبُ دِيوَانٍ آخَرَ (محیط سرخسی)

اگر عاقلہ اس قدر کم ہوں کہ ہر ایک پر چار درم سے زیادہ دیت پڑ جائے تو جو دیوان قاتل کے دیوان سے قریب تر ہوگا اس کو بھی ملالیں گے،

۱۱۵۹- اگر ایک شخص نے کسی کو خطاءً قتل کردیا اور چند سال کے بعد قاضی کے اجلاس میں مقدمہ دائر ہوا تو قاضی کے فیصلہ کے دن سے تین سال میں عاقلہ پر دیت واجب ہوگی

إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ خَطَأً فَلَمْ يُرْفَعْ إِلَى الْقَاضِي حَتَّى مَضَتْ سِنُونَ ثُمَّ رُفِعَ إِلَيْهِ فَإِنَّهُ

اگر کسی نے کسی کو خطاءً قتل کردیا، اور چند سال کے بعد قاضی کے اجلاس میں مقدمہ دائر ہوا تو قاضی کے

يُقْضٰى بِالدِّيَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ فِىْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ مِنْ يَوْمِ يُقْضٰى (المبسوط)

فیصلہ کے دن سے تین سال میں اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

۱۱۶۰- جس جرم کا تاوان پچاس دینار سے کم ہو وہ عاقلہ پر واجب نہ ہوگا،

لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ اَقَلَّ مِنْ نِصْفِ عُشْرِ الدِّيَةِ وَيَتَحَمَّلُ نِصْفُ الْعُشْرِ فَصَاعِدًا۔ (الکافی)

جس جرم کا تاوان نصف عشر دیت سے کم ہو وہ عاقلہ کے ذمہ واجب ہوگا، اور نصف عشر کے معنی پچاس دینار یا پانچسو درم کے ہیں لیکن عاقلہ نصف عشر یا اس سے زیادہ کے

۱۱۶۱- جو دیت پانچسو درم سے زیادہ ہوگی اس کو عاقلہ تین سال میں کس مقدار میں ادا کرینگے

وَمَا زَادَ عَلٰى خَمْسِ مِائَةِ دِرْهَمٍ اِلٰى ثُلُثِ الدِّيَةِ يَكُوْنُ عَلَى الْعَاقِلَةِ فِىْ سَنَةٍ وَاحِدَةٍ فَاِنْ زَادَ عَلَى الثُّلُثِ وَالزِّيَادَةُ اِلَى الثُّلُثَيْنِ يَكُوْنُ فِى السَّنَةِ الثَّانِيَةِ وَاِنْ زَادَ عَلَى الثُّلُثَيْنِ اِلٰى تَمَامِ الدِّيَةِ يَكُوْنُ فِى السَّنَةِ الثَّالِثَةِ (قاضی خاں)

اگر دیت پانچسو درم سے زیادہ ہو تو مجرم کے عاقلہ پر ایک سال میں پانچسو درم سے ثلث دیت تک اور ثلث سے جو دو ثلث تک زائد ہوگا وہ دوسرے سال میں اور دو ثلث سے پوری دیت تک جو زائد ہوگا وہ تیسرے سال میں ادا کرینگے،

۱۱۶۲- حکومت عدل اگر موضحہ کے تاوان سے کم یا اس کے برابر ہو تو وہ عاقلہ پر واجب نہ ہوگی

وَاَمَّا حُكُوْمَةُ الْعَدْلِ اِنْ كَانَ دُوْنَ اَرْشِ الْمُوْضِحَةِ اَوْ مِثْلَ اَرْشِ الْمُوْضِحَةِ لَا يَتَحَمَّلُهَا الْعَاقِلَةُ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَا رِوَايَةَ فِيْهِ عَنْ اَصْحَابِنَا وَقَدِ اخْتَلَفَ الْمُتَاَخِّرُوْنَ فِيْهِ (المحیط)

حکومتِ عدل اگر موضحہ کی دیت سے کم یا اس کے برابر ہو تو عاقلہ پر واجب نہ ہوگی اور اگر موضحہ کی دیت سے زیادہ ہو تو اس میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک عاقلہ پر واجب ہوگی اور بعضوں کے نزدیک واجب نہ ہوگی،

۱۱۶۳ - دیت کا جو حصہ عاقلہ پر واجب ہوگا اوتنا قاتل کو بھی ادا کرنا پڑیگا،

ثُمَّ الْقَاتِلُ أَحَدُ الْعَوَاقِلِ يَلْزَمُهُ عَنِ الدِّيَةِ مِثْلُ مَا يَلْزَمُ أَحَدَ الْعَوَاقِلِ عِنْدَنَا (المحیط)

جو حصہ ہر ایک عاقلہ پر واجب ہوگا قاتل کو بھی اسی قدر ادا کرنا پڑے گا،

۱۱۶۴ - جو عورتیں اور بچے دیوان میں شریک ہونگے وہ قاتل کے عاقلہ میں محسوب نہ ہونگے اور ان پر دیت واجب نہ ہوگی،

وَلَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ مِمَّنْ كَانَ لَهُ حَظٌّ فِي الدِّيوَانِ عَقْلٌ (الہدایہ)

جو عورتیں اور بچے دیوان میں شریک ہوں وہ قاتل کے عاقلہ میں محسوب ہونگے اور ان پر دیت واجب ہوگی

۱۱۶۵ - اگر خود عورت یا لڑکا قاتل ہو تو دیت ان کے عاقلہ پر واجب ہوگی ان پر نہ ہوگی

لَوْ كَانَ الْقَاتِلُ صَبِيًّا أَوِ امْرَأَةً لَا شَيْءَ عَلَيْهِمَا مِنَ الدِّيَةِ (الکافی)

اگر خود عورت یا لڑکا قاتل ہو تو دیت ان کے عاقلہ پر واجب ہوگی ان پر واجب نہ ہوگی،

۱۱۶۶ - غلام اور لونڈی پر دیت کا حصہ واجب نہ ہوگا اور وہ کسی کے عاقلہ نہ ہونگے

وَلَا يُؤْخَذُ مِنَ الْعَبْدِ وَالْإِمَاءِ وَالْمَجَانِينِ (المحیط)

غلام، لونڈی اور مجنون پر دیت کا حصہ واجب نہ ہوگا یعنی وہ کسی کے عاقلہ نہ ہونگے۔

۱۱۶۷ - جو شخص دیوان میں داخل نہیں ہے اس کے عاقلہ اس کے قرابتدار ہونگے،

وَمَنْ لَا دِيوَانَ لَهُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ وَنَحْوِهِمْ يَتَعَاقَلُونَ عَلَى الْأَنْسَابِ وَإِنْ تَبَاعَدَتْ مَنَازِلُهُمْ وَاخْتَلَفَتِ الْبَادِيَاتُ (المبسوط)

جو شخص دیوان میں داخل نہیں ہے اسکے عاقلہ اسکے اقربا ہونگے گو ان کے گھر دور دور واقع ہوں،

۱۱۶۸ - مسلمان کافر کے اور کافر مسلمان کے عاقلہ نہیں ہو سکتے،

لَا يَعْقِلُ مُسْلِمٌ عَنْ كَافِرٍ وَلَا كَافِرٌ عَنْ مُسْلِمٍ وَالْكُفَّارُ يَتَعَاقَلُوْنَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ إِذَا دَانُوْا التَّعَاقُلَ وَإِنْ اخْتَلَفَتْ مِلَلُهُمْ (المحیط)

مسلمان کافر کے اور کافر مسلمان کے عاقلہ نہیں ہو سکتے، خود کفار باہم ایک دوسرے کے عاقلہ ہونگے بشرطیکہ ان کے درمیان تعاون کا سلسلہ قائم ہو گو ان کے دین میں اختلاف ہو،

۱۱۶۹- لیکن یہ اختلاف دینی اس وقت مانعِ دیت نہ ہوگا جب ان کے درمیان دینی عداوت نہ ہو،

قَالُوْا هٰذَا إِذَا لَمْ يَكُنِ الْمُعَادَاتُ بَيْنَهُمْ ظَاهِرَةً (الکافی)

اور کفار کے دین کا اختلاف اس وقت مانعِ دیت نہ ہوگا جب ان کے درمیان دینی عداوت ظاہر طور پر نہ ہو،

۱۱۷۰- اگر قاتل کو دیوان سے مدد نہ ملتی ہو تو اس کے باپ کے قرابتدار اس کے عاقلہ ہونگے

وَإِنْ كَانَ لَا يَتَنَاصَرُ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ فَعَاقِلَتُهُ عَشِيْرَتُهُ مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ (المحیط)

اگر قاتل کو کسی دیوان سے مدد نہ ملتی ہو تو اس کے باپ کے قرابتدار اس کے عاقلہ ہونگے،

۱۱۷۱- میاں بی بی ایک دوسرے کے عاقلہ نہیں ہو سکتے،

وَالزَّوْجُ لَا يَكُوْنُ عَاقِلَةَ الْمَرْأَةِ وَكَذَا الْمَرْأَةُ لَا يَكُوْنُ عَاقِلَةَ الزَّوْجِ وَالْابْنُ لَا يَكُوْنُ عَاقِلَةً لِلْأُمِّ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الزَّوْجُ مِنْ قِبَلِ أَبِيْهَا (المحیط)

میاں بی بی باہم ایک دوسرے کے عاقلہ نہ ہونگے، اور لڑکا ماں کا عاقلہ نہیں ہو سکتا البتہ اگر وہ باپ کی جانب سے قرابت رکھتا ہوگا تو عاقلہ میں شامل ہو سکتا ہے،

۱۱۷۲- حرامی بچے کا عاقلہ اس کی ماں کا عاقلہ ہے،

وَابْنُ الْمُلَاعَنَةِ تَعْقِلُ عَنْهُ عَاقِلَةُ أُمِّهِ فَإِنْ عَقَلُوْا عَنْهُ ثُمَّ ادَّعَاهُ الْأَبُ

حرامی بچے کا عاقلہ اسکی ماں کا عاقلہ ہے اور جب وہ لوگ دیت ادا کر چکے اس کے بعد باپ نے

رَجَعَتْ عَاقِلَةُ الْاُمِّ بِمَا اَدَّتْ عَلٰی عَاقِلَۃِ الْاَبِ فِیْ ثَلٰثِ سِنِیْنَ مِنْ یَوْمٍ یَقْضِیْ الْقَاضِیْ بِعَاقِلَۃِ الْاُمِّ عَلٰی عَاقِلَۃِ الْاَبِ (الکافی)

اپنے بیٹے کا دعویٰ کیا تو اس صورت میں ماں کے عاقلہ جو کچھ ادا کر چکے ہیں وہ باپ کے عاقلہ سے تین سال میں اس دن سے جس دن قاضی نے ماں کے عاقلہ کے حق میں باپ کے عاقلہ کے خلاف فیصلہ کیا ہے، وصول کرینگے۔

۱۱۷۳۔ کن کن صورتوں میں عاقلہ پر تاوان عائد نہیں ہوتا،

وَمَا وَجَبَ بِالْعَمْدِ الَّذِیْ تَمَکَّنَ فِیْهِ شُبْهَةٌ اَوْ بِالصُّلْحِ مِنَ الْجِنَایَۃِ عَلٰی مَالٍ اَوْ بِالْاِقْرَارِ عَلٰی نَفْسِهٖ خَطَاءً اَوْ مَا دُوْنَ اَرْشِ الْمُوْضِحَۃِ اَوْ مَا یَجِبُ بِجِنَایَۃِ الْعَبْدِ لَا یَکُوْنُ عَلَی الْعَاقِلَۃِ بَلْ یَجِبُ فِیْ مَالِ الْجَانِیْ وَفِی الْعَبْدِ عَلَی الْمَوْلٰی (محیط سرخسی)

جب قتل عمد میں قصاص بوجہ شبہ کے ساقط ہو جائے اور دیت واجب ہو یا دونوں فریق مال پر صلح کر لیں یا مجرم خود غلطی سے جرم کا اقرار کرے یا دیت موضحہ سے کم ہو تو دیت مجرم کے مال سے لیں گے اس کے عاقلہ سے نہ لیں گے اور غلام کے جرم سے بھی عاقلہ پر کوئی تاوان عائد نہو گا بلکہ اسکے آقا پر عائد ہو گا۔

۱۱۷۴۔ غلام اور مدبر وغیرہ کے جرم سے آقا کے عاقلہ پر کوئی تاوان عائد نہ ہو گا۔

لَا یَعْقِلُ عَاقِلَۃُ الْمَوْلٰی شَیْئًا مِنْ جِنَایَۃِ الْعَبْدِ وَالْمُدَبَّرِ وَاُمِّ الْوَلَدِ (المبسوط)

غلام، مدبر اور ام ولد کے جرم سے آقا کے عاقلہ پر کوئی تاوان عائد نہ ہو گا،

۱۱۷۵۔ آزاد شدہ غلام کا عاقلہ اس کے آقا کا قبیلہ ہے،

وَعَاقِلَۃُ الْمُعْتَقِ قَبِیْلَۃُ مَوْلَاهُ وَمَوْلَی الْمُوَالَاۃِ یَعْقِلُ عَنْ مَوْلَاهُ وَقَبِیْلَتِهٖ (الکافی)

آزاد شدہ غلام کا عاقلہ اس کے آقا کا قبیلہ ہے اور مولی الموالاۃ آقا اور اس کے قبیلے کا عاقلہ ہے،

۱۱۷۶۔ اگر کوئی شخص غلطی سے غلاموں کے اعضا کو نقصان پہنچائے تو اسکی دیت اس کے

عاقلہ پر واجب ہو گی،

لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ فِيمَا جَنَى عَلَى الْمَمَالِيكِ خَطَاءً فِيمَا دُونَ النَّفْسِ وَإِنْ كَانَ الْجَانِي حُرًّا فَإِذَا بَلَغَ النَّفْسَ عَقَلَتْهُ الْعَاقِلَةُ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ (المبسوط)

اگر کوئی شخص غلطی سے غلاموں کے اعضاء کو نقصان پہنچائے تو اس کی دیت اسکے عاقلہ پر واجب ہو گی گو وہ آزاد ہو لیکن قتل خطاء میں مجرم کے عاقلہ پر دیت تین سال میں واجب ہو گی،

۱۱۷۷- اگر قاتل لڑکا یا دیوانہ ہو تو صحیح یہ ہے کہ وہ بھی ادائے دیت میں عاقلہ کا شریک ہو گا

لَوْ كَانَ الْجَانِي صَبِيًّا أَوْ مَجْنُونًا فَإِنَّ جَمِيعَ الدِّيَةِ يَكُونُ عَلَى عَاقِلَتِهِ فِي قَوْلِ هٰؤُلَاءِ وَالصَّحِيحُ أَنَّ الْقَاتِلَ يُشَارِبُ الْعَاقِلَةَ (منح الغفار)

اگر قاتل لڑکا یا پاگل ہو تو فقہاء کا قول ہے کہ پوری دیت عاقلہ پر واجب ہو گی لیکن صحیح یہ ہے کہ لڑکا اور مجنون بھی دیت کے ادا کرنے میں عاقلہ کے شریک ہونگے،

۱۱۷۸- مجرم کے اقرار سے جو رقم واجب ہوتی ہے جبتک عاقلہ اسکی تصدیق نہ کریں وہ اس سے بری ہونگے،

لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ مَا لَزِمَ بِاعْتِرَافِ الْجَانِي إِلَّا أَنْ يُصَدِّقُوا (الہدایہ)

مجرم کے جرم کے اقرار سے جو تاوان عائد ہوتا ہے جبتک اسکے عاقلہ اسکی تصدیق نہ کریں وہ اس سے بری ہونگے

۱۱۷۹- اگر ایک شخص قتل خطاء کا اقرار کرے اور مقتول کے وارث اس کے قتل پر شہادت پیش کریں تو وہ شہادت مقبول ہو گی اور اس کے عاقلہ کو دیت کے ادا کرنے کا حکم دیا جائیگا

رَجُلٌ أَقَرَّ عِنْدَ الْقَاضِي أَنَّهُ قَتَلَ فُلَانًا خَطَاءً فَأَقَامَ وَلِيُّ الْقَتِيلِ بَيِّنَةً عَلَى أَنَّ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ قَتَلَهُ يُقْبَلُ هٰذِهِ الشَّهَادَةُ

اگر ایک شخص قتل خطاء کا اقرار کرے اور مقتول کے وارث اس کے قتل پر شہادت پیش کریں تو وہ مقبول ہو گی اور اس کے عاقلہ کو دیت کے ادا

وَيُقْضٰى بِالدِّيَةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَاِقْرَارُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بِالْقَتْلِ لَا يُمْنَعُ قَبُوْلَ هٰذِهِ الْبَيِّنَةِ (قاضی خاں)

کرنے کا حکم دیا جائے گا، اور قاتل کا اقرار مانع شہادت نہ ہوگا،

۱۱۸۰- جن گواہوں کی شہادتِ قتل سے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے، عاقلہ کی غیر موجودگی میں ان کی شہادت مقبول نہ ہوگی،

وَذُكِرَ فِى الْمَعَاقِلِ اَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْقَتْلِ الَّذِىْ يُوْجِبُ الدِّيَةَ عَلَى الْعَاقِلَةِ لَا تُقْبَلُ عِنْدَ غَيْبَةِ الْعَوَاقِلِ (الظہیریہ)

جو گواہ ایسے قتل کی گواہی دیں جس سے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے عاقلہ کی غیر موجودگی میں ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

۱۱۸۱- اگر کوئی خطاءً مرتکب قتل ہوا اور اس کے عاقلہ نہیں ہیں تو دیت اس کے مال پر واجب ہوگی،

اِذَا لَمْ يَكُنْ لِقَاتِلِ الْخَطَاءِ عَاقِلَةٌ يَجِبُ الدِّيَةُ فِىْ مَالِهٖ (الخلاصہ)

اگر کوئی قتلِ خطاء کا مرتکب ہوا اور اس کے کوئی عاقلہ نہیں ہو تو دیت اس کے مال پر واجب ہوگی،

۱۱۸۲- لیکن صحیح یہ ہے کہ ایسے شخص کی دیت بیت المال پر واجب ہوگی،

وَمَنْ لَيْسَ لَهٗ عَشِيْرَةٌ وَلَا دِيْوَانٌ نَعَنْ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رح اَنَّهٗ يَكُوْنُ فِىْ مَالِهٖ وَبِهٖ اَخَذَ عِصَامٌ وَفِىْ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ عَلٰى بَيْتِ الْمَالِ وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى قَالَهٗ حُسَامُ الدِّيْنِ (السراجیہ)

اگر قاتل کا کوئی عاقلہ دیوان اور اس کے قرابتداروں میں سے نہ ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اسکے مال پر دیت واجب ہوگی، لیکن فتویٰ اس پر ہے کہ دیت بیت المال پر واجب ہوگی،

۱۱۸۳- لیکن جس کے قرابتدار اور وارث ہوں بیت المال اس کا عاقلہ نہ ہوگا،

ذُکِرَ فِی کِتَابِ الوَلَاءِ اَنَّ بَیْتَ الْمَالِ لَا یَعْقِلُ مَنْ لَہٗ عَشِیْرَۃٌ اَوْ وَارِثٌ سَوَاءٌ کَانَ مُسْتَحِقًّا لِلْمِیْرَاثِ بِاَنْ کَانَ حُرًّا مُسْلِمًا اَوْ لَمْ یَکُنْ بِاَنْ کَانَ کَافِرًا اَوْ عَبْدًا ، (المحیط)

جس شخص کے قرابتدار اور وارث ہوں بیت المال اس کا عاقلہ نہ ہوگا، چاہے اس کے وارث مستحق میراث ہوں یا نہ ہوں،

۱۱۸۴- بعضوں کے نزدیک اہل عجم کے عاقلہ نہیں ہیں،

اِخْتَلَفَ الْمُتَاَخِّرُوْنَ قَالَ بَعْضُھُمْ لَا عَاقِلَۃَ لِلْعَجَمِ (قاضی خاں)

بعضوں کا قول ہے کہ اہل عجم کے لیے عاقلہ نہیں ہیں،

۱۱۸۵- لیکن بعضوں کے نزدیک اہل عجم کے عاقلہ ہیں

وَقَالَ بَعْضُھُمْ لِلْعَجَمِ عَاقِلَۃٌ عِنْدَ التَّنَاصُرِ وَالْمُقَاتَلَۃِ مَعَ الْبَعْضِ لِاَجَلِ الْبَعْضِ (قاضی خاں)

اور بعضوں کے نزدیک اہل عجم کے لیے عاقلہ ہیں کیونکہ لڑائی کے وقت بعض بعض کی مدد کرتے ہیں،

پندرھواں باب

غلاموں کے جرائم اور ان جرائم کے احکام کے بیان میں جو غلاموں پر کیے جائیں

۱۱۸۰۶ - اگر غلام کسی کو ایسا نقصان پہنچائے جس سے مالی تاوان عائد ہو تو آقا کو اختیار ہے، چاہے غلام کو مدعی کے حوالے کرے اور چاہے تو اس کا تاوان ادا کرے،

اِذَا جَنَى الْعَبْدُ عَلَى اٰدَمِيٍّ جِنَايَةً مُوْجِبَةً لِلْمَالِ فَاِنَّ مَوْلَاهُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ دَفَعَهُ بِهَا وَاِنْ شَاءَ فَدَاهُ بِالْاَرْشِ هٰذَا اِذَا جَنَى اَلَّا اَنَّ الْمُوْجِبَ الْاَصْلِيَّ الدَّفْعُ وَلَهُ التَّخَلُّصُ عَنْ ذٰلِكَ بِالْفِدَاءِ وَبِالْاَرْشِ وَاَيُّ ذٰلِكَ اِخْتَارَ فَاِنَّهُ يَكُوْنُ حَالًّا وَلَا يَكُوْنُ مُؤَجَّلًا وَلَا يَقْضِي بِشَيْءٍ حَتّٰى يَبْرَءَ الْمَجْنِيُّ عَلَيْهِ وَخَطَاءُ الْعَبْدِ وَعَمْدُهُ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ عَلَى السَّوَاءِ يَعْنِي

اگر غلام نے کسی کا ایسا نقصان کیا جس سے مالی تاوان مثلاً دیت عائد ہوتی ہے تو اس کے آقا کو اختیار ہے چاہے تو غلام کو مدعی کے حوالہ کر دے اور چاہے تو اس کا تاوان ادا کرے لیکن اصل اسے حوالہ کرنا ہے، البتہ آقا کو یہ اختیار ہے کہ دیت دے کر اوسکو رہا کرالے لیکن ان دونوں صورتوں میں سے آقا جس صورت کو اختیار کریگا اس پر بلا توقف و مہلت عمل کرنا پڑے گا اور دیت اور حوالہ کرنے کا حکم اس وقت تک نہ کیا جائیگا جب تک وہ شخص

الْمَالُ فِي الْحَالَيْنِ (المحیط) جس کو ضرر پہنچایا گیا ہے صحت یاب نہ ہو جائے، اور اعضائے بدن کے متعلق غلام کی غلطی اور اس کا قصد دونوں برابر ہے یعنی غلام پر عضو کا قصاص واجب نہ ہوگا، بلکہ دونوں صورتوں میں مال واجب ہوگا،

۱۱۸۷- اگر آقا نے غلام کو مدعی کے حوالے کردیا تو وہ اس کی ملک ہو جائیگا اور اگر فدیہ دیگا تو وہ غلام کے جرم کی دیت ہوگا،

فَإِنْ دَفَعَهُ مَلَكَهُ وَلِيُّ الْجِنَايَةِ وَإِنْ فَدَاهُ فَدَاهُ بِأَرْشِهَا وَكُلُّ ذٰلِكَ يَلْزَمُهُ حَالًّا (الهدایه) اگر آقا غلام کو مدعی کے حوالہ کریگا تو وہ اس کی ملکیت ہو جائیگا اور اگر آقا فدیہ دیگا تو وہ اس کے جرم کی دیت ہوگا اور آقا جو صورت بھی اختیار کرے اسپر اسکو فوراً عمل کرنا پڑیگا،

۱۱۸۸- اگر ان دونوں صورتوں کے اختیار کرنے سے پہلے غلام مرگیا تو مدعی کا حق باطل ہو گیا،

وَإِنْ لَمْ يَخْتَرْ شَيْئًا حَتّٰى مَاتَ الْعَبْدُ بَطَلَ حَقُّ الْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ، (الکافی) اگر ابھی تک آقا نے حوالہ کرنے اور دیت دینے کی دونوں صورتوں میں سے کسی کو اختیار نہیں کیا تھا کہ غلام مرگیا تو اس صورت میں مدعی کا حق باطل ہو گیا اور آقا پر کچھ واجب نہ ہوگا،

۱۱۸۹- اگر ان دونوں صورتوں کے اختیار کرنے سے پہلے آقا نے خود غلام کو مار ڈالا تو اس صورت میں مدعی کا تاوان آقا پر عائد ہوگا،

وَإِنْ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنْ مَوْلَاهُ قَتَلَهُ فَإِنَّهُ يَصِيرُ مُخْتَارًا لِلْأَرْشِ فَإِنْ لَمْ يَقْتُلْهُ مَوْلَاهُ وَلٰكِنْ قَتَلَهُ أَجْنَبِيٌّ إِنْ كَانَ عَمْدًا بَطَلَتْ اگر ان دونوں صورتوں کے اختیار کرنے سے پہلے آقا خود غلام کو قتل کردے تو مدعی کا تاوان آقا پر عائد ہوگا اور اگر آقا نے نہیں بلکہ کسی اور نے اس کے غلام کو قتل

الجناية وللمولى ان يقبض وان كان خطاء ياخذ القيمة ثم يدفع تلك القيمة الى اولياء الجناية

(شرح الطحاوی)

کر دیا تو اگر قتل بالقصد ہوگا تو غلام کا جرم باطل ہو جائے گا اور آقا کو قاتل سے قصاص لینے کا حق ہوگا اور اگر قتل خطاءً ہوگا تو آقا اپنے غلام کی قیمت قاتل سے لے گا اور مدعی کو تاوان ادا کریگا،

۱۱۹۰۔ اگر مجرم غلام کو کسی دوسرے شخص کے غلام نے قتل کر ڈالا تو قاتل غلام کے آقا کو غلام کے حوالہ کرنے یا فدیہ دینے کا اختیار ہے اگر اس نے مقتول غلام کی قیمت ادا کی تو جو شخص پہلے قتل کیا گیا ہے اس کے ورثہ اس کو تقسیم کریں گے، اگر قاتل غلام کے آقا نے غلام کو حوالہ کیا تو مقتول غلام کے آقا کو اختیار رہے چاہے اس غلام کو مقتول اول کے ورثہ کے حوالہ کرے چاہے اپنے غلام کی قیمت ان کو دے،

ولو قتل العبد الجاني عبد لرجل اخر فان مولى العبد الثاني يخير بين الدفع والفداء فان فداه بقيمة المقتول قسمت القيمة بين اولياء الجناية الاولى بقدر حقوقهم ولا يتخير المولى وان اختار مولى الثاني دفعه الى مولى العبد المقتول كان مولى المقتول في العبد الذي اخذه مخيرا ان شاء دفعه وان شاء فداه (الحاوی)

اگر مجرم غلام کو کسی دوسرے کے غلام نے قتل کر ڈالا تو اس کا آقا اپنے غلام کے حوالہ کرنے اور فدیہ دینے کا اختیار رکھتا ہے اگر اس نے مقتول غلام کی قیمت ادا کی تو مقتول غلام نے جس شخص کو پہلے قتل کیا ہے اس کے ورثہ اسکی قیمت کو تقسیم کرلینگے، مقتول غلام کے آقا کو اس میں کوئی دخل نہ ہوگا لیکن اگر قاتل غلام کے آقا نے خود اس کو مقتول غلام کے آقا کے حوالے کر دیا تو اس کو اختیار ہے چاہے تو خود اس غلام کو مقتول اول کے وارثوں کے حوالہ کرے یا اپنے

۱۱۹۱- اگر آقا نے مال دینا قبول کر لیا پھر اس کا غلام مر گیا تو آقا بری الذمہ نہ ہوگا بلکہ اسکو مال دینا پڑے گا،

وَإِنْ مَاتَ بَعْدَ مَا اخْتَارَ الْمَوْلَى الْفِدَاءَ ثُمَّ يَبْرَأُ بِمَوْتِ الْعَبْدِ (الكافي)

اگر آقا نے مال کا دینا قبول کر لیا اس کے بعد غلام مر گیا تو اس صورت میں آقا بری الذمہ نہ ہوگا بلکہ اُسکو مال ادا کرنا پڑیگا،

۱۱۹۲- اگر غلام نے دو شخصوں کو مار ڈالا اور اس کو آقا نے دونوں کے وارثوں کے حوالے کر دیا تو دونوں اس کو بقدر اپنے حق کے تقسیم کر لیں گے،

وَإِنْ جَنَا جِنَايَتَيْنِ قِيلَ لِلْمَوْلَى إِمَّا أَنْ تَدْفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْجِنَايَتَيْنِ فَيَقْتَسِمَانِهِ عَلَى قَدْرِ حَقِّهِمَا وَإِمَّا أَنْ تَفْدِيَهُ بِأَرْشِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا (القدوری)

اگر غلام نے دو شخصوں کو قتل کیا اور اسکو اس کے آقا نے دونوں کے وارثوں کے حوالے کر دیا تو وہ اپنے حق کے بقدر اسکو تقسیم کر لینگے لیکن اگر آقا فدیہ دینا منظور کریگا تو اسکو دونوں جرائم کا تاوان ادا کرنا پڑیگا،

۱۱۹۳- اگر آقا نے مال دینا قبول کر لیا پھر غلام نے دوسرا جرم کیا تو آقا کو غلام کے حوالہ کرنے یا قیمت دینے کا پھر اختیار حاصل ہوگا،

النقو إذا جنى بعد الفداء يخير المولى بين الدفع والفداء كالجناية الأولى وكذا كلما جنى بعد الفداء يؤمر بالدفع أو الفداء (التبيين)

اگر آقا نے مال دینا قبول کر لیا پھر اُسکے غلام نے دوسرا جرم کیا تو اس کے عوض آقا کو اختیار ہے کہ غلام کو دوسرے مدعی کے حوالہ کرے یا مال ادا کرے پھر اگر غلام نے تیسری جنایت کی تو یہی حکم ہوگا،

۱۱۹۴- اگر آقا غلام کو حوالہ کریگا تو مدعی اس کو فروخت کر کے بقدر حق کے اپنا تاوان لے لینگے

ثُمَّ إِذَا دَفَعَهُ إِلَيْهِمْ اقْتَسَمُوهُ عَلَى قَدْرِ حُقُوقِهِمْ وَحَقُّ كُلٍّ مِنْهُمْ أَرْشُ جِنَايَتِهِ (التبيين)

اگر آقا اپنے غلام کو حوالہ کریگا تو مدعی اسکو فروخت کر کے بقدر حق کے اپنا تاوان لے لینگے،

۱۱۹۵۔ اگر غلام نے ایک شخص کو مار ڈالا اور ایک شخص کی ایک آنکھ اندھی کر دی تو اس کی دو ثلث قیمت خون کے اور ایک ثلث قیمت آنکھ کے عوض ہوگی،

فَاِذَا قَتَلَ عَبْدٌ وَاحِدًا وَفَقَاءَ عَيْنَ اٰخَرَ فَاِنَّهُمَا يَقْتَسِمَانِهِ اَثْلَاثًا ، (السراج الوہاج)

اگر غلام نے ایک شخص کو مار ڈالا اور ایک شخص کی آنکھ اندھی کر دی تو غلام کی قیمت میں سے دو ثلث خون کے عوض اور ایک ثلث آنکھ کے عوض ہوگا،

۱۱۹۶۔ اگر غلام نے جرم کے بعد کچھ کمایا یا لونڈی نے جرم کے بعد بچہ جنا اور آقا نے لونڈی اور غلام کو مدعی کے حوالے کرنا پسند کیا تو غلام کی کمائی اور لونڈی کا بچہ آقا کا حق ہوگا،

وَلَوِ اكْتَسَبَ الْعَبْدُ الْجَانِيْ اَوْ وَلَدَتِ الْجَانِيَةُ وَلَدًا فَاخْتَارَ الْمَوْلَى الدَّفْعَ لَمْ يَدْفَعِ الْكَسْبَ وَالْوَلَدَ (الحاوی)

اگر غلام نے جرم کے بعد کچھ کمایا یا لونڈی نے جرم کے بعد بچہ جنا اور آقا نے غلام اور لونڈی کو مدعی کے حوالے کرنا پسند کیا تو اس صورت میں غلام کی کمائی اور لونڈی کا لڑکا آقا کا

۱۱۹۷۔ اگر غلام جرم کے بعد عیب دار ہو گیا تو آقا کو مال دینے یا غلام کے حوالہ کرنے کا اختیار ہوگا، عیب کے عوض آقا پر کچھ عائد نہ ہوگا،

وَاِذَا جَنَى الْعَبْدُ جِنَايَةً ثُمَّ اَصَابَهُ عَيْبٌ سَمَاوِيٌّ فَاِنَّ الْمَوْلَى يُخَاطَبُ بِدَفْعِهِ اَوِ الْفِدَاءِ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ بِسَبَبِ ذَالِكَ الْعَيْبِ (المبسوط)

اگر غلام جرم کے بعد معیوب ہو گیا تو آقا کو غلام کے حوالہ کرنے اور مال کے دینے کا اختیار ہوگا اور بوجہ عیب کے آقا کے ذمہ کچھ عائد نہ ہوگا،

۱۱۹۸۔ اگر آقا نے غلام کے جرم کو جان بوجھ کر اس کو بیچ دیا یا آزاد کر دیا یا مدبر یا مکاتب کیا تو اس نے مدعی کو دیت دینا اختیار کیا ہے،

لَوْ بَاعَ الْمَوْلَى الْعَبْدَ الْجَانِيَ اَوْ اَعْتَقَهُ

اگر آقا نے اپنے غلام کو جرم کے بعد فروخت یا آزاد

اَوْ دَبَّرَهُ اَوْ كَاتَبَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ بِالْجِنَايَةِ فَهُوَ مُخْتَارٌ وَاِنْ لَمْ يَعْلَمْ بِالْجِنَايَةِ لَمْ يَكُنْ مُخْتَارًا وَضَمِنَ الْاَقَلَّ مِنْ قِيْمَتِهٖ وَمِنَ الْاَرْشِ (محیط سرخسی)

یا مدبر یا مکاتب کیا اور وہ اس کے جرم سے واقف ہے تو اس صورت میں اس نے مدعی کو دیت دینا اختیار کیا ہے، لیکن اگر وہ اس کے جرم سے ناواقف ہے تو اس صورت میں قیمت اور تاوان میں سے جو کم ہوگا وہ اس کو ادا کرے گا،

۱۱۹۹- اگر آقا نے غلام کو مدعی کے ہاتھ فروخت کر دیا تو اس کو فدیہ دینے کا اختیار رہے

وَلَوْ بَاعَهُ مِنَ الْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ فَهُوَ مُخْتَارٌ (الہدایہ)

اگر آقا نے غلام کو مدعی کے ہاتھ فروخت کر دیا تو اسکو فدیہ دینے کا اختیار رہے،

۱۲۰۰- غلام کے ہبہ کرنے اور لونڈی کے ام الولد ہونے کی صورت میں بھی یہی حکم ہے، یعنی جرم سے واقف ہونے کی صورت میں دیت اور ناواقف ہونے کی صورت میں قیمت اور دیت میں سے جو کم ہوگا، اس کو ادا کرنا پڑے گا،

وَعَلٰى هٰذَيْنِ الْوَجْهَيْنِ الْهِبَةُ وَالْاِسْتِيْلَادُ فِي الْاَمَةِ (الہدایہ)

کسی دوسرے پر غلام کے ہبہ کرنے یا لونڈی کے ام الولد ہونے کی صورت میں بھی یہی حکم ہے یعنی جرم سے واقف ہونے کی صورت میں آقا پر دیت واجب ہوگی اور ناواقفیت کی صورت میں قیمت اور دیت سے جو کم ہوگا وہ واجب ہوگا

۱۲۰۱- اگر غلام باختیار ہزار درہم کا قرضدار ہو اور جرم کرے اور اسکا آقا اس کے جرم سے واقف نہ ہو اور اس کو آزاد کر دے تو اس کو غلام کی قیمت کا دوگنا ادا کرنا پڑے گا ایک قیمت قرضخواہ کو اور دوسری ولی جنایت کو دیجائے گی،

وَاِذَا جَنَى الْعَبْدُ الْمَاذُوْنُ لَهٗ جِنَايَةً

اگر با اختیار غلام ہزار درہم کا مقروض ہو اور وہ کوئی

وعلیہ الف درہم فاعتقہ المولی ولم یعلم بالجنایۃ فعلیہ قیمتان قیمۃ لصاحب الدین وقیمۃ لاولیاء الجنایۃ (الہدایہ)

جرم کرے اور آقا اس کے جرم سے واقف نہ ہو اور اس کو آزاد کر دے تو اس کو غلام کی دو قیمت ادا کرنی پڑے گی ایک قیمت قرض خواہ کو ملیگی اور ایک قیمت ولی جنایت کو،

۱۲۰۲- اگر لونڈی نے جرم کیا اس کے بعد آقا نے اس کے ساتھ مباشرت کی تو اس صورت میں اس پر مال کا ادا کرنا لازمی نہ ہوگا بلکہ وہ لونڈی کو حوالہ کر سکتا ہے، البتہ لونڈی اگر حاملہ ہو جائے یا اسکی بکارت زائل ہو جائے تو اس کو حوالہ کرنے کا اختیار باقی نہ رہے گا بلکہ مال کا ادا کرنا واجب ہوگا،

ولو کان الجانی جاریۃ فوطیھا لا یصیر مختارا للفداء الا اذا حبلت او زالت بکارتھا (خزانۃ المفتین)

اگر لونڈی نے جرم کیا اس کے بعد آقا نے اسکے ساتھ مباشرت کی تو آقا پر مال کے ادا کرنے کا اختیار لازمی نہ ہوگا بلکہ وہ لونڈی کو بھی حوالہ کر سکتا ہے، البتہ اگر لونڈی حاملہ ہو جائے یا اسکی بکارت زائل ہو جائے تو اس صورت میں اسکو حوالہ کرنے کا اختیار باقی نہ رہیگا بلکہ مال کا ادا کرنا واجب ہوگا

۱۲۰۳- اگر آقا غلام کے جرم سے واقف تھا، باوجود اس کے اس نے اس کو اسقدر مارا کہ اس کی قیمت کا نقصان ہو گیا تو وہ دیت ادا کریگا،

ولو ضربہ فنقصہ فھو مختار للفداء اذا کان عالما بالجنایۃ (الہدایہ)

اگر آقا غلام کے جرم سے واقف تھا باوجود اسکے غلام کو اس نے اس قدر مارا کہ اسکی قیمت کا نقصان ہو گیا تو وہ دیت ادا کریگا،

۱۲۰۴- اگر آقا نے جرم سے واقف یا ناواقف رہ کر غلام کو کسی کے ہبہ کر دیا تو اسپر کچھ واجب نہ ہوگا

وَلَوْ وَهَبَ الْعَبْدَ الْجَانِیَ مَعَ الْعِلْمِ بِالْجِنَایَةِ اَوْ مِنْ غَیْرِ الْعِلْمِ مِنَ الْمَجْنِیِّ عَلَیْهِ فَلَا شَیْئَ عَلَی الْمَوْلٰی، (المحیط)	اگر آقا نے غلام کے جرم سے واقف ہو کر یا ناواقف رہکر غلام کو مدعی پر ہبہ کر دیا تو اس کے جرم کی وجہ سے اس پر کچھ عائد نہ ہوگا،

۱۲۰۵- اگر غلام نے جرم کیا اور آقا کہتا ہے کہ جرم سے پہلے میں نے غلام کو فروخت کر دیا ہے تو اگر مشتری نے اس کو تسلیم کر لیا تو غلام کے حوالہ کرنے یا مال کے ادا کرنے کا اختیار مشتری کو ہوگا،

وَلَوْ جَنَی الْعَبْدُ جِنَایَةً فَقَالَ الْمَوْلٰی کُنْتُ بِعْتُهٗ مِنْ فُلَانٍ قَبْلَ الْجِنَایَةِ وَصَدَّقَهٗ فُلَانٌ قِیْلَ لِفُلَانٍ اِدْفَعْهُ اَوْ اَفْدِهٖ وَاِنْ کَذَّبَهٗ فُلَانٌ قِیْلَ لِلْمَوْلٰی اِدْفَعْ اَنْتَ اَوْ اَفْدِهٖ (المبسوط)	اگر غلام نے جرم کیا، اور آقا نے کہا میں نے غلام کو جرم سے پہلے فلاں شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے اور مشتری نے بھی اس کو تسلیم کر لیا تو غلام کے حوالہ کرنے یا مال کے دینے کا اختیار مشتری کو ہوگا ورنہ یہ اختیار آقا کو ہوگا،

۱۲۰۶- اگر آقا غلام کے جرم سے ناواقف تھا اور اس نے غلام کو خطاءً یا قصداً قتل کر دیا تو وہ مدعی کو فوراً غلام کی قیمت دیگا،

وَلَوْ قَتَلَ الْمَوْلٰی عَبْدَهُ الْجَانِیَ عَمْدًا اَوْ خَطَاءً وَهُوَ لَا یَعْلَمُ بِالْجِنَایَةِ فَعَلَیْهِ قِیْمَتُهٗ حَالَةً فِیْ مَالِهٖ (الحاوی)	اگر آقا نے غلام کو اس کے جرم کرنے کے بعد عمداً یا خطاءً قتل کر دیا اور وہ اس کے جرم سے واقف نہ تھا تو اس صورت میں آقا کو غلام کی قیمت مدعی کو فوراً دینی پڑیگی،

۱۲۰۷- غلام کا اقرار جرم جائز نہیں ہے،

وَلَا یَجُوْزُ اِقْرَارُ الْعَبْدِ بِالْجِنَایَةِ مَاذُوْنًا اَوْ مَحْجُوْرًا عَلَیْهِ وَلَا یَتْبَعُ بِذٰلِکَ بَعْدَ	جرم میں غلام کا اقرار جائز نہیں ہے اور اگر وہ بعد اقرار کے آزاد ہو گیا تو بوجہ اقرار کے اس پر مواخذہ کا حق

العتیق (الحاوی) حاصل نہ ہوگا،

۱۲۰۸- اگر غلام کے حکم سے کسی لڑکے نے کسی کو قتل کردیا تو لڑکے کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی

وَإِذَا أَمَرَ الْعَبْدُ الْمَحْجُورُ عَلَيْهِ صَبِيًّا بِقَتْلِ رَجُلٍ فَقَتَلَهُ فَعَلَى عَاقِلَةِ الصَّبِيِّ الدِّيَةُ لِأَنَّهُ هُوَ الْقَاتِلُ حَقِيقَةً وَعَمْدُهُ وَخَطَاؤُهُ سَوَاءٌ عَلَى مَا بَيَّنَّا مِنْ قَبْلُ وَلَا شَيْءَ عَلَى الْآمِرِ وَكَذَلِكَ إِذَا كَانَ الْآمِرُ صَبِيًّا لِأَنَّهُمَا لَا يُؤَاخَذَانِ بِأَقْوَالِهِمَا (الہدایہ)

اگر غلام نے کسی لڑکے کو کسی کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور لڑکے نے اس شخص کو مار ڈالا تو لڑکے کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی کیونکہ قاتل درحقیقت لڑکا ہے اور لڑکے کے خطاء وعمد کا حکم ایک ہے اور غلام پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب لڑکے نے حکم دیا ہو کیونکہ لڑکے اور غلام پر ان کے قول کی وجہ سے کوئی مواخذہ عائد نہیں ہوتا

۱۲۰۹- مدبر غلام اور ام ولد کے جرم کی دیت آقا کے مال سے ادا کی جائے گی،

وَجِنَايَةُ الْمُدَبَّرِ تَكُونُ عَلَى سَيِّدِهِ لَا فِي مَالِهِ دُونَ عَاقِلَتِهِ حَالًّا وَكَذَا أُمُّ الْوَلَدِ (السراج الوہاج)

مدبر غلام اور ام الولد کے جرم کی دیت آقا کے مال سے فوراً ادا کی جائے گی آقا کے عاقلہ کے مال سے ادا نہ کی جائے گی،

۱۲۱۰- اگر مدبر غلام کی قیمت دس ہزار درہم سے زیادہ ہو تو آقا پر نو ہزار پانچسو اور نوّے درہم تک دیت واجب ہو سکتی ہے،

وَعِنْدَ كَثْرَةِ قِيمَةِ الْمُدَبَّرِ لَا يَجِبُ عَلَى الْمَوْلَى أَكْثَرُ مِنْ عَشَرَةِ آلَافٍ إِلَّا عَشَرَةً وَيَسْتَوِي جِنَايَةٌ عَلَى النَّفْسِ وَمَا دُونَهَا (المبسوط)

اگر مدبر غلام کی قیمت دس ہزار درہم سے زیادہ ہو تو آقا پر نو ہزار پانچسو نوّے درہم تک دیت واجب ہو سکتی ہے اور مدبر غلام کا جرم قتل اور قطع اعضا دونوں صورتوں میں برابر ہے یعنی اسکا تاوان دس ہزار درہم تک پہنچیگا

۱۲۱۱ - اگر مدبر غلام یا ام ولد کوئی جرم کرے تو ان کی قیمت اور دیت میں جو کم ہوگا وہ آقا پر عائد ہوگا،

إِذَا جَنَى الْمُدَبَّرُ أَوْ أُمُّ الْوَلَدِ جِنَايَةً ضَمِنَ الْمَوْلَى الْأَقَلَّ مِنْ قِيمَتِهِ وَمِنْ أَرْشِهَا (الہدایہ)

اگر مدبر غلام یا ام الولد کوئی جرم کرے تو اسکی قیمت اور جرم کی دیت میں سے جو کم ہوگا وہ آقا پر واجب ہوگا،

۱۲۱۲ - اگر آقا اور مدعی میں غلام کی قیمت کے کمی و بیشی میں اختلاف ہو تو آقا کا قول حلف کے ساتھ معتبر ہوگا،

وَإِنِ اخْتَلَفَ وَلِيُّ الْجِنَايَةِ مَعَ الْمَوْلَى فِي قِيمَتِهِ بَعْدَ زَمَانٍ وَقَالَ وَلِيُّ الْجِنَايَةِ كَانَتْ قِيمَتُهُ يَوْمَ جَنَى أَلْفَيْ دِرْهَمٍ وَقَالَ الْمَوْلَى كَانَتْ خَمْسَمِائَةٍ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْمَوْلَى مَعَ يَمِينِهِ وَرَجَعَ إِلَيْهِ أَبُو يُوسُفَ (الذخیرہ)

اگر آقا اور مدعی کے درمیان غلام کی قیمت کی نسبت اختلاف واقع ہو یعنی آقا کہے کہ جرم کے دن غلام کی قیمت کم تھی اور مدعی کہتا ہے کہ اس کی قیمت زیادہ تھی تو اس صورت میں آقا کا قول حلف کے ساتھ معتبر ہوگا۔

۱۲۱۳ - اگر مدبر غلام نے چند جرائم کئے تو اس کی قیمت تمام مدعیوں پر تقسیم ہوگی جرم کے زمانے کا تقدم و تاخر معتبر نہ ہوگا،

وَإِنْ كَثُرَتِ الْجِنَايَةُ مِنَ الْمُدَبَّرِ فَالْقِيمَةُ مُشْتَرَكَةٌ بَيْنَ أَوْلِيَاءِ الْجِنَايَاتِ سَوَاءٌ قَرُبَتِ الْمُدَّةُ بَيْنَهُمَا أَوْ بَعُدَتْ فَإِنْ قَتَلَ الْمُدَبَّرُ رَجُلًا خَطَاءً وَفَقَأَ عَيْنَ

اگر مدبر غلام نے چند جرائم کئے تو اس کی قیمت تمام مدعیوں پر تقسیم ہوگی جرائم کی مدت کے تقدم و تاخر کا اعتبار نہ ہوگا چنانچہ مدبر غلام نے اگر کسی کو مار ڈالا اور دوسرے کی ایک آنکھ پھوڑ دی تو آقا غلام کی قیمت ادا کریگا،

اخریٰ فعلی مولاہ قیمتہ لاصحاب	دو ثلث اس میں سے مقتول کے ورثہ لیں گے اور
الجنایتین اثلاثا فان اکتسب کسبا	ایک ثلث وہ شخص لے گا جسکی آنکھ پھوٹ گئی ہے اگر
او وھب لہ منہ لم یکن لاھل الجنایۃ	مدبر غلام نے کوئی چیز کمائی یا کسی نے اس پر کوئی
من ذالک شیئ (المحیط)	چیز ہبہ کی تو وہ مدعیوں کا حق نہ ہوگی،

۱۲۱۴- اگر آقا نے غلام کے جرم میں ایک بار قاضی کے حکم سے قیمت ادا کردی تو غلام کے دوسرے جرم مین آقا پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

فان جنی جنایۃ اخریٰ وقد دفع المولیٰ	اگر آقا نے غلام کے ایک جرم میں قاضی کے حکم سے
القیمۃ الی ولی الجنایۃ الاولیٰ بقضاءٍ	ایک بار قیمت ادا کردی تو غلام کے دوسرے جرم
فلا شیئ علیہ ویتبع ولی الجنایۃ الثانیۃ	میں آقا پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا بلکہ دوسرا مدعی پہلے
ولی الجنایۃ الاولیٰ فشارکہ فیما اخذ	مدعی سے اپنا حق لیگا لیکن اگر بغیر حکم قاضی کے قیمت
فان کان المولیٰ دفع القیمۃ بغیر قضاءٍ	ادا کردی تو دوسرے مدعی کو اختیار ہے اگر وہ اپنا
فالولی بالخیار ان شاء اتبع ولی الجنایۃ	حق پہلے مدعی سے لیگا تو آقا کو کچھ نہ دینا ہوگا اگر آقا
وان اتبع المولیٰ فلہ ان یرجع علی ولی	سے لیگا تو آقا نے جو کچھ ادا کیا ہے وہ پہلے مدعی سے
الجنایۃ الاولیٰ (القدوری)	واپس لے گا،

۱۲۱۵- مدبر کا اقرار جرم معتبر نہیں ہے،

واذا اقر المدبر بجنایۃ لم یجز اقرارہ	اگر مدبر نے جرم کا اقرار کیا تو اس کا اقرار معتبر نہ ہوگا
ولا یلزمہ شیئ عتق او لم یعتق،	اور مدبر پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا خواہ وہ اس کے
(الہدایہ)	بعد آزاد ہو جائے یا آزاد نہ ہو،

۱۲۱۶- اگر مکاتب غلام کوئی ایسا جرم کرے جس میں مالی تاوان عائد ہو تو وہ مکاتب پر قرض

رہیگا آقا کو دینا نہ پڑے گا،

اَلْمُکَاتَبُ اِذَا جَنٰی جِنَایَۃً مُوْجِبَۃً بِلْمَالِ فَمُوْجِبُھَا عَلَیْہِ دُوْنَ سَیِّدِہٖ بِلَا خِلَافٍ بَیْنَ عُلَمَائِنَا (الذخیرہ)

اگر مکاتب غلام ایسا جرم کرے جو مالی تاوان کا سبب ہو تو اس کا قرض مکاتب پر ہوگا آقا پر نہ ہوگا،

۱۲۱۷، مکاتب پر دیت اور جرم کے دن اس کی قیمت میں سے جو کچھ کم ہوگا وہ واجب ہوگا

اِذَا جَنٰی مُکَاتَبٌ جِنَایَۃً خَطَاءً فَعَلَیْہِ اَنْ یَّسْعٰی فِی الْاَقَلِّ مِنْ اَرْشِھَا وَمِنْ قِیْمَتِہٖ یَوْمَ جَنٰی (المبسوط)

مکاتب غلام پر جرم کے تاوان اور جرم کے دن سے اس کی قیمت میں سے جو کم ہوگا وہ واجب ہوگا،

۱۲۱۸، اگر اس کی قیمت دسہزار درہم یا اس سے زیادہ ہو تو نو ہزار نو سو اور نوے درہم کما کر دے گا،

وَلَوْ قَتَلَ مُکَاتَبٌ قِیْمَتُہٗ عَشَرَۃُ اٰلَافٍ اَوْ اَکْثَرَ رَجُلًا یَسْعٰی فِیْ عَشَرَۃِ اٰلَافٍ اِلَّا عَشَرَۃً (محیط سرخسی)

اگر مکاتب کی قیمت دسہزار درہم یا اس سے زیادہ ہو تو نو ہزار نو سو نوے درہم کما کر تاوان دیگا اس سے زیادہ کا مطالبہ اس سے نہیں کیا جاسکتا،

۱۲۱۹- اگر مدعی اور مکاتب میں قیمت میں اختلاف ہو تو مکاتب کا قول معتبر ہوگا،

وَاِذَا اخْتَلَفَ الْمُکَاتَبُ وَوَلِیُّ الْجِنَایَۃِ فِیْ قِیْمَتِہٖ وَقْتَ الْجِنَایَۃِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْمُکَاتَبِ (الحاوی)

اگر مکاتب اور مدعی میں یہ اختلاف ہو کہ جرم کے دن اسکی قیمت کیا تھی تو مکاتب کا قول معتبر ہوگا،

۱۲۲۰- اگر مکاتب نے کوئی جرم کیا اور جرم کرنے کے بعد مرگیا اور کوئی چیز نہ چھوڑی تو جرم کا تاوان رائگاں جائیگا،

وَلَوْ جَنَى الْمُكَاتِبُ ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا هَدَرَتْ قُضِيَ عَلَيْهِ أَوْ لَمْ يُقْضَ (محیط سرخسی)

اگر مکاتب نے کوئی جرم کیا اور جرم کرنے کے بعد مر گیا اور کوئی چیز وراثت میں نہ چھوڑی تو جرم کا تاوان رائگاں جائیگا خواہ قاضی نے اس کے ادا کرنے کا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو۔

۱۲۲۱- اگر مکاتب جرم کرنے کے بعد کسب سے عاجز ہو گیا اور پھر اصلی غلام ہو گیا تو اگر قاضی کے حکم یا مصالحت مالی سے پہلے آقا کی طرف رجوع کیا تو آقا اس کو مدعی کے حوالے کریگا یا مال ادا کرے گا،

فَإِذَا جَنَى وَعَجَزَ وَرُدَّ فِي الرِّقِّ فَإِنْ كَانَ قَبْلَ قَضَاءِ الْقَاضِي بِالْمَالِ وَقَبْلَ اصْطِلَاحِهِمَا عَلَى الْمَالِ فَإِنَّهُ يُخَاطَبُ الْمَوْلَى بِالدَّفْعِ أَوْ بِالْفِدَاءِ وَإِنْ كَانَ بَعْدَ قَضَاءِ الْقَاضِي أَوْ بَعْدَ الْاِصْطِلَاحِ عَلَى الْمَالِ يُبَاعُ فِيهِ وَلَا يُدْفَعُ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ (المحیط)

اگر مکاتب جرم کرنے کے بعد عاجز ہو کر پھر اصلی غلام ہو گیا تو اگر قاضی کے حکم سے یا مالی مصالحت سے پہلے اپنے آقا کی طرف رجوع کیا تو آقا کو چاہیئے کہ اسکو مدعی کے حوالے کر دے یا مال ادا کرے اور اگر قاضی نے مال کے ادا کرنے کا حکم دیدیا یا مدعی نے مال پر صلح کر لی اس کے بعد مکاتب نے آقا کی طرف رجوع کیا تو وہ مدعی کے حوالہ نہ کیا جائے گا بلکہ جرم کے تاوان میں فروخت کیا جائے گا،

۱۲۲۲- اگر مکاتب آقا کا حق ادا کر کے آزاد ہو گیا تو جرم کا تاوان خود اس پر عائد ہو گا،

وَلَوْ لَمْ يَعْجِزْ وَلٰكِنَّهُ أَدَّى فَعَتَقَ صَارَ دَيْنًا عَلَيْهِ (الحاوی)

اگر مکاتب آقا کا حق ادا کر کے آزاد ہو گیا تو جرم کا تاوان خود اس پر عائد ہو گا،

۱۲۲۳- اگر کسی نے کسی کے غلام کو خطاءً قتل کر دیا تو اس کی قیمت بمنزلہ دیت کے ہو گی اور نو ہزار نو سو نوے درم سے زیادہ اس پر واجب نہ ہو گی گو اس کی قیمت اس سے زیادہ ہو

اِذَا قَتَلَ رَجُلٌ عَبْدًا خَطَاءً فَعَلَيْهِ قِيْمَتُهٗ فَاِنْ كَانَتْ قِيْمَتُهٗ عَشَرَةَ اٰلَافٍ اَوْ اَكْثَرَ قُضِيَ عَلَيْهِ بِعَشَرَةِ اٰلَافٍ اِلَّا عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلَى الْعَاقِلَةِ فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ وَفِي الْاَمَةِ اِذَا زَادَتْ قِيْمَتُهَا عَلَى الدِّيَةِ خَمْسَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ اِلَّا خَمْسَةَ دَرَاهِمَ (السراج الوہاج)	اگرکسی نے کسی کے غلام کو غلطی سے مار ڈالا تو قاتل پر اس کی قیمت بمنزلہ دیت کے واجب ہوگی اور نو ہزار نو سو نوے درہم سے زیادہ اس پر واجب نہ ہوگا گو غلام کی قیمت اس سے زیادہ ہو اور مقتول کی قیمت قاتل کے عاقلہ پر واجب ہوگی جس کو وہ تین سال میں ادا کریں گے اور لونڈی کی قیمت قتلِ خطا میں پانچ درم کم پانچہزار درم ہوگی،

۱۲۲۴- اگر با اختیار غلام مقروض ہو اور وہ مار ڈالا جائے تو اس کا مالک وہی ایک قیمت لے کر قرض خواہوں کے حوالہ کریگا،

وَلَوْ قُتِلَ الْعَبْدُ الْمَاذُوْنُ الْمَدْيُوْنُ خَطَاءً لَمْ يَغْرَمْ اِلَّا قِيْمَةً وَّاحِدَةً لِلْمَالِكِ ثُمَّ يَدْفَعُهَا الْمَوْلٰى اِلَى الْغُرَمَاءِ (الکافی)	اگر با اختیار غلام مقروض ہو اور وہ غلطی سے مار ڈالا جائے تو مالک وہی ایک قیمت تاوان میں لیکر قرض خواہوں کے حوالہ کرے گا،

۱۲۲۵- غلاموں کے اعضا کا حکم یہ ہے کہ جس صورت میں آزاد کے لیے پوری دیت واجب ہوگی غلام کے لیے اس کی پوری قیمت واجب ہوگی،

اَمَّا الْجِنَايَةُ عَلٰى اَطْرَافِ الْعَبْدِ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْحُرِّ فِيْهِ الدِّيَةُ يَجِبُ فِي الْعَبْدِ الْقِيْمَةُ وَكُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْحُرِّ فِيْهِ نِصْفُ الدِّيَةِ فَفِيْهِ مِنَ الْعَبْدِ	غلاموں کے اعضا کا حکم یہ ہے کہ جس صورت میں آزاد کے لیے پوری دیت واجب ہوگی غلام کے لیے اس کی پوری قیمت واجب ہوگی اور جس صورت میں آزاد کے لیے آدھی دیت واجب

نِصفُ القيمةِ إلّا إذا كانَ قيمتُهُ عشرةَ آلافٍ أو أكثرَ ينقصُ منهُ عشرةٌ أو خمسةٌ وعندهُما يُقوَّمُ صحيحًا ويُقوَّمُ منقوصًا بالجنايةِ فيجبُ فضلُ ما بينَ القيمتَينِ وهوَ روايةُ أبي يُوسفَ عن أبي حنيفةَ (محیط)

ہوگی غلام کے لیے اسکی آدھی قیمت واجب ہوگی لیکن جب وقت اسکی قیمت دس ہزار درم یا اس سے زیادہ ہوگی تو دس ہزار درہم سے دس درم یا پانچ درم کم کردینگے اور یہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہے اور صاحبین کے نزدیک غلام کو صحیح البدن فرض کرکے اسکی قیمت متعین کرینگے پھر اس نقصان کیساتھ جو اسکو پہنچا ہے اسکی قیمت مقرر کرینگے اسکے بعد اسکی قیمت [illegible]

۱۲۲۶۔ جس جرم میں آزاد کے حق میں دیت مقرر نہیں ہے اگر وہ جرم غلام کے ساتھ کیا جائے تو اس سے اسکی قیمت میں جو نقصان ہوگا وہی اس کی دیت ہوگی،

وكلُّ جنايةٍ ليسَ لهُ أرشٌ مُقدَّرٌ في حقِّ الحرِّ ففي العبدِ نقصانُ القيمةِ

جس جرم میں آزاد کے حق میں تاوان مقرر نہیں ہے اسمیں غلام کے حق میں جو کچھ کہ اسکی قیمت میں کمی ہوگی وہی اسکا تاوان ہوگا

۱۲۲۷۔ غلام کی ناک کان کاٹنے اور اس کی داڑھی کے اوکھاڑنے سے بشرطیکہ پھر نہ نکلے اس کی قیمت میں نقصان واقع ہوتا ہے،

وفي أُذُنِ العبدِ وأنفِهِ ولحيتِهِ إذا لم تَنبُتْ نقصانُ القيمةِ كما قالَ محمدٌ على ما ذكرهُ القُدوريُّ (الذخیرہ)

غلام کی ناک کان کاٹنے اور اسکی داڑھی کے اکھاڑنے سے بشرطیکہ پھر نہ نکلے صاحبین کے نزدیک اسکی قیمت میں نقصان واقع ہوتا ہے،

۱۲۲۸۔ غلام کے ابرو اور مژگاں کے اوکھیڑنے سے اس کی قیمت کم ہوجاتی ہے،

قالَ في أشفارِ عينِ المملوكِ وفي حاجبِهِ وفي أذنِهِ ما نقصهُ (الذخیرہ)

غلام کے ابرو اور مژگان کے اوکھیڑنے سے اسکی قیمت کم ہوجاتی ہے۔

۱۲۲۹۔ غلام کے ایک ہاتھ کی دیت اس کی قیمت کی نصف ہو گی لیکن چار ہزار نو سو پچانوے سے زیادہ نہ ہو گی،

وَفِي يَدِ الْعَبْدِ نِصْفُ قِيمَتِهٖ لَا يُزَادُ عَلٰى خَمْسَةِ اٰلَافٍ اِلَّا خَمْسَةٌ (الهدایہ)

غلام کے ایک ہاتھ کی دیت اس کی قیمت کی نصف ہو گی لیکن چار ہزار نو سو پچانوے سے زیادہ نہ ہو گی،

۱۲۳۰۔ جس غلام کا ہاتھ کٹا ہوا ہے اگر کسی نے اسی جانب سے اس کا پانوں کاٹ لیا تو دست بریدہ غلام کی قیمت کا نقصان مجرم پر واجب ہو گا،

عَبْدٌ مَقْطُوْعُ الْيَدِ قَطَعَ اِنْسَانٌ رِجْلَهٗ مِنْ هٰذَا الْجَانِبِ يُضَمَّنُ نُقْصَانَ قِيمَةِ الْعَبْدِ الْمَقْطُوْعِ يَدُهٗ، وَاِنْ قَطَعَ مِنَ الْجَانِبِ الْاٰخَرِ يُضَمَّنُ نِصْفُ قِيمَةِ الْعَبْدِ الْمَقْطُوْعِ يَدُهٗ، (ترمانتی)

جس غلام کا ہاتھ کٹا ہوا ہو اگر کسی نے اس کے پاؤں کو اسی جانب سے کاٹ لیا تو ہاتھ کٹے ہوئے غلام کی قیمت کا نقصان مجرم پر عائد ہو گا اور اگر دوسری جانب سے اسکا پانوں کاٹ لیا تو اس کی آدھی قیمت عائد ہو گی،

۱۲۳۱۔ اگر دست بریدہ غلام کے دوسرے ہاتھ کو کسی نے کاٹ لیا تو اس پر اس کی قیمت کا نقصان عائد ہو گا

وَلَوْ كَانَ الْعَبْدُ مَقْطُوْعَ الْيَدِ فَقَطَعَ اِنْسَانٌ يَدَهُ الْاُخْرٰى كَانَ عَلٰى قَاطِعِ الْيَدِ الثَّانِيَةِ نُقْصَانُ قِيمَةِ مَقْطُوْعِ الْيَدِ (الظہیریہ)

اگر کسی نے دست بریدہ غلام کا دوسرا ہاتھ کاٹ لیا تو اسپر دست بریدہ غلام کی قیمت کا نقصان واجب ہو گا،

۱۲۳۲۔ اگر ہاتھ کاٹنے کے بعد چند روز گذر گئے، اس کے بعد ہاتھ کاٹنے والے اور آقا کے درمیان یہ اختلاف ہوا کہ ہاتھ کاٹنے کے دن غلام کی قیمت کیا تھی؟ تو ہاتھ کاٹنے والے کا قول معتبر ہو گا

فِی نَوَادِرِ ابْنِ رُشَیْدٍ عَبْدٌ قَطَعَ رَجُلٌ يَدَهُ ثُمَّ مَكَثَ سَنَةً ثُمَّ اخْتَلَفَ الْقَاطِعُ وَالْمَوْلٰى فِي قِيمَتِهِ يَوْمَ الْقَطْعِ فَقَالَ الْقَاطِعُ أَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ وَقَالَ مَوْلَى الْعَبْدِ كَانَتْ قِيمَتُهُ أَلْفَيْ دِرْهَمٍ وَقِيمَةُ الْعَبْدِ يَوْمَ اخْتَصَمَا أَلْفُ دِرْهَمٍ وَلَوْ كَانَ صَحِيحَ الْيَدِ كَانَتْ قِيمَتُهُ أَلْفَيْ دِرْهَمٍ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْقَاطِعِ (المحيط)

اگر ہاتھ کاٹنے کے بعد چند روز گذر گئے اس کے بعد ہاتھ کاٹنے والے اور آقا کے درمیان یہ اختلاف ہوا کہ غلام کی قیمت ہاتھ کاٹنے کے دن کیا تھی تو ہاتھ کاٹنے والے کا قول تسلیم کیا جائیگا،

۱۲۳۳۔ اگر غلام کے سر کا بال یا داڑھی کو اوکھیڑ لیا گیا اور پھر نہ نکلا تو حکومت عدل واجب ہو گی،

وَفِي الْأَصْلِ أَنَّ فِي شَعْرِ الْعَبْدِ وَاللِّحْيَةِ حُكُومَةُ عَدْلٍ (الذخيرہ)

اگر غلام کے سر کا بال اور داڑھی اوکھیڑ لیگئی اور پھر نہ نکلی تو مجرم پر حکومت عدل واجب ہو گی،

۱۲۳۴۔ خالص غلام اور مدبر غلام کو اگر آزاد شخص جسمانی نقصان پہنچائے تو دونوں کا حکم ایک ہے،

جِنَايَةُ الْحُرِّ عَلَى الْمُدَبَّرِ كَالْجِنَايَةِ عَلَى الْقِنِّ حَتّٰى لَوْ قَتَلَهُ فَعَلٰى عَاقِلَتِهِ قِيمَتُهُ وَلَوْ قَطَعَ يَدَهُ غَرِمَ نِصْفَ قِيمَتِهِ،

(محیط سرخسی)

اگر آزاد شخص خالص غلام اور مدبر غلام کو جسمانی نقصان پہنچائے تو دونوں کا حکم ایک ہے یعنی قتل خطاء میں قاتل کے عاقلہ پر غلام کی قیمت واجب ہو گی اور اسکے ہاتھ کے کاٹنے میں مجرم پر اسکی نصف قیمت،

۱۲۳۵۔ اگر کسی نے کسی کے غلام کو جسمانی نقصان پہنچایا، اس کے بعد آقا نے اپنے غلام کو

کو مدبر کردیا تو زخم کے اثر کرنے کا تاوان مجرم پر باقی رہیگا،

وَاَصْلُہٗ اَنَّ الْتَّلُ بْیَرُ بَعْدَ الْجِنَایَۃِ لَا یَھْدِرُ السِّرَایَۃَ وَیَکُوْنُ السِّرَایَۃُ مَضْمُوْنَۃٌ عَلَی الْجَانِیْ وَالْعِتْقُ وَالْکِتَابَۃُ بَعْدَ الْجِنَایَۃِ یَھْدِرُ السِّرَایَۃَ حَتّٰی لَا یَجِبُ عَلَی الْجَانِیْ ضَمَانُ السِّرَایَۃِ

اگر کسی نے کسی کے غلام کو جسمانی نقصان پہنچایا اسکے بعد آقا نے اپنے غلام کو مدبر کردیا تو زخم کے اثر کرنے کا تاوان مجرم پر باقی رہیگا اور اگر آقا نے غلام کو آزاد یا مکاتب کردیا تو زخم کے اثر کرنے کا (بحوالہ شرح) تاوان باطل ہو جائے گا،

۱۲۳۶- اگر کسی کا لڑکا کسی کا غلام ہو اور اس کا باپ اس کو مار ڈالے تو آقا اس سے قصاص نہیں لے سکتا،

اِنْ کَانَ الْوَلَدُ مَمْلُوْکًا لِاِنْسَانٍ وَقَتَلَ الْاَبُ عَمْدًا فَلَا قِصَاصَ عَلَیْہِ لِمَوْلَاہُ

(شرح المبسوط)

اگر کسی کا لڑکا کسی کا غلام ہو اور اس کا باپ اس کو مار ڈالے تو آقا اس کے باپ سے قصاص نہیں لے سکتا،

۱۲۳۷- اگر آقا اپنے غلام، مدبر اور مکاتب کو مار ڈالے تو قصاص واجب نہیں ہوتا

وَلَا یُقْتَلُ الرَّجُلُ بِعَبْدِہٖ وَلَا بِمُدَبَّرِہٖ وَلَا بِمُکَاتَبِہٖ وَلَا بِعَبْدِ وَلَدِہٖ وَکَذَا لَا یُقْتَلُ بِعَبْدٍ مَلَکَ بَعْضَہٗ،

(ہدایہ)

اگر آقا اپنے غلام، مدبر اور مکاتب کو یا اپنے لڑکے کے غلام کو مار ڈالے تو قصاص واجب نہ ہوگا اس طرح اس غلام کے قتل میں جسمیں قاتل اسکی ملکیت میں شریک نہ ہو قصاص واجب نہ ہوگا،

۱۲۳۸- وقف غلام کے قتل سے قصاص واجب نہ ہوگا،

رَجُلٌ قَتَلَ عَبْدَ الْوَقْفِ لَا یَجِبُ الْقِصَاصُ

(الخلاصہ)

اگر کوئی شخص وقف غلام کو مار ڈالے تو اسپر قصاص واجب نہ ہوگا،

۱۲۳۹- اگر کسی نے کسی کے غلام کو ایک کام کا حکم دیا اور اس سے اس کو نقصان پہنچگیا تو اس پر اس کا تاوان عائد ہوگا،

رَجُلٌ اَمَرَ عَبْدَ الْغَیْرِ بِکَسْرِ الْحَطَبِ اَوْ بِعَمَلٍ اٰخَرَ ضَمِنَ مَا تَوَلَّدَ مِنْہُ (الخلاصہ)

اگر کسی نے کسی کے غلام کو ایک کام کا حکم دیا تو اس سے غلام کو جو نقصان پہنچیگا اس کا تاوان حکم دینے والے پر عائد ہوگا،

۱۲۴۰- اگر کسی نے آقا کی اجازت کے بغیر کسی کے غلام کو کسی کام کے لیے بھیجا اور غلام لڑکوں کے ساتھ کھیلنے لگا اور بلندی سے گر پڑا تو اس کو جو نقصان پہنچیگا اس کا تاوان اسپر عائد ہوگا

رَجُلٌ بَعَثَ غُلَامًا لِاِنْسَانٍ فِیْ حَاجَتِہٖ لَہٗ بِغَیْرِ اِذْنِ سَیِّدِہٖ ثُمَّ اِنَّ الْغُلَامَ رَاٰی صِبْیَانًا یَلْعَبُوْنَ فَانْتَھٰی اِلَیْھِمْ وَارْتَقٰی فَوْقَ بَیْتٍ فَوَقَعَ مِنْہُ فَالضَّمَانُ عَلَی الْمُرْسِلِ لِاَنَّہٗ بِاسْتِعْمَالِ الْعَبْدِ صَارَ غَاصِبًا (خزانۃ المفتیین)

اگر کسی نے کسی کے غلام کو اس کے آقا کی اجازت کے بغیر کسی کام کو بھیجا اور غلام لڑکوں کیساتھ کھیلنے لگا اور اوپر سے گر پڑا تو اس کو جو کچھ نقصان پہنچا ہوگا اس کا تاوان اس شخص کو دینا پڑیگا،

فصل

متفرقات کے بیان میں

۱۲۴۱- اگر ایک شخص نے کسی پر تلوار چلائی اور اس نے ہاتھ سے تلوار پکڑ لی اور اس نے اس کے ہاتھ سے تلوار کھینچی جس سے اس کی انگلیاں کٹ گئیں تو اگر جوڑ سے کٹی ہیں

تو قصاص ورنہ اسپر دیت واجب ہوگی،

فِی الْمُنْتَقٰی عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ فِیْ رَجُلٍ قَصَدَ اَنْ یَّضْرِبَ الْاٰخَرَ بِالسَّیْفِ فَاَخَذَ الْمَضْرُوْبُ السَّیْفَ بِیَدِہٖ فَجَذَبَ صَاحِبُ السَّیْفِ عَنْ یَدِہٖ قَطَعَ السَّیْفُ اَصَابِعَ الرَّجُلِ قَالَ اِنْ کَانَ مِنْ غَیْرِ الْمَفَاصِلِ فَعَلَی الْجَاذِبِ الدِّیَۃُ وَاِنْ کَانَ مِنَ الْمَفَاصِلِ فَعَلَیْہِ الْقِصَاصُ

اگر کسی نے کسی پر تلوار چلائی اور اس نے اپنے ہاتھ سے تلوار پکڑلی اور اس نے اس کے ہاتھ سے تلوار کھینچ لی جس سے اس کی انگلیاں کٹ گئیں تو اگر جوڑ سے کٹی ہیں تو اوسپر قصاص ورنہ دیت واجب ہوگی،

(الذخیرہ)

۱۲۴۲- اگر ایک شخص نے ایک شخص کو پکڑا اور دوسرے نے اس کو قتل کردیا تو قاتل پر قصاص اور پکڑنے والے پر تعزیر واجب ہوگی،

وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا اَمْسَکَ رَجُلًا حَتّٰی قَتَلَہٗ رَجُلٌ قُتِلَ الَّذِیْ وَلِیَ الْقَتْلَ حُبِسَ الْمُمْسِکُ فِی السِّجْنِ وَعُوْقِبَ

اگر ایک شخص نے ایک شخص کو پکڑا اور دوسرے نے اوس کو قتل کردیا تو قاتل پر قصاص اور پکڑنے والے پر تعزیر واجب ہوگی،

(الظہیریہ)

۱۲۴۳- اگر کسی نے کسی کو قتل کردیا اور کہا کہ اس نے مجھ سے جنگ کی تھی تو اگر اسکی جنگ جوئی مشہور ہو تو اسپر دیت واجب ہوگی،

وَکَذَا اِذَا قَتَلَہٗ ثُمَّ ادَّعٰی اَنَّہٗ کَابَرَ وَھُوَ مَعْرُوْفٌ بِذٰلِکَ یَجِبُ الدِّیَۃُ

اگر کسی نے کسی کو قتل کر کے کہدیا کہ اس نے میرے ساتھ جنگ کی تھی اور اس کی جنگجوئی مشہور ہو

وَرُوِیَ الْحَسَنُ اَنَّہٗ لَا شَیْئَ فِیْہِ۔ (الحمادیہ) | تو قاتل پر دیت واجب ہوگی اور بعضوں کے نزدیک کچھ نہ واجب ہوگا،

۱۲۴۴- اگر کسی کو کسی نے سوتے میں قتل کر دیا اور کہا کہ وہ مردہ تھا تو اس پر قیاساً قصاص اور استحساناً دیت واجب ہوگی،

رَجُلٌ نَائِمٌ وَھُوَ صَحِیْحُ الْبَدَنِ فَذَبَحَہٗ اِنْسَانٌ فَقَالَ ذَبَحْتُہٗ وَھُوَ مَیِّتٌ فَاِنَّہٗ یُقْتَلُ قِیَاسًا وَفِی الْاِسْتِحْسَانِ یَجِبُ الدِّیَۃُ (الحمادیہ)

اگر ایک شخص سویا ہوا ہو اور اس کو ایک شخص نے ذبح کر دیا اور کہا کہ وہ مردہ تھا تو قاتل پر قیاساً قصاص اور استحساناً دیت واجب ہوگی،

۱۲۴۵- ایک شخص ایک شخص کو قتل کر کے کہے کہ وہ اس کی بی بی کے ساتھ بدکاری کر رہا تھا تو جب تک اسپر گواہ نہ پیش کرے اس سے قصاص ساقط نہ ہوگا،

مَنْ قَتَلَ رَجُلًا ثُمَّ ادَّعٰی اَنَّہٗ وَجَدَہٗ مَعَ اِمْرَاَتِہٖ لَا یَسْقُطُ عَنْہُ الْقِصَاصُ حَتّٰی یُقِیْمَ بَیِّنَۃً عَلٰی کَوْنِہٖ مُسْتَحِقًّا لِلرَّجْمِ (الحمادیہ)

اگر ایک شخص نے ایک شخص کو قتل کر کے کہا کہ میں نے اس کو اپنی بی بی کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے پایا تو جبتک اس پر گواہ نہ پیش کرے قصاص اس سے ساقط نہ ہوگا،

۱۲۴۶- اگر مقتول ایک شخص کے گھر میں ہو اور صاحب خانہ کہے کہ میں نے اس کو اسلیے مارڈالا کہ وہ میرا مال لینا چاہتا تھا تو اگر مقتول میں چور کے آثار پائے جائیں تو صاحب خانہ پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

وُجِدَ قَتِیْلٌ فِیْ دَارٍ فَقَالَ صَاحِبُ الدَّارِ قَتَلْتُہٗ اَنَا لِاَنَّہٗ اَرَادَ اَخْذَ

اگر مقتول کسی کے گھر میں پایا جائے اور صاحب خانہ کہے کہ میں نے اس کو اس لیے مارڈالا کہ وہ میرا

مَالِي وَعَلَى الْمَقْتُولِ سِيمَاءُ السَّارِقِ وَهُوَ مِنْهُمْ فِي ذَلِكَ فَعَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رح أَنَّهُ لَا شَيْءَ عَلَى صَاحِبِ الدَّارِ، وَفِي مَوْضِعٍ آخَرَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ دُونَ الْقِصَاصِ

مال لینا چاہتا تھا تو اگر مقتول میں چور کے آثار پائے جائیں تو صاحب خانہ پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور ایک روایت میں اس پر دیت واجب ہوگی قصاص واجب نہ ہوگا،

(الحمادیہ)

۱۲۴۷۔ اگر کسی نے کسی کو قتل کر کے کہا کہ وہ میرے گھر میں چوری کے لیے آیا تھا اور اس پر گواہ نہیں پیش کرتا تو اگر مقتول مشہور چور نہ ہو تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا،

إِذَا قَتَلَ رَجُلًا وَادَّعَى مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ أَنَّهُ دَخَلَ لِيَسْرِقَ مَالَهُ وَجَبَ الْقَوَدُ إِنْ لَمْ يَكُنْ مَعْرُوفًا بِذَلِكَ

(الحمادیہ)

اگر کسی نے کسی کو قتل کر کے کہا کہ وہ چوری کیلیے میرے گھر میں آیا تھا، لیکن اس پر گواہ نہیں لاتا تو اگر مقتول مشہور چور نہ ہو تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا،

۱۲۴۸۔ اگر ایک شخص چوری کے الزام میں قید ہو اور لوگ اس پر چوری کا دعویٰ کریں اور وہ مال پر صلح کر کے پھر رہائی کے بعد چوری کا انکار کرے اور کہے کہ میں نے خوف سے صلح کیا تھا تو اگر وہ قاضی کے قید میں ہو تو صلح جائز ہے، اور اگر مدعیوں کے قید میں ہو تو صلح جائز نہیں،

رَجُلٌ اتُّهِمَ بِسَرِقَةٍ وَحُبِسَ فَادَّعَى عَلَيْهِ قَوْمٌ فَصَالَحَهُمْ ثُمَّ أُخْرِجَ وَأَنْكَرَ وَقَالَ إِنَّمَا صَالَحْتُكُمْ خَوْفًا عَلَى نَفْسِي قَالُوا إِنْ كَانَ فِي حَبْسِ الْقَاضِي

اگر ایک شخص چوری کے الزام میں قید اور لوگوں نے اس پر چوری کا دعویٰ کیا اور اس نے مال پر صلح کر لی پھر رہائی کے بعد چوری کا انکار کر دیا اور کہا کہ میں نے خوف سے صلح کی تھا تو اگر مدعا علیہ

فَالصُّلْحُ جَائِزٌ وَإِنْ كَانَ فِي حَبْسِ الْوَلِيِّ لَا يَصِحُّ الصُّلْحُ (الظهيريه)	قاضی کے قید میں ہو تو صلح جائز ہے اور اگر مدعی کے قید میں ہو تو جائز نہیں،

۱۲۴۹- ڈاکو کو اگر امام قید کرے اور کوئی اس کو قتل کر دے تو اس پر قصاص واجب ہوگا۔

قَاطِعُ الطَّرِيقِ إِذَا قَتَلَهُ رَجُلٌ فِي حَبْسِ الْإِمَامِ قُتِلَ بِهِ (السراجیہ)	اگر ڈاکو کو امام قید کرے اور کوئی شخص اس کو قتل کر دے تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

۱۲۵۰- اگر ایک شخص غلطی سے مار ڈالا جائے اور کوئی اسکا وارث نہ ہو تو امام قاتل کے عاقلہ سے دیت لے سکتا ہے، اور قاتل پر کفارہ واجب ہوگا،

مَنْ قَتَلَ مُسْلِمًا خَطَاءً وَلَا وَلِيَّ لَهُ أَوْ قَتَلَ حَرْبِيًّا دَخَلَ إِلَيْنَا بِأَمَانٍ فَأَسْلَمَ فَالدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَتِهِ لِلْإِمَامِ وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ (الهدایه)	اگر کوئی شخص غلطی سے قتل کر دیا جائے اور کوئی مقتول کا وارث نہ ہو تو امام قاتل کے عاقلہ سے دیت لے سکتا ہے اور قاتل پر کفارہ واجب ہوگا،

۱۲۵۱- دارالحرب میں اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو مار ڈالے تو قصاص واجب نہ ہوگا،

إِذَا دَخَلَ مُسْلِمٌ دَارَ الْحَرْبِ بِأَمَانٍ فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ عَمْدًا أَوْ خَطَأً فَعَلَى الْقَاتِلِ الدِّيَةُ فِي مَالِهِ وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ (الهدایه)	اگر دارالحرب میں ایک مسلمان ایک مسلمان کو قصدًا یا خطاءً مار ڈالے تو اسپر قصاص واجب نہ ہوگا اور دیت قاتل کے مال سے دلوائی جائیگی اور اس پر کفارہ واجب ہوگا،

۱۲۵۲- اگر دو شخص ایک درخت کو کھینچ رہے تھے اور درخت ان کے اوپر گر پڑا اور وہ مر گئے تو ہر ایک پر دوسرے کی نصف دیت واجب ہوگی،

رَجُلَانِ مَدَّا الشَّجَرَةَ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِمَا	اگر دو شخصوں نے ایک درخت کو کھینچا اور درخت

ان کے اوپر گر پڑا اور دونوں مر گئے تو ہر ایک پر دوسرے کی نصف دیت واجب ہو گی اور اگر ان میں سے ایک مر گیا تو دوسرا نصف دیت ادا کرے گا،	فماتا فعلی عاقلۃ کل واحد منہما نصف دیۃ الآخر ولو مات احدہما کان علی عاقلۃ الآخر نصف الدیۃ (قاضی خاں)

۱۲۵۳- اگر ایک شخص راہ میں جا رہا تھا اور ایک سوار اس کے پیچھے سے آیا اور وہ اس کی ٹھوکر سے مر گیا تو اس شخص پر تاوان عائد نہ ہو گا،

اگر ایک شخص راستے میں جا رہا تھا اور ایک سوار پیچھے سے آیا اور اس سے ٹھوکر کھا کر وہ مر گیا تو اس پر تاوان عائد نہ ہو گا اور اگر وہ شخص مر گیا تو سوار پر تاوان عائد ہو گا،	ولو جاء راکب خلف سائر فصدمہ فعطب الجانی لا ضمان علی السائر ولو عطب السائر فضمانہ علی من جاء خلفہ (قاضی خاں)

۱۲۵۴- اگر کسی کے مارنے سے کسی کا ایک خصیہ یا دونوں خصیہ ٹوٹ گیا تو حکومتِ عدل واجب ہو گی،

اگر کسی نے کسی کے خصیہ پر مار دیا جس سے اس کا ایک خصیہ یا دونوں خصیہ ٹوٹ گیا تو حکومتِ عدل واجب ہو گی،	ولو ضرب انثیی رجل فان تفتقت احدہما او کلاہما ففیہ حکومۃ عدل (القنیہ)

۱۲۵۵- اگر مخنث نے قبل بلوغ کے کسی پر زنا کی تہمت لگائی تو اس پر حد جاری نہ ہو گی،

اگر ایک مخنث نے بلوغ سے پہلے کسی پر زنا تہمت لگائی تو اس پر حد واجب نہ ہو گی اگر بعد بلوغ کے تہمتِ زنا لگائی تو حد واجب ہو گی کیونکہ بالغ	اذا کان الخنثی ہو القاذف وقذف رجلا قبل البلوغ لا حد علیہ وبعد البلوغ یجب علیہ الحد لان المجبوب

الْبَالِغُ وَالرَّتْقَاءُ الْبَالِغَةُ إِذَا قَذَفَ إِنْسَانًا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ (المحیط)

کے بعد یا تو وہ اس مرد کے مثل ہو جسکے عضو تناسل نہیں ہے یا اس عورت کے مثل ہو جس کے شرمگاہ نہیں ہے اور ان دونوں پر حد واجب ہوتی ہے،

۱۲۵۶- اگر کوئی شخص خنثیٰ مشکل پر زنا کی تہمت لگائے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی،

لَا حَدَّ عَلَىٰ قَاذِفِهِ وَلَا عَلَيْهِ بِقَذْفِهِ بِمَنْزِلَةِ الْمَجْنُوْنِ، (الاشباہ والنظائر)

اگر کوئی شخص خنثیٰ مشکل پر زنا کی تہمت لگائے تو اسپر حد واجب نہ ہوگی اور اگر خنثیٰ مشکل کسی پر زنا کی تہمت لگائے تو اسپر بھی حد واجب نہ ہوگی اور اس کا حکم مجنون کا حکم ہوگا،

۱۲۵۷- یہ معلوم ہونے کے بعد کہ مخنث مرد ہے یا عورت اگر وہ دس درم کا مال حفاظت گاہ سے چرائے تو اس پر چوری کی حد جاری کیجائے گی،

قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ سَرَقَ بَعْدَ مَا يُدْرِكُ قَالَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَإِنْ سَرَقَ مِنْهُ مَالٌ يُسَاوِيْ عَشَرَةً مِنْ حِرْزٍ يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ (المحیط)

یہ ثابت ہو جانے کے بعد کہ مخنث مرد ہے یا عورت اگر دس درم کا مال حفاظت گاہ سے چرائے تو اسپر چوری کی حد واجب ہوگی،

۱۲۵۸- اگر مخنث سن بلوغ کو نہ پہنچا ہو یا یہ ثابت نہ ہوا ہو کہ وہ مرد ہے یا عورت اگر کوئی مرد یا عورت اس کے ہاتھ کو کاٹ دے تو اُسپر قصاص واجب نہ ہوگا،

قُلْتُ أَرَأَيْتَ هٰذَا الْخُنْثٰى إِنْ قَطَعَ رَجُلٌ أَوِ امْرَأَةٌ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ أَوْ يَسْتَبِيْنَ أَمْرُهُ فَإِنَّهُ لَا قِصَاصَ

اگر مخنث سن بلوغ کو نہ پہنچا ہو یا یہ ثابت نہ ہوا ہو کہ وہ مرد ہے یا عورت اور اسکا ہاتھ کوئی کاٹ دے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا ہاتھ کاٹنے والا

عَلیٰ قَاطِعِہٖ وَھٰذَا اَجْدَرُ فِیْ مَا اِذَا قَتَلَ الْخُنْثیٰ رَجُلًا اَوِامْرَاَۃً عَمْدًا کَانَ عَلَیْہِ الْقِصَاصُ (الذخیرہ)

مرد ہو یا عورت، اور اگر مخنث کسی کو قتل کر دے تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا،

۱۲۵۹-اگر کوئی شخص خنثیٰ مشکل کو غلطی سے قتل کر دے تو قاتل پر عورت کی دیت واجب ہوگی،

اِذَا قُتِلَ خَطَاءً وَجَبَتْ دِیَۃُ الْمَرْاَۃِ (الاشباہ والنظائر)

اگر کوئی شخص خنثیٰ مشکل کو غلطی سے قتل کر دے تو اس پر عورت کی دیت واجب ہوگی،

۱۲۶۰-خنثیٰ مشکل کے ہاتھ کاٹنے کی دیت امام ابوحنیفہ کے نزدیک عورت کے ہاتھ کی دیت ہے

وَفِیْ یَدِ الْخُنْثیٰ مَا فِیْ یَدِ الْمَرْاَۃِ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَعِنْدَھُمَا نِصْفُ مَا فِیْ یَدِ الرَّجُلِ وَنِصْفُ مَا فِیْ یَدِ الْمَرْاَۃِ، (السراج الوہاج)

خنثیٰ مشکل کے ہاتھ کاٹنے سے امام ابوحنیفہ کے نزدیک عورت کے ہاتھ کی دیت اور صاحبین کے نزدیک مرد کی آدھی دیت اور عورت کی آدھی دیت واجب ہوگی،

۱۲۶۱-خنثیٰ کے پستان کاٹنے کی دیت میں بھی یہی اختلاف ہے

وَفِیْ ثَدْیِ الْخُنْثیٰ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ مَا فِیْ ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ وَعِنْدَھُمَا نِصْفُ مَا فِیْ ثَدْیِ الرَّجُلِ وَنِصْفُ مَا فِیْ ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ (السراج الوہاج)

خنثیٰ کی پستان کاٹنے سے امام ابوحنیفہ کے نزدیک عورت کے پستان کی دیت اور صاحبین کے نزدیک عورت کے پستان کی آدھی دیت، اور مرد کے پستان کا آدھا تاوان واجب ہوگا،

۱۲۶۲-اگر خنثیٰ کسی عورت یا مرد کا ہاتھ کاٹ لے تو اسپر قصاص واجب نہ ہوگا چاہے وہ بالغ ہو یا نابالغ بشرطیکہ یہ ثابت نہ ہوا ہو کہ وہ مرد ہے یا عورت بلکہ قتل خطاء کی صورت میں اسکے عاقلہ پر اور قتل عمد کی صورت میں اس کے مال سے دیت واجب ہوگی،

قُلْتُ اَرَأَيْتَ اِنْ قَطَعَ هٰذَا الْخُنْثٰى يَدَ رَجُلٍ اَوْ اِمْرَأَةٍ قَالَ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ اَرْشُ ذٰلِكَ وَلَا قِصَاصَ عَلَيْهِ صَغِيْرًا كَانَ اَوْ بَالِغًا بِالسِّنِّ وَلَمْ يَسْتَبِنْ اَمْرُهٗ بَعْدُ وَيَجِبُ الدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ اِذَا كَانَ الْخُنْثٰى لَمْ يُدْرِكْ بَعْدُ وَبَعْدَ الْبُلُوْغِ اِذَا قَطَعَ يَدَ اِنْسَانٍ قَبْلَ اَنْ يَسْتَبِيْنَ اَمْرُهٗ عَمْدًا فَاِنَّهٗ يَجِبُ الْاَرْشُ فِيْ مَالِهٖ (الذخيرہ)

اگر خنثیٰ کسی مرد یا عورت کا ہاتھ کاٹ ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا، خواہ وہ بالغ ہو یا نابالغ بشرطیکہ یہ ثابت نہ ہوا ہو کہ وہ مرد ہے یا عورت، لیکن قتلِ خطار کی صورت میں اس کے عاقلہ پر، اور عمد کی صورت میں اس کے مال سے دیت واجب ہوگی،

۱۲۶۳۔ جو شخص حد یا قصاص میں قتل ہوا ہو اس کو غسل و کفن دینگے اور اس پر جنازے کی نماز پڑھیں گے،

مَنْ قُتِلَ فِيْ حَدٍّ اَوْ قِصَاصٍ غُسِّلَ وَكُفِّنَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ (القدوری)

جو شخص حد یا قصاص سے قتل کیا گیا اسکو غسل و کفن دینگے اور اسپر جنازے کی نماز پڑھینگے،

۱۲۶۴۔ جو شخص شہر میں مقتول پایا گیا اس کو بھی غسل و کفن دینگے

مَنْ وُجِدَ قَتِيْلًا فِي الْمِصْرِ غُسِّلَ (الہدایہ)

جو شخص شہر میں مقتول پایا گیا اسکو بھی غسل و کفن دینگے،

۱۲۶۵۔ باغیوں اور ڈاکوؤں پر جنازے کی نماز نہیں پڑھنا چاہیے،

مَنْ قُتِلَ مِنَ الْبُغَاةِ اَوْ قُطَّاعِ الطَّرِيْقِ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ لِاَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَمْ يُصَلِّ عَلَى الْبُغَاةِ (الہدایہ)

جو باغی یا ڈاکو قتل کیے جائیں ان پر جنازے کی نماز نہیں پڑھنی چاہیے کیونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے باغیوں پر جنازے کی نماز نہیں پڑھی ہے،